مسلمان خواتین کی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق راہنمائی فراہم کرنے
والی آسان اور عام فہم کتاب۔ جو ہر گھر کی ضرورت ہے

تحفہ خواتین

مع

علاج الامراض

تالیف
حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

میلاد پبلیکیشنز

مسلمان خواتین کی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق راہنمائی فراہم کرنے والی آسان اور عام فہم کتاب جو ہر گھر کی ضرورت ہے

تحفہ خواتین

مع علاج الامراض

تالیف:
حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

عنوانات

- اسلام سے قبل عورت کی حالت
- اسلام کے بعد عورت کا مقام
- جدید یورپ اور عورت
- مسلمان عورتوں کا پردہ
- عورت کی شادی اور نکاح
- حمل سے لے کر پیدائش تک کے مراحل
- صحت اور اسلامی آداب
- پاکی اور طہارت کے مسائل
- اخلاقیات
- تربیت اولاد
- مسنون دعائیں
- نیک عورتوں کا تذکرہ
- تذکرہ ثبات طیبات
- فرض عبادات اور نوافل
- تذکرہ ازواج مطہرات
- عورتوں کی مخصوص بیماریاں اور اُن کا علاج

میلاد پبلیکیشنز دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب: تحفۂ خواتین مع امراض و علاج

موضوع: خواتین کے مسائل مع امراض و علاج

مصنف: حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

کمپوزنگ: غلام محمد یٰسین خاں

سن اشاعت: یکم مارچ 2004ء

تعداد: 1100

صفحات: 432

قیمت: -/300 روپے

ناشر: میلاد پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-7220939 محمد امجد علی عطاری E-mail:anjadaliattari@yahoo.com

ملنے کے پتے

(1) مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
(2) مکتبہ زاویہ دربار مارکیٹ لاہور۔
(3) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔
(4) مکتبہ فیضان مدینہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
(5) مکتبہ غوثیہ اوکاڑہ
(6) مکتبہ کنز الایمان میر پور کشمیر
(7) نورانی کتب خانہ نیو مارکیٹ بھائی پھیرو
(8) مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور
(9) مکتبہ قطب مدینہ میانوالی
(10) شبیر برادرز اردو بازار لاہور
(11) سادات پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
(12) مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ
(13) مکتبۃ المدینہ ملتان
(14) مکتبہ فیضان رضا بصیر پور

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
انتساب	9
نذرِ عقیدت	10
پیش لفظ	11
باب اوّل	
تخلیق عورت اور اس کا مقصد	12
اسلام سے قبل عورت بطور بیوی کی حالت	14
اسلام سے قبل بیٹی کے ساتھ سلوک	16
اسلام سے قبل ماں یا بہن کے ساتھ سلوک	18
جدید یورپ اور عورت	19
اسلام کے بعد عورت کا مقام	21
عورت بحیثیت ماں کا مقام	21
عورت بحیثیت بیوی کا مقام	23
عورت بحیثیت بیٹی کا مقام	25
عورت بحیثیت بہن کا مقام	27
عورت کی زندگی کے چار دور	28
عورت کا بچپن	29
گڑیاں کھیلنا	30
عورت بلوغت میں	31
خطرناک مراحل	32
عورت زوجیت کے بعد	34
عورت ماں بننے کے بعد	35
اچھی سہیلیوں کی ضرورت	35
دنیا کی بہترین چیز	37
نیک عورت کے اوصاف	40
پاکیزہ دامن کا دھاگہ	41
خواتین اسلام سے سرکار ﷺ کی پیاری باتیں	42
باب دوئم	
مسلمان عورتوں کا پردہ	44
پردہ کے بارے حکم قرآن	44
عورت کو گھر میں رہنے کا حکم	46
پردہ کے بارے حکم حدیث	47
عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے	48
نابینا سے بھی پردہ کا حکم	48
میری حیاء تو نہیں گئی	48
نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم	49
کن لوگوں سے پردہ فرض ہے؟	50
مُرشد سے بھی پردہ ہے	50
بے پردہ ٹیوشن پڑھنا	51
پردہ عزت ہے ذلت نہیں	51
پردہ کے طبی و روحانی فوائد	52
گھر سے نکلنا ضروری ہو تو کیسے نکلا جائے	53
بے پردہ رہنے کی ہولناک سزائیں	55
فیشن ایبل اور بد عورتوں کا انجام	55
قبر میں خوفناک جانور	57
سانپوں بھری قبر	58
سسرالی مردوں سے پردہ کا اہتمام	59
شدید ضرورت کے تحت غیر مردوں سے گفتگو کا طریقہ	60
دورانِ سفر پردہ کا اہتمام	61
دورانِ علاج پردہ کا اہتمام	62
بوڑھی عورتوں کا پردہ	63
عورتوں کا قبرستان جانا کیسا؟	64
باب سوئم	
عورت کی شادی اور نکاح	66
شادی کے بغیر عورت کا مستقبل	68
منگنی اور اس کے احکام	70
پسند کی شادی	71
ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی؟	72
شادی کے معاملہ میں لڑکی کی مرضی	73
نکاح میں زبردستی کرنا کیسا؟	74

Marfat.com

نکاح کی اجازت کی اہمیت	74
ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے نکاح	76
عورت کا حق مہر	76
بیوہ عورت کا نکاح	77
آسانی سے ہونے والا نکاح بابرکت ہے	78
آج نکاح کو مشکل بنا دیا گیا ہے	79
نکاح کے لئے قابل عمل نصیحت	80
ایک دلہن کا قابل رشک تقویٰ	82
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح	84
خاتونِ جنت کی ازدواجی زندگی	86
تقویٰ کے بعد سب سے بہتر چیز	87
نیک عورت کی تعریف	87
عقل مند بیوی شوہر کے موڈ کا خیال رکھتی ہے	90
چند قابلِ اصلاح باتیں	90
بابِ چہارم	
شوہروں کے حقوق	94
شوہر کا کتنا بڑا حق ہے؟	94
شوہر کا حق کتنا بڑا ہے	94
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین	95
شوہر جنت بھی دوزخ بھی	95
فرشتوں کی لعنت	95
ایک نصیحت آموز حکایت	96
نفلی روزوں کی ممانعت	96
حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پیکر بیوی	97
شوہر کیلئے بناؤ سنگھار کرنا	98
حق زوجیت سے انکار کیسا؟	98
حوروں کی بددعا	99
شوہر کو غم و تکلیف سے بچانے والی بیوی	100
قبولیت نماز	102
شوہر کو خوش رکھنے کا اجر	103
شوہر کا نام لے کر پکارنا کیسا؟	103
عیب جوئی سے اجتناب	103
بغض رکھنے والی کی سزا	104
بیوی کو شوہر کے خلاف اکسانے کا انجام	104
شوہروں کی بدسلوکی	105
گھریلو جھگڑوں کی وجہ اور علاج	106
سوکن کے ساتھ اچھا سلوک	113
بلا مجبوری طلاق کا سوال اُٹھانے والی پر جنت حرام ہے	114
مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے	115
طلاق کے مسائل	115
سوگ اور نوحہ کا بیان	116
بیماری اور تکالیف کے فضائل	118
بابِ پنجم	
زمانہ حمل کی احتیاط اور تدابیر	121
دعاؤں کی کثرت کرے	123
بچے کے کان میں اذان دینا	124
اذان دینے کا طریقہ	124
تحنیک	125
بچے کا سر منڈوانا اور بالوں کے عوض چاندی صدقہ کرنا	126
عقیقہ	127
عقیقے کا جانور اور شرعی مسائل	128
عقیقے کا گوشت بانٹنے کا مستحب طریقہ	128
ختنہ	129
ختنے کا وقت	129
بچے کا اچھا نام رکھنا	129
انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھنا	130
آقا ﷺ کے نام پر نام رکھنا	131
محمد نام رکھنے کی فضیلت	131
بُرے ناموں کو اچھے نام سے بدلنا	132
اچھے نام رکھنے کی فضیلت	133

Marfat.com

بچوں کی احتیاطی تدابیر 134
ماں کے دودھ کی اہمیت 135
دودھ پلانے پر ماں کو اجر وثواب 136
بچے کو دودھ پلانے کا طریقہ 137
لوری 138
بچے کو پیشاب اور پاخانے کے وقت قبلہ رُخ نہ کریں 138
لباس کیسا ہو؟ 139
پینٹ شرٹ نہ پہنائیں 140
جاندار کی تصویر کے لباس 140
بچے اور بچی کے لباس میں فرق 141
لباس سنت کے مطابق پہنائیں 142
بچوں کے حقوق 143
اولاد کی تربیت 144
ماں کے لئے چند ہدایات 145

بابِ ششم

حُسنِ اخلاق 147
خوش اخلاقی کے فضائل اور برکتیں 147
بداخلاقی کی تباہ کاریاں 149
بداخلاق عورت بے برکتی کی علامت ہے؟ 149
پرہیزگار عورت بداخلاقی کی وجہ سے جہنمی قرار دی گئی 150
فضول گفتگو سے اجتناب 151
جھوٹ کا وبال اور فرشتوں کی لعنت 153
خواتین میں جھوٹ بولنے کی ایک اہم وجہ 156
جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی کا وبال 156
قسم اور اس کا کفارہ 157
چغلی کھانے کا عذاب 160
دوغلہ پن اختیار کرنے کا انجام 161
غیبت کرنے کا انجام 162
دو روزہ دار عورتوں کا واقعہ 163
غیبت کے دفاع کا اجر 163
گالیاں اور فحش کلامی کا عذاب 165
تہمت لگانے کا عذاب 166
جہنم میں زیادہ عورتوں کے داخلے کا سبب 167
حسد اور کنجوسی کا عذاب 171
بدگمانی کی مذمت 173
تکبر اور غصہ کی مذمت 174
ریاکاری کی مذمت 176
تعریف پسندی کی مذمت 177
کاہلی اور ضد سے اجتناب 177
ہمسایوں سے اچھا سلوک 179
پڑوسی کو لینے دینے کے احکام 180
دوسروں کی نقل اتارنا کیسا؟ 181
گانے باجے کی مذمت 182
فلم بینی کے نقصانات 184
ایک عبرت ناک واقعہ 185
تصویر کشی کی مذمت 186
بعض کفریہ کلمات 187

بابِ ہفتم

صحت اور اسلامی آداب 191
صحت کے آداب 191
چکی پیسنے کے فائدے 193
چرخہ کاتنے کے فائدے 193
کھانے کے آداب وسنن 193
کھاتے وقت بیٹھنے کا طریقہ 194
کھانے کے دوران کے آداب 194
کھانے کے بعد کے احکام 195
کھانا کھاتے وقت ایک غلط رواج 196
کھانے پینے میں بے اعتدالی 196
پینے کا طریقہ 197
پانی کب پینا منع ہے؟ 198

Marfat.com

برف کے نقصانات	198
تانبے اور مٹی کے برتن	199
سونے اور چاندی کے برتن	199
زینت کے آداب	199
زینت اور سنگھار	201
سر میں تیل لگانا	201
سرمہ لگانا	201
مہندی لگانا	201
بالوں میں مہندی لگانا	202
ناخن کاٹنا	202
لباس کا پہننا	203
دوپٹہ اور اس کے مقاصد	204
مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق	205
انگوٹھی اور زیورات	206
گھنگرو والے زیورات	206
بالوں کی حفاظت	206
سر کے بال تراشنا	208
چلنے کا طریقہ	208
عورتیں مردانہ جوتے نہ پہنیں	209
سونے کا طریقہ	209
سلام کے آداب اور مسائل	210
گفتگو کا طریقہ	212
مجلس کے آداب	212
سفر کے آداب	214
مہمانی کے آداب	214
میزبانی کے آداب	215
مسرت کے آداب	215
عیادت کے آداب	216
چھینک کے آداب	217
جماہی کے آداب	218
غم اور فکر کے اثرات	218
باب ہشتم	
استنجا اور نجاستوں کا بیان	220
استنجا کرنے کا طریقہ	220
نجاستوں کا بیان	221
نجاست غلیظہ کے احکام	221
نجاست خفیفہ کے احکام	222
نجاست سے کپڑے یا بدن کو پاک کرنے کا طریقہ	222
ناپاکی کے متفرق مسائل	223
چند ضروری باتیں	224
حیض ونفاس کا بیان	225
نفاس کا بیان	227
استحاضہ کا بیان	228
حیض ونفاس کے احکام	230
حیض ونفاس میں جماع	232
ماہواری کے دور کی احتیاطیں	234
جنب کے احکامات	235
وضو کرنے کا طریقہ	236
غسل کا بیان	240
غسل کا طریقہ	241
غسل کے وقت چند احتیاطیں	243
غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے	244
باب نہم	
نماز کی برکتیں اور فوائد	246
نماز پڑھنے کا طریقہ	247
ایک نمازی خاتون کی ایمان افروز حکایت	253
نمازی بڑھیا کی ایمان افروز حکایت	254
ایک شب بیدار لونڈی کی حکایت	255
شب بھر نماز میں کھڑی رہنے والی خاتون	256
نمازی عورت اور مچھلی	257
نماز نہ پڑھنے کے نقصانات	258

Marfat.com

پندرہ قسم کی سزائیں	259
نماز چھوڑنے والی عورت کی قبر میں آگ کے شعلے	261
شادی کے موقع پر عورتوں کی نماز سے غفلت	261
سفر میں نماز کے مسائل	262
نفل نمازوں کا ثواب	263
تحیۃ الوضو	263
نماز اشراق	264
نماز چاشت	264
صلوٰۃ الاوابین	265
نماز توبہ	266
صلوٰۃ التسبیح	266
صلوٰۃ الحاجات	267
نماز تہجد	268
نماز استخارہ	269
محرم الحرام کے نوافل	270
عاشورہ کے روزہ کی فضیلت	271
ربیع الاول کے نوافل اور درود وسلام	271
رجب کے نوافل	272
رجب کے روزے	273
شب برأت کے نوافل	273
شعبان کے روزے	274
شب قدر کے نوافل	274
رمضان کا ایک روزہ چھوڑنے پر عذاب	275
تراویح کی نماز	275
سنت اعتکاف اور مسائل	276
صدقہ فطر	278
عید کا تحفہ	278
دُعا کی فضیلت واہمیت	279
عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے کا حکم	281
زیورات کی زکوٰۃ	283
آگ کے کنگن	283
قبر کا ہیبت ناک منظر	283
حج میں عورت کے مخصوص احکام	284
سفر مدینہ طیبہ	288
تلاوت قرآن کی برکتیں	289
ایک گونگی لونڈی کی حکایت	291
عورتوں کو سورہ بقرہ کی آخری آیتیں یاد کرانے کا حکم	292
عورتوں کو سورہ واقعہ سکھانے کا حکم	292
آداب تلاوت	293
اوقات تلاوت	294
سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ	296
باب دہم	
قرآن سے جواب دینے والی عورت	297
ایک پاکباز عورت کی حکایت	299
ایک دیندار عورت کی حکایت	300
ایک بخیل عورت کی حکایت	301
ایک سخی عورت کی حکایت	302
ایک بردہ نامی عورت کی حکایت	303
ایک دانا عورت کی حکایت	304
جنت کی رفیقہ عورت	306
ایک گونگی لونڈی کی حکایت	307
ایک حبشن لونڈی کی حکایت	309
ایک پردہ نشین عورت کے بال	309
گناہوں کی پاکٹ بک	310
ایک خوبصورت عورت اور جنید بغدادی	312
ایک نیک عورت کی آنکھیں	313
دو عورتیں اور ایک بچہ	314
ایک عقل مند لڑکی کی حکایت	315
ایک عقل مند بڑھیا کی حکایت	316
ایک معصوم بچی کی دیانت اور حق گوئی	319
ایک کنیز کی حکایت	319

Marfat.com

تین دانا لونڈیاں 320
دو لونڈیوں کا پُر لطف مناظرہ 321
صبر کی پہاڑ عورت 324
ایک عورت کا قابل رشک مرتبہ 326
پہلے دور کی عورتوں کی مدنی سوچ 329
دو صابر خواتین کی حکایت 330
دین پر استقامت کی پہاڑ 332
ایک جنتی عورت کی حکایت 333

گیارہواں باب

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن 336
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 336
حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 338
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 339
حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 343
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 344
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 347
حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا 349
حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 351
حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 351
حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 352
حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 353
بنات طیبات رضی اللہ تعالیٰ عنہن 354
حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا 354
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 356
حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا 357
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 359

بارہواں باب

مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی دعائیں 360
کھانا سامنے آئے اس وقت کی دعا 360
کھانا کھانے سے پہلے کی دعا 360
پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا 360
ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا 360
کھانے کے بعد کی دعا 360
دعوت کھانے کے بعد کی دعا 361
دسترخوان اُٹھاتے وقت کی دعا 361
مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دعا 361
پانی پیتے وقت کی دعا 361
پانی پینے کے بعد کی دعا 361
دودھ پینے کے بعد کی دعا 361
افطار کے وقت کی دعا 362
افطار کے بعد کی دعا 362
آب زم زم پیتے وقت کی دعا 362
بدہضمی کے وقت کی دعا 362
لباس اتارتے وقت کی دعا 363
سوتے وقت کی دعا 363
نیند سے بیدار ہونے کی دعا 363
بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا 363
بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا 363
گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا 363
گھر سے نکلتے وقت کی دعا 364
مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دعا 364
مصافحہ کرتے وقت کی دعا 364
کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا 365
محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا 365
ہدیہ لیتے وقت کی دعا 365
ادائے قرض کی دعا 365
ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا 366
لباس پہنتے وقت کی دعا 366
نیا لباس پہنتے وقت کی دعا 366
دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دعا 366
نیا عمامہ یا نئی چادر پہنتے وقت کی دعا 366
سرمہ ڈالتے وقت کی دعا 367
عطر لگاتے وقت کی دعا 367

Marfat.com

گلاب کے پھول سونگھتے وقت کی دُعا	367	لباس پہنتے وقت کی دُعا	374
نکاح کے بعد دولہا اور دولہن کیلئے دُعا	367	مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دُعا	374
طلب اولاد کیلئے دُعا	368	چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دُعا	374
سفر شروع کرتے وقت کی دُعا	368	آئینہ دیکھتے وقت کی دُعا	374
سفر کے وقت کی دُعا	368	ستاروں کو دیکھتے وقت کی دُعا	374
مسافر کی رخصت کرنے والے کیلئے دُعا	368	مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دُعا	374
سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا	368	گدھے کے رینگنے کتے کے بھونکنے پر	375
سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دُعا	369	پڑھنے کی دُعا	
کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی دُعا	369	طلب باراں کی دُعا	375
سفر سے بخیریت واپس آنے کی دُعا	369	بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دُعا	375
بلندی پر چڑھتے وقت کی دُعا	369	بادل کھلتے وقت کی دُعا	375
بلندی سے اُترتے وقت کی دُعا	369	بارش کے وقت کی دُعا	375
کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت کی دُعا	370	بارش کی زیادتی کے وقت کی دُعا	375
شہر دیکھتے وقت کی دُعا	370	بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت	376
شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا	370	کی دُعا	
سفر میں خوشحالی کیلئے دُعا	370	آندھی کے وقت کی دُعا	376
نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دُعا	371	طلوع آفتاب کے وقت کی دُعا	376
جانور کو نظر لگ جانے کی دُعا	371	غروب آفتاب کے وقت کی دُعا	376
آگ بجھانے کی دُعا	371	ستارہ ٹوٹتے وقت کی دُعا	377
غصہ آنے کے وقت کی دُعا	371	پھل لیتے وقت کی دُعا	377
وسوسہ دور کرتے وقت کی دُعا	372	بازار میں داخل ہوتے وقت کی دُعا	377
تھکن کے وقت کی دُعا	372	وضو سے پہلے کی دُعا	377
چھینک آنے پر دُعا	372	وضو کے درمیان پڑھنے کی دُعا	377
چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کیلئے دُعا	372	جل جانے پر پڑھنے کی دُعا	378
چھینک آنے پر کوئی جواب نہ دینے	372	پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دُعا	378
والا ہو تو اس وقت کی دُعا		پاؤں سن ہونے کے وقت کی دُعا	378
غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دُعا	373	بچھو اور دوسرے موذی کیڑوں کی دُعا	378
چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس کی دعا	373	بچھو اور دوسرے موذی کیڑوں سے	378
جماہی کے وقت کی دُعا	373	محفوظ رہنے کی دُعا	
کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دُعا	373	آشوب چشم کے وقت کی دُعا	379
علم میں اضافے کی دُعا	373	بخار آجانے کے وقت کی دُعا	379
کفر کی نشانی مثلاً مندر، گرجا وغیرہ نظر آئے	373	کان بجتے وقت کی دُعا	379

Marfat.com

جزام اور دوسرے امراض سے پناہ کی دُعا 379
فالج سے حفاظت کی دُعا 379
تمام امراض سے شفایابی کی دُعا 380
کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دُعا 380
خوشی پیش آنے پر دُعا 380
ناگواری اور خلاف مرضی پر دُعا 380
کوئی بیماری ہو تو پڑھنے کی دُعا 380
دانت درد کی دُعا 381
کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دُعا 381
سخت خطرے کے وقت کی دُعا 381
کفر و فقر سے پناہ کی دُعا 381
دردِ سر کی دُعا 381
ستر بلاؤں سے عافیت کی دُعا 382
ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دُعا 382
زبان کی لکنت کی دُعا 382
موت مانگنے کی جائز دُعا 382
عیادت کرتے وقت کی دُعا 382
جانکنی کے وقت تلقین کی دُعا 383
جانکنی کے وقت مرنے والا کیا دُعا کرے 383
مصیبت کے وقت کی دُعا 383
تعزیت کے وقت کی دُعا 383
جنازہ دیکھتے وقت کی دُعا 383
مسجد کو دیکھتے وقت کی دُعا 383
انگوٹھے چومتے وقت کی دُعا 383
قرآن پڑھتے وقت کی دُعا 384
شب قدر کی دُعا 384
دُعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دُعا 384
توبہ کرتے وقت کی دُعا 384
دیدار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا 384

تیرھواں باب

حصہ علاج الامراض 385
حیض کی تکالیف 385
بندش حیض 385
بندش حیض کی وجوہات اور علاج 385
دردِ حیض اور علاج 388
بدبودار حیض اور علاج 389
قلتِ حیض اور علاج 390
ورم رحم اور علاج 392
لیکوریا اور علاج 393
اختناق الرحم اور علاج 396
اندام نہانی کی خارش 397
علاماتِ حمل 398
جھوٹا حمل 400
حاملہ کی صحت کی حفاظت 400
حاملہ خواتین کے لئے مفید غذائیں 403
ایام حمل کے امراض و علاج 407
ولادت و امراض زچہ 410
ولادت خانہ 410
ولادت خانہ کا ضروری سامان 411
علاماتِ ولادت 413
ولادت کا پہلا درجہ 414
ولادت کا دوسرا درجہ 415
ولادت کا تیسرا درجہ 420
انتظام و حفاظت زچہ 421
نفاس کا بند ہو جانا 423
دودھ کا بخار 424
دودھ کی کمی 425
پستانوں کا ڈھیلا ہو جانا 425
اسقاط حمل کے اسباب اور علاج 426
چہرے کے لئے مختلف ماسک 427
ماسک لگانے کے لئے ہدایات 429

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کتاب کا انتساب اس پاکدامن پاک طینت عصمت مآب سیدۃ النساء، خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کرتا ہوں۔

جنہوں نے اپنی حیاء و پاکیزگی کو چادر اور چار دیواری کے حصار میں سینے سے لگائے رکھا اور جن کی پاکیزہ روش ہر زمانے کی عورت کے لئے مشعل راہ ہے۔

اور

پیاری امی جان کے حضور جن کی شفقت اور احسانات احاطہ زبان و قلم میں نہیں۔

Marfat.com

نذرِ عقیدت

امیر اہلسنت، امیر دعوتِ اسلامی، آفتاب ملّت، سراج رشد و ہدایت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے حضور کہ جن کی نگاہ فیض و لطف و کرم سے آج میں قلم اُٹھانے کی سعادت حاصل کر سکا ہوں۔

خاکپائے مُرشدِ عطارؔ
حکیم محمد اسلم شاہینؔ عطاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پیشِ لفظ

از مصنف: ''تحفۂ خواتین''

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے عورت کو ذلت سے عزت، نشیب سے فراز، ظلمت سے نور اور حیوانیت سے انسانیت کے بلند و بالا مقام پر قائم کیا، عظمت و وقار جیسی عظیم نعمتوں سے سرفراز کیا لیکن مغربیت نے آزادی کے نام پر عورت کو انسانیت سے دور کر کے پھر حیوانیت کی طرف دھکیل دیا۔

شرم و حیاء ہی سے تو انسان اور حیوانوں میں فرق سمجھا جاتا ہے، جب شرم و حیاء کا نام و نشان باقی نہ رہے تو انسان اور حیوان میں امتیاز کا ختم ہونا قدرتی بات ہے۔ اسلام نے عورت کی قدر و منزلت کو بڑھانے کے لئے اس کی تربیت کا خصوصی اہتمام و انتظام کیا اور اس کو مقام و مرتبہ عطا کرنے کے صرف دعوے ہی نہیں کیے بلکہ علم و عمل تہذیب و تمدن میں الغرض عورتوں کے چند فطری خصائل کے علاوہ زندگی کے تمام شعبوں میں عملی حیثیت سے مردوں کے دوش بدوش لا کر کھڑا کر دیا۔

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسلام سے پہلے معاشرے میں عورت کو سب سے زیادہ ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا اس کی عزت و حرمت کو پامال کیا گیا عورت معاشرے پر اس قدر بوجھ سمجھی جاتی تھی کہ پیدا ہوتے ہی اسے دفن کر دیا جاتا تھا بیوی کے روپ میں بھی اس کے حق کا احساس تک نہیں کیا جاتا تھا ماں کے روپ میں بھی عورت کی کوئی حیثیت نہیں تھی بلکہ باپ کے مرنے کے بعد سب سے بڑا بیٹا اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتا تھا۔

بس ایسے میں دین اسلام کی روشنی چمکی جس نے عورت پر سے ظلم و ستم کی تاریکیاں دور کر دیں اس کے حقوق بحال کیے اور اس کو ذلت و پستی کی تاریکیوں سے نکال کر عزت و مرتبت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر لا کھڑا کیا۔

اگر عورت ماں کے روپ میں تھی تو قدموں تلے جنت بنا دی، اگر بہن کے روپ میں تھی تو اس کی عزت و حرمت بھائیوں کی غیرت بنا دی اگر بیٹی کے روپ میں تھی تو اس کی پرورش اور تربیت پر جنت کی خوشخبری سنا دی۔

زیرِ نظر کتاب میں یہ سب کچھ واضح کرنے کے علاوہ اسلام نے عورت کو جو معاشی اور حفاظتی حقوق عطا کیے ہیں ان کی ذمہ داریوں سے روشناس کرایا گیا ہے۔ بالخصوص اس کتاب میں مسلمان خواتینوں کو ان کی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق اسلام نے ان کے لئے جو اصول و قوانین نافذ کیے ہیں ان سے متعلق رہنمائی اور معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ ﷻ کی رحمت اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اُمید ہے کہ یہ کتاب ان کی تربیت اور اصلاح کا موثر ذریعہ ثابت ہوگی۔ (انشاء اللہ عزوجل)

طالب مدینہ و بقیع و مغفرت حکیم محمد اسلم شاہین قادری عطاری
فاضل طب و جراحت کوالیفائیڈ گورنمنٹ طبی کونسل وزارت صحت
حکومت پاکستان (اسلام آباد) عطاری دواخانہ نذد حبیب بینک
(بھائی پھیرو) پھولنگر ضلع قصور، پاکستان۔ (ناغہ بروز جمعۃ المبارک)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول:

تخلیق عورت اور اس کا مقصد

اللہ ﷻ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ.

ترجمہ: اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد آپ پر اللہ ﷻ نے نیند ڈال دی پھر آپ کی بائیں طرف سے ایک پسلی کو نکال لیا گیا اور اس کی جگہ گوشت رکھ دیا گیا، اسی سے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے اپنے پاس حضرت حوا کو پایا تو پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے کہا میں عورت ہوں پھر حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا تمہیں کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ آپ نے کہا کہ تم مجھ سے سکون حاصل کرو۔ (روح المعانی ج1)

مذکورہ بالا آیت کا یہی مفہوم ہوتا ہے کہ جنت میں جانے سے پہلے حضرت حوا کی پیدائش ہوئی پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کا نکاح ہوا اس کے بعد فرشتے انہیں جنت میں لے گئے۔ (البیان)

حضرت آدم علیہ السلام کا جب نکاح ہو گیا تو آپ نے حضرت حوا کی طرف میلان کرنا چاہا اور ان سے انس پکڑنے کا ارادہ کیا تو فرشتوں نے کہا اے آدم ٹھہر جاؤ، آپ نے فرمایا کیوں؟ جب رب نے اسے پیدا ہی میرے لئے کیا ہے، فرشتوں نے کہا پہلے مہر ادا کرو۔ آپ نے پوچھا وہ مہر کیا ہے فرشتوں نے جواب دیا کہ وہ مہر یہ ہے کہ آپ آخرالزمان نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود شریف پڑھیں۔

درود شریف کتنی مرتبہ پڑھنا مہر قرار دیا گیا تھا، اگرچہ اس کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں لیکن علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر تبیان میں دس مرتبہ درود شریف پڑھنے

Marfat.com

کے قول کو اختیار کیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی تخلیق اور نکاح کے بعد فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو بھیجا گیا، وہ ایک سونے کے تخت پر حضرت آدم اور حضرت حوا کو بٹھا کر اس طرح جنت میں لائے جس طرح بادشاہوں کو عزت و تکریم کے لئے پالکیوں میں بٹھا کر لوگ اپنے کندھوں پر اُٹھا کر شاہی محلات میں لاتے ہیں۔ (از: روح المعانی)

عورت کی تخلیق ہی اس لئے کی گئی کہ مرد اس سے انس پکڑے، سکون و راحت حاصل کرے اس لئے کہ رب قدوس نے خاوند اور زوجہ کے درمیان محبت و رحمت کا ایک عجیب دریا موجزن کر دیا جو دل کی تسلی اور راحت کا سبب ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

هو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل منها زوجها لیسکن الیها.

(پارہ نمبر 9)

ترجمہ: وہی جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔

خالق کائنات ﷻ نے مرد کی جنس سے عورت کو پیدا کیا اور پھر انہیں محبت اور رحمت کے رشتوں میں یوں پرو دیا کہ علیحدگی کا تصور تک پریشان کر دیتا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات پر انسان جتنا غور کرے پھر ان آیت کریمہ کے کلمات طیبات میں ''جعل بینکم مودة ورحمة'' جتنا تدبر کرے اللہ ﷻ کی رحمت، حکمت اور قدرت کے جلوے اتنے ہی نمایاں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مرد اور عورت کی پیدائش اور ان میں محبت و رحمت کے یہ تعلقات اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی صرف ایک دلیل نہیں بلکہ اس میں بے شمار دلیلیں سمو دی گئیں جتنا کوئی سوچے گا اتنی ہی اسے معرفت نصیب ہوتی جائے گی۔ (ضیاء القرآن)

قرآن پاک میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ''اور تمہاری عورتیں تمہارے لئے پوشاک ہیں اور تم ان کے لئے پوشاک ہو''۔

جس طرح بدن اور پوشاک کا بہت قریبی اور ضروری تعلق ہوتا ہے اسی طرح میاں

Marfat.com

اور بیوی کا بھی بہت قریبی تعلق ہوتا ہے اور جس طرح انسان کا پوشاک کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا اسی طرح میاں بیوی کا بھی ایک دوسرے کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح پوشاک موسم کی سختی کو روکتا ہے اسی طرح میاں بیوی بھی مصیبتوں میں ایک دوسرے کے ڈھال اور مددگار بن جاتے ہیں۔

یاد رکھئے...... پوشاک عزت اور آبرو کی محافظ ہے عریانی اور بے حیائی سے بچاتی ہے۔ اسی طرح میاں بیوی بھی ایک دوسرے کی عزت اور آبرو کی حفاظت کے سبب ہیں جس طرح صاف اور خوبصورت پوشاک سے انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح اچھے میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے سکون اور راحت کا باعث ہوتے ہیں۔

اسلام سے قبل عورت بطور بیوی کی حالت

اسلام سے پہلے عورت عرب بلکہ ہندوستان میں بھی مثل مویشیوں کے سمجھی جاتی تھی کہ شوہر فقط اپنی خدمت کے لئے کھانا کپڑا دے کر ان سے غلاموں جیسا برتاؤ کرتے تھے بلکہ انہیں جائیداد کی طرح استعمال کرتے تھے۔ (نعیمی پ 2)

مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ صرف ان کے لئے نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک کھلونا تھیں عورتیں دن رات مردوں کی طرح طرح کی خدمت کرتی تھیں یہاں تک کہ دوسروں کی محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں۔ وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے۔

ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان، ناک وغیرہ اعضاء کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی کبھی قتل بھی کر ڈالتے تھے۔

عرصہ ہائے دراز سے یہ صنف نازک ظلم وستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ قدرت نے اگرچہ اسے مرد کی طرح ذی روح اور ذی شعور بنایا تھا لیکن اس کے ساتھ برتاؤ مٹی کی بے جان مورتیوں کا سا کیا جاتا تھا، جوئے میں داؤ پر اسے لگایا جاتا تھا، خاوند کی لاش کے ساتھ

Marfat.com

قانوناً اسے جل کر راکھ ہونا پڑتا تھا، کہیں اسے تمام برائیوں کی جڑ اور انسان کی ساری بد بختیوں کا سرچشمہ یقین کیا جاتا تھا اور کہیں چوٹی کے نامور فلسفی اس کے انسان ہونے کو بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے، اس کو ملکیت کے حقوق حاصل نہ تھے اسے ازدواجی بندھنوں میں مقید کرنے سے پہلے اس سے کوئی رائے لینے کا تصور تک نہ تھا بلکہ اس سے بھی بدتر حالات تھے۔ (ضیاء القرآن پ 4)

عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید رکھا جاتا تھا۔ وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں۔ کھانا پینا اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں بہت سی عورتیں سانس گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد اُن کے آنچل میں اونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدت ختم ہوگئی ہے۔

اسلام سے قبل مرد عورت کو طلاق دے دیتا تھا اور عدت کے ختم ہونے کے قریب رجوع کر لیتا تھا، پھر طلاق دے دیتا تھا اور عدت کے ختم ہونے کے قریب رجوع کر لیتا یہ سلسلہ ان کا ختم نہیں ہوتا تھا ساری زندگی عورت کو قیدی کی حیثیت عاصل رہتی نہ آزاد متصور ہوتی اور نہ ہی زوجیت کی زندگی اسے حاصل ہوتی۔ یہ ایسا بھیانک ظلم تھا جو عورت کی ساری زندگی کو برباد کر کے رکھ دیتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہود کی عورتوں میں سے جب کسی کو حیض آتا تو یہ ان سے مل کر نہیں کھاتے تھے اور نہ ان کے ساتھ مل کر ایک گھر میں رہتے تھے بلکہ ان کو علیحدہ کمرے میں رکھا جاتا تھا ان کو اس حال میں تنہائی کی قید گزارنا پڑتی۔

Marfat.com

اسلام سے قبل بیٹی کیساتھ سلوک

اہل عرب عورت کے وجود کو موجب ذلت سمجھتے تھے لڑکی کی پیدائش ان کے لئے غم واندوہ کا باعث ہوتی تھی وہ نرینہ اولاد پر اتراتے اور فخر کرتے لیکن لڑکیوں کا وجود ان کے سر عظمت کو جھکا دیتا اور بچیوں کو زندہ جلا دیتے یہ قبیح رسم قریش اور مکہ کے قبیلوں میں موجود تھی۔

عرب کے سفاکانہ مراسم میں سب سے زیادہ بے رحمی و سنگدلی کا کام یہ تھا کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا، اس پر ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی کو وضع حمل کے وقت حکم دیتا کہ کسی گڑھے کے کنارے چلی جاؤ۔

چنانچہ وہ گڑھے کے کنارے بچہ جنتی اگر لڑکا ہوتا تو اسے رکھ لیتی اگر لڑکی ہوتی تو اسے گڑھے میں پھینک دیتی۔

دوسرا طریقہ یہ تھا کہ جب لڑکی کسی کے گھر پیدا ہوتی تو اسے قتل کرنے سے پہلے اتنی دیر تک زندہ رکھا جاتا کہ اس کا قد چھ بالشت ہو جائے یا تفسیر ابو سعید کے مطابق اس کی عمر چھ سال ہو جائے، پھر وہ شخص اس کی ماں کو کہتا کہ اسے خوشبو لگاؤ اچھے کپڑے پہناؤ اس کی خوب زیب و زینت کرو تا کہ میں اسے اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کرالاؤں اس طرح وہ اپنی بیٹی کو جنگل میں لے جاتا، جہاں اس کے لئے ایک گڑھا کھود کر تیار کیا ہوتا اس کنواں نما گڑھے کے پاس بیٹی کو لے جا کر کہتا کہ اس میں دیکھو جب وہ کنوئیں میں دیکھتی تو پیچھے سے اس کو دھکا دے دیا جاتا پھر اس پر مٹی ڈال کر اس کنوئیں کو زمین کے برابر کر دیا جاتا۔

(از: کبیر، ابو مسعود)

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! دور جہالت میں عورت پر کس قدر مظالم ڈھائے جاتے کہ ذہن و ضمیر کانپ اُٹھتے ہیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہی دل مضطرب ہو کر انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اسلام سے قبل واقعی عورت اتنی مظلوم تھی۔ ان ظالموں کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے آیئے اس ظلم کی جھلک قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ کی تفسیر میں دیکھئے کہ عورت بحیثیت بیٹی ہونے کے کتنی مظلوم تھی۔

Marfat.com

اللہ عزوجل جا فرمانِ عالیشان ہے۔

انظری فیھا ثم یدفعھا من خلقھا ویھیل علیھا التراب حتی ھستوی الصبر بالارض.

اس میں دیکھو (جب وہ کنویں میں دیکھتی) تو پیچھے سے اسے دھکا دیا جاتا اور اس پر مٹی ڈال کر اس کنویں کو زمین کے برابر کر دیا جاتا۔

بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ قیس ابن عاصم تـحـیـمـی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی آٹھ بیٹیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر ایک بیٹی کے بدلے ایک غلام آزاد کردو، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس تو صرف اونٹ ہی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا ہر ایک کے بدلے میں ایک اونٹ ہی قربانی کر دو نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم استحبابی تھا وجوبی نہیں یہ مطلب نہیں کہ اگر تم غلام آزاد کرو گے یا اونٹ قربانی کرو گے تو تمہاری توبہ قبول ہوگی ورنہ نہیں اس لئے کہ ''ان الاسـلام رجب م قبلـه من مثل ذالک'' اسلام سے پہلے جتنے بھی اس قسم کے جرائم ہوتے ہیں اسلام انہیں مٹا دیتا ہے یعنی اسلام سے پہلے کے تمام گناہ اسلام لانے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم اس لئے دیا تھا تا کہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا عظیم جرم ہے۔ (از: روح المعانی)

کسی شخص کے گھر اگر بیٹی پیدا ہوتی تو وہ شخص اگر چاہتا کہ یہ بیٹی زندہ رہے اسے دفن نہ کیا جائے تو اسے اون یا بکریوں کے بالوں کا بنا ہوا جبہ پہنا دیا جاتا اور جنگل میں اسے اونٹ اور بھیڑ بکریاں چرانے پر مقرر کر دیا جاتا تا کہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے کہ اس کے گھر بیٹی موجود ہے، یوں سمجھئے کہ کسی حیوان کا بلکہ کتے کا گھر میں رہنا اور لوگوں کا دیکھنا انہیں کوئی عار نہ دلاتا لیکن بیٹی کا گھر رہنا اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا کہ ان کے گھر بیٹی ہے ان کے لئے عار کا سبب تھا۔

اب یہ بات غور طلب ہے کہ آخر وہ کیا چیز تھی جو انہیں بیٹیوں کے زندہ دفن کرنے

Marfat.com

پر برانگیختہ کرتی اور سنگدلی پر انہیں مجبور کرتی اس کا جواب علامہ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ دیا ''الخوف من لعوق العاربهم من اجلهن او الخوف من املاق'' وہ بیٹیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو عار (شرم) لاحق ہونے کے خوف کی وجہ سے اور بھوک تنگدستی کی وجہ سے انہیں زندہ دفن کر دیتے تھے اور ساتھ ساتھ یہ کہتے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اپنی بیٹیوں کو بھی فرشتوں سے ملا دو۔

بھوک اور تنگدستی کی وجہ سے وہ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے ان کو اس فعل سے روکتے ہوئے قرآن نے فرمایا۔

ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم ان قتلهم کان خطأً کبیراً. (پ ۱۵)

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ رازق تو اللہ تعالیٰ ہے، ان کو بھی رزق وہی دیتا ہے اور تمہیں بھی وہی رزق دیتا ہے۔ تمہارا رزق کم کر کے تمہاری اولاد کو رزق تو نہیں دیتا تمہیں کس کا ڈر، فکر دامن گیر ہے۔

ان کے قتل کرنے میں جہاں تم سنگدلی کا مظاہرہ کر رہے ہو، درندگی کو اپنا رہے ہو ان کی بے بسی سے ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہو وہاں ایک عظیم جرم کا ارتکاب بھی کر رہے ہو۔

اسلام سے قبل ماں یا بہن کے ساتھ سلوک

اسلام سے پہلے ایک فرقہ کافروں کا وہ تھا جو مجوسی کہلاتا تھا، تمام محرمات سے ان کے نزدیک نکاح جائز ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ ماں اور بہن سے نکاح کرنے کو بھی جائز قرار دیتے تھے۔

اسلام سے قبل سوتیلی ماں کی قدر و منزلت کچھ نہ تھی عرب میں یہ طریقہ صدیوں سے رائج تھا کہ خاوند کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا اپنے باپ کی جائیداد کی طرح اس کی بیوی (اپنی سوتیلی ماں) کا بھی وارث ہوتا، چاہتا تو اس کو جبراً بغیر مہر ادا کیے اپنے نکاح میں

Marfat.com

لے آتا، چاہتا تو اپنی مرضی سے کسی دوسرے شخص سے اس کی شادی کر دیتا اور مہر خود وصول کرتا اور چاہتا تو اسے ساری زندگی یونہی بیوہ رہنے پر مجبور کر دیتا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی میراث کا تنہا وارث بن جاتا۔

مدت دراز سے یہ ظالمانہ رسم نہ صرف عرب میں بلکہ یونان و روم میں بھی رائج تھی مدینہ منورہ میں اسود ابن خلف نے اپنے باپ خلف کی بیوی سے اور صفوان ابن امیہ ابن خلف نے اپنے باپ امیہ کی بیوی فاختہ بنت اسود ابن مطلب اور منظور ابن ریان نے اپنے باپ ریان کی بیوی ملیکہ بنت خارجہ سے ان کی موت کے بعد نکاح کر لئے۔ (روح المعانی، کبیر)

ابو قبیس انصار میں ایک بہت نیک شخص تھے ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے قبیس نے ان کی بیوی (اپنی سوتیلی ماں) کو نکاح کا پیغام دیا انہوں نے کہا کہ تمہارے باپ بہت نیک انسان تھے اور تم بھی بہت نیک انسان ہو، تم میرے بیٹے رہ چکے ہو جو ماں کہتے رہے اب میں تمہارے نکاح میں کیسے آ سکتی ہوں لیکن پھر بھی میں رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کروں گی اگر آپ ﷺ نے اجازت دی تو میں تمہارے ساتھ نکاح کر لوں گی۔ (خازن)

ان واقعات سے پتہ چلا کہ عورت بطور ماں ہونے کی حیثیت سے نیز بہن یا سوتیلی نانی کی حیثیت سے کوئی قدر و منزلت نہ تھی بلکہ رسوائی اور ذلت کا مقام حاصل تھا۔

جدید یورپ اور عورت: جدید یورپ نے آزادی کے نام پر عورت کو ایک جانور بنا دیا ہے جہاں نہ اخلاقی اقدار ہیں نہ مذہبی افکار۔ بس عیاشی کا ایک آلہ ہے جسے مغربی مرد اپنے انداز سے استعمال کر رہا ہے اور بے حیائی کے گہرے سمندر میں اسے یوں غرق کر دیا ہے کہ اس میں باقی سب کچھ تو ہے مگر نسوانیت کی کوئی رعنائی باقی نہیں رہی مردوں کے کام بھی اس کے ذمے لگا دیئے ہیں۔

فیکٹریوں، دکانوں اور کھیتوں کو عورتوں کے حوالے کر دیا ہے کیونکہ وہ آزاد ہیں اور یہ آزادی کا ثمر ہے جو مرد حضرات نے اسے عطا کیا ہے یعنی جدید یورپ نے اسے جدید انداز سے مشین بنا کر نئی غلامی کا پٹہ اس کے گلے میں ڈال دیا ہے جدید دور کا یہ انداز قدیم

Marfat.com

جہالت کا بھونڈا احیاء ہے اور تہذیب کے نام پر آوارگی ہے۔

انیسویں صدی میں انگلستان میں سورج غروب نہ ہوتا تھا، یہ حال تھا کہ جب چاہے خاوند اپنی بیوی کے گلے میں رسی ڈال کر اسے مویشیوں کے بازار میں جا کر چند ٹکوں کے عوض فروخت کر سکتا تھا لیکن اب یہ چیز نہیں رہی اور بیوی خاوند کی ویسے ہی ملکیت سمجھی جاتی ہے۔

یورپ میں عورت کو حقوق اس وقت ملے جب وہ اپنی کفالت کے لئے کام پر نکل پڑی کیونکہ کوئی اس کی کفالت کرنے والا نہ تھا پھر عورت کو اپنے حقوق سے دستبردار ہونا پڑا کیونکہ اخلاق مرد سے کام حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ تھا یہ ظالم مرد ایک لقمہ خوراک دے کر اس سے اس کی عزت کا مطالبہ کرتا تھا بالآخر عورت نے فتنہ انگیزی کی اشاعت اور مرد کو لبھانا شروع کر دیا، جس سے پوری مغربی زندگی بہت بڑی فحاشی میں بدل گئی۔

مذکورہ بیان سے واضح ہوا کہ یورپ میں عورت بیوی ہو، بیٹی ہو، بہن ہو، فیکٹری یا دفتر ہیں ملازم ہو، ہر صورت میں وہ کثرت سے جنسی ظلم کا شکار ہوتی ہے۔ مغرب کے تو چوٹی کے فلسفی مثلاً نطشے جیسے لوگ بھی یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اگر عورت کے پاس جا رہے ہو تو اپنا کوڑا نہ بھولنا، وہاں عورتوں کی چیخوں اور اذیت ملنے پر چیخ و پکار کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے اور پھر سب مارکیٹ میں مہنگے داموں میں بیچے جاتے ہیں۔

ایف۔بی۔آئی کے مطابق امریکہ میں 25 فیصد قتل خاندان کے اندر ہوتے ہیں اور ان میں سے آدھے قتل کے واقعات میں خاوند بیوی کو قتل کرتا ہے یا بیوی خاوند کو، بیویاں عموماً اپنے بچاؤ کی خاطر ہی خاوند کو قتل کرتی ہیں۔

امریکہ کی 23 ریاستوں میں زوجین میں سے کوئی ایک دوسرے پر مقدمہ نہیں کر سکتا اس وجہ سے کوئی خاوند بیوی کو زخمی کر دے تو وہ مقدمہ نہیں کر سکتی۔

امریکہ کی ایک عدالت نے حال ہی میں ایک فیصلہ سنایا کہ اگر بیوی کو خاوند مار پیٹ کر زخمی کر دے تو وہ علاج کے لئے بذریعہ عدالت خرچہ طلب نہیں کر سکتی۔ نیویارک میں اگر کسی خاوند پر خاندانی جرم کی بناء پر مقدمہ قائم ہو تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت

Marfat.com

سے اپنے دفاع کے لئے سرکاری خرچے پر وکیل حاصل کرے بیوی کو کوئی ایسا حق حاصل نہیں اور بیوی کو خود اپنے طور پر وکیل کا بندوبست کرنا ہوگا۔ (رسالہ منہاج حیثیت نسواں)

اسلام کے بعد عورت کا مقام

جب ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ ﷻ کی طرف سے ''دین اسلام'' لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کا ستارہ چمک اُٹھا اور ظلم وستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلہ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں اور مردوں کی برابری کے درجہ پر پہنچ گئیں۔

تاجدار انبیاء ﷺ نے اسلامی معاشرہ کی تشکیل فرمائی تو ہر فرد کے حقوق و فرائض کے تعین کے علاوہ معاشرتی زندگی کے مقاصد و احکام کی خصوصی وضاحت اپنے عمل مبارک سے فرمائی جس سے عورتوں کے جملہ عائلی حقوق سامنے آگئے اور گھریلو فضا، پاکیزگی، محبت اخلاص اور سکون و استقرار کی آئینہ دار بن گئیں کیونکہ اس وضاحت کی رُو سے، عورت گھر کی سرپرست (ماں)، برکت (بہن)، ملکہ بیوی اور سعادت و نجات (بیٹی) ہے۔

عورت بحیثیت ماں کا مقام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے اچھے سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے آپ ﷺ نے فرمایا، تمہاری ماں، اُس شخص نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد ہوا تیری ماں، اُس نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد ہوا تیری ماں، اُس نے پوچھا پھر کون ارشاد فرمایا تیرا باپ۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا قریبی عزیز پھر اس کے بعد رشتہ دار۔ (بخاری و مسلم)

تاجدار رسالت ﷺ اپنی ماں کو یاد فرماتے تو آبدیدہ ہو جاتے، رضاعی ماں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لاتیں تو آپ ﷺ ان کے بیٹھنے کے لئے چادر بچھا دیتے۔

Marfat.com

پیارے آقا ﷺ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ماں کہہ کر پکارتے تھے اور جب ان کی طرف دیکھتے تو فرماتے یہ میرے اہل بیت میں سے باقی رہ گئی ہیں۔ایک بار ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ کو پانی نوش فرماتے ہوئے دیکھ کر کہا، مجھے بھی پانی پلایئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں، کیا تم حضور ﷺ سے ایسا کہتی ہو؟ ۔ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا، تم نے مجھ سے بڑھ کر حضور ﷺ کی خدمت نہیں کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ سچ کہتی ہے، اور انہیں پانی پلایا''۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک کنیز کی مادرانہ خدمت کرنے پر بھی محسن انسانیت ﷺ نے انہیں کس قدر عظیم مرتبہ ومقام دیا۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں زندہ ہے میں نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اس کے پاؤں کے ساتھ چمٹے رہو جنت وہیں ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی ماں کو گردن پر اٹھائے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے تو اس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے ابن عمر! کیا تجھے اس عمل کی جزا معلوم ہے، فرمایا نہیں لیکن تم نے بہت اچھا کام کیا ہے اللہ عزوجل تجھے تیرے تھوڑے عمل پر بھی زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک باغ عمر بھر کے لئے اپنی ماں کے لئے وقف کر دیا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کا خیال رکھو کیونکہ جنت اس کے پاؤں تلے ہے، ماں کا حق اسلام میں سب سے مقدم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ماں بچے پر سب سے زیادہ مشقت برداشت کرتی ہے اور اس پر سب سے زیادہ شفیق ہوتی ہے اور بچے کی خدمت سب سے زیادہ ماں ہی کرتی ہے۔

Marfat.com

عورت بحیثیت بیوی کا مقام

قبل از اسلام مظلوم اور بے کس عورتوں کی مجبوری ولاچاری کا یہ عالم تھا کہ سماج میں نہ ان عورتوں کے کوئی حقوق تھے نہ ان کی مظلومیت وفریاد کے لئے کسی قانون کا کوئی سہارا تھا جیسا کہ پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔لیکن آج ....

دین اسلام نے عورتوں کو درجات ومراتب کی اتنی بلند منزلوں پر پہنچا دیا یہ حضور نبی رحمت ﷺ کا وہ احسانِ عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکریہ ادا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم الشان احسان کی شکر گزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہوسکتیں۔

اگرچہ دین اسلام نے میاں بیوی کی اجتماعی زندگی کی صدارت مرد کو عطا فرمائی ہے اور مردوں کو عورتوں پر حاکم بنا دیا ہے تاکہ نظام خانہ داری میں اگر کوئی بڑی مشکل آ پڑے تو مرد اپنی خداداد طاقت وصلاحیت سے اس مشکل کو حل کر دے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر ضروری کر دیئے ہیں وہاں عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیئے ہیں اس لئے عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے حقوق میں جکڑے ہوئے ہیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کر کے اپنی اجتماعی زندگی کو شادمانی ومسرت کی جنت بنادیں اور نفاق وشقاق اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. (سورۂ بقر)

ترجمہ: عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر اچھے سلوک کے ساتھ اور مردوں کے لئے یہ فرمان جاری فرمادیا۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. (سورۂ نساء)

اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے ازواج مطہرات کے ساتھ بہترین برتاؤ فرما کر اُمت کے لئے درخشاں مثال قائم فرما دی۔ چنانچہ فرمایا اے میری اُمت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی) کے ساتھ بہتر ہے اور میں تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے اور بیوی کو ذلیل کرنے والا کمینہ ہے۔ (ترمذی)

مزید فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ بااخلاق ہو اور تم میں بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنی اہلیہ کے ساتھ سب سے اچھا ہو۔ (احیاء العلوم ص 45)

مزید فرمایا اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر وثواب ملے گا۔ (جامع صغیر، کنز العمال)

اس سے وہ حضرات سبق حاصل کریں جو گھر میں ساری خدمات بیوی پر ہی ڈال دیتے ہیں حتیٰ کہ پانی پینا ہو تو خود نہیں پیتے بلکہ بیوی ہی پلائے۔ امت کے والی ﷺ تو گھر کے کام خود کرتے تھے، چنانچہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ گھر کے کام خود کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر والوں پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے (حوالہ مذکورہ) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تنگی کرنے والا کیسے تنگی کرتا ہے یہ سُن کر شاہ کونین ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد گھر میں داخل ہوتا ہے اس کی بیوی ڈر جاتی ہے اس کے بچے بھاگ جاتے ہیں اس کے نوکر بھی سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگتی ہے۔ (جیسے اس پر سے مصیبت ٹل گئی) اس کے بچے اور نوکر خوش ہو جاتے ہیں۔

اس ارشادِ مبارک پر ہر مسلمان کو غور کرنا چاہیے کہ کہیں اس ارشاد مبارک کا مصداق تو نہیں بن رہا۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہونے کی اجازت چاہی تو اندر سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند آواز سنی جب آپ اندر داخل ہوئے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پکڑنے لگے تا کہ اسے تھپڑ ماریں اور کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اونچی آواز سے بولتی

Marfat.com

ہو نبی رحمت ﷺ درمیان میں آ گئے اور بیچ بچاؤ کر دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے کی حالت میں باہر چلے گئے ان کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ دیکھا، میں نے تمہیں بچا لیا۔ پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ سے آئے اپنی بیٹی کو تھپڑ مارنے لگے تو رحمت للعالمین ﷺ نے بیچ میں آ کر بچا لیا۔ بیوی کا مقام اس قدر بلند کر دیا کہ بقول حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"اسلام سے پہلے عورتوں کو کچھ نہیں سمجھا جاتا تھا"

لیکن رحمت عالم ﷺ نے وہ عظمت دی کہ ایک بار میں نے بیوی کو ڈانٹا اس نے برابر کے جواب دیئے، پس عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ انسان کو چاہیے حُسن معاشرت اور ملاطفت میں بیوی کے ساتھ بچے کی طرح رہے اور بیرونِ خانہ مردانہ وار۔

یہ آقائے دو عالم ﷺ کی تعلیمات کا اثر تھا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنی بیویوں سے نہایت محبت رکھتے تھے۔

عورت بحیثیت بیٹی کا مقام

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بیٹیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا وہ کتنا بڑا ظلم تھا کہ ان کو زندہ ہی دفن کر دیا جاتا۔ دین اسلام نے اس گھناؤنے جرم کا قلع قمع فرما دیا۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ صرف مسلمانوں کی بچیوں کو ہی نہیں بلکہ کفار کی بچیوں کو بھی امن نظام مصطفیٰ ﷺ سے ہی ملا اگرچہ کفار بغیر ایمان کے جنت یا نبی کریم ﷺ کے قرب سے محروم ہی رہیں گے تاہم انہوں نے نبی رحمت ﷺ کے نظام سے یہ حاصل کیا کہ بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا ظلم ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے اپنی چاروں بیٹیوں کی پرورش و تربیت ایک شفیق باپ کی حیثیت سے اس عمدہ اور بہترین طریقہ سے کی کہ ان کی زندگی کا ہر پہلو دنیا بھر کی عورتوں کے لئے قابل تقلید ٹھہرا چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

Marfat.com

ایسی تربیت فرمائی، ان کی ذات میں وہ تمام قدسی صفات مجتمع ہوگئیں جو انسان کے مثالی کمال کی آئینہ دار ہیں اس حُسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایسی زیرک اور ذہین وفطین ہستی نے بھی اعتراف کیا کہ جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ عورتوں سے بڑھ کر دانا ہیں یعنی طرز کلام، اسلوب گفتگو، خضوع وخشوع، حُسن اخلاق اور وقار ومتانت، صداقت و راست گوئی، نشست و برخاست میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر حضور نبی کریم ﷺ کے مشابہ کوئی نہ تھا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری بچی میرے جگر کا حصہ ہے، جو چیز اس کے لئے باعث تشویش ہوئی، وہ میرے لئے بھی پریشانی کا سبب ہوگیا اور جو بات اس کے لئے اذیت ہوگی یقیناً اس سے مجھے بھی تکلیف ہوگی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ عزیز فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

نبی کریم ﷺ کا آپ سے پیار ومحبت اور شفقت کا یہ عالم تھا کہ جب آپ آتیں تو حضور ﷺ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ تھام لیتے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر ان کو بٹھاتے تھے۔ اس طرح جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو یہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آگے بڑھ کر آپ ﷺ کا دست مبارک تھام لیتیں اور اپنی جگہ آپ ﷺ کو بٹھاتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح کھڑے ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری سے ملا دیا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان کو اچھا ادب سکھایا اور ان کا نکاح کیا اور ان پر احسان کیا اس شخص کے لئے جنت ہے۔ (ابوداؤد)

ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں

Marfat.com

تھیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس فقط ایک کھجور تھی، وہی ان کو دے دی اس عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کر کے بچیوں میں بانٹ دیئے اور چلی گئی حضرت ام المومنین نے رسالت مآب ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص بچیوں کی آزمائش میں ڈالا گیا اور اُس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہونگی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان بچیوں کی چارہ گری اور پرورش کو اپنے لئے سرمایہ حیات تصور کرتے تھے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی بیٹی کی کفالت کے تین دعویدار پیدا ہوئے، جیسے کہ حدیث میں مذکور ہے۔

امامة بنت حمزہ بن عبدالمطلب الھاسمیة بر کی حدیث میں عمرة القضاء کا قصہ ہے کہ جب یہ لوگ نکلے تو ان کے پیچھے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی نکلی اور کہا کہ اے چچازاد! تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اپنے باپ کی چچی زاد کو لے لو پھر اس معاملے میں علی و جعفر اور زید بن حارثہ میں اختلاف ہوا تو حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس ان کی خالہ ہے اور حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ خالہ ماں کے قائم مقام ہے اس کا نام سلمٰی بن عمیس تھا اور اس کی بہن اسماء حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھی۔

مطلب یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ میری چچازاد بہن ہے لہٰذا میں اس کی پرورش کا حقدار ہوں، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، میں زیادہ حقدار ہوں گی کہ میری چچازاد ہونے کے علاوہ اس کی خالہ بھی میرے عقد میں ہے۔

حضرت زید بن حارثہ نے جو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دینی بھائی تھے، تقاضا کیا کہ یہ میری بھتیجی ہے اور چچا سے بڑھ کر اس کی تربیت کا حق کسے پہنچتا ہے۔

عورت بحیثیت بہن کا مقام

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہن کی خدمت اور پرورش ذریعہ جنت ہے،

Marfat.com

آپ ﷺ خود بہنوں سے کس قدر محبت فرماتے تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔

حنین کے معرکہ میں اسیرانِ جنگ میں آپ ﷺ کی دودھ شریک بہن سلیماء گرفتار ہو گئیں تو انہوں نے کہا مجھے چھوڑ دو میں پیغمبر علیہ السلام کی بہن ہوں اور جب تاجدار رسالت ﷺ کے سامنے آپ کو لایا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ رو پڑے اور ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھادی اور بہت دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے اور انہیں بہت کچھ دے کر احترام سے رخصت کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجود جوان ہونے کے بیوہ عورت سے شادی کی تو سرکار دو عالم ﷺ کے پوچھنے پر عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ جنگ اُحد میں شہید ہو گیا تھا اور اپنے پیچھے نو بیٹیاں چھوڑ گیا تھا............ اس طرح میری نو بہنیں ہیں۔ میں نے ایک شوہر دیدہ عورت سے شادی کی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی عرض کیا جی ہاں فرمایا کنواری سے یا شوہر دیدہ سے، عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایک شوہر دیدہ عورت سے شادی کی ہے، فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہیں کی کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا یا فرمایا تو اس سے ہنستا اور وہ تجھ سے ہنستی۔ (صحیح مسلم)

عرض کی میرے والد اُحد میں شہید ہو گئے اور میری نو بہنیں چھوڑ گئے تو میں نے ان کی حسن تربیت اور نگہبانی کے لئے تجربہ کار عورت سے شادی کرنا مناسب سمجھا۔

سبحان اللہ! کیسا ایثار و اخلاص ہے کہ اپنی جوانی کی امنگیں اور زندگی بھر کے ارمان اپنی بہنوں پر نچھاور کر دیئے۔

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) عورت کا بچپن

(۲) عورت بالغ ہونے کے بعد

Marfat.com

(۳) عورت بیوی بن جانے کے بعد

(۴) عورت ماں بن جانے کے بعد

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض اور اس کے حقوق کا مختصر تذکرہ تحریر کرتے ہیں تاکہ ہر عورت ان حقوق و فرائض کو ادا کر کے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوشحال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز اور مالا مال ہو جائے۔

(۱) عورت کا بچپن: عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بیٹی کہلاتی ہے۔ اس زمانے میں جب تک وہ نابالغ بچی رہتی ہے، شریعت کی طرف سے نہ اُس پر کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لاڈلی بیٹی بنی ہوئی کھاتی پیتی، پہنتی، اوڑھتی اور ہنستی کھیلتی رہتی ہے اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ ناطہ والے اس سے پیار و محبت کرتے رہیں اور اس کی دل بستگی اور دل جوئی میں لگے رہیں اور اس کی صحت و صفائی اور اس کی عافیت اور بھلائی میں ہر قسم کی انتہائی کوشش کرتے رہیں تاکہ وہ ہر قسم کی فکروں اور رنجوں سے فارغ البال اور ہر وقت خوش و خرم اور خوشحال رہے جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ عزوجل و رسول ﷺ کا نام سنائیں، پھر اس کو کلمہ وغیرہ سکھائیں۔ جب وہ کچھ اور زیادہ سمجھدار ہو جائے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ڈھنگ اور سلیقے سکھائیں اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں بتائیں اور اچھی اچھی باتوں کا شوق اور بُری باتوں سے نفرت دلائیں جب پڑھنے کے قابل ہو جائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں، جب کچھ اور زیادہ ہوشیار ہو جائے تو اس کو پاکی و ناپاکی، وضو و غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے رہیں جب وہ سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریات دین کی باتیں تعلیم کریں اور پردہ میں رہنے کی

Marfat.com

عادت سکھائیں اور برتن دھونے، کھانے پینے، سینے پرونے اور چھوٹے موٹے گھریلو کاموں کا ہنر بتائیں اور عملی طور پر اُس سے یہ سب کام لیتے رہیں اور اُسکی کاہلی اور بے پروائی اور شرارتوں پر روک ٹوک کرتے رہیں اور خراب عورتوں اور بدچلن گھرانوں کے میل جول پر پابندی لگا دیں اور ان لوگوں کی صحبت سے بچاتے رہیں۔ ناول، اشعار اور گیتوں کے مضامین کی کتب وغیرہ نیز گانے باجے اور کھیل تماشوں سے دور رکھیں تا کہ بچیوں کے اخلاق و عادات اور چال چلن خراب نہ ہو جائیں۔ ان باتوں کا دھیان رکھنا ہر ماں باپ کا اسلامی فرض ہے اگر ماں باپ اپنے ان فرائض کو پورا نہ کریں گے تو وہ سخت گنہگار ہوں گے۔ (جنتی زیور)

گڑیاں کھیلنا: لڑکیوں کے لئے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت ہے کہ اس بہانے ان میں سینے پرونے کھانے پینے اور قرینے سے رہنے سہنے کا شوق پیدا ہوتا ہے خواہ یہ گڑیاں یا ایسے ہی دوسرے کھلونے کپڑے کے ہوں یا ٹین وغیرہ کسی دھات کے یا مٹی اور پلاسٹک کے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ چیزیں کھلونوں کی حد تک رہیں کہ بچے پھینکے توڑیں تا کہ ان میں بت شکنی کی عادت پیدا ہو۔ انہیں شیشے کی الماریوں میں سجا سجا کر گھر اور کمرے میں زینت کا سامان بنانا کسی طرح جائز و درست نہیں۔ یہ مسئلہ خوب ذہن نشین رکھیں۔

ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً 9 برس تھی، گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اور آپ کے پاس آپ کی سہیلیاں بھی آجاتی تھیں اس وقت آپ کی گڑیاں طاق میں رکھی تھیں اور ان پر پردہ پڑا ہوا تھا، ہوا چلی اور پردہ ہٹ گیا حضرت عائشہ کی گڑیاں دکھائی دینے لگیں تو حضور ﷺ نے فرمایا عائشہ یہ کیا ہیں؟ عرض کی میری گڑیاں ہیں ان گڑیوں کے درمیان کپڑے کا ایک گھوڑا تھا جس کے دو بازو تھے حضور ﷺ نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ گڑیوں کے بیچ میں کیا ہے عرض کی یہ گھوڑا ہے ارشاد فرمایا گھوڑے کے یہ کیا ہیں؟ عرض کی یہ گھوڑے کے بازو ہیں ارشاد فرمایا کیا گھوڑے کے بازو ہوتے ہیں؟ عرض کی کہ حضور کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ

Marfat.com

السلام کے گھوڑوں کے بازو تھے یہ سن کر تاجدار مدینہ ﷺ مسکرا پڑے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر انہیں رکھنا ہو تو پردے سے چھپا دیا جائے تاکہ ان پر نظر نہ پڑے اور ان کا شمار زینت کی چیزوں میں نہ ہو اور بچوں میں چونکہ اتنی سمجھ نہیں ہوتی، اس لئے گھر کے بڑوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ان کی غفلت سے رحمت کے فرشتوں سے گھر محروم رہے اور برکتیں رخصت ہو جائیں۔

(۲) عورت بلوغت میں: جب عورت بالغ ہو جائے تو اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابندی ہو گئی اب اس پر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہو گیا اور اللہ عزوجل کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہو گئی اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہو گی۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچتی رہے اور یہ بھی اس کے لئے ضروری کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم و خدمت بجا لائے اور اپنے چھوٹے بھائیوں بہنوں اور دوسرے عزیز و اقارب سے پیار و محبت کرے۔ پڑوسیوں اور رشتے ناطے کے تمام چھوٹوں، بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب و درجات کے لحاظ سے نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرے، اچھی اچھی عادتیں سیکھے اور تمام خراب عادتوں کو چھوڑ دے اور اپنی زندگی کو پورے طور پر اسلامی سانچے میں ڈھال کر سچی پکی پابندِ شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے اور اس کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت اور صبر و رضا کی عادت ڈالے۔ مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے اوپر آنے والی تمام گھریلو ذمہ داریوں کی معلومات حاصل کرتی رہے کہ شوہر والی عورت کو کس طرح اپنے شوہر کے ساتھ نبھا کرنا اور اپنا گھر سنبھالنا چاہیے وہ اپنی ماں اور بڑی بوڑھی عورتوں سے پوچھ کر اس کا ڈھنگ اور سلیقہ سیکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح سدھارے اور سنوارے کہ شریعت میں گنہگار ٹھہرے نہ برادری و سماج میں کوئی اس کو طعنہ مار سکے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، سونے جاگنے، بات چیت غرض ہر کام ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اُٹھائے مگر

Marfat.com

گھر والوں کو آرام و راحت پہنچائے بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے دے نہ گھر کا ایک پیسہ یا ایک دانہ ماں باپ کی اجازت کے بغیر خرچ کرے نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا ادھر ادھر جائے غرض ہر کام، ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اُٹھائے مگر گھر والوں کو آرام و راحت پہنچائے بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا ادھر اُدھر جائے غرض ہر کام ہر بات میں ماں کی اجازت اور رضا مندی کو اپنے لئے ضروری سمجھے، کھانے پینے، سینے پرونے، اپنے بدن، اپنے کپڑے اور مکان و سامان کی صفائی غرض سب گھریلو کام دھندوں کا ڈھنگ سیکھ لے اور اس کی عملی عادت ڈال لے تا کہ شادی کے بعد اپنی سسرال میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور میکہ والوں اور سسرال والوں کے دونوں گھروں کی چہیتی اور پیاری بنی رہے۔

پردہ کا خاص طور پر خیال اور دھیان رکھے غیر محرم مردوں اور لڑکوں کے سامنے آنے جانے، تاک جھانک اور ہنسی مذاق سے انتہائی پرہیز رکھے، عاشقانہ اشعار، اخلاق کو خراب کرنے والی کتابوں اور رسائل و اخبارات کو ہرگز نہ دیکھے، بدکردار اور بے حیاء عورتوں سے بھی پردہ کرے اور ہرگز کبھی ان سے میل جول نہ رکھے اور علمائے اہلسنت کی مذہبی کتب کا مطالعہ کرتی رہے۔

فرض عبادتوں کے ساتھ نفلی عبادتیں بھی کرتی رہے مثلاً تلاوت قرآن و تسبیح فاطمہ و میلاد شریف کرتی رہے اور گیارہویں شریف و محرم شریف اور دیگر مقدس دنوں میں نیاز و فاتحہ بھی کرتی رہے کہ ان اعمال سے دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد و اعمال پر قیامت تک مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔ (جنتی زیور)

خطرناک مراحل

محترم بہنو! انسانی زندگی خطروں سے بھرپور ہے اور آپ کو بھی ان سے واسطہ پڑے گا۔ اس لئے ہم آپ کو ان خطروں سے آگاہ کرتے ہیں جو شادی سے پہلے آپ کو

Marfat.com

اپنے گھیرے میں لے سکتے ہیں کیونکہ شادی کے بعد تو آپ کو شوہر کی حفاظت حاصل ہو جائے گی اور خطرات بھی کم ہو جائیں گے۔

خطرہ نمبر (۱): سب سے بڑا خطرہ سہیلیوں اور ہم جولیوں کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ گھٹیا اخلاق کی مالک اور بے حیاء و بے غیرت قسم کی ہوں گی تو آپ کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیں گی اور ممکن ہے کہ اپنے بوائے فرینڈز تک بھی آپ کو کسی حیلہ بہانہ سے یا بہلا پھسلا کر لے جائیں اور پھر آپ کی عزت وعصمت تباہ ہو جائے اور آپ کے خاندان کی عزت مٹی میں مل جائے لہٰذا ایسی سہیلیوں سے بہت زیادہ محتاط رہیں جہاں آپ کو کوئی سہیلی ایسی غلط بات کہے اسے فوراً دھتکار دیں اور اس سے قطع تعلق کر لیں۔

خطرہ نمبر (۲): آپ کے پاس پڑوس کی بدکردار عورتیں یا محلے کے بدکردار دکاندار سکول وکالج کے باہر پھیری لگانے والے یا جن رکشوں یا تانگہ پر آپ سوار ہو کر سکول یا بازار جاتی ہیں نیز بدکردار استانیاں یہ سب آپ کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان پر کڑی نظر رکھیں۔ ان کی کسی بات کو ہرگز نہ سنیں ان کے چلائے ہوئے کسی چکر میں نہ پھنس اگر یہ لوگ آگے بڑھیں تو سختی سے ڈانٹ دیں اور اگر مشکل نظر آئے تو فوراً بلا جھجک اپنے والدین کو ان کے بارے بتا دیں اس معاملہ میں آپ کی ذرا سی نرمی آپ کو جہنم کی راہ پر ڈال سکتی ہے آپ کو کسی پر رحم کھانے، نرمی کرنے، ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں ہے اس طرح کر کے آپ اپنے لئے سانپ اور بچھو پال لیں گی جو ساری عمر آپ کو ڈستے رہیں گے ایسے لوگ آپ کی تصویریں کھینچ کر ہمیشہ آپ کو بلیک میل کرتے رہیں گے اور اپنے غلط ارادوں کی تکمیل کے لئے آپ کو کھلونا بنا لیں گے۔

خطرہ نمبر (۳): بعض گندے اور بدکردار لوگ آپ کو طرح طرح سے مائل کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ کوئی پاس سے گزرے گا تو بہت کچھ کہنے لگا، کوئی خودکشی کرنے کی دھمکی دے گا۔ آپ ان کی طرف بالکل توجہ نہ کریں نہ کسی بات کا جواب دیں نہ ان کی طرف دیکھیں بلکہ ایک ہاتھ میں جوتا اُٹھا کر دکھا دیں پھر یہ خود بخود ہی پیچھا چھوڑ

Marfat.com

دیں گے۔

یاد رکھئے بد کردار اور آوارہ لڑکوں کا حوصلہ مضبوط نہیں ہوتا۔ بس جوتا دیکھتے ہی ان کی اکڑ خوں فوراً ہی کافور ہو جائے گی لیکن اگر پھر بھی کوئی پیچھا نہ چھوڑے یا تنگ کرے تو فوراً اپنے والدین اور بھائیوں کو اس کی اطلاع دیں وہ خود ہی ان سے نپٹ لیں گے اور آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہ رہے گی لیکن اگر آپ نے ان سے کسی وجہ سے نرم رویہ اختیار کیا یا معاذ اللہ تاک جھانک شروع کر دی تو پھر یقیناً ذلت وخواری آپ کا مقدر بن کر رہ جائے گی۔

یاد رکھئے! جس طرح درخت سے پتہ ٹوٹ کر دوبارہ اس سے جڑ نہیں سکتا اس طرح عفت وعصمت برباد کر کے دوبارہ وہ مقام حاصل نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھید ایک نہ ایک دن کھل کر رہتا ہے۔

خطرہ نمبر (۴): فحش لٹریچر اور کتابیں، گندی تصویریں واہیات فلمیں، عشقیہ گانے اور بے پردگی شیطان کے ایسے خوبصورت اور دلفریب جال ہیں جو آپ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور جب ایک مرتبہ آپ اس میں پھنس جائیں گی تو پھر آزاد ہونا ناممکن ہو جائے گا لہٰذا مذکورہ بالا تمام فحش اور شیطانی معاملات سے قطعاً دور رہیں۔

یاد رکھئے! اچھی کتابیں اچھی سہیلیاں ہیں یہ آپ کو کبھی گمراہ نہیں ہونے دیں گی ان سے دوستی کر کے نفع اٹھایئے، دینی کتابوں کا بھرپور مطالعہ ان میں تذکرہ صالحات و صحابیات نیز ازواج مطہرات کا مطالعہ آپ کے اندر نیکوکاری کا جذبہ بیدار کرے گا۔ نیز اپنے بہن بھائیوں سے شفقت اور محبت کا سلوک کیجئے اور پنجگانہ نماز کے علاوہ گھر کے کام کاج میں دلچسپی بڑھایئے تاکہ شیطان کو داؤ چلانے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

(۳) عورت زوجیت کے بعد: عورت کی جب تک شادی نہیں ہوتی وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی کہلاتی ہے مگر شادی ہو جانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اور اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں وہ تمام

Marfat.com

حقوق و فرائض جو بالغ ہونے کے بعد عورت پر لازم ہو گئے تھے۔ اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر پر آجاتا ہے جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے۔

یاد رکھو کہ شوہر کے حقوق کو اگر عورت نہ ادا کرے گی تو اس کی دنیاوی زندگی کے علاوہ آخرت بھی تباہ بُرباد ہو جائے گی اور جہنم کی آگ میں جلتی رہے گی اور اس کی قبر میں سانپ بچھو اس کو ڈستے رہیں گے اس لئے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا کرتی رہے اور عمر بھر اپنے شوہر کی فرمانبرداری و خدمت گزاری میں مصروف رہے۔

(۴) عورت ماں بننے کے بعد: عورت جب صاحب اولاد اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق بھی عورت کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں جن کو ادا کرنا ہر ماں کا فرض منصبی ہے جو ماں اپنے بچوں کا حق نہ ادا کرے گی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گناہ گار اور سماج کی نظروں میں ذلیل و خوار ٹھہرے گی۔

اچھی سہیلیوں کی ضرورت: زندگی گزارنے کے لئے جہاں اور بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہاں سہیلیاں بھی ضروری ہیں تاکہ راز کی بات کہنے، مشورہ لینے، دکھ سکھ کا ماجرا سنانے اور غمی خوشی میں شریک ہونے کے لئے کسی کی کمی محسوس نہ ہو اور غم کو غلط کرنے کے لئے بھی سہیلی سے بڑھ کر کوئی دوسرا مونس و غمخوار نہیں ہو سکتا۔ ذیل میں ہم اچھی سہیلیوں کی خصوصیات بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کو ان کے انتخاب میں آسانی ہو کیونکہ غلط قسم کی سہیلی آپ کو دنیا اور آخرت دونوں میں رسوا کر سکتی ہے اس لئے سہیلیوں کے بارے میں خوب سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے۔ اچھی سہیلی میں عموماً یہ اوصاف ہونا ضروری ہیں۔

(۱) بہنیں بازو ہوتی ہیں، سہیلیاں دل ہوتی ہیں اس لئے تندرست اور پاکیزہ دل کو

Marfat.com

اپنے پاس جگہ دیں۔

(۲) آپ کی دوستی اللہ ﷻ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف ایسی ایماندار نیک سہیلیوں سے ہونی چاہیے جو نمازی ہوں، سچ بولنے والی ہوں، ہمدرد ہوں، نیک باتوں کا حکم اور بُرائی سے روکنے والی ہوں۔

(۳) سہیلیاں تو ایسی باتوں سے واقف ہوتی ہیں جن کے متعلق گھر والوں کو گمان بھی نہیں ہوتا اس لئے سہیلی اگر نیک ہوگی تو گمراہ نہیں ہونے دے گی۔

(۴) جو لڑکیاں دین کا مذاق اڑائیں، اسلامی تہذیب و تمدن اخلاق اور غیرت کا مذاق اڑائیں ان کی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھیں اور نہ ان سے میل جول رکھیں۔

(۵) اپنی سہیلیوں سے صرف صرف اللہ ﷻ کے لئے محبت کریں ان سے لالچ مت رکھیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں ایسے لوگوں کو قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دوں گا جو صرف میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

(۶) نیک سہیلی سے نیک نامی اور بُری سہیلی سے بدنامی کا اندیشہ ہوتا ہے یعنی آدمی اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

اگر سہیلیاں نیک ایماندار مخلص اور شریف گھرانوں کی نورِ نظر ہونگی تو آپ کی عزت ہوگی اور اگر کسی بد اخلاق اور بدنام گھرانے کی لڑکیاں ہونگی تو آپ کی بدنامی ہوگی، آپ کے خاندان کی بدنامی ہوگی اور آپ کے مستقبل پر اس کا بہت بُرا اثر پڑے گا۔

(۷) اپنی عزت عفت و عصمت کو برباد ہونے سے بچاتی رہیں اور اچھی سہیلیاں اس سلسلہ میں معاون و مددگار ثابت ہوتی ہیں اگر آپ خود اچھی عادات و اخلاق کی مالک ہونگی تو ان شاء اللہ آپ کو سہیلیاں بھی اچھی ملیں گی کیونکہ نیک نیک کو ہی ڈھونڈتا ہے۔

(۸) اپنی سہیلیوں کو اپنی والدہ یا اپنی بڑی بہنوں سے ملواتی رہیں تاکہ وہ اپنے تجربے کی بناء پر آپ کو مناسب ہدایات دیتی رہیں اور کسی غلط قسم کی سہیلی کے ہتھے چڑھنے

Marfat.com

سے آپ کو بچاتی رہیں۔

(۹) اگر سہیلی میں کوئی عیب نظر آئے تو نہایت محبت اور احتیاط سے اسے آگاہ کر دیں اور اس سے چھٹکارہ پانے میں اس کی مدد کریں۔

(۱۰) سہیلیوں سے بحث و مباحثہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ دلوں میں رنجش نہ پیدا ہو جائے اگر بحث کو جیت کر سہیلی کو کھو دیا تو یہ گھاٹے کا سودا ہے۔ اس لئے بحث کو اس کی حدود سے آگے نہ بڑھنے دیں۔

دنیا کی بہترین چیز: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پوری دنیا نفع حاصل کرنے کی چیز ہے اور دنیا کی چیزوں میں سب سے بہتر چیز جس سے نفع حاصل کیا جائے نیک عورت ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص 261 بحوالہ مسلم)

حاصل مطالعہ: دیکھنے میں سب انسان گوشت پوست کے بنے ہوئے ہیں عموماً سب کے اعضاء اور وجود یکساں ہیں البتہ ایمان اور اخلاق حسنہ و اعمال صالحہ کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے۔ کالا یا گورا ہونا یا کسی ملک کا باشندہ ہونا موٹا تازہ ہونا یہ کوئی فضیلت کی بات نہیں اگر آدمی حسن و جمال میں بڑھ کر ہو رنگ و روپ کے اعتبار سے بہتر ہو لیکن اس میں کسی کی ہمدردی نہ ہو تو اس کی خوبصورتی اسے انسانیت کے شرف سے متصف نہیں کر سکتی۔ اسی طرح کسی شخص کو اگر دنیوی حیثیت سے کوئی بڑائی حاصل ہے، عہدہ دار ہے یا کسی منصب پر فائز ہے مگر اخلاق کے لحاظ سے پھاڑ کھانے والا یا لوٹنے والا غنڈہ ہے تو اسے عہدہ یا منصب کی وجہ سے کوئی پسندیدہ انسان نہیں کہہ سکتا اسی طرح اگر کسی کے پاس دولت بہت ہے مگر بد اخلاق ہے حریص اور کنجوس ہے تو محض مال کی وجہ سے اسے کوئی تفوق اور امتیازی شان حاصل نہیں ہاں اگر کوئی شخص (مرد ہو یا عورت) دیندار ہے یعنی صاحب خلق اور شریعت کا پیروکار ہے تو وہ باکمال انسان ہے وہ انسانیت کے شرف سے مالا مال ہے۔ اس کا نفس مہذب ہے وہ انس والفت کا مجسمہ اور محبت و اخوت کا پتلا ہے، دوسروں کی

Marfat.com

خاطر تکلیف برداشت کرسکتا ہے اس کے ساتھ جو قریب ہوگا وہ خوش رہے گا۔

اگر ایسے شخص سے کسی عورت کا نکاح ہو گیا تو وہ عورت اس کے اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ کی وجہ سے زندگی بھر خوش رہے گی اس لئے حدیث پاک میں فرمایا گیا جس کے اخلاق اور دینداری سے تم خوش ہوتو اس کے نکاح کے پیغام کو رد نہ کرو۔

آجکل بدقسمتی سے دین کو نہیں دیکھا جاتا دوسری چیزیں دیکھ کر لڑکی بیاہ دیتے ہیں کوئی دنیوی تعلیم دیکھ کر اور کوئی مال دیکھ کر رشتہ کردیتا ہے اور کوئی دنیوی عہدہ و ملازمت دیکھ کر اپنی لڑکی دے دیتا ہے۔ پھر اس کے نتیجے بھگتتے رہتے ہیں یہ لوگ مسائل نہ جاننے کی وجہ سے تین طلاق دے کر بھی عورت کو رکھے رہتے ہیں اور ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو سال دو سال تعلقات ٹھیک رکھ کر عورت کو بیچ میں چھوڑ دیتے ہیں نہ اسے طلاق دیتے ہیں نہ خرچہ پانی دیتے ہیں اور بعض بداخلاق لوگ بے جا مار پیٹ کر کے عورت کو ڈھیر کر دیتے ہیں۔ اب لڑکی کے وارث مفتی صاحب کے پاس آتے ہیں کہ بڑے ظالم سے پالا پڑا وہ تو ایسا ہے ویسا ہے کوئی چھٹکارا کا راستہ نکالیے، حالانکہ جب اس سے نکاح کیا تھا وہ اس وقت بھی ایسا ہی تھا۔

اور جو لوگ دیندار ہیں ان کی داڑھیوں سے ڈرتے ہیں اگر ان کو لڑکی دے دیں گے تو گویا لڑکی داڑھی کے بوجھ تلے دب جائے گی اور لڑکی کے ماں باپ معاشرہ میں بے عزت ہو جائیں گے۔ (معاذ اللہ)

افسوس کہ بسا اوقات دیندار لڑکی بھی دین سے کورے شخص کے پلے باندھ دیتے ہیں جو اس بیچاری کو نہ نماز پڑھنے دیتے ہیں نہ روزہ رکھنے دیتے ہیں اور بے پردہ ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے اور سینما میں ساتھ لے جانے کے لئے ضد کرتا ہے۔ یہ ہے فتنہ و فساد جس کا حدیث شریف میں ذکر فرمایا گیا کہ اگر ایسے شخص سے لڑکی کا نکاح نہ کرو گے جس کی دینداری اور خوش خلقی سے اطمینان ہو تو زمین میں بڑا فتنہ ہوگا۔

البتہ بعض ظاہری دینداروں سے بھی تکلیف پہنچ جاتی ہے مگر یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو حقیقی دیندار نہیں ہوتے باطن کی اصلاح نہ ہونے کی وجہ سے مصیبت بنتے ہیں دیندار وہ

Marfat.com

ہے جس کا ظاہر و باطن دونوں اخلاق منہ اور اعمال صالحہ سے آراستہ ہوں۔

جس طرح شوہر دیندار تلاش کرنے کی ضرورت ہے اس طرح یہ بھی ضروری ہے کہ عورت دیندار تلاش کی جائے جو اعمال صالحہ کی پابند ہو، بہت سے لوگ خوبصورت عورت پر دل جما لیتے ہیں اس کی سفید کھال تو دیکھ لیتے ہیں، سیاہ قلب کو نہیں دیکھتے وہ ہے تو خوبصورت لیکن نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے دن بھر غیبتوں میں مبتلا اور ساس نندوں سے لڑنے میں مشغول رہتی ہے۔ شوہر کی پوری آمدنی پر قبضہ کر لیتی ہے اگر شوہر والدہ کو کوئی پیسہ دے دے تو ناراض، والدہ کی خدمت کرے تو غصہ، بہنوں کو کچھ دے تو ناراضگی۔ پہلی بیوی کی اولاد پر خرچ کر دے تو لڑتے لڑتے جان تباہ کر دے، رات دن لڑائی اور شوہر کے لئے ایک عذاب۔

واقعی خوبصورتی دیکھ کر شادی کرنے سے ایسی ہی آفتیں آ جاتی ہیں۔ دیندار عورت کا شوہر اگر اپنے ماں باپ پر خرچ نہ بھی کرے تب بھی وہ صلہ رحمی کی ترغیب دے گی اور نیکی پر آمادہ کرے گی سب کے حقوق خود بھی پہچانے گی اور شوہر کو بھی حق شناسی پر اُبھارے گی۔

بس آج کل ماڈرن لڑکا ماڈرن لڑکی ہی کو پسند کرے گا شوہر ایکٹرس بیوی سے اور عورتیں فلم کار اور موسیقار شوہر سے شادی کرنے کو کمال سمجھتی ہیں۔ کہاں کی دینداری اور کیسی شرافت سب کو بالائے طاق رکھ چکے ہیں۔ آہ دینداری تو آجکل عیب بن چکی ہے اور ان سب باتوں کے باوجود دامن مصطفیٰ ﷺ سے وابستگی کے بھی دعوئ دار ہیں کیا یہ حماقت اور جہالت نہیں ہے۔

آج کل زیادہ پڑھی لکھی لڑکیاں بھی معاشرہ میں مصیبت بن گئی ہیں لڑکیوں کو میٹرک ہی نہیں بلکہ بی اے، ایم اے اور پی ایچ ڈی تک کراتے ہیں اب اس کے لئے جو لڑکا ڈھونڈتے ہیں تو ایسا جو تعلیم میں اس کے برابر ہو یا اس سے زیادہ۔ ایسا لڑکا اگر نہیں ملتا یا ملتا ہے تو اس کی اپنی شرطیں لڑکی والے پوری نہیں کر پاتے اور اکثر تیس تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر تک لڑکیاں یونہی بیٹھی رہتی ہیں۔ جس عورت کا کالج میں آنا جانا رہا،

Marfat.com

یونیورسٹی میں آ گئی اس کے دیندار اور پردہ دار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، دیندار مرد اسے پسند نہیں کرتے اور وہ دیندار کو پسند نہیں کرتی اور مطلب کا جوڑا ملتا نہیں۔ لہٰذا یا تو عورتیں بیٹھی رہ جاتی ہیں یا کسی دین پر نہ عمل کرنے کے پلے باندھ دی جاتی ہیں پھر دونوں سے مل کر پیدا ہونے والے بچوں کو خالص یورپین بنا دیتے ہیں غرضیکہ فتنے ہی فتنے ہیں۔

نیک عورت کے اوصاف

(۱) جو اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو اپنا فرض منصبی سمجھے۔

(۲) جو اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔

(۳) جو اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے اور اس کے عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کرتی رہے۔

(۴) جو خود تکلیف اُٹھا کر اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتی رہے۔

(۵) جو اپنے شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے اور جو مل جائے اس پر صبر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

(۶) جو اپنے شوہر کے سوا کسی اجنبی مرد پر نگاہ نہ ڈالے نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔

(۷) جو پردے میں رہے اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔

(۸) جو شوہر کے مال اور مکان و سامان اور خود اپنی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت و نگہبانی کرتی رہے۔

(۹) جو اپنے شوہر کی ہر مصیبت میں اپنی جانی و مالی قربانی کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دے۔

(۱۰) جو اپنے شوہر کی زیادتی اور تلخی پر ہمیشہ صبر کرتی رہے۔

(۱۱) جو پڑوسیوں اور ملنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرافت و مروت کا برتاؤ کرے اور سب اس کی خوبیوں کو سراہتے ہوں۔

(۱۲) جو شریعت اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتی رہے۔

(۱۳) جو سسرال والوں کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی رہے۔

Marfat.com

(۱۴) جو سب گھر والوں کو کھلا پلا کر سب سے آخر میں خود کھائے پئے۔

پاکیزہ دامن کا دھاگہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی، لوگوں نے بہت دعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی، پھر حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کے پاکیزہ دامن کا ایک دھاگہ اپنے ہاتھ میں لے کر بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی یا اللہ عزوجل! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کبھی بھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، اس کے طفیل بارانِ رحمت عطا فرما۔ ابھی شیخ صاحب نے یہ جملہ کہا ہی تھا کہ جھوم جھوم کر بارش برسنے لگی۔ (اخبار الاخیار)

حاصل مطالعہ: جو انسان، اللہ عزوجل کی اطاعت میں زندگی بسر کرنے کو نفس و شیطان کی اطاعت پر فوقیت دے تو اللہ تعالیٰ اسے برکات کا مجموعہ بنا دیتا ہے۔ اس کی ذات تو بہت اعلیٰ درجہ رکھتی ہے، جو چیزیں اس سے متعلق ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل کی کرم نوازی سے مخلوق خدا، ان سے بھی فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کرتی رہتی ہے۔

خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ چونکہ شرم و حیاء کا پیکر اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہمہ وقت مصروف رہا کرتی تھیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی مخلوقِ خدا کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا تھا۔

کاش! فی زمانہ مادی اشیاء میں قلبی سکون ڈھونڈنے والی مسلمان بہنیں ان کے بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر میں اطمینانِ قلبی تلاش کریں اور گناہوں کی کثرت اور بے حیائی کے ذریعے خود کو بارگاہِ الٰہی میں بے وقعت بنانے کے بجائے، اطاعت و حیاء داری کے ساتھ مذکورہ خاتون کی مثل برکات کا مجموعہ بننے پر توجہ دیں۔

آج بھی اگر مسلمان بہنیں، حیاء کے تقاضوں کو پورا کر کے اللہ عزوجل کی اطاعت میں عمر بسر کرنے کی سعادت حاصل کرے تو کوئی بعید نہیں کہ وہ بھی مذکورہ خاتون والا مرتبہ پانے میں کامیاب ہو جائے۔ (قابل رشک خواتین)

اللہ تعالیٰ ہمیں غمی و خوشی، ہر حال میں حیاء کا دامن تھامے رہنے پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

خواتینِ اسلام سے سرکار ﷺ کی پیاری باتیں

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت نازل ہو جو رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی جگائے کہ وہ بھی تہجد کی نماز پڑھے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس عورت کو پسند فرماتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت کرے مگر غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح نہ ملے کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال اس طرح کہنے لگے کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت زیور دکھلاوے کے لئے پہنے گی قیامت کے روز اسی سے اس کو عذاب دیا جائے گا۔

(۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے خواہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بین کر کے رونے والی عورت (یعنی نوحہ کرنے والا) اور چیخ چلا کروانے والی عورت اگر توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جائے گی کہ اس کے بدن پر کرتہ کی طرح ایک روغن لپیٹا جائے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتہ کی طرح پورے بدن پر خارش ہو گی یعنی اس کو دو طرح کا عذاب ہو گا، خارش سے پورا بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگے گی وہ الگ۔

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عورتو! میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تم پھٹکار سب چیزوں پر ڈالا کرتی ہو یعنی طعن کرتی ہو، کوستی ہو اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور اس کی دی ہوئی چیزوں کی ناقدری بہت کرتی ہو۔

(۸) رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور عورت نے بخار کو بُرا بھلا کہا آپ ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

بخار کو بُرا مت کہو کہ اس سے گناہ معاف ہوتے نہیں۔

(۹) اسماء بنت یزید الانصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی ہوں یعنی عورتوں نے مجھے یہ کہہ کر بھیجا ہے کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت اور جنازہ اور حج و عمرہ اور اسلامی سرحد کی حفاظت کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا تم واپس جاؤ اور عورتوں کو خبر دو کہ تمہارا شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا یا حق شوہر ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کا لحاظ رکھنا اور شوہر کے موافق مرضی رکھنا یہ سب ان اعمال کے برابر ہے۔

(۱۰) سید دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ عورت کا گھر کا کام کاج کرنا، جہاد کرنے والوں کے رتبے کے برابر ہے۔

(۱۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عورت حالت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (ثواب و مرتبے) میں ایسی ہے، جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگرانی کرنے والا کہ ہر جہاد کے لئے تیار رہتا ہے اور اگر یہ درمیان میں مرگئی تو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۱۳) شفیع محشر ﷺ کا فرمان ہے ''اے عورتو! یاد رکھو، تم میں سے جو نیک ہے وہ نیک مردوں سے پہلے جنت میں جائے گی، پھر جب شوہر جنت میں آئیں گے تو ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر شوہروں کے حوالے کیا جائے گا اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہونگے جیسا کہ بکھرے ہوئے موتی۔

(۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اس حال میں وفات پا گئی کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

Marfat.com

باب دوئم

مسلمان عورتوں کا پردہ

پردہ یا حجاب شریعت مطہرہ کا وہ قانون ہے جس کے ذریعے عورت کی عزت اس کا وقار، شرم وحیاء، قدر وقیمت اس کی حیثیت اور مرتبہ کی حفاظت ہوتی ہے جو دین اسلام نے اسے بخشا ہے۔ اس مبارک قانون میں جیسے پردہ نسواں کا نام دیا گیا وہ احکامات بیان کئے گئے جن پر عمل کر کے ایک عورت اچھی ماں، اچھی بیٹی، اچھی بہن اور اچھی بیوی بن سکتی ہے اور خصوصاً ایک شریف پاکباز مومنہ کا روپ دھار لیتی ہے۔

بہرحال پردہ عورت کی پاکیزہ اور پارسا زندگی کے لئے ایک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ آج کے دور حاضرہ میں جب کہ ہر طرف بے حیائی اور فحاشی کے مناظر عام ہیں، ہماری ماں بہنوں نے اپنے تقدس کو خود ہی پامال کر دیا ہے اور شریعت مطہرہ کے احکام کو پس پشت ڈال کر شیطان کے راستے پر چل نکلی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ گویا بے پردگی کو کوئی گناہ تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہیں حالانکہ بے پردگی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اے اللہ عزوجل کی بندیو! تم خدا کے فضل وکرم سے مسلمان ہو اور تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا گیا ہے۔ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم قرآن وحدیث کے احکامات پر عمل کرو اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے تمہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔

پردہ کے بارے حکم قرآن: ”اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالیں رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہروں کے باپ پر یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتوں یا اپنی کنیزوں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر کہ

Marfat.com

بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار"۔ (ترجمہ کنزالایمان سورۃ النور آیت 13)

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ مسلمان عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی جگہوں پر جانے سے پرہیز کرے جہاں بدنگاہی کے امکانات ہوں اور ایسے ماحول میں جانے سے اجتناب کرے جہاں نیک اور پارسا عورتیں جانا پسند نہیں کرتیں بلکہ اپنی پارسائی کی حفاظت کے لئے حتی الامکان جگہوں پر جانے سے پرہیز کرتی رہے۔

نیز یہ بھی بتا دیا گیا کہ جن مردوں کے درمیان اس کا رہنا جائز ہے وہ سارے اس کے محرم ہیں مثلاً باپ، بیٹا، شوہر وغیرہ لہٰذا چاہیے کہ عورت ان مردوں کے علاوہ باقی مردوں سے لازماً پردہ کرے اور ایسا پردہ کرے جس میں اس کا چہرہ، تمام بدن، اس کی آواز، یہاں تک کہ اس کے زیورات کی آواز بھی غیر مرد نہ سن سکیں نہ دیکھ سکیں اور یہ جب ہی ممکن ہے جب عورت مردوں کے مجمع اور ایسی محفلوں میں شرکت سے گریز کرے جہاں مرد بھی موجود ہوں۔

تاجدار انبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ عورت جو آراستہ و پیراستہ ہو کر نامحرموں میں اترا اترا کر چلتی ہے بروزِ قیامت وہ مجسمہ تاریکی ہو گی جہاں نور کی کرن تک نہ ہو۔ (ترمذی شریف)

اسی طرح کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے "جو عورت عطر لگا کر (یعنی تیز خوشبو میں خود کو بسا کر) مردوں کے مجمع میں گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ عورت بدکار ہے۔ (ترمذی)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ پر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ شریعت نے عورتوں کو مردوں کے درمیان رہنے اور وہ بھی زیب و زینت کے ساتھ سختی سے منع فرمایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ نہ مرد عورتوں کو دیکھیں اور نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں۔

اس روایت سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی مخلوط تقریبات میں عورت کو ہر صورت میں جانے سے بچنا چاہیے کیونکہ وہ اگر ایسی جگہوں پر جائے گی جہاں مرد بھی موجود

Marfat.com

ہیں تو یقیناً اس کی نظر بھی مردوں پر پڑے گی اور مرد بھی اسے دیکھیں گے، خواہ یہ مرد قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو مگر عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے محارم کے سوا کسی کے سامنے آئے یا اس کو دیکھے۔

عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم: اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

(سورۃ الاحزاب 33)

اس آیت کریمہ میں عورتوں کو گھر میں اپنے اور بے پردگی نہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں تا کہ غیر مرد اسے دیکھیں اور لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھک سکیں۔

آہ! آج کی عورت بھی گھر بیٹھنے کو تیار نہیں اسے حیاء غیر ضروری اور پردہ رکاوٹ لگنے لگا ہے یہ سمجھتی ہے کہ پردہ تو قید ہے اور اب آزادی کا دور ہے مجھے بھی اس قید سے نکل کر مردوں کے شانہ بشانہ ہر کام میں حصہ لینا چاہیے اور جو اعزازات اور اونچے اونچے منصب مردوں کو حاصل ہیں مجھے بھی حاصل کرنے چاہئیں، چنانچہ اس دلفریب تصور نے اسے بے پردہ گھر سے باہر نکالا اور یوں اپنے گھر کی مقدس چار دیواری اور حیا میں لپٹی چادر کو اتار کر سڑکوں پر نکل آئی۔ اسے آفس میں غیر مردوں کی سیکریٹری، سیلز گرل، ماڈل گرل بننے میں فخر محسوس ہوتا ہے اور گھر میں باوقار گھریلو خانہ دار بننا ذلت لگتا ہے۔

دین اسلام نے تو اسے مقدس چادر اوڑھائی تھی اسے آرام دہ اور پُر سکون ٹھکانہ ''گھر'' کی صورت میں دیا تھا اس کے سر پر عزت و آبرو کا تاج رکھا تھا اسے عفت و عصمت کی دولت سے مالا مال کیا تھا مگر اسے یہ سودا منظور نہیں۔ اسے اپنے گھر والوں کی خدمت کرنے میں ذلت محسوس ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ذمہ دار گھریلو خانہ دار سمجھنے کے بجائے

Marfat.com

نوکرانی تصور کرتی ہے۔

آیئے ذرا خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیاتِ پاک کی طرف نظر دوڑائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر کا تمام تر انتظام سنبھالتیں گھر میں جھاڑو دینا چکی چلا کر آٹا پیسنا پانی بھرنا کھانا پکانا اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینا غرض یہ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے اندر کے تمام تر معاملات خود نبٹاتیں اور آپ کے شوہر حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کے باہر کے کام انجام دیتے۔ آج یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر گھر کا فیملی سسٹم بدنظمی کا شکار ہو کر تباہ ہو چکا ہے نہ بچے کو ماں کی گود میسر ہے اور نہ ہی شوہر کو گھر کا سکون و اطمینان اور خود عورت بھی ایک پُرسکون اور آرام دہ گھر سے محروم ہو چکی ہے اسے عزت و وقار میسر نہیں اس نے خود ہی گھر سے باہر قدم نکال کر اپنے ہاتھوں ہی اپنی قدر و منزلت اور اپنے وقار کو پامال کیا ہے، روزانہ لوگوں کی گندی نگاہوں اور بیہودہ فقروں کا اسے سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور پھر افسوس ان والدینوں پر جو لڑکیوں کو گھر میں رہنے اور گھر کے انتظامات میں عبور حاصل کرنے کی ترغیب کے بجائے بے پردہ مخلوط تعلیمی اداروں میں بھیجنا اور ڈگریوں کے حصول کا جذبہ دلانے میں مصروف کار ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ اگر گھر کی بہو بیٹیاں بے پردہ گھر سے نکلیں گی اور غیر مردوں کے درمیان بیٹھیں گی بلا تکلف بات چیت کریں گی تو ان کی شرم و حیاء باقی نہ رہے گی۔

عورت کو اگر گھر سے نکلنا ضروری ہو جائے تو انہیں اپنے ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں موزے اور جرابیں پہن لیں اور برقعہ بھی سادہ اور خیمہ نما ہو کہ جس میں پتہ ہی نہ چلے کہ کوئی بڑھیا عورت ہے یا جوان۔ یہی شریعت کا حکم ہے۔

خوبصورت اور رنگین چادریں برقعے کا کام نہیں دیتیں بسا اوقات لوگ ان کو بھی گھور کر دیکھتے ہیں۔

پردہ کے بارے حکم احادیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت قابلِ ستر ہے یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ اپنے کے قابل ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اور مردوں کی نظروں میں اچھا کر کے دکھلاتا ہے۔ (ترمذی)

عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے'' اور بلاشبہ جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب ہوتی ہے جبکہ وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

(رواہ الطبرانی، الترغیب والترہیب)

معلوم ہوا کہ جو عورتیں اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ گھر کے اندر ہی رہیں اور حتی الامکان گھر سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔

نابینا سے بھی پردے کا حکم: حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت سیدنا عبداللہ بن ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوگئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو، میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ فرمایا کہ کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں۔ (ترمذی، ابوداؤد)

میری حیاء تو نہیں گئی: باحیاء خواتین خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ بے پردگی نہیں کیا کرتی تھیں چنانچہ سیدتنا ام خلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کیے منہ پر نقاب ڈالے اپنے شہید فرزند کی معلومات کے لئے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں کسی نے کہا آپ اس حالت میں بیٹے کی معلومات کے لئے آتی ہیں کہ آپ کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا ہے۔ کہنے لگیں ''اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیاء تو نہیں گئی'' (ابوداؤد)

اس حکایت سے وہ بہنیں درس عبرت حاصل کریں کہ جو بے پردگی کے لئے طرح

Marfat.com

طرح کے بہانے تراشتی ہیں کوئی کہتی ہے کیا کروں میں تو بیوہ ہوں، کوئی بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے دفتر میں نوکری کرنی پڑ گئی ہے حالانکہ حصول معاش کے لئے کوئی گھریلو کسب بھی ممکن تھا، کیا پہلے کی باپردہ خواتین بیوہ نہیں ہوتی تھیں؟ ان پر مصیبتیں نہیں پڑتی تھیں؟ کیا اسیران کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آفتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹتے تھے؟ کیا معاذ اللہ کربلا والی عفت مآب بیبیوں نے پردہ ترک کیا تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مہربانی فرما کر اپنی ناتوانی پر ترس کھائیں اور اپنے کمزور وجود کو قبر و جہنم کے عذاب سے بچانے کی خاطر پردہ اختیار کریں۔

نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم: اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

"اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں"۔ (پارہ 18 سورہ نور)

محترم اسلامی بہنو کیا تمہیں کچھ پتہ چلا کہ احکم الحاکمین تو غیر مرد کو دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتا اور بدنظری سے منع فرماتا ہے کیونکہ بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے اس سے بڑے بڑے خواہش کا دروازہ کھلتا ہے اللہ ﷻ نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد فرمانے کے لئے اول اسی سوراخ کو بند کرنا چاہا یعنی مسلمان مرد اور عورت کو حکم دیا کہ بدنظری سے بچیں اور شہوت کے بند کو قابو میں رکھیں اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادہ سے اس طرف نظر نہ کرے کیونکہ یہ دوبارہ دیکھنا اس کے اختیار سے ہوگا جس سے وہ معذور نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر آدمی یا عورت نیچی نگاہ رکھنے کی عادت ڈال لے اور اختیار و ارادہ سے ناجائز امور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اس کے نفس کا تزکیہ ہو سکتا ہے۔

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (پارہ 24 سورۃ مومن)

ترجمہ: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔

اللہ ﷻ تمام اسلامی بہنوں کو بدنظری سے محفوظ رکھنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے: ہر غیر محرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتے دار گھر کے اندر رہتا ہو یا باہر، ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہاں ان مردوں سے جو عورت کے محرم ہوں ان سے پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں۔

محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح کبھی بھی اور کسی صورت بھی جائز نہیں ہو سکتا مثلاً باپ، ماموں، نانا، بھائی، بھتیجہ، بھانجہ، پوتا، خسر ان لوگوں سے پردہ ضروری نہیں ہے۔

غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے جیسے چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، جیٹھ، دیور وغیرہ یہ سب عورت کے غیر محرم ہیں اور ان سب سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔

اور دیور تو موت ہے بھاوج کے حق میں حدیث شریف میں ہے **الحمو الموت** یعنی دیور عورت کے حق میں ایسا ہی خطرناک ہے جیسا کہ موت اور عورت کو دیور سے اس طرح دور بھاگنا چاہیے جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد 2 ص 268)

لیکن آج بدقسمتی سے عورتیں اپنے دیوروں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں اور دیوروں سے ہنسی مذاق اور ان کے ساتھ ہاتھا پائی تک کرنے کو برا نہیں سمجھتیں حالانکہ دیور عورت کا محرم نہیں ہے۔ لہٰذا دوسرے تمام غیر محرم مردوں کی طرح دیوروں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے۔

مرشد سے بھی پردہ: اور خبردار! عورت کا مرشد بھی عورت کا غیر محرم ہے اس لئے مریدہ کو اپنے پیر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے اور پیر کے لئے بھی جائز نہیں کہ اپنی مریدہ کو بے پردہ دیکھے بلکہ پیر کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بیعت کرے مریدنی اپنے مرشد کا ہاتھ بھی نہیں چوم سکتیں اور نہ اپنے سر پر اپنے مرشد کا ہاتھ پھروا سکتی ہے۔

لے پالک بچہ جب عورتوں کے پردے کی چیزوں کو جاننے لگے تو اس سے بھی پردہ شروع ہو جائے گا۔ جب کبھی باہر نکلنا ضروری ہو جائے تو سر کے اوپر سے لے کر پاؤں کے ناخنوں سمیت اس طرح پردے میں نکلیں کہ جسم کا ابھار وغیرہ نظر نہ آئے اور پردے کا کپڑا

Marfat.com

جاذب نظر نہیں ہونا چاہیے نیز عورت کا غیر مرد کے ہاتھ سے چوڑیاں پہننا حرام ہے۔

کافر و مشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورت کو پردہ کرنا چاہیے اسی طرح ہیجڑوں اور بدچلن عورتوں سے بھی پردہ لازمی ہے ان کو گھروں میں آنے جانے سے روک دیا جائے۔

بے پردہ ٹیوشن پڑھنا: بدقسمتی سے اس دور میں بہت سے گھرانے بڑی بڑی لڑکیاں بلکہ اچھی خاصی عمر کی جوان عورتوں کو ماسٹروں یا حفاظ سے بطور ٹیوشن پڑھاتے ہیں اور پردہ کا بالکل خیال نہیں کیا جاتا، پڑھانے والا استاد اور پڑھنے والی لڑکیاں آمنے سامنے بیٹھ کر پڑھتے پڑھاتے ہیں اور نہ صرف جوان لڑکیاں بے پردہ بلکہ خلوت اور تنہائی بھی ہو جاتی ہے بسا اوقات وہاں کوئی گھر کا بڑا نہیں ہوتا یہ سب حرام ہے۔

استاد ہو یا پیر اگرچہ غیر محرم ہوں ان سے پردہ کرنا عورتوں کے لئے ضروری ہے۔

پردہ عزت ہے ذلت نہیں؟: پردہ عورت کی عزت وعظمت کو ظاہر کرتا ہے پردہ تو عورت کا احترام ہے کیونکہ قیمتی جواہرات کو صندوق میں بند رکھنا۔ قرآن حکیم کو جزدان میں چھپانا، کعبے پر غلاف کا پردہ ڈالنا عظمت و بزرگی اور حرمت وعزت کا اظہار ہے، پردہ کو ذلت سے تعبیر کرنے والے عقل و شعور، حکمت و دانائی اور حقیقت سے بے بہرہ ہیں۔ کیا کعبہ کا غلاف، قرآن پاک کا جزدان اور مزارات اولیاء کی چادریں ان کی ذلت و رسوائی کا باعث ہیں؟ (معاذ اللہ)

اے غیرت مند اسلامی بہنو! یہ دنیا دار نام نہاد ترقی کا دھوکہ دے کر ہم سے ہمارا اسلامی لباس، ہماری مذہبی علامت اور ہمارا دینی وقار چھین کر مغرب کا غلام بنا دینا چاہتے ہیں اور اسلام کی بیٹیوں سے ان کا نسوانی اعزاز سلب کر لینا چاہتے ہیں، جو کبھی خاتون جنت، صحابیات اور متبرک خواتین کی پاک زندگیوں میں نظر آتا ہے۔

پردہ کو حق تلفی سے تعبیر کرنے والوں کی اگر یہ مراد ہے کہ عورتوں کا حق ہے کہ وہ جس طرح چاہیں اپنے بدن کی نمائش کریں جیسے چاہیں جہاں چاہیں جائیں تو یہ سراسر غلط

Marfat.com

ہے۔عورتوں کا حق یہ نہیں کہ اپنے جسم کی نمائش کرنے کے لئے آزاد ہوں ہر جائز و ناجائز جگہ جانے کی مجاز ہوں کہ پردے سے ان کے یہ حقوق ختم ہو جائیں بلکہ ان کا حق تو یہ ہے کہ اپنے جسم کی نگہداشت اور اس کے ستر و حجاب کا اہتمام کریں۔

ان کا حق یہ ہے کہ ان کے بدن کے نازک حصوں پر غیروں کی بے باک نگاہیں نہ پڑیں اور اسلامی پردہ ان کے حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے نہ کہ ان کی حق تلفی کرتا ہے ان کی حق تلفی بے حجاب اور آزاد معاشرہ کر رہا ہے جہاں حقوق کے نام پر ان کے فطری حقوق حیاداری و ستر پوشی پر ڈاکہ زنی کی جا رہی ہے عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر کے ان کے اندر سے شفقت مادری اور ممتا کی لازوال دولت چھیننے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔

پردہ کے طبی و روحانی فوائد: پردہ میں اسلام نے جو طریقہ اور اس کی جو نوعیت اپنائی ہے اس میں بہت سے شخصی اور اجتماعی فوائد مضمر ہیں جس کا اندازہ ہر شخص لگا سکتا ہے۔

(۱) پردہ اعضائے جسم کی حفاظت اور اس کے رکھ رکھاؤ میں معاون ہوتا ہے کیونکہ جسم کا جو حصہ کھلا رہتا ہے اس کی رنگت زائل ہو جاتی ہے اور اس میں تدریجاً سیاہی آنے لگتی ہے مگر وہ حصے جو کپڑے میں چھپے رہتے ہیں ان کے حسن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔اس طرح عورت اگر اپنے سارے بدن جسے چھپانے کا حکم دیا گیا ہے پردے میں رکھے تو اس کا حُسن و جمال زائل ہونے کے بجائے دوبالا ہوتا رہے گا۔جو نسوانی تشخص کا بے مثالی جوہر ہے جو عورت اپنے جمال و رعنائی کی حفاظت میں اپنی بے پناہ کوشش اور احتیاط سے کام لیتی ہے۔عورتیں اگر اس راز کو سمجھتیں کہ ہمارا حُسن پردے سے محفوظ رہ سکتا ہے تو یقیناً وہ بے پردگی کے لئے محاذ آرائی نہ کرتیں۔

(۲) پردہ چونکہ نسوانی حُسن کو ماند پڑنے سے بچاتا ہے اس لئے وہ ساری رقم پس انداز کی جا سکتی ہے جو بے پردگی کے بعد اپنا حُسن قائم رکھنے یا بڑھانے کی ناکام کوشش میں صرف ہوتی ہے حالانکہ اس مصنوعی حُسن کی عمر ہی کیا ہوتی ہے۔اصلی حُسن پسینے کے قطروں سے نکھرتا ہے مگر مصنوعی حُسن ان قطروں سے بکھر جاتا ہے۔

Marfat.com

(۳) پردہ ایک صالح اور پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے اجتماعی زندگی کی ساری خرابیاں دور کر سکتا ہے۔ آج معاشرے میں جس قدر بدکاریاں اور بد اعمالیاں پھیلی ہوئی ہیں اس کی جڑیں بے پردگی اور بے حیائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تذکیہ نفس، طہارت قلب اور اصلاح معاشرہ کے لئے حجاب کو اسلام نے اہم و ضروری قرار دیا ہے یہاں تک کہ ضروری اشیاء کے مانگنے میں بھی اس کا لحاظ کیا اور اس کی یہ مصلحت بتائی۔

''جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ صاف اور ستھرا طریقہ ہے''۔

گھر سے نکلنا ضروری ہو تو کیسے نکلا جائے: اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

''ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن''

ترجمہ: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار''۔

(سورہ نور آیت 31)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت شرعی کے تحت عورت کو گھر سے نکلنا ہی پڑ جائے یا گھر میں رہتے ہوئے بھی کبھی اجنبیوں کے سامنے شدید ضرورت کی بناء پر آنا ضروری ہو جائے تو حکم ہے کہ عورت وقار اور سنجیدگی سے قدم اُٹھائے اگر پاؤں میں زیور یعنی پازیب وغیرہ پہنی ہو تو پاؤں اس طرح زمین پر آہستہ سے رکھے کہ اس کی آواز سے اجنبی مرد اس کی طرف متوجہ اور مائل نہ ہو۔ فقہائے کرام نے عورتوں کو بجنے والے زیور پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''اللہ ﷻ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں''

اس سے عورتوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا کے رد ہونے کا سبب

Marfat.com

ہے تو خود عورت کی اپنی آواز (جو بلا ضرورت شرعی غیر مردوں تک پہنچتی ہے) اور اس کی بے پردگی اللہ عزوجل کے غضب کو کس قدر ابھارتی ہوگی۔ (خزائن العرفان)

عورت کے لئے اگر گھر سے نکلنا ضروری ہو جائے تو ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں موزے اور جرابیں پہن لیں، سفید یا جاذب نظر چادر یا خوبصورت برقع اوڑھ کر باہر نکلنے سے امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منع فرمایا ہے کہ اس طرح گندے لوگ اس کی چادر یا برقع کو دیکھ کر لذت اُٹھاتے ہیں۔ لہٰذا موٹے بھدے کپڑے کا خیمہ نما کشادہ برقع پہننے کی ہدایت فرمائی ہے۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پہننے والی کی عمر کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ تاجدار انبیا ﷺ نے عورتوں کو حکم فرمایا کہ جب بھی ضرورت کے تحت باہر نکلیں تو مردوں سے بچ کر اور کنارے ہو کر چلیں جیسا کہ ایک روایت میں ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے اور مرد و عورت وہاں سے گزرنے لگے راستہ میں مرد و عورت اس طرح سے مل گئے کہ سب اکٹھے گزرنے لگے اور عورتیں ایک طرف نہ تھیں گو عورتیں پردہ میں تھیں مگر راستہ کے درمیان مردوں کے مجمع میں جا رہی تھیں یہ ماجرہ دیکھ کر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے عورتو! پیچھے ہٹ جاؤ تم کو راستہ کے بیچ چلنے کی اجازت نہیں ہے تم راستہ کے کناروں پر ہو کر گزرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس ارشاد کے بعد عورتیں راستہ کے کناروں میں ایسے طریقے پر گزرتی تھیں کہ راستہ کے دائیں بائیں جو کوئی دیوار ہوتی اس سے چپکی جاتی یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیوار پر اٹکنے لگتا تھا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ شریعت میں عورتوں کو راستہ پر چلنے کے دوران بھی مردوں سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے لہٰذا چاہیے کہ عورت جب بھی کسی شدید مجبوری کے باعث گھر سے نکلے تو زیادہ سے زیادہ پردہ کرا اہتمام کرے۔

ہر وہ بات جو غیر مردوں کے مائل ہونے کا سبب بنے مثلاً خوشبو، آواز، زیور کی آواز، شوخ بھڑکیلے باریک کپڑے وغیرہ ان تمام باتوں سے سخت اجتناب کرے یہاں تک

Marfat.com

کہ جب راستہ چلے تو راستہ کے درمیان نہ چلے بلکہ راستہ کا درمیانی حصہ مردوں کے لیے چھوڑ دے اور خود راستہ کے کناروں پر چلے۔

تاجدارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ عورتوں کے لئے راستوں میں چلنے کا کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے۔ (الطبرانی کبیر)

بے پردہ رہنے کی ہولناک سزائیں: حضرت مولائے کائنات مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا۔ آقائے نامدار بے کسوں کے غمخوار ﷺ اشکبار تھے، ہم نے سبب گریہ دریافت کیا تو ارشاد فرمایا، میں نے شب معراج عورتوں کے عذاب دیکھے تھے آج وہ منظر پھر یاد آ گیا، اسی لئے رونا آ گیا، عرض کیا ہمیں بھی ارشاد ہو کہ آپ ﷺ نے کیا کیا ملاحظہ فرمایا؟

میں نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ کھول رہا ہے یہ اس کی سزا تھی جو اپنے بال غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔

مزید ایک عورت کو دیکھا کہ اس طرح لٹکائی گئی ہے کہ چاروں ہاتھ پاؤں پیشانی کی طرف بندھے ہوئے ہیں سانپ اور بچھو اس پر مسلط ہیں یہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی اور حیض ونفاس سے غسل نہیں کرتی تھی۔

اس سے وہ بہنیں درس حاصل کریں جو نیل پالش لگاتی ہیں۔ یاد رکھئے نیل پالش میں اسپرٹ ہے اور اسپرٹ شراب ہے اور شراب ناپاک ؟

نیز نیل پالش کا جرم (تہ) ناخنوں پر جم جاتی ہے اور اس طرح نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل۔ مزید ایک عورت کو دیکھا کہ اس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنا جسم اور زینت غیر مردوں کو دکھاتی تھی۔ (درۃ الناصحین)

فیشن ایبل اور بدعورتوں کا انجام: سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک گڑھا دیکھا جس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت کیا کرتی تھیں۔ (شرح الصدور)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے عرض کی کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے رسول ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کے طور طریقے اختیار کرے۔ (مشکوۃ شریف ص383)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو شکل وصورت میں مردانہ پن اختیار کریں اور ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت کی جو مرد کا لباس پہنے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہو اس عورت پر جو بالوں کو لمبا یا پھولا ہوا بنانے کے لئے دوسرے کسی مرد یا عورت کے بال اپنے بالوں میں یا کسی اور کے بالوں میں ملا لے اور اس عورت پر بھی خدا کی لعنت ہو جو کسی عورت سے کہے کہ دوسروں کے بال میرے بالوں میں ملا دے اور فرمایا خدا کی لعنت ہو اس عورت پر جو گودنے والی اور گدوانے والی ہو۔ (بخاری ومسلم)

اس طرح کی ایک اور روایت ہے کہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی فرمایا کہ لعنت ہو گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اور ان عورتوں پر جو ابرو کے بال نوچتی ہیں تاکہ بھنویں باریک ہو جائیں۔ خدا کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو حُسن کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کراتی جو اللہ ﷻ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دوزخیوں کی ایک جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہونگی مگر اس کے باوجود ننگی ہونگی یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی اور اس میں شک نہیں کہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ عورت ایسا لباس پہنے جس سے بدن نظر نہ آئے یعنی آستین پوری ہوں گلا یا گریبان ایسا ہو کہ آگے یا پیچھے کا کچھ حصہ بھی کھلا نہ رہے

Marfat.com

شلوار وغیرہ بھی ایسی پہنیں کہ جس سے ران یا پنڈلی وغیرہ بالکل نمایاں نہ ہو اور نہ ہی لباس اتنا چست ہو کہ جسمانی خدوخال نمایاں ہوں اور سروں پر دوپٹہ ایسا اوڑھیں جن سے ان کے بال نظر نہ آئیں یہاں تک کہ بالوں کی سیاہی بھی ظاہر نہ ہو۔

حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ اس میں آگ جل رہی تھی اور اس آگ میں کچھ مرد و عورتیں برہنہ تھے جب اس کا شعلہ بلند ہوتا تھا تو وہ لوگ اوپر آ جاتے تھے اور جب شعلہ کم ہوتا تھا تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر آ جاتے تھے۔ بتایا گیا کہ یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔ (بخاری شریف)

قبر میں خوفناک جانور: غالباً شعبان المعظم 1414ھ کا آخری جمعہ تھا کہ رات کو کورنگی میں منعقد ہونے والے عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان نے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو یہ حلفیہ بیان دیا کہ میرے عزیز کی جوان بیٹی فوت ہوگئی جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے غلطی سے میت کے ساتھ قبر میں ہی دفن ہو گیا ہے۔

چنانچہ بامر مجبوری ہم نے جا کر دوبارہ قبر کھودنی شروع کی جوں ہی ہم نے قبر سے سل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس لڑکی کو ابھی ابھی ہم نے صاف ستھرے کفن میں لپیٹ کر سلایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی تھیں اور کئی چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں توں مٹی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ یہ عام لڑکیوں کی طرح فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی۔ ابھی انتقال سے چند روز پہلے اس نے رشتہ داروں کی شادی میں فیشن کے

Marfat.com

بال کٹوا کر بن سنور کر بے پردہ ہو کر شرکت کی تھی۔

اس طرح کا ایک اور واقعہ 1987ء کے اخبار جنگ میں کسی دکھیاری ماں نے بیان دیا تھا۔

قبر میں پچاس ساٹھ سانپ: میری سب سے بڑی لڑکی کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ اُسے دفن کرنے کے لئے جب قبر کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اس میں پچاس ساٹھ سانپ جمع ہو گئے، دوسری قبر کھدوائی گئی اس میں بھی وہی سانپ آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئے۔ پھر تیسری قبر تیار کی اس میں ان دونوں قبروں سے زیادہ سانپ تھے سب لوگوں پر دہشت سوار تھی وقت بھی کافی گزر چکا تھا۔ ناچار باہم مشورہ کر کے میری بیٹی کو سانپوں بھری قبر میں دفن کر کے لوگ دور ہی سے مٹی پھینک کر چلے گئے میری بیٹی کے ابا جان کی قبرستان سے گھر آنے کے بعد حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ خوف کے مارے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے۔

میری بیٹی یوں تو نماز روزے کی پابند تھی مگر وہ فیشن کیا کرتی تھی میں اُسے پیار محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے الٹا مجھ پر بگڑ جاتی اور مجھے ذلیل کر دیتی تھی۔

افسوس! میری کوئی بات میری ماڈرن نادان بیٹی کی سمجھ میں نہ آئی۔

ان دونوں عبرت انگیز واقعات سے معلوم ہوا جو عورتیں ناجائز زیب و زینت اختیار کرتی ہیں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں اور انہیں قبر و حشر میں شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بہنو! کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستان غم نشان پڑھ کر آپ عبرت حاصل نہیں کریں گی۔ ہرگز ہرگز شیطان کے اس بہکاوے میں مت آیئے جیسا کہ بعض نادان لوگ اس طرح کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ دنیا ترقی کر گئی ہے۔ معاذ اللہ چادر اور چار دیواری تو انتہا پسند مسلمانوں کا نعرہ ہے اب تو مردوں اور عورتوں کو شانے سے شانہ ملا کر کام کرنا چاہیے وغیرہ۔ یقیناً ایک مسلمان کے لئے قرآن اور حدیث کی دلیل کافی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اور بعض اسلامی بہنیں شیطان کے اکسانے پر اس طرح کے حیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندانوں کے رواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لئے یہاں کوئی رشتہ نہیں بھیجتا بس دل کا پردہ ہوتا ہے، ہماری نیت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ کیا خاندانی رسم و رواج اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذاب قبر و جہنم سے نجات دلا دیں گی۔ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں فیشن پرستی اور بے پردگی سے توبہ کرنی پڑے گی۔

سسرالی مردوں سے پردہ کا اہتمام: حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ عورت کے سسرال کے مردوں کے متعلق کیا حکم ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سسرال کے رشتہ دار تو موت ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث پاک میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دیور تو پوری موت ہے''۔

اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ عورت کا شوہر کے بھائی بھتیجوں اور دیگر رشتہ داروں سے بھی بچنا چاہیے یعنی پردہ کا خاص اہتمام کرنا چاہیے تو فرمایا کہ ''ایسے رشتے دار عورت کے حق میں گویا موت ہیں''۔

مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جیسے لوگ موت سے ڈرتے ہیں اور بچنے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں تو ویسے ہی عورتوں کو شوہر کے بھائی بھتیجوں اور دیگر رشتہ داروں سے بھی بچنا چاہیے یعنی پردہ کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

یوں تو تمام نامحرموں سے ہی عورت کو پردہ کرنا لازم ہے لیکن سسرالی رشتہ دار مردوں یعنی دیور، جیٹھ، نندوئی وغیرہ سے خاص طور پر بچنا اور پردہ کرنا ضروری ہے کیونکہ ان کا فتنہ باہر کے غیر مردوں سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یہ لوگ گھر کے ہی فرد ہوتے ہیں اور ساتھ رہنے کے سبب ان میں اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے آپس میں بے تکلفی ہوتی ہے لہٰذا بے حیائی کے کام

Marfat.com

پر آمادہ ہو جانے کے زیادہ خطرات ہوتے ہیں۔

ہمارے یہاں عورت دیور اور جیٹھ وغیرہ سے بالکل پردہ نہیں کرتی بلکہ شاید ان سے پردہ کرنا گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ (معاذ اللہ)

اور پھر یہ ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ تفریح گاہوں وغیرہ میں بھی جایا جاتا ہے اور ٹی وی، وی سی آر، ڈش وغیرہ پر بیہودہ اور واہیات فلمیں ڈرامے اور پروگرام ان سسرالی مردوں کے درمیان بیٹھ کر دیکھے جاتے ہیں اور ان پر تبصرہ بھی کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ آج عورت نے شریعت کے حکم کو اس طرح نظر انداز کر دیا ہے جیسے اسے اپنی بے پردگی کا کوئی جواب نہیں دینا پڑے گا اور جو ہولناک عذاب احادیث اور روایات میں مذکورہ ہوئے ہیں وہ عورت کے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے تیار کئے گئے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ سابقہ سطور میں اس ضمن میں بہت کچھ تحریر کیا جا چکا ہے۔

غیر مردوں سے گفتگو کرنے کا طریقہ: اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

فلا تخفضن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفا

ترجمہ: تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کرو۔

(سورۃ احزاب آیت 33)

اس آیت مبارکہ سے خوب اچھی طرح واضح ہو گیا کہ نامحرم سے بات کرتے ہوئے عورت کو چاہیے کہ اپنی آواز کو حتی الامکان پست یعنی دبی ہوئی رکھے اور لہجہ میں ہرگز ہرگز ناز ادا اور مٹھاس نہ ہو یعنی آواز سخت، کھردری ہو تاکہ اس اجنبی مرد کو تمہاری آواز میں کوئی کشش محسوس نہ ہو اور وہ تمہاری طرف ملتفت نہ ہو سکے۔

فقہائے کرام تو فرماتے ہیں کہ اگر عورت کی کسی نامحرم سے بات کرنی ہی پڑ جائے تو بہت ہی مختصر بات کرے ہاں یا ناں میں جواب دے کر بات ہی ختم کر دے۔

صاحب درمختار لکھتے ہیں۔

یعنی ضرورت کے لئے ہم اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ عورت نامحرم سے گفتگو یا

Marfat.com

سوال و جواب کرے لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ نامحرم سے بات کرتے ہوئے گفتگو کو لمبی کرتی چلی جائیں یا نرم لہجے میں بات کریں یا بات میں لچک پیدا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے مردوں کے دل مائل ہونگے اور ان کی طبیعتوں میں ابھار ہوگا۔ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے بات نہ کریں۔ (رواہ ابن سعد)

بہرحال عورت کو ہرگز ہرگز کسی نامحرم سے بات کرنے کی اجازت نہیں اور اگر شدید مجبوری کے تحت کرنی پڑ جائے تو آواز میں کوئی ایسی بات یعنی خوبصورتی، نرمی، لچک وغیرہ نہ ہو اور بات اتنی طویل بھی نہ ہو کہ مرد عورت کے لئے اپنے دل میں ملتفت ہونے کا جذبہ رکھے۔

دوران سفر پردے کا اہتمام: عورتوں کو سفر میں پردے کا پورا پورا اہتمام کرنا چاہیے خواہ سفر محرم کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالی رہیں''

معلوم ہوا کہ ایک مسلمان عورت جب گھر سے باہر نکلے تو خواہ تھوڑا راستہ طے کرنا ہو یا لمبا راستہ ہر صورت میں اپنے آپ کو پردے کی حالت میں باہر نکالے اس طرح کہ جسم کا ہر حصہ سر سے لے کر پاؤں یہاں تک کہ چہرہ بھی چھپا ہوا ہو تا کہ عورت عفت و عصمت کے دشمنوں کی بدنگاہی سے محفوظ رہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار انبیا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بھی عورت کے لئے جو اللہ عزوجل اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں ہے کہ محرم کے بغیر ایک دن ایک رات کی مسافت کا سفر کرے۔ (بخاری ص 148 ج 1)

اس حدیث پاک میں محرم کے بغیر عورت کو سفر کرنے کی مخالفت فرمائی گئی ہے کسی نامحرم یعنی ماموں زاد پھوپھی زاد چچا زاد خالہ زاد پھوپھا خالو بہوئی وغیرہ جتنے بھی نامحرم مرد

Marfat.com

ہیں ان کے ساتھ سفر میں نہ جانے کا تاکیدی حکم ہے جس طرح ان کے سامنے بے پردہ نہیں آسکتے اسی طرح ان کے ساتھ سفر کی بھی ممانعت ہے۔

بعض روایات میں تو عورت کو بغیر محرم کے مطلق سفر کی ممانعت آتی ہے اور احتیاط کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ سفر قریب کا ہو یا دور کا عورت بغیر محرم کے کہیں نہ جائے اسی طرح چاہے دنیوی سفر ہو یا دینی مثلاً حج وعمرہ اس میں بھی بغیر محرم کے حج وعمرہ کے سفر پر روانہ نہیں ہوسکتی ایسا کرے گی تو گنہگار ہوگی بلکہ بعض روایات کے مطابق ہر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

دورانِ علاج پردہ کا اہتمام: یاد رکھئے کہ جس طرح عورت کا مرد سے پردہ ہے اسی طرح عورت کا عورت سے بھی پردہ ہے یعنی عورت کا عورت کے ناف سے گھٹنے تک کا پردہ ہے کہ یہ حصہ عورت کا بلاعذر شرعی کسی دوسری عورت کو دکھانا یا دیکھنا ناجائز ہے۔

زمانہ حمل وغیرہ میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے کا بدن کھولنا درست نہیں ایسی حالت میں چاہیے کہ عورت کئی چادر وغیرہ اس حصہ پر ڈال لے کہ بلا ضرورت کوئی جگہ دائی کو بھی دکھانا جائز نہیں۔

ولادت کے موقع پر دائی، نرس یا لیڈی ڈاکٹر کو بقدر ضرورت پیدائش کی جگہ دیکھنا جائز ہے باقی جگہ دیکھنا ناجائز ہے اور اسی دوران یعنی ولادت کے دوران آس پاس جو عورتیں موجود ہوں چاہے ماں، بہنیں ہی کیوں نہ ہوں ان کو بھی عورت کا ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ دیکھنا ناجائز ہے اور اسی طرح خود مریضہ کو بھی یہ حصہ بلاضرورت دکھانا ناجائز ہے خواہ اس کی ماں، بہنیں یا بزرگ خواتین ہی کیوں نہ ہوں۔

عورت کا علاج کے لیے ستر کھولنے کا شرعی حکم یہی ہے کہ معالج کو بس اسی قدر بدن کا حصہ دیکھا جا سکتا ہے جتنا دیکھنا اس کے لیے ضروری ہے مثلاً علاج کیلئے اگر نبض دیکھ کر کام چل سکتا ہے تو معالج کو اس سے زائد حصہ دکھانے کی اجازت نہیں اسی طرح اگر چہرے پر کوئی زخم وغیرہ دیکھنا ہے تو اس صورت میں بھی پورا چہرہ کھولنا جائز نہیں جتنے حصے پر

Marfat.com

زخم ہے صرف وہی حصہ ڈاکٹر کو دکھا سکتے ہیں اس کے علاوہ نہیں۔

ڈاکٹر اگر عورت کا محرم ہو تو بھی عورت کو اپنے محرم کو پورا جسم دکھانا ناجائز ہے یعنی اگر پیٹ یا پیٹھ وغیرہ یا سُرین پر کوئی زخم وغیرہ دکھانا ہو تو صرف زخم کا حصہ دکھایا جا سکتا ہے کہ اس سے زائد دیکھنا یا دکھانا گناہ ہے لہٰذا عورت کو چاہیے کہ کوئی پرانا کپڑا پہن کر زخم کے اوپر کے حصہ پر سے کپڑا کاٹ دیا جائے تا کہ جسم کے باقی حصہ پر اس کی نظر نہ پڑے۔

ہمارے اس جدید معاشرے میں اب یہ رواج ہی بن گیا ہے کہ علاج کے لئے مرد ڈاکٹر ہی انتخاب کیا جاتا ہے اس پر مکمل بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے جیسے لیڈی ڈاکٹر ہی نہیں عورتیں کھلے عام بے پردہ حالت میں معمولی معمولی بیماریوں مثلاً کھانسی، نزلہ، بخار وغیرہ کے لئے بھی مرد ڈاکٹر سے ہی رجوع کرتی ہیں خواہ بچیوں کا علاج مطلوب ہو یا اپنا ہر حالت میں مرد ڈاکٹر ہی پسند آتا ہے۔

حالانکہ جگہ جگہ لیڈی ڈاکٹرز کے کلینک بھی موجود ہیں جو بہت اچھا علاج کرتی ہیں۔

بہرحال شریعت میں بتایا گیا ہے کہ معمولی بیماری کے لئے بھی سب سے پہلے عورت دائی یا لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرے وہ میسر نہ ہو سکے تو کافرہ لیڈی ڈاکٹر اس کے بعد بھی اگر ضرورت پیش آئے کہ جس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو پھر مسلمان مرد ڈاکٹر سے رجوع کرے اور آخر میں کافر مرد ڈاکٹر۔

مگر ہوتا یہ ہے کہ عورت علاج کے لئے سب سے پہلے مرد ڈاکٹر کو ہی رجوع کرتی ہے۔ کوئی بڑی بیماری ہو تو پھر شاید سب کچھ ہی جائز سمجھ لیا جاتا ہے اور بیرونِ ملک جا کر غیر مسلم ڈاکٹرز سے رجوع کیا جاتا ہے۔

اللہ ﷻ ہماری ماں بہنوں کو عقل سلیم عطا فرمائے اور شریعت مطہرہ پر عمل کی توفیق حاصل ہو۔ آمین۔

بوڑھی عورتوں کا پردہ: بوڑھی عورتوں سے مراد وہ بوڑھی سن رسیدہ عورتیں ہیں جن کے سامنے اگر نامحرم مرد سامنے آجائے تو ان کے جذبات میں کسی قسم کا فتنہ و انتشار پیدا ہونے کا

Marfat.com

شائبہ بھی نہ ہو۔

شریعت مطہرہ میں بوڑھی عورتوں کے پردے سے متعلق بیان موجود ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اور عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگھار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچنا ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ عزوجل سنتا اور جانتا ہے۔ (سورۃ النور 60)

بالائی کپڑوں سے مراد وہ کپڑے ہیں جو عورت اپنے اصل کپڑوں کے اوپر بدن کی ساخت لباس کی کیفیت اور بعض اعضاء مثلاً سر، چہرہ، گردن وغیرہ چھپانے کے لئے پہنتی ہیں مثلاً برقع، اوپر اوڑھنے والی چادر، دوپٹہ وغیرہ ان بالائی کپڑوں کا اوڑھنا مذکورہ بالا بوڑھی عورت پر واجب نہیں۔

البتہ یہ یاد رہے کہ سینہ پنڈلی وغیرہ جو عورت سبب کشش ہیں وہ نہ کھولیں اور بالائی چادر اتارنے کی اجازت سے زیب و زینت اختیار کرنے کا موقع نہ تلاش کریں۔
...... بن ٹھن کر رہنے ہار سنگھار زیب و زینت اختیار کرنے کا شوق ابھی ان کے دل میں موجود ہے تو پھر شریعت کی اجازت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتیں بلکہ احتمال فتنہ کے سبب ان پر پردے کی پابندی واجب ہے۔

عورتوں کا قبرستان جانا کیسا؟

عورتوں کے لئے بعض علماء نے زیارتِ قبور کو جائز فرمایا ہے۔ درمختار میں یہی قول اختیار کیا مگر عزیزوں کی قبر پر جائیں تو رونا پیٹنا مچائیں گی لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبروں پر جائیں گی تو تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا عافیت وسلامتی کی راہ یہی ہے کہ عورتوں کو روکا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عورتوں کے لئے جن علماء کرام نے زیارت قبور یا ایسے ہی دوسرے دینی یا دنیوی امور میں شرکت کو جائز بتایا ہے ان کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ:

Marfat.com

(۱) ان موقعوں پر بے پردگی نہ ہو۔

(۲) وہاں فاسقوں اور ناخدا ترسوں کا مجمع نہ ہو۔

(۳) مردوں سے خلط ملط نہ ہوں۔

(۴) وہ تقریب شرعاً ممنوع نہ ہو۔

(۵) ناچ گانے کی محفل نہ ہو۔

(۶) بے باک و بے لحاظ عورتیں وہاں موجود نہ ہوں۔

(۷) بیاہ شادیوں کی محفلوں میں شیطانی گیت نہ ہوں۔

(۸) سمدھنوں کی گالیاں سننا سنانا نہ ہو رت جگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہ ہو۔

ایسی محفلوں میں جانے سے شوہر دار عورتوں کو ان کا شوہر روک سکتا ہے بلکہ روکے اور نہ جانے دے اور دوسری لڑکیوں کو ان کے ماں باپ روکیں انہیں ہرگز نہ جانے دیں کہ نازک شیشیاں ہیں ذرا سی ٹھیس سے مول جائیں گی۔ (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

غالباً انہیں حالات کے پیشِ نظر بعض مشہور علماء کرام سے سوال ہوا کہ کیا عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے؟ جواب دیا کہ ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی۔ تو سنو! جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے، میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے اللہ عزوجل کی لعنت کے ساتھ پلٹتی ہے۔ (تاتارخانیہ)

Marfat.com

باب سوئم:

عورت کی شادی اور نکاح

جب لڑکی بالغ ہو جائے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دیں رشتہ کی تلاش میں خاص طور سے اس بات کا دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز کسی بد مذہب کے ساتھ رشتہ نہ ہونے پائے بلکہ دیندار ار پابند شریعت اور مذہب اہلسنت کے پابند کو اپنی رشتہ داری کے لئے منتخب کریں۔ جوڑ کے سلسلے میں بہت سی باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے لیکن موجودہ دور میں کچھ جاہلیت کی بد رسمیں لوٹ آئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ برادری سے رشتہ باہر نہیں کرنا خواہ کسی شرابی بدمعاش، کسی سود خور بلکہ کسی بے ادب بدعقیدہ سے کرنا پڑے تو رشتہ داری کر لیتے ہیں مگر برادری سے باہر نہیں کرتے حالانکہ حکم یہ ہے کہ کوئی دیندار اچھے اخلاق والا رشتہ ملے تو اسے ترجیح دو۔ چنانچہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نکاح میں چار باتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

(۱) مال (۲) خاندانی شرافت (۳) حسن و جمال (۴) دین

لہٰذا اے میری امت تم دین کو ترجیح دو۔ (بخاری و مسلم)

نیز فرمایا تاجدار مدینہ ﷺ نے "اے میری امت جب تم سے کوئی ایسا مرد رشتہ طلب کرے جس کا تم دین اور خلق پسند کرتے ہو اس کو رشتہ دے دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین پر فتنہ اور لمبا چوڑا فساد برپا ہو جائے گا۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

اور یہ فساد جو معاشرے میں برپا ہو چکا ہے اسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن وہ مسلمان جس نے اپنی گردن میں رحمت عالم ﷺ کی غلامی کا پٹہ ڈالا ہوا ہے وہ تو خوش عقیدہ دیندار کو ہی ترجیح دے گا۔

چنانچہ صاحب نزہتہ الناظرین نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ مرد کے قاضی لوح بن مریم جو کہ اپنے زمانے کے روساء میں سے شمار ہوتے تھے ان کی بیٹی جوان ہوئی تو بڑے بڑے امیروں نے قاضی صاحب سے رشتہ طلب کیا مگر قاضی صاحب نے

Marfat.com

خاموشی اختیار کیے رکھی پھر قاضی صاحب نے ایک ہندی غلام کو خریدا جس کا نام مبارک تھا اور اس کو اپنے باغ پر باغبانی کے لئے بھیج دیا کچھ عرصہ کے بعد قاضی صاحب اپنے باغ میں گئے اور اپنے غلام مبارک سے فرمایا مجھے کھانے کے لئے انگور دے مبارک نے ایک خوشہ انگوروں کا قاضی صاحب کی خدمت میں پیش کیا قاضی صاحب نے چکھا تو وہ ترش تھا۔ پھر فرمایا کوئی اور خوشہ دے دوسرا خوشہ دیا تو وہ بھی ترش تھا یوں کرتے کرتے قاضی صاحب کو غصہ آ گیا اور فرمایا اے مبارک! تُو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے مجھے تو ترش انگور ہی دیتا ہے اس غلام (مبارک) نے عرض کیا جناب مجھے کیا معلوم کہ کون سا انگور ترش ہے اور کون سا میٹھا ہے اس پر قاضی صاہب نے کہا تجھے اتنا عرصہ ہو گیا ہے باغبانی کرتے تجھے ابھی تک اتنا پتہ بھی نہیں چلا کہ کون سا ترش ہے اور کون سا میٹھا ہے یہ سن کر مبارک نے کہا جناب آپ نے مجھے باغبانی اور نگہبانی کے لئے یہاں بھیجا ہے نہ کہ کھانے کے لئے میں نے آج تک کوئی انگور چکھا ہی نہیں کیونکہ یہ خیانت ہے یہ سن کر قاضی صاحب حیرت میں گم ہو گئے کہ یہ کتنا امانت دار اور متقی ہے پھر قاضی صاحب نے کہا اے غلام میں تجھے حکم کروں تو مان لے گا عرض کیا میں نیاز مند ہوں اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق آپ کا حکم بسرو چشم قبول کروں گا قاضی صاحب نے فرمایا میری ایک بیٹی ہے جو کہ صاحب حسن و جمال و کمال ہے عالمہ فاضلہ ہے، اس کا رشتہ مجھ سے بڑے بڑے روساء نے طلب کیا ہے لیکن میں نے آج تک کسی کو ہاں نہیں کی لہٰذا تو مجھے مشورہ دے کہ میں کیا کروں۔ غلام نے کہا جناب مشورہ تو موجود ہے کہ کافر لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حسب، ونسب (برادری) کو دیکھتے تھے اور یہود و نصاریٰ حُسن و جمال کو دیکھتے ہیں اور اب ہمارے دور میں مال کو ترجیح دیتے ہیں اب آپ ان میں سے جسے چاہیں اختیار کر لیں۔ یہ سُن کر قاضی صاحب نے کہا اے مبارک میں تو دین وتقویٰ کو ترجیح دوں گا اور میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دوں کیونکہ میں نے تجھ میں دیانت و امانت اور دین وتقویٰ دیکھ لیا ہے۔ اس پر غلام نے کہا جناب میں آپ کا زر خرید اور ایک ہندی غلام ہوں لہٰذا آپ کیسے اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح کریں گے قاضی صاحب نے کہا اے مبارک اُٹھ میرے ساتھ چل گھر چلیں گھر پہنچ کر قاضی

Marfat.com

صاحب نے بیوی سے مشورہ کیا بیوی نے کہا جیسے آپ کی مرضی ہے کریں لیکن میں بیٹی سے بھی مشورہ لے لوں اور جب ماں نے بیٹی سے مشورہ لیا تو بیٹی نے کہا امی جی میں نے کبھی بھی آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کی اور اب بھی اللہ ﷻ کے فرمان کے مطابق آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گی جیسے آپ چاہیں کریں قاضی صاحب نے اس مبارک نامی غلام کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر صداقت و دیانت تقویٰ و پرہیزگاری کے جوڑے سے جو لڑکا عطا کیا اس کا نام سیدنا عبداللہ بن مبارک ہے جو کہ علم و زہد کے آسمان پر ستارہ بن کر چمک رہا ہے اور جو کہ رئیس المحدثین تسلیم کیا گیا ہے۔ (نزہتہ الناظرین ص 146)

اس واقعہ پر وہ حضرات غور کریں کہ جو ہر جگہ اپنی ناک کو اونچا رکھنا چاہتے ہیں اور سوچیں کہ غلامان مصطفیٰ ﷺ ہر جگہ غلامی رسول ﷺ کو ترجیح دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی ناک اونچی رکھتا ہے۔ انہیں کو دونوں جہاں میں عزت عطا کرتا ہے۔

شادی کے بغیر عورت کا مستقبل

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جوڑے کی صورت میں بنایا ہے مرد اور عورت مل کر انسانیت کی تکمیل کرتے ہیں پھر زندگی کی نوعیت اس قسم کی ہے کہ اس ملاپ کا مستقل ہونا ضروری ہے اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے نکاح کا طریقہ مقرر کیا ہے نکاح ایک مرد اور عورت کو مستقل خاندانی تعلق میں جوڑتا ہے۔ اس طرح دونوں ایک دوسرے سے جڑ کر خود اپنے تقاضوں کی تکمیل بھی کرتے ہیں اور معاشرے کے تقاضوں کی بھی۔ شادی کے ذریعے عورت کو زندگی کا ایک ایسا ساتھ ملتا ہے جو اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھتا ہے اور اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور عورت کو اپنی زندگی کا محافظ و نگران ملتا ہے رہبر و رہنما ملتا ہے جس سے عورت بالکل محفوظ ہو جاتی ہے اور اسے کسی قسم کی پریشانی اور خطرہ نہیں رہتا۔ یہ معاشی ذمہ داریوں سے آزاد ہو جاتی ہے اس کا کھانا پینا اور لباس و رہائش اس کے خاوند کے ذمے ہوتے ہیں شادی سے عورت ایک محفوظ قلعے میں آ جاتی ہے اور اس کو کسی قسم کا خطرہ نہیں رہتا اور اس کی تمام جسمانی، روحانی، جنسی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور عائلی ضروریات اس قلعہ

Marfat.com

میں پوری ہو جاتی ہیں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کو اس شادی کے قلعے میں میسر نہ ہو شادی کے بغیر عورت کا کوئی مستقبل نہیں ہے کیونکہ شادی کے بغیر اس کو ایسا ساتھی نہیں مل سکتا جو اس کے دکھ درد میں شریک ہو سکے کوئی ایسا محافظ نہیں ملتا جو اس کی ہر لحاظ سے حفاظت کر سکے اس کا کوئی ایسا حکم نہیں ملتا جو اس کی تمام ضروریات اور اس کے تمام اخراجات کا بوجھ اُٹھائے، بڑھاپے کے عالم میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جو اس کا حال و احوال معلوم کرے اس کے ساتھ بات چیت کرے عالم شباب کے دوست بڑھاپے میں آ کر ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔

گرینا گاربو ہالی وڈ کی مشہور ترین ایکٹریس تھی جوانی کے زمانے میں اس کی بڑی قدر و قیمت تھی اور اس کے بہت سے دوست تھے معاشرے میں لوگ اسے پسند کرتے تھے لیکن جب یہ بڑھاپے کو پہنچی اور فلمی دنیا میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہ رہی تو اس کے تمام پرانے دوست اس کا ساتھ چھوڑ گئے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس کا دردِ دل معلوم کر سکے کوئی بھی اس کی خبر گیری کرنے والا نہیں تھا۔

18 ستمبر 1980ء کو اس نے جب اپنی پچھترویں سالگرہ تنہا منائی تو اس کے سوانح نگار نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس بات پر افسوس ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی جس کی وجہ سے آج آپ کی تنہائیوں کا کوئی ساتھی نہیں گریٹا گاربو نے غمگین لہجے میں جواب دیا۔

Not getting married was amistake

میرا خیال ہے کہ میرا شادی نہ کرنا ایک غلطی تھی۔ (ہندوستان ٹائمز 21 ستمبر 1980)

حدیث مبارک میں شادی نہ کرنے والوں کے لئے شدید انتباہ آیا ہے چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ ایسے مردوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے اور لعنت کرے اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں پر جو یہ کہتی ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گی۔

(قوت القلوب ص 499)

اسی وجہ سے اس عورت کو جس نے خاوند کے حقوق کے متعلق سوال کیا اور بعد میں کہا: فَلَا اَتَزَوَّجُ میں شادی نہیں کروں گی یہ جواب سن کر تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا: فَتَزَوَّجِی فَاِنَّهٗ خَیْرٌ تو شادی کر یہی تیرے لئے بہتر ہے۔ (قوت القلوب ص 515)

Marfat.com

منگنی اور اس کے احکام: عورت کو نکاح کا پیغام اور دعوت دینا اور بات چیت کے بعد شادی کا عہد کرنا اور شادی کی بات پختہ کر لینا منگنی کہلاتا ہے منگنی شادی کرنے کا عہد ہوتا ہے جب ایک دفعہ کسی سے پختہ عہد کر لیا جائے تو پھر اس عہد کو توڑنا جائز نہیں اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی کی منگنی پر نکاح کا پیغام دے۔

منگنی ازدواجی زندگی کی پہلی سیڑھی ہے یہ پہلا قدم سوچ سمجھ کر اور دانش مندی سے اُٹھانا چاہیے کیونکہ یہاں سے ہی ازدواجی زندگی کی بنیاد پڑتی ہے اور ازدواجی زندگی کی بنیاد منگنی ہی ہے اس مرحلے میں لڑکی اور لڑکا ایک دوسرے کا انتخاب کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور اس مرحلہ میں جو انتخاب ہو جاتا ہے پھر اس انتخاب کو نکاح کے ذریعے رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا جاتا ہے۔ ازدواجی زندگی کی کامیابی کا انحصار اس پہلے قدم پر ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ قدم بڑا سوچ سمجھ کر چھان بین کر کے لڑکے اور لڑکی کی پسند کو مدنظر رکھتے ہوئے، لڑکے اور لڑکی کی ذہنی ہم آہنگی کو دیکھتے ہوئے اُٹھانا چاہیے۔ اس میں کسی قسم کی جلد بازی اور عجلت سے کام نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ ان کی زندگی کی بنیاد ہے اور اس پر ازدواجی زندگی کی عمارت تعمیر ہونی ہے اگر یہ بنیاد کمزور رہی یا اس میں کسی قسم کی دراڑ پڑ گئی یا اس کا میٹریل ناقص ہوا تو اس کمزور بنیاد پر کھڑی ہونے والی عمارت کبھی پائیدار نہیں ہو سکتی اس کے گرنے کا ہر وقت اندیشہ رہے گا ازدواجی زندگی کو مضبوط اور پائیدار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی بنیاد (منگنی) کو مضبوط بنایا جائے۔

منگنی کو مضبوط اور مستحکم بنانے کا انحصار اس کے دونوں عناصر یعنی لڑکے اور لڑکی پر ہے نہ کہ ان کے والدین پر کیونکہ زندگی ان دونوں نے مل کر گزارنی ہے نہ کہ ان کے والدین نے، اس لئے ضروری ہے کہ منگنی کرتے وقت ان کی پسند، رجحان، مرضی اور ذہنی ہم آہنگی کو مدنظر رکھا جائے اور ان میں ہر لحاظ سے مناسبت پائی جائے لڑکے اور لڑکی کی پسند اور مرضی کے خلاف ہرگز منگنی نہ کی جائے اور منگنی کرتے وقت ان کی ذہنی ہم آہنگی اور مناسبت کو لازماً مدنظر رکھا جائے۔

Marfat.com

پسند کی شادی: لو میرج یعنی پیار و محبت اور اپنی پسند کی شادی کرنا کوئی جرم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی خلافِ شرع کام ہے بشرطیکہ شریعت کی حدود کے اندر ہو، جس طرح شریعت اسلامی نے مردوں کو شادی کی غرض سے مطلوبہ عورت کو دیکھنا جائز قرار دیا ہے اور تاکید کی ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دینا چاہو تو اسے پہلے دیکھ کر پسند کر لیا کرو۔ مرد کی طرح شریعت اسلامی نے اپنی پسند کی شادی کا اختیار عورت کو بھی دیا ہے نکاح کے وقت عورت کی رضامندی کو نکاح کے لئے ضروری قرار دیا ہے اگر عورت انکار کرے تو دنیا کا کوئی بھی قانون اس کا زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔ شادی میں شریعت نے پسند کا اختیار یک طرفہ نہیں رکھا بلکہ دونوں کی رضا اور پسند پر ہے کہ مرد جس عورت کو چاہتا ہے جس کو پسند کرتا ہے اور وہ عورت بھی اس مرد کو پسند کرتی ہے اور اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے تو اسلام انہیں شادی کی اجازت دیتا ہے۔

لو میرج یعنی پسند و محبت کی شادی کا تصور آج کل معاشرے میں خصوصاً مغربی معاشرے میں جو پایا جا رہا ہے۔ یہ اسلام کا تصور نہیں ہے اور نہ ہی اسلام اس چیز کی اجازت دیتا ہے اس تصور نے تو اسلام کے تصور کو بدنام کر دیا ہے۔ اسلام نے شادی کی غرض سے عورت کو دیکھنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں مبالغہ کی اجازت نہیں اگر منگنی کرنے والا اپنے ارادہ میں پختہ اور شادی کے لئے پہلے سے تیار ہے تو ایسے شخص کو چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنے کی اجازت ہے۔ لذت، شہوت اور گناہ بھری نظر سے دیکھنا قطعاً جائز نہیں بلکہ حرام ہے، لڑکی کے ساتھ تنہائی اور خلوت کی کوئی گنجائش نہیں۔

تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کو تنہائی میں نہ ملے کیونکہ اس وقت تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

آج کل بعض گھرانوں میں لڑکے اور لڑکی کو ایک دوسرے کو ملنے، بات چیت کرنے اور شادی کی غرض سے ایک دوسرے کو جانچنے کے لئے کھلی چھٹی دے کر ہفتہ بھر یا ایک دو دن کے لئے تفریحی مقامات پر بھیج دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنا اسلام کے نزدیک قطعاً جائز

Marfat.com

نہیں بلکہ یہ سخت گناہ کا کام ہے کیونکہ اسلام زیادہ قربت اور تنہائی کی اجازت نہیں دیتا۔

اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لڑکی والے اپنے گھر میں لڑکے والوں کی دعوت کریں اور دعوت میں لڑکے کو بھی مدعو کیا جائے لڑکی معمول کے مطابق کھانا وغیرہ تیار کر کے پیش کرے لڑکی کو بھی بتا دیا جائے کہ فلاں لڑکا ہے اور اس طرح لڑکے کو بھی لڑکی کے متعلق بتا دیا جائے تا کہ اگر دونوں نے پہلے نہیں دیکھا ہوا تو ایک دوسرے کو دیکھ لیں اور پسند کر لیں۔ اس کے برعکس آج کل یہ صورت حال کتنی عجیب ہے کہ دعوت میں باقی سب تو چلے جاتے ہیں اور لڑکی اور لڑکے کے گھر والے اور رشتہ دار سب لڑکی اور لڑکے کو دیکھ لیتے ہیں لیکن جس کی شادی ہوتی ہے اور جنہوں نے مل کر زندگی گزارنی ہے انہیں آمنے سامنے نہیں آنے دیا جاتا ہے انہیں ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی

شادی کے معاملہ میں اپنی پسند پر اصرار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ بسا اوقات ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہر چمکتی ہوئی چیز سونا دکھائی دینے لگتی ہے اور خوابوں کا ہر شہزادہ مثالی شوہر نہیں ہوتا لہٰذا اس معاملہ میں اپنے والدین کی مرضی کا بھی احترام کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ اپنے تجربات اور ہمدردی کی بناء پر آپ کے لئے یقیناً اچھا ہی رشتہ تلاش کریں گے اگر آپ نے اپنی مرضی کو ہی مقدم رکھا تو ہوسکتا ہے کہ آپ نقصان اُٹھائیں۔

آپ نے اخبارات میں پڑھا نہیں تو سنا ہوگا کہ اغوا، میاں بیوی کا قتل اور طلاق وغیرہ کی خبروں سے سبق حاصل کریں تا کہ بعد میں آپ کو شوہر کی شکل سے بیزار نہ ہونا پڑے۔ کورٹ شپ سول میرج اور لو میرج آج کل کے دور میں اکثر تباہ کن نتائج کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ شیطان پہلے اپنا رنگین جال پھیلا کر لڑکے اور لڑکی کو اس میں پھنساتا اور پھر کورٹ شپ اور لو میرج کے خوبصورت الفاظ ان کے کانوں میں ڈالتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس میں پھنس کر بے بس ہو جاتے ہیں اور لڑکی خاص طور پر ساری زندگی ان حماقتوں کی وجہ سے روتی رہتی ہے جنہیں اس نے محبت سمجھ کر کیا تھا اور جنہیں لڑکے نے سنہرے خواب دکھا کر

Marfat.com

لڑکی کے سامنے پیش کیا تھا۔

"ماہ رواں کے دوران صرف لاہور میں لو میرج کرنے والی تقریباً ایک درجن خواتین شوہر اور سسرالی عزیزوں کے ہاتھوں قتل ہو گئیں دو لڑکیوں کو شادی کے اصرار پر ان کے دوست لڑکوں نے قتل کر دیا، جبکہ محبت کا جھانسہ دے کر تعلقات استوار کرنے اور بعد ازاں شادی سے انکار کرنے پر دو مرد عورتوں کے ہاتھوں قتل ہوئے"

دو روز قبل لاہور ہائیکورٹ کے گیٹ پر شوہر کے ہاتھوں قتل ہونے والی شمائلہ عرف گوگی نے ایک سال قبل عمران سے شادی کی تھی وہ آٹھ ماہ کی حاملہ تھی اور اسے محض اس لئے قتل کیا گیا کہ طلاق کی صورت میں دس لاکھ حق مہر اور تیس ہزار روپے ماہانہ خرچہ دینا پڑ سکتا تھا۔

یکم اپریل کو روزانہ کے لڑائی جھگڑوں سے تنگ آ کر لو میرج کرنے والی چوہنگ کی عابدہ پروین کو قتل کر کے اس کے شوہر جاوید اقبال نے خودکشی کر لی۔

10 اپریل مکہ چوک بھگت پورہ میں سات ماہ قبل لو میرج کرنے والی منزہ کو رکشہ ڈرائیور شاہد نے قتل کر دیا۔

16 اپریل کو شیراکوٹ میں لو میرج کرنے والی تین بچوں کی ماں شبانہ کوثر کو اس کے دوسرے شوہر نے قتل کر دیا۔ 19 اپریل بادامی باغ کی رضوانہ صدیقی اور 23 اپریل کو نواز شریف کالونی نصیر آباد کی نائلہ رضا کو ان کے آشناؤں نے شادی کے اصرار پر قتل کر دیا۔ 21 اپریل کو محبت کی شادی کرنے والی سدرہ غنی کو اس کے شوہر نے تیزاب ڈال کر ہلاک کر دیا۔

26 اپریل لٹن روڈ کے علاقہ میں گلبرگ کی فرزانہ کو شوہر اور سسرال عزیزوں نے جلا کر مار ڈالا اس نے بھی محبت کی شادی کی تھی۔ (روزنامہ نوائے وقت 30 اپریل 2003ء)

شادی کے معاملے میں لڑکی کی مرضی: اسلام کی نظر میں عورت کا انسانی درجہ مرد کے برابر ہے ان کی رائے اور احساسات و جذبات قابل لحاظ و احترام ہیں اسے بھیڑ بکریوں

Marfat.com

کی طرح ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں شادی کے نام پر منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسلام شادی کے معاملے میں لڑکی کی رائے کو اتنی اہمیت دیتا ہے کہ شادی اور نکاح کی اصل روح ہی ایجاب وقبول کو ٹھہرایا گیا ہے۔ گواہوں کی موجودگی میں لڑکی سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اس کے والدین یا سرپرستوں نے جس کے ساتھ اس کا رشتہ طے کیا ہے وہ اسے قبول ہے یا کہ نہیں؟ اگر لڑکی قبول کرنے سے انکار کر دے تو نکاح کی شرعی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

نکاح میں زبردستی کرنا کیسا؟ عورت کو اسلام نے نکاح کے معاملے میں مکمل آزادی اور اختیار دیا ہے۔ کوئی اس کا زبردستی نکاح نہیں کرسکتا اگر اس کی مرضی کے خلاف زبردستی کسی نے نکاح کر دیا تو یہ نکاح باطل ہوگا۔ احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایسے نکاح باطل قرار دے دیئے جو عورت کی مرضی کے خلاف کیے گئے تھے چنانچہ حضرت خنساء بنت حزام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا حالانکہ وہ بیوہ تھیں اور ان کو یہ نکاح ناپسند تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے اس نکاح کو رد کر دیا۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے چچا کے بیٹے نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میرے باپ نے اس کو مسترد کر دیا اور میرا نکاح وہاں کر دیا جہاں مجھے پسند نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے والد کو بلایا اور اس سے یہ معاملہ دریافت فرمایا اس کے باپ نے کہا میں نے اس کے نکاح میں کسی بہتری کو ترک نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نکاح نہیں ہوا اور عورت سے فرمایا جاؤ جس سے چاہو نکاح کرلو۔ (المصنف ج 2 ص 134)

نکاح کی اجازت واہمیت

شریعت نے ہر بالغ مسلمان کو مرد ہو یا عورت یہ حق دیا ہے کہ اس موقع پر وہ اپنی مرضی اور خواہش کا پورا پورا اظہار کرے خاص طور پر عورتوں کے بارے میں ان کے ماں باپ،

Marfat.com

ولی اور سرپرست پر زیادہ زور دیا ہے، اس معاملہ میں ذاتی پسند و ناپسند کو ترجیح نہ دیں بلکہ عورت کو سوچنے کا بھی موقع دیں لہٰذا اسلام نے اس امر کی پابندی لگائی ہے کہ عورت کی شادی سے پہلے اس سے اجازت لی جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے ان کی پونجی سے متعلق اجازت اور حکم لے لو کسی نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرم کرتی اور خاموش ہو جاتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ (نسائی شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالغ لڑکی جس کا نکاح پہلے کسی سے نہ ہوا ہو اس کا نکاح اس سے اجازت لے کر کیا جائے، اسے بتا دیں کہ فلاں لڑکا فلاں خاندان کا اور فلاں پیشہ والا ہے اور اس کی مالی حیثیت ایسی ہے اس سے تیرا نکاہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تیری اجازت ہے تو اس سے تیرا نکاح کر دیں۔

جب اس سے یہ بات کہہ دی گئی اور اس نے خاموشی اختیار کر لی تو یہ اس کی اجازت سمجھی جائے گی اور اگر زبان سے صاف طور پر اجازت دے دے تو یہ اجازت بطریق معتبر ہو گی۔ اگر اس نے انکار کر دیا تو اس کا نکاح کرنا درست نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ جس بالغ لڑکی کا نکاح پہلے نہ ہوا ہو اس کا ولی جب نکاح کی اجازت لے تو اس کی خاموشی اجازت سمجھی جائے گی اس کے ساتھ فقہا نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر وہ ہنس پڑی یا مسکرا کر رہ گئی یا رو پڑی اور انکار نہ کیا تو یہ بھی اجازت شمار ہو گی۔ بشرطیکہ یہ ہنسنا اور رونا انکار کے انداز کا نہ ہو۔

بعض جابر لوگ اجازت کے وقت اپنی اناء کا مسئلہ بنا کر بالغ لڑکی کے انکار کے باوجود اس کا نکاح کر دیتے ہیں یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ ایسی صورت میں لڑکی کے والدین کو سمجھداری سے کام لینا چاہیے اور بالغ لڑکی کی اجازت کے بغیر نکاح بالکل نہ کرنا چاہیے۔ یتیم بچی کو خاص طور پر یہ حق دیا گیا ہے کہ نکاح سے پہلے اس سے اجازت لی جائے۔ اور اگر وہ خاموشی اختیار کرے تو سمجھ لیں کہ اس کی اجازت ہے اگر وہ انکار کرے تو پھر اس پر جبر

Marfat.com

نہیں کرنا چاہیے اس کی تائید حضور تاجدار مدینہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کی ذاتی مرضی دریافت کی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اگر وہ انکار کرے تو اس پر جبر نہیں کرنا چاہیے۔ (ترمذی، نسائی)

جس عورت کا نکاح اس کی رضا مندی کے خلاف ایسے مرد سے کر دیا جائے جسے وہ ناپسند کرتی ہو تو پھر عورت کو اختیار حاصل ہے خواہ اس پر راضی رہے یا اپنے علیحدگی کے اختیار کو بروئے کار لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جس کو وہ ناپسند۔

ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے نکاح: نکاح منعقد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نکاح کی تمام شرائط پوری ہوں نکاح کی شرائط میں سے اگر ایک بھی رہ جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا چونکہ ٹیلی فون پر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ نکاح کے لئے یہ شرط ہے کہ دو مسلمان گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ایجاب و قبول کیا جائے جبکہ ٹیلی فون پر نکاح کیا جا رہا ہو تو اس کا یہ قبول کرنا مجلس میں موجود دو گواہوں کے سامنے نہیں ہے اور شرعا اور قانوناً لڑکے کے قبول کرنے کی گواہی نہیں ہو سکتی اس لئے ٹیلی فون پر نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔

عورت کا حق مہر: قرآن مجید میں مہر کا مختلف جگہوں میں ذکر اور مہر کی بار بار تاکید سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت اسلامی میں عورتوں کے حق کا کس درجہ اہتمام کیا گیا ہے۔

وہ رقم معین جس کا ادا کرنا، ازروئے شریعت، شوہر پر واجب ہو، اصطلاح شرع میں اسے مہر کہتے ہیں اور شریعت نے مہر کو اس حد تک لازم قرار دیا ہے کہ اگر نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہو یا اس کی مقدار مقرر نہ کی گئی ہو یا نفی کر دی گئی ہو اور اس نفی پر مرد و عورت دونوں راضی ہوں کہ نکاح بلا مہر قبول کیا تو اس صورت میں بھی مہر واجب قرار پائے گا۔

مہر کی مقدار کم از کم دس درہم ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، جس قدر باندھا جائے

Marfat.com

گا لازم ہو جائے گا۔ درہم چاندی کا ایک سکہ تھا جو اب رائج نہیں۔ دس درہم کی مقدار وزن کے اعتبار سے قریباً دو روپے تیرہ آنے بھر یا دو تولہ سات ماشہ چار رتی چاندی ہے جس کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ روپیوں کی صورت میں مہر مقرر کریں تو اس کا خیال ضرور رکھیں کہ یہ رقم دس درہم چاندی کی قیمت سے کم نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

بیوہ عورت کا نکاح: بہت سی قوموں میں اب تک یہ جہالت موجود ہے کہ بیوہ بیٹھی رہتی ہے بعض اوقات یہ بیچاری کھانے پینے سے محتاج ہو جاتی ہے لہٰذا حتی الامکان اس کا نکاح کر دینا ہی مناسب ہے بلکہ بعض صورتوں میں نکاح فرض ہوتا ہے مثلاً عورت جوان ہے اور شادی نہ کرنے میں فساد کا اندیشہ ہے اور افلاس میں آبرو اور دین کے ضائع ہونے کا احتمال ہے تو ایسی عورت کا نکاح کرنا فرض ہوگا۔

اگر بیوہ نکاح سے انکار بھی کرے تب بھی شفقت اور خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا نکاح کر دیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا تھا وہ راضی نہیں ہوتی اس میں جو طریقہ پوچھنے کا ہوتا ہے کیا واقعی اس طرح پوچھا تھا؟ یا چلتی ہوئی بات کر کے آپ فارغ ہو گئے۔ پوچھنے پر جو بیوہ انکار کرتی ہے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر میں ایک دم راضی ہو گئی تو خاندان کے لوگ یہی کہیں گے کہ یہ تو منتظر ہی بیٹھی تھی اور خاوند کو ترس رہی تھی اس خوف سے وہ ظاہراً شاید انکار کر دیتی ہو گی۔

ہونا یہ چاہیے کہ اس کو اچھی طرح اہتمام اور شفقت سے گفتگو کی جائے اور نکاح نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فوائد بتا کر اسے راضی اور قائل کرنے کی کوشش کی جائے، اگر اس پر بھی وہ راضی نہ ہو تو آپ معذور ہیں۔

وہ بیوہ جو بچوں والی ہو اور عمر بھی ڈھل گئی ہو اور کھانے پینے کی گنجائش بھی ہو اور وہ انکار بھی کرتی ہو تو اس کے لئے یہ اہتمام ضروری نہیں۔

بہر حال نکاح کی اجازت لینا بیوہ سے بے حد ضروری ہے متفقہ طور پر تمام علماء کا قول ہے کہ اس کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کرنا ناجائز ہے۔ بشرطیکہ وہ عاقل ہو دیوانی نہ

Marfat.com

ہو لہٰذا جس عورت کا نکاح ایک بار پہلے ہو چکا ہو اور اب شوہر کی موت یا وقوع طلاق کے بعد عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کا ولی جب لڑکے کی صفات اور حالات بیان کر کے اجازت لے تو اس کا خاموش رہ جانا اجازت میں شمار نہ ہوگا بلکہ جب تک زبان سے صاف لفظوں میں اجازت نہ دے اجازت نہ سمجھی جائے گی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری بالغہ لڑکی کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہو جائے تو یہ بھی اجازت ہے۔ (بخاری شریف)

اگر کسی بیوہ کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو تو وہ اسے رد کر سکتی ہے اس کے بارے میں سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کیا جبکہ شوہر دیدہ تھیں اور اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ نکاح نہیں ہوا۔ (بخاری شریف)

آسانی سے ہونے والا نکاح بابرکت ہے

آسانی کے ساتھ جو نکاح ہو جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ نکاح اتنا ہی زیادہ برکت والا ہے جس میں محنت جتنی کم ہو۔ (بیہقی)

اس حدیث میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ شادی کو اس طرح کرو کہ اس کے ہونے میں بالکل آسانی ہو شادی کا کسی پر بوجھ نہ پڑے بالکل اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کیا جائے، شادی کے لئے کسی سے قرض نہ لیا جائے اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں نے اپنی شادی کو ہمیشہ سادگی کے ساتھ کیا لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اپنی مالی حیثیت سے بڑھ کر اپنے اوپر شادی کا بوجھ نہ ڈالا جائے ایسا نکاح ہی برکت والا ہوتا ہے۔

حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ نے اپنی جتنی شادیاں کیں بڑی سادگی کے ساتھ کیں اسی

Marfat.com

طرح آپ ﷺ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں بھی انتہائی کم خرچ میں کیں اور یہی اسوہ حسنہ اپنی امت کو دیا ہے کہ شادی بالکل سادگی کے ساتھ کرو۔

آج نکاح کو مشکل بنا دیا گیا؟ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک خاتون سے نکاح کر لیا ہے۔ (صحیح بخاری)

یہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ کے بہت قریبی صحابہ میں سے تھے اور ہر وقت سرکار ﷺ سے ملتے رہتے تھے لیکن نکاح میں شرکت کی دعوت نہیں دی اس لئے کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ کے عہد مبارک میں اس کا عام رواج تھا کہ نکاح کے لئے کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ نکاح ہو رہا ہے تو ایک طوفان برپا ہے مہینوں سے اس کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور پورے خاندان میں اس کی دھوم ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا، شریعت نے نکاح کو جتنا آسان کیا تھا ہم نے اس کو اپنی غلط رسموں کے ذریعے اتنا ہی مشکل بنا دیا، اس کا نتیجہ دیکھ لیجئے کہ لڑکیاں بغیر نکاح کے گھروں میں بیٹھی ہیں وہ اس لئے گھروں میں بیٹھی ہیں کہ جہیز مہیا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں یا عالی شان تقریب کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں، اب ان کاموں کے لئے پیسے جمع کرنے کے لئے عام طور پر حلال وحرام ایک ہو رہا ہے یہ سب رسومات ہم نے ہندوؤں اور عیسائیوں سے لے لی ہیں۔ کاش کہ ہم نے سنت طریقہ کو نہ چھوڑا ہوتا تو آج ان مشکلات سے دوچار نہ ہوتے۔ بہرحال اس عذاب سے نجات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کھاتے پیتے اور امیر کہلانے والے لوگ اس بات کا اقدام نہ کریں کہ ہم اپنے خاندانوں میں شادیاں اور نکاح سادگی کے ساتھ کریں گے اور ان غلط رسموں کو ختم کریں گے، اس وقت تک تبدیلی نہیں آ سکتی۔

اس لئے کہ ایک غریب آدمی تو سوچتا ہے کہ اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے مجھے یہ کام کرنا ہی ہے اس کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہوگا۔ اگر لڑکی کو جہیز نہیں دیں گے تو سسرال والے طعنے دیا کریں گے کہ کیا لے کر آئی تھی .... آج جہیز کو شادی کا ایک لازمی حصہ سمجھ لیا گیا ہے وہ آج دلہن کے باپ کے ذمے ضروری ہے، گویا کہ وہ اپنی بیٹی اور اپنے جگر

Marfat.com

کا ٹکڑا بھی شوہر کو دے دے اور اس کے ساتھ لاکھوں روپیہ بھی دے، گھر کا فرنیچر مہیا کرے اور اس طرح وہ دوسرے کا گھر آباد کرے، شریعت میں اس کی کوئی اصلیت موجود نہیں۔

ہاں اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو کوئی چیز دینا چاہتا ہے تو وہ سادگی کے ساتھ دے دے۔ بہر حال متمول اور کھاتے پیتے گھرانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جب تک سنت کے مطابق اس سادگی کو نہیں اپنائیں گے اور اس کو ایک تحریک کی شکل میں نہیں چلائیں گے اس وقت تک اس عذاب سے نجات ملنی مشکل ہے۔

اے اللہ عزوجل تو اپنی رحمت سے یہ بات ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین ﷺ۔

نکاح کے لئے قابل عمل نصیحت: مروی ہے کہ حضرت اسامہ بنت خارجہ غزاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بیٹی کو نکاح کرتے وقت فرمایا: ''بیٹی تو ایک گھونسلے میں تھی، اب یہاں سے نکل کر ایسے بستر پر جا رہی ہے جسے تو خوب نہیں پہچانتی، ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے جس سے مانوس نہیں .... اس کے لئے زمین بن جا، وہ تیرے لئے آسمان ہو گا......... اس کے لئے بستر بن جا، وہ تیرے لئے باعث تقویت ستون ثابت ہو گا......... اس کے لئے لونڈی بن جا، وہ تیرا غلام ہو گا .... اس سے کسی کے معاملے میں چمٹ نہ جا کہ وہ تمہیں پرے ہٹا دے .... اس سے دور نہ ہو ورنہ وہ تجھے بھلا دے گا......... اگر وہ تجھ سے قریب ہو تو تُو اس سے مزید قریب ہو جا اور اگر وہ تجھ سے ہٹے، تو تُو اس سے دور ہو جا......... اس کے ناک، کان اور آنکھ (یعنی ہر طرح کے راز) کی حفاظت کر کہ وہ تجھ سے صرف تیری خوشبو سونگھے۔ (یعنی راز کی حفاظت اور وفاداری پائے)۔ وہ تجھ سے صرف اچھی بات سنے......... وہ تجھ سے صرف اچھا کام ہی دیکھے (مکاشفۃ القلوب)

حاصل مطالعہ: مذکورہ سطور میں ایک ماں کی طرف سے اپنی صاحبزادی کے لئے مختلف نصیحتیں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ شادی کے بعد ایک اجنبی شخص کے پاس جانا ہو گا لہٰذا اس کے ساتھ بہتر و خوشگوار زندگی گزارنے کے لئے ہر کام سے پرہیز کرنا جس سے اسے

Marfat.com

بیزاریت محسوس ہو اور جس کی بناء پر اس کے دل میں تیرے لئے نفرت و کراہیت پیدا ہونے لگے اور ہر اس کام کو اختیار کرنا جس سے اسے خوشی محسوس ہو اور اس کے دل میں تیری عزت و وقعت و محبت میں اضافہ ہو مثلاً اس کی خوب خدمت کرنا ہر جائز کام میں اس کی اطاعت کرنا، اس کے راز کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

اگر سابقہ دور کا مشاہدہ کیا جائے تو منکشف ہو گا کہ بہت کم گھر ایسے تھے کہ جن میں آپس میں لڑائی جھگڑا ہوتا ہو یا اگر ہوا بھی تو طلاق تک نوبت پہنچی ہو اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ اس زمانے میں لوگ اپنی بچیوں کو ہماری بزرگانِ دین کی مثل زیورِ علم و ادب سے آراستہ کیا کرتے تھے۔ نیز ایسی نصیحتیں کی جاتی تھیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے کی برکت سے گھر جنت کا منظر پیش کیا کرتا تھا۔

لیکن اب فلموں ڈراموں کی برکات سے بھرپور معاشرے میں جس طرف بھی دیکھئے تقریباً ہر گھر میدان جنگ بنا ہوا ہے .... بات بات پر طلاقیں دی یا طلب کی جا رہی ہیں۔ ساس، نندوں سے علیحدہ گھر لینے کے مطالبے کیے جا رہے ہیں، گویا کہ اب ہر جگہ جہنم کا منظر پیش کر رہا ہے۔

اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ اب بچیوں کو گھر بنانے کے نہیں بلکہ شوہر، ساس اور نندوں پر حکومت کرنے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں، جن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش مکروہ، لازماً فتنہ و فساد کا سبب بنتی ہے۔

پہلے زمانے میں اگر لڑائی جھگڑا ہو جاتا تو ماں باپ بچی کو صبر کی تلقین کیا کرتے تھے لیکن اس دور میں بچی کی غلطیوں کے باوجود مختلف طریقوں سے اس کی حوصلہ افزائی کر کے معاملے کو طلاق تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

بہرحال اگر آج بھی اپنی بزرگانِ دین کی طرح اولاد کی تربیت کا پاکیزہ سلسلہ جاری رکھا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل معاشرے سے بہت سی برائیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے کیونکہ ایک اچھی بچی کی تربیت کا مطلب آنے والی نسلوں کی تربیت و اصلاح کا انتظام کرنا ہے کیونکہ آج کی بچی کل کی ماں ہے اور ماں جتنی اچھی اوصاف کی مالکہ ہو گی اس کی اولاد بھی

Marfat.com

اتنی ہی زیادہ صلاحیتوں اور خوبیوں سے متصف ہو گی اور یہی خوبیاں گھر کو گھر سے جنت میں تبدیل کر دیں گی۔

اس کے برعکس بچی کی درست تربیت سے غافل ہونے کا مطلب کئی گھروں کے سکون وچین کی تباہی اور آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی بربادی ہے کیونکہ ماں بننے والی یہ بچی اپنی مکروہ عادات کی بناء پر نہ تو گھر میں پُرسکون ماحول بنا سکتی ہے اور نہ ہی اولاد کو سنوارنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ایک دُلہن کی ایمان افروز حکایت

حضرت شیخ شاہ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہدوتقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین وجمیل اور نیک و پرہیزگار تھی ایک دن اس کی صاحبزادی کے لئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ شہزادی بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو لہٰذا اسے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔ اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی، عبادت و پرہیزگاری کا نور اس کے چہرے پر واضح طور پر تجلی فرما تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا ''تمہاری شادی ہو چکی ہے؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا ''کیا تم ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے''؟ اس نے کہا میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا میں کرتا ہوں یہ درہم لو ایک درہم کی روٹی ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو لاؤ۔

نوجوان وہ چیزیں لے آیا آپ نے اپنی صاحبزادی کا رشتہ اس کے ساتھ کر دیا، صاحبزادی جب شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے سوائے پانی کی صراحی کے۔ آپ نے اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا یہ روٹی کیسی ہے؟

Marfat.com

شوہر نے جواب دیا یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی یہ سن کر دلہن نے کہا، مجھے میرے گھر واپس چھوڑ آیئے، نوجوان نے کہا ''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رہ سکتی''۔

لڑکی نے پلٹ کر کہا میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ خدا پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آ رہا ہے اسی لئے مجھے تو اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جبکہ اللہ عزوجل پر آپ کے اعتماد کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔

نوجوان آپ کی بات سے بہت متاثر ہوا اور اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ نہ رکھنے کی بناء پر ندامت کا اظہار کیا'' لڑکی نے پھر کہا ''میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر رکھی ہو۔ اب یہاں میں رہوں گی یا یہ روٹی .... یہ سن کر نوجوان نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر دی۔ (روض الریاحین)

محترم اسلامی بہنو! اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں جا بجا مقامات پر توکل کرنے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ سورہ مائدہ میں ارشاد فرمایا:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان پ 6 المائدہ 23)

ہماری اکابرین، متوکلین کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہونے کے لئے بے حد کوشش فرمایا کرتی تھیں۔ مذکورہ بالا واقعہ میں اسی کی ایک جھلک نظر آتی ہے گو وہ روٹی رکھنا ناجائز نہ تھا نہ ہی اس کا خیرات کرنا واجب۔ لیکن آپ چونکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ایک مقبول بندی تھیں اور جو بارگاہ الٰہی میں جتنا زیادہ مقبول ہوتا ہے اچھی صفات کے حصول کے لئے اتنی ہی زیادہ محنت اور احتیاط سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ اخص الخواص کے درجے پر فائز ہونے کی بناء پر آپ نے اس روٹی کو اگلے دن کے لئے محفوظ رکھنا توکل کے منافی جانا اور خیرات کے لئے سختی فرمائی۔

نیز یہ پہلو بھی بے حد غور طلب ہے کہ والد کے کسی نوجوان کو نیک و پرہیزگار قرار

Marfat.com

دینے پر آپ نے شادی کے لئے رضامندی کا اظہار فرما دیا کیونکہ آپ جانتی تھیں کہ نیک شوہر اگرچہ غریب ہی کیوں نہ ہو اللہ عزوجل کی بہت بڑی رحمت ہے جبکہ دنیوی لحاظ سے آسودہ لیکن گنہگار شوہر بہت بڑی زحمت ثابت ہوگا کیونکہ نہ تو اسے رزق حلال کی پروا ہوگی اور نہ نیکیوں کا کچھ خیال نہ گناہوں سے بچنے کی کوشش؟ اور پھر یقیناً اس کی صحبت کی نحوست سے بچنا ان کے لئے بے حد دشوار ہو جاتا۔

اس سے وہ بہنیں عبرت حاصل فرمائیں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک پرہیزگار کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیا جاتا ہے کہ وہ باریش اور نیک ہے اس کے برعکس ایسے نوجوان کو بحیثیت شوہر قبول کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہے کہ جو اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ ﷻ کی ناراضگی مول لینے کے سبب جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو جس کی صحبت انہیں بھی خوف خدا سے بے نیاز اور عبادات الٰہی سے دور کر کے قبر اور قیامت میں ذلت میں مبتلا کروا دے گی۔

حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت فاطمۃ الزہرہ کی شادی، ان کا جہیز اور ان کی خانگی زندگی کو بہت اچھے انداز میں نظم کی شکل میں بیان کیا ہے جو ہمارے لئے بہت ہی اعلیٰ اسوہ حسنہ ہے۔ اگر ہم بھی نبی کریم ﷺ کی سب سے پیاری لختِ جگر اور جنتی عورتوں کی سردار کی شادی مبارک کو اپنے لئے نمونہ اور اس کو اپنا آئیڈیل بنائیں تو ہماری ازدواجی زندگیوں میں بھی سکون، اطمینان اور امن آ سکتا ہے اور ہم بھی تباہی سے بچ سکتے ہیں ہمیں شہزادی اسلام کی ازدواجی زندگی کا حال جان کر اپنے لئے سبق اور درس حاصل کرنا چاہیے۔

گوشِ دل سے مومنو سن لو ذرا ہے یہ قصہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے عقد کا
پندرہ سالہ نبی (علیہ السلام) کی لاڈلی اور تھی بائیس سال عمرِ علی (رضی اللہ عنہ)
عقد کا پیغام حیدر نے دیا مصطفیٰ نے مرحبا اھلا کہا

Marfat.com

پیر کا دن سترہ ماہِ رجب　　دوسرا سنِ ہجرت شاہِ عرب
پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام　　ظہر کے وقت آئے سارے خاص و عام
اس خبر سے شور برپا ہو گیا　　کوچہ بازار میں غُل مچا
آج ہے مولا کی دختر کا نکاح　　آج ہے اس نیک اختر کا نکاح
آج ہے اس پاک و بچی کا نکاح　　آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح
خیر سے جب وقت آیا ظہر کا　　مسجد نبوی میں مجمع ہو گیا
ایک جانب ہیں ابوبکر و عمر　　ایک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر
ہر طرف اصحاب و انصار ہیں　　درمیان میں احمد مختار (علیہ السلام) ہیں
سامنے نوشہ علی مرتضیٰ　　حیدر کرار شاہِ لافتیٰ
آج گویا عرش آیا ہے اتر　　یا کہ قدسی آگئے ہیں فرش پر
جمع جب یہ سارا مجمع ہو گیا　　سید الکونین نے خطبہ پڑھا
جب ہوئے خطبے سے فارغ مصطفیٰ (ﷺ)　　عقد زہرہ کا علی سے کر دیا
چار سو مثقال چاندی مہر تھا　　وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا
بعد میں خرمے لٹائے لا کلام　　ماسواء اس کے نہ تھا کوئی طعام
ان کے حق میں پھر دُعائے خیر کی　　اور ہر اک نے مبارک باد دی
گھر سے رخصت جس گھڑی زہرا ہوئیں　　والدہ کی یاد میں رونے لگیں
دی تسلی احمدِ مختار (ﷺ) نے　　اور فرمایا شہِ ابرار نے
فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہر طرح سے بالا ہو تم　　میکہ و سسرال میں اعلیٰ ہو تم
باپ تیرا ہے امام الانبیاء　　اور شوہر اولیاء کے پیشوا !
ماہِ ذی الحجہ میں جب رخصتی ہوئی　　تب علی کے گھر میں ایک دعوت ہوئی
جس میں تھیں دس سیر جو کی روٹیاں　　کچھ پنیر اور تھوڑے خرمے بیگماں
اس ضیافت کا ولیمہ نام ہے　　اور یہ دعوت سنت اسلام ہے
سب کو ان کی راہ چلنا چاہیے　　اور بُری رسموں سے بچنا چاہیے

Marfat.com

خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جہیز

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا سن لو ان کے ساتھ کیا کیا نقد تھا
ایک چادر سترہ پیوند کی مصطفےٰ (ﷺ) نے اپنی دختر کو دی
ایک تو شک جس کا چمڑے کا غلاف ایک تکیہ ایک ایسا ہی لحاف
جس کے اندر نہ اون نہ ریشم روئی بلکہ اس میں چھال خرمے کی بھری
ایک چکی پیسنے کے واسطے ایک مشکیزہ تھا پانی کے لئے
ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں نقری کنگن کی جوڑی ہاتھ میں
اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا ایک جوڑا بھی کھڑاؤں کا دیا
شہزادی سید الکونین (ﷺ) کی بے سواری ہی علی (ﷺ) کے گھر گئی
واسطے حسن کے بنے دونوں جہاں ان کے گھر تھیں سیدھی سادھی شادیاں
اس جہیز پاک پہ لاکھوں سلام صاحب لولاک پر لاکھوں سلام

خاتونِ جنت کی ازدواجی زندگی

آئیں جب خاتونِ جنت اپنے گھر پڑ گئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زہرا کو اسد اللہ نے بانٹے ہیں قیدی رسول اللہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے اس تکلیف سے تمہیں راحت ملے
سن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر تا کہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پہ نہ تھے دولت کدہ میں شاہ دیں والدہ سے عرض کر کے آگئیں
گھر میں جب آئے حبیب کبریا (ﷺ) والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ (رضی اللہ عنہا) چھالے دکھانے آئیں تھیں گھر کی تکلیفیں سنانے آئیں تھیں
آپ کو گھر میں نہ پایا شاہ دیں مجھ سے اپنا سب دکھ درد کہہ گئیں
ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں چکی اور چولہے کے وہ دکھ سے بچیں

Marfat.com

شب کو آئے مصطفیٰ (علیہ السلام) زہرا کے گھر اور کہا دختر سے اے جان پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول اللہ (علیہ السلام) کا آسرا رکھو فقط اللہ کا
ہم تمہیں تسبیح اک ایسی بتائیں آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں
اولاً سبحان اللہ ۳۳ بار ہو اور پھر الحمد للہ اتنی ہی بار ہو
اور ۳۴ بار ہو تکبیر بھی تا کہ سو ۱۰۰ ہو جائیں یہ مل کے سبھی
پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام ورد میں رکھنا اسے اپنے مدام
خلد کی مختار راضی ہو گئیں سن کے یہ گفتار خوش خوش ہو گئیں
سالک ان کی راہ جو کوئی چلے دین و دنیا کی مصیبت سے بچے

(اسلامی زندگی ص 49 تا 52)

تقویٰ کے بعد سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مومن بندہ نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو اس کے حق میں نیک بیوی سے بڑھ کر ہو پھر نیک بیوی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

نیک بیوی کی تعریف: اگر شوہر اسے حکم دے (جو خلاف شرع نہ ہو) تو اس کا کہنا مانے اور شوہر اس کی طرف دیکھے تو شوہر کو خوش کرے اور اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم کھا بیٹھے کہ ضرور تم ایسا کرو گی (اور وہ کام شرعاً جائز ہو) تو اس کی قسم سچی کر دے اور اگر وہ کہیں چلا جائے اور یہ اس کے پیچھے گھر میں رہ جائے تو اپنی جان اور اس کے مال کے بارے میں اس کی دیکھ بھال کرے۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ تقویٰ کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے اگر کسی کو یہ نعمت میسر ہو جائے تو بہت مبارک ہے کیونکہ اصل دینداری تقویٰ ہی کا نام ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ تقویٰ فرائض و واجبات کے ادا کرنے اور حرام و ممنوع کاموں سے پرہیز کرنے کا

Marfat.com

نام ہے۔ اس صفت کی وجہ سے بندہ خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ تقویٰ کے علاوہ اور بھی بے شمار نعمتیں ہیں جن کا درجہ گو تقویٰ کی نعمت سے کم ہے مگر انسان کی زندگی کے لئے وہ بھی بہت ضروری اور انمول ہیں ان نعمتوں میں سب سے بڑھ کر کیا ہے؟ اس پر فرمایا گیا کہ تقویٰ کے بعد سب سے بڑی نعمت نیک بیوی ہے۔

نیک بیوی کی تعریف میں فرمایا گیا کہ شوہر جو فرمائش کرے اسے پوری کرے اور نافرمانی کر کے اس کا دل نہ دکھائے البتہ خلاف شرع کام نہ کرنے سے نافرمانی منسوب نہ ہوگی۔

دوم فرمایا کہ اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرے یعنی اپنا رنگ ڈھنگ شوہر کی مرضی کے مطابق رکھے اور بات بات میں منہ پھلانا اور مرض ظاہر کرنے کے لئے خواہ مخواہ کراہنا اپنی عادت بنا لیتی ہیں اور بعض عورتیں میلی کچیلی پھوہڑ بنی رہتی ہیں ان باتوں سے شوہر کو قلبی اذیت ہوتی ہے۔ بعض عورتیں جو نماز روزہ کی پابند ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو دیندار اور نیک سمجھتی ہیں حالانکہ نیک عورت کے اوصاف میں یہ بات بھی شامل کر دی گئی کہ شوہر کی فرمانبرداری کرے اور اس حال میں رہے کہ شوہر اس پر نظر ڈالے تو خوش ہو سکے البتہ خلاف شرع خواہش پوری نہ کرے۔

مذکورہ حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا کہ اگر شوہر کسی بات پر قسم کھالے جس کا انجام دینا بیوی سے متعلق ہو مثلاً یہ کہ آج تم ضرور میری والدہ کے پاس چلو گی یا نماز تہجد پڑھو گی تو اس کی بیوی قسم میں اس کو سچا کر دکھائے یعنی وہ عمل کر لے جس پر شوہر نے قسم کھائی ہے بشرطیکہ وہ عمل شرعاً درست ہو، یہ قسم کھالینا کہ تم ضرور یہ کام کرو گی بہت زیادہ محبت والفت اور ناز کی وجہ سے ہوتا ہے ایسے مواقع پر کبھی اسے قسم دے دیتے ہیں اور کبھی خود قسم کھا لیتے ہیں جن عورتوں کو شوہروں سے اصلی اور قلبی تعلق ہوتا ہے وہ شوہر کو راضی رکھنے کا خاص خیال رکھتی ہیں۔

مذکورہ حدیث میں یہ بھی فرمایا گیا کہ اگر شوہر کہیں چلا جائے اور بیوی کو گھر میں چھوڑ جائے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنی جان اور شوہر کے مال کے بارے میں وہی رویہ اختیار کرے جو اس کے سامنے رکھتی تھی۔ غیرت مند شوہر کو یہ پسند نہیں

Marfat.com

کہ اس کی بیوی کسی غیر مرد کی طرف دیکھے یا غیر مرد کے سامنے آئے یا اس سے آنکھ ملائے یا اس سے دل لگائے جب شوہر گھر ہوتا ہے تو عورت خالصتاً اس کی بیوی بن کر رہتی ہے اسی طرح جب وہ کہیں چلا جائے تب بھی اپنے شوہر کو ہی شوہر جانے یعنی اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اپنا تعلق صرف اسی سے رکھے اور شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرے ایسا نہ کرے کہ پیٹھ پیچھے اس کا مال لٹا دے اور بے جا خرچ کر ڈالے یا اپنے میکہ پہنچا دے اور اپنے عزیزوں کے اخراجات میں لگا دے اگر شوہر کے پیچھے اپنی جان اور اس کے مال میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ کیا تو یہ بہت بڑی خیانت ہوگی۔

سلیقہ شعاری عورت کا حُسن ہے: سلیقہ شعاری عورت کا حُسن ہے جس کی بدولت وہ اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہے۔ صاف ستھرا رہنا، وقت پر سونا، جاگنا، گھر میں صفائی رکھنا، ہر چیز کو قرینے سے سجانا، اپنے شوہر کے جذبات کا خیال رکھنا اس کی ضروریات کو پورا کرنا۔ اس کی چھوٹی موٹی رنجش سے بددل نہ ہونا اس کے دکھ اور غم کو مٹانے کے لئے مناسب مشورہ دینا، گفتگو کرنا اور ہمدردی کا اظہار کرنا اس کا حوصلہ بڑھانا، مالی مشکلات دور کرنے میں اس کی مدد کرنا، کفایت شعاری سے کام لینا اس کی پسند اور ناپسند کا خاص خیال رکھنا جن لوگوں کو وہ ناپسند کرے ان سے دور رہنا۔ اس کی غیبت سے پرہیز کرنا اس کے سامنے دوسری عورتوں کا تذکرہ نہ کرنا ہر حال میں اس کی خیر خواہی کرنا اس کے والدین کی عزت اور فرمانبرداری کرنا بے جا شکوہ و شکایت سے بچنا، ہر وقت اپنے میکے جانے کی باتیں نہ کرنا، تنگدستی پر بھی ناشکری نہ کرنا، وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو آپ کے مستقبل کو روشن کر سکتی ہیں اور آپ اپنے شوہر کے گھر میں رانی بن کر رہ سکتی ہیں۔ آپ کی ذرا سی لغزش، بدزبانی، بدگمانی اور کوتاہِ اندیشی آپ کا بنا بنایا گھر بگاڑ سکتی ہے اس لئے احتیاط اور سمجھداری سے کام لیں۔ شوہر اگر دن بھر کا تھکا ہارا گھر میں داخل ہوا اور اسے بیوی کا مسکراتا چہرہ نظر آجائے تو اس کی دن بھر کی کوفت دور ہو جاتی ہے لیکن اگر بیوی کی بسورتی صورت دیکھنے کو ملے اور تیوری چڑھی ہوئی نظر آئے تو جل بھن کر رہ جائے گا اور خوشی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

Marfat.com

عقل مند بیوی شوہر کے موڈ کا خاص خیال رکھتی ہے

مرد سے ہر خواہش منظور کروا لینا یہ عورت کی دانشمندی اور معاملہ فہمی پر مبنی ہے۔ خاوند کا موڈ اور موقع محل دیکھ کر طریقے سے بات چھیڑی جاتی ہے اور خاوند کے مزاج کو پہچاننے سے بھی بے شمار تلخیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

سمجھ دار بیویاں دکھ درد میں بھی گھر کے ماحول کو خراب اور اداس نہیں ہونے دیتیں۔ خاوند جب صبح کے وقت گھر سے اپنے کاروبار پر روانہ ہونے لگے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ میٹھے بول، کوئی دل لگی کی بات یا حوصلہ افزائی کے دو کلمات کہہ دے تاکہ یہ باتیں شوہر کو سارا دن ہر مشکل کا سامنا کرنے میں مدد دیں، چنانچہ مثل مشہور ہے کہ اگر کوئی آدمی دوران کاروبار یا ملازمت کسی سے لڑنا جھگڑنا شروع کر دے تو لوگ کہتے ہیں کہ آج یہ اپنی بیوی سے لڑ کر آیا ہے اسے نہ چھیڑو یعنی شوہر کے موڈ سے لوگ بیوی کے رویہ کا اندازہ کر لیتے ہیں۔

قابل اصلاح چند باتیں

(۱) عورتوں کی عموماً یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں کہ پوچھنے والے کو تسلی ہو جائے بہت سی فضول باتیں ادھر اُدھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے جو آپ سے کچھ پوچھے اس کو خوب غور سے سمجھ کر اس کا جواب ضرورت کے مطابق دینا چاہیے۔

(۲) دوسرا یہ کہ اگر کوئی ان سے کہا جائے تو سن کر خاموش ہو جاتی ہیں، کام کہنے والے کو یہ شک ہوتا ہے کہ سن لیا ہو گا لیکن وہ حقیقتاً یہ سنا ہو تو اس بھروسے پر وہ کام نہیں ہوتا اور پھر جب ان سے پوچھا جائے کہ وہ کام ہو گیا تو یہ کہہ کر الگ ہو گئیں کہ میں نے تو سنا نہیں تھا، اب وہ کام تو رہ گیا؟

اور بعض دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہو گا دوبارہ اس نے پھر کہا تو آگے سے کہہ دیتی ہیں کہ سُن لیا کیوں جان کھاتی ہے اس طرح آپس میں رنج ہوتا ہے۔ اگر یہ پہلی ہی دفعہ اتنا کہہ دیتیں کہ اچھا، تو کہنے والے کو خبر تو ہو جاتی۔

Marfat.com

(۳) ان کے سامنے دو آدمی کسی معاملے میں بات کرتے ہوں اور ان سے کوئی پوچھے یا نہ پوچھے خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور اپنا مشورہ پیش کرنے لگتی ہیں ان کو چاہیے کہ جب تم سے کوئی مشورہ نہ لے تو بالکل گونگی اور بہری بنی رہیں۔

(۴) چوتھا یہ کہ خواہ کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے ذرا پسند آئی تو لے لی خواہ ادھار ہی لینا پڑے کچھ پروا نہیں اگر قرض نہ بھی لے تو پھر بھی اپنے پیسے کو اس طرح بیکار کھونا کون سی عقل مندی ہے فضول خرچی کرنا بھی گناہ ہے۔

بہرحال جہاں خرچ کرنا ہو خوب سوچ کر خرچ کریں کہ جہاں کا فائدہ اور دنیا کی ضرورت بھی ہو، قرض تو جہاں تک ہو سکے مت لو اگرچہ تھوڑی سی دقت بھی ہو جائے۔

(۵) پانچواں یہ کہ کسی محفل وغیرہ سے آ کر دوسری عورتوں سے متعلق ان کا حُسن اور زیورات اور لباس کا ذکر اپنے خاوند سے آ کر کرتی ہیں یہ انتہائی مذموم عادت ہے اس سے قطعاً پرہیز کیجئے اس سے کوئی فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۶) چھٹی غلطی یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ بے احتیاطی سے کھلی تکیہ کے نیچے رکھ دیا کبھی کسی طاق میں رکھ دیا، تالا کنجی ہوتے ہوئے بھی سستی کی وجہ سے ان کی حفاظت نہیں کرتیں، پھر جب کوئی چیز گم ہو جائے تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں۔

(۷) ساتویں غلطی یہ کہ مزاج میں اختصار پیدا نہیں کرتیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نمٹایا جائے ہر وقت ان کو تکلف ہی سوجھتا رہتا ہے اس تکلف میں بعض اوقات اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے۔

(۸) آٹھویں یہ کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں اور تانگہ یا رکشہ وغیرہ ایک گھنٹہ پہلے ہی دروازے کے باہر گلی میں رکوا کر راستہ بند کر دیا اس سے بلاوجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ ابھی گھر میں چولہے بھگا رہی ہیں۔

(۹) نویں غلطی یہ کہ اکثر عورتیں بات ادھوری کرتی ہیں اور پیغام ادھورا پہنچائیں گی جس سے مطلب غلط سمجھ میں آئے گا بعض دفعہ اس میں کام بھی بگڑ جاتا ہے اور بعض

Marfat.com

اوقات دو شخصوں میں اس غلطی سے ناراضگی ہونے کا امکان ہے۔

(۱۰) دسویں غلطی ان کی یہ ہے کہ اپنی خطا کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہاں تک ہو سکے آگے سے بات بنائیں گی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے، حالانکہ غلطی کا اعتراف کر لینا سعادت مندی کی بات ہے۔

(۱۱) ایک غلطی یہ کہ مخاطب کی بات پوری توجہ سے نہیں سنتیں اسی دوران کوئی کام بھی کر لیا یا کسی اور سے بات شروع کر دی، اس سے بات کرنے والے کا بات کر کے جی بھلا ہوتا ہے نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو وہ کام کریں گی کس طرح۔

(۱۲) بارہویں غلطی یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں کوئی بات کرتی ہیں تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات پہلے ختم ہونے نہیں پاتی دوسری شروع کر دیتی ہیں بلکہ بہت دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی جاتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اس کی سنے نہ یہ اس کی تو پھر ایسی بات کرنے سے فائدہ ہی کیا؟ ہمیشہ یہ اصول اپنایئے کہ جب ایک بولنے والے کی بات ختم ہو جائے اس وقت دوسری کو بولنا چاہیے۔

(۱۳) اگر کوئی چیز ان کی کھو جائے تو بلا تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بے دھڑک کہہ دیا کہ بس جی اس کا کام ہے حالانکہ یہ ضروری تو نہیں کہ اب کی بار بھی اس نے پھر ایسا کیا ہو اس طرح اور بھی بری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کر کے خاصی گڑبڑ کر دیتی ہیں۔

بہرحال بلا تحقیق بات کرنا بے وقوفی ہے اور بدگمانی فصلِ حرام ہے۔

(۱۴) چودھواں یہ کہ ٹیپ ٹاپ اور میک اپ کا خرچ اس قدر بڑھا لیا ہے کہ غریب خاوند اس کو برداشت ہی نہیں کر سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا تھا اس کو گھٹانا چاہیے اور یہ بھی خرابی ہے کہ بلا ضرورت کھانا شروع کر دیتی ہیں اور بچوں کو بھی ہر وقت کھلاتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

(۱۵) پندرھواں یہ کہ بچوں کو عموماً سردی گرمی سے نہیں بچاتیں وہ اس سے اکثر بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنڈا کراتی پھرتی ہیں یا علاج معالجہ، لیکن آئندہ احتیاط پھر بھی نہیں کرتیں۔

(۱۶) اکثر تکیے میں یا ویسے ہی سوئی رکھ کر اُٹھ جاتی ہیں اور اس دوران کوئی بے خبری میں آبیٹھے تو اس کے چبھ سکتی ہے۔

محترم اسلامی بہنیں مذکورہ بالا باتیں پڑھ کر بُرا مت منائیں بلکہ اپنی اصلاح کی طرف فکر فرمائیں اللہ عزوجل آپ سب پر اپنا فضل وکرم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الآمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

باب چہارم:

شوہروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا ہے اور مرد کو بڑی فضیلت عطا کی ہے لہٰذا بیوی کا فرض ہے کہ وہ خاوند کا حکم مانے اور ہر شرعی مسئلے میں اس کی تابعداری کرے بلکہ عورت کے لئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بہت نیکی اور ثواب ہے لہٰذا بیوی ہر لحاظ سے خاوند کی اطاعت گزار اور اس کے حقوق میں ہرگز کوتاہی نہ کرے بلکہ خود تکلیف اٹھا کر اپنے خاوند کو آرام پہنچانے کی کوشش میں رہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سراپا نور فیض گنجور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کوئی عورت اس وقت ایمان کا خزانہ پائے گی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا سب سے زیادہ حق خاوند کا ہے۔

اسلامی بہنو! اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ جب عورت کی شادی نہیں ہوتی اس پر اس کے والدین کا حق زیادہ حق ہوتا ہے اور شادی کے بعد خاوند کا حق والدین سے مقدم ہو جاتا ہے۔

شوہر کا حق کتنا بڑا ہے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ اگر میں اللہ ﷻ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمے اس کا بہت بڑا حق ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر پاؤں سے سر تک شوہر کے تمام جسم پر زخم ہوں جن سے پیپ اور خون بہتا ہو، پھر عورت اسے چاٹے تو بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔ (مسند احمد)

Marfat.com

اس حدیث میں شوہر کے حقوق کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنا حرام اور شرک ہے اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اس سے شوہر کے حقوق کا خصوصی دھیان رکھنے کی تاکید مقصود ہے۔

جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اپنی حفاظت کرے یعنی بدکاری سے بچے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو سکتی ہے۔ (مشکوۃ شریف ص 281)

حضرت ام مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جو عورت اس حال میں فوت ہوگئی کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (مشکوۃ بحوالہ ترمذی ص 281)

خاوند جنت بھی اور دوزخ بھی : ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں حاضر ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! تو پھر دریافت فرمایا کہ تو اپنے خاوند کے ساتھ کیسی ہے؟ عرض کیا خدمت کے لئے کوشش کرتی ہوں مگر جو میرے بس میں نہیں ہوتا، فرمایا تیرا خاوند تیری جنت بھی ہے اور دوزخ بھی یعنی اگر تو خاوند کو راضی رکھے گی تو تم جنت میں پہنچ جاؤ گی اور اگر خاوند ناراض رہا تو دوزخ میں پہنچ جاؤ گی۔ (مسند احمد، جامع صغیر)

بغیر اجازت گھر سے نکلنے پر فرشتوں کی لعنت

تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ جو عورت خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو جب تک واپس نہ آئے اور توبہ نہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔

(نزہتہ الناظرین ص 148)

Marfat.com

ایک نصیحت آموز حکایت: ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر پر گئے اور وہ جاتے ہوئے بیوی سے کہہ گئے کہ گھر سے باہر نہیں جانا۔ خاوند کے جانے کے بعد بیوی کو پیغام آیا کہ تیرا باپ بیمار ہے آ کر بیمار پرسی کر جا۔ اس بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی کو بھیج کر عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ میرا خاوند مجھ سے کہہ گیا ہے کہ باہر نہیں جانا اور میرا باپ بیمار ہو گیا ہے کیا میں باپ کی بیمار پرسی کے لئے جا سکتی ہوں؟ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اطیعی زوجک یعنی اپنے خاوند کی اطاعت میں رہ، اس کے بعد پیغام آیا کہ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے پھر کسی کو بھیج کر اجازت مانگی تو فرمان جاری ہوا اطیعی زوجک یعنی اپنے خاوند کی اطاعت میں رہو بیوی صبر کر کے گھر میں ہی رہی اور جب اس کے باپ کو دفن کر کے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس بیوی کی طرف پیغام بھیجا کہ تو خاوند کی اطاعت میں رہی اس کی برکت سے اللہ ﷻ نے تیرے باپ کو جنت عطا فرما دی ہے۔ (قوت القلوب ص 514)

یہ جذبہ ایمانی صحابہ کرام علیہم الرضوان کو عطا ہوا تھا ورنہ اس دور میں کون عورت ہے کہ باپ فوت ہو جائے اور وہ نہ جائے بلکہ اس زمانے میں تو کوئی شریعت کی اجازت لینا ہی گوارا نہ کرے۔

بغیر اجازت نفلی روزوں کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کو جائز نہیں کہ خاوند کی موجودگی میں خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور خاوند کے گھر میں کسی کو خاوند کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہونے دے۔ (بخاری شریف ص 786)

اس روایت سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایک عورت نفلی عبادت بہت زیادہ کرتی ہے محفلوں وغیرہ میں بھاگی پھرتی ہے اور خاوند کی پروا نہیں کرتی اور دوسری عورت نفلی عبادت کی پرواہ نہیں کرتی مگر خاوند کو خوش رکھتی ہے، اس کے ساتھ خوش طبعی کرتی ہے پہلی عورت سراسر نقصان میں ہے اور دوسری عورت خاوند کو خوش کرنے والی نے اللہ عزوجل کو راضی کر لیا اور وہ جنت کی حقدار ہے۔

Marfat.com

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پیکر بیوی

حضرت رابعہ عدویہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا قاعدہ تھا کہ جب رات ہوتی تو تازہ وضو فرماتیں، پھر بدن میں خوشبو لگاتیں اور اپنے شوہر سے دریافت کرتیں کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اگر وہ کہہ دیتے کہ نہیں، تو پھر صبح تک نماز میں کھڑی رہتیں۔

اور اول شب میں یوں مناجات فرماتیں، ''اے مالک! لوگ سو گئے، ستارے آسمان پر چھا گئے اور شاہان دنیا نے اپنے دروازے بند کر لئے لیکن ایک تیرا ہی دروازہ ہے کہ بند نہیں ہوتا، پس تو مجھے معاف فرما دے''۔

پھر نماز کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور کہا کرتیں، ''تیری عزت و جلال کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی، ہر شب صبح تک تیرے سامنے یوں ہی کھڑی رہوں گی۔

(تنبیہ المغترین)

اسلامی بہنو! ہماری اسلاف، اللہ عزوجل کو راضی رکھنے کو اپنے عیش و آرام پر ترجیح دیا کرتی تھیں اور اس کے لئے عملی کوشش میں کسی قسم کی کوتاہی نہ فرمایا کرتیں اور یہ ان کا کوئی ایک دو دن کا شوق نہیں تھا بلکہ دائمی طور پر یہی طریقہ کار ہوا کرتا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیگر حقوق العباد کا بھی خیال رہتا تھا۔ آپ کا شوہر سے عبادت کی اجازت لینا اسی سبب سے تھا، کیونکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی اضافی نفلی عبادت نہیں کر سکتی جیسا کہ ماقبل بھی گزرا۔

جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے ''کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے (اگر رکھ لیا) تو شوہر کے لئے جائز ہے کہ اپنے حق اور ضرورت کی بناء پر اسے افطار کروا دے۔

ہماری عبادت گزار مسلمان بہنوں کو اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اسلامی بہنیں، بی بی رابعہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے درسِ عبرت حاصل کرتے ہوئے اللہ عزوجل کی اطاعت کے ساتھ ساتھ شوہر کی فرمانبرداری کا بھی ضرور لحاظ رکھیں خصوصاً وہ

Marfat.com

مسلمان بہنیں جن کے شوہر بے عملی اور گناہوں میں مشغول رہتے ہیں، شوہر اگر گنہگار ہے تو یہ اس کا اور اس کے رب کا معاملہ ہے، کسی مسلمان بہن کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ شوہر کی کوتاہیوں کو بنیاد بنا کر اس کے حقوق میں کوتاہی کی مرتکب ہو جائے اگر ایسا کرے گی تو خود بھی گناہگاروں میں شمار ہوگی۔ (قابل رشک خواتین)

شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا: عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا عظیم ثواب کا باعث ہے اور ان کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے بلکہ عورت کا قدرت رکھنے کے باوجود بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ یہ مردوں سے تشبیہ ہے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈوراہی گلے میں باندھ لے اور بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ (فتاویٰ رضویہ)

حق زوجیت سے انکار پر فرشتوں کی لعنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ (شرعی عذر کے بغیر) اس کے بستر پر جانے سے انکار کر دے جس کی وجہ سے شوہر ناراضگی میں رات گزارے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (رواہ البخاری ومسلم)

اس حدیث میں جس اہم بات کی طرف اشارہ کیا ہے اس کی تشریح کی چنداں حاجت نہیں ہے جو عورتیں اس کی خلاف ورزی کرتی ہیں وہ نصیحت حاصل کریں اس حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے عورتیں اپنے شوہروں کو دوسری بیوی کرنے پر آمادہ کر دیتی ہیں یا وہ اپنی عفت کھو بیٹھتا ہے اور پاکدامن نہیں رہتا، میاں بیوی کا جو رشتہ ہے وہ عجیب رشتہ ہے آپس میں ایک دوسرے سے ان کی خواہش پوری ہوتی ہے وہ دوسرے کسی فرد سے ہرگز پوری نہیں ہو سکتی لہٰذا ایک دوسرے کی دلداری کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے آپس میں ایک

Marfat.com

دوسرے کے بشری تقاضوں کو پورا کرنے کا خیال نہ کریں تو ایک دوسرے پر بڑی زیادتی ہو گی۔ تاجدار انبیاء محسن انسانیت ﷺ انسانی تقاضوں کو پہچانتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان تقاضوں کو جان ہدایات ارشاد فرمائی ہیں ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے سے زندگی میں بدمزگی پیدا ہوگی اور حالات خراب ہونگے۔

مذکورہ حدیث میں جو فرمایا جب شوہر اپنے بستر پر بلائے تو انکار نہ کرے جبکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو، بستر پر بلانا بطور مثال ہے ورنہ اس میں رات دن کی کوئی قید نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ بوقت حاجت شوہر کی حاجت پوری ہو جائے۔

اس لیے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو آ جائے اگرچہ تنور گرم کر رہی ہو۔ (ترمذی)

شوہر کو تکلیف دینے والی کے لئے حوروں کی بد دُعا

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی عورت اپنے (مسلمان) شوہر کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو حورعین میں سے جو انکی بیوی ہے وہ کہتی ہے اے دنیا والی عورت اسے تکلیف نہ دے خدا تیرا بُرا کرے یہ تو تیرے پاس چند روز مقیم ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس پہنچے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

مومن بندوں کے لئے اللہ ﷻ نے جنت بنائی ہے اس جنت میں دنیا والی مومن عورتیں بھی ان کو ملیں گی اور انسانوں سے علیحدہ ایک مخلوق اور ہے جو اللہ جل شانہ نے جنت میں پیدا فرمائی ہے جسے حورعین فرمایا گیا ہے یہ حوریں بھی مومنین کی بیویاں بنیں گی حور جمع ہے حوراء کی جس کا معنی ہے سفید رنگ والی اور عین جمع ہے عنبا کی جس کا معنی ہے بڑی آنکھ والی۔ یہ عورتیں حُسن و جمال میں بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوں گی مگر دنیا والی جو عورتیں جنت میں داخل ہوں گی وہ ان سے زیادہ حسین و جمیل ہونگی، حوریں اور جنتی عورتیں مردوں کو ملیں گی جنتی مرد بھی بہت زیادہ حسین و جمیل ہوں گے۔

آپس میں ان مردوں اور ان دونوں قسم کی بیویوں کے درمیان بے انتہا محبت ہوگی

Marfat.com

کسی کے دل پر کسی کی طرف سے ذرا سا میل بھی نہ آئے گا یہ جنتی حوریں منتظر ہیں کہ اپنے پیارے شوہروں سے ملیں جوان کے لئے مقرر ہیں لیکن جب تک یہ شوہر دنیا میں ہیں اس وقت تک ان سے ملاقات نہیں ہوسکتی۔

مرنے کے بعد قبر کی زندگی گزار کر جب میدانِ حشر سے گزر کر جنت میں جائیں گے تو یہ حوریں انہیں مل جائیں گی ان حوروں کو اپنے شوہروں سے اب بھی ایسا تعلق ہے کہ دنیا والی بیوی جب جنتی مرد کو ستاتی ہے تو جنت میں ملنے والی حوریں کہتی ہیں کہ اسے نہ ستا یہ تیرے پاس چند دن ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا اس کی قدر ہم کریں گی۔ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہنے والے شوہر کو تکلیف نہ دے، حوروں کی اس بات کی آواز دنیا کی عورتوں کے کان میں تو نہیں آتی مگر خدا تعالیٰ کے سچے نبی علیہ السلام نے ان کی یہ بات امت کی عورتوں تک پہنچا دی ہے۔ جو لوگ نیک عمل کرتے ہیں حرام مال اور حرام کام سے بچتے ہیں، روزہ، نماز کے پابند ہوتے ہیں ایسے لوگوں کی بیویاں زیادہ ستاتی ہیں! ان کی ایذا رسانی سے متاثر ہو کر جنتی حوریں ان کو بد دعا دیتی ہیں کہ تمہارا بُرا ہو اس چند روزہ دنیاوی مسافر کو نہ ستاؤ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس عنقریب آنے والا ہے۔ بہر حال عورتوں پر لازم ہے کہ حورعین کی بد دُعا سے بچیں۔

شوہر کو پریشانی اور فکر سے بچانے والی بیوی

حضرت ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیارے نبی ﷺ کے سب سے چھوٹے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں ایک مرتبہ ان کا ایک بچہ شدید بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کام وغیرہ کی غرض سے باہر تشریف لے گئے۔

آپ کی غیر موجودگی میں بچے کی طبیعت بگڑتی چلی گئی حتیٰ کہ اس کا انتقال ہوگیا۔ ام سلیمہ نے اس کی لاش کو ایک الگ کمرے میں لٹا کر کپڑا اوڑھا دیا اور خود روزانہ کی طرح کھانا پکایا، پھر خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کر کے شوہر کے آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو گھر تشریف لائے تو بچے کے بارے

Marfat.com

میں دریافت فرمایا، آپ نے جواب دیا، آج وہ بہت آرام سے ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھ کر کہ بچے کی طبیعت سنبھل گئی ہے، مطمئن ہو گئے پھر آپ فوراً کھانا لے آئیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اچھی طرح کھانا کھایا پھر آپ نے زوجہ سے صحبت فرمائی جب سب کاموں سے فارغ ہو چکے تو بی بی ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھے ایک مسئلہ تو بتایئے کہ اگر ہمارے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو بُرا ماننے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں! امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی لوٹا دینی چاہیے۔

شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا "اے میرے سرتاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ یقیناً ہمارے پاس خدا کی امانت تھا آج اللہ تعالیٰ نے اپنی وہ امانت واپس لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا"۔ یہ سُن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کا گھونٹ بھرا اور شکوہ شکایت سے محفوظ رہے۔ صبح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف میں نمازِ فجر کے لئے گئے اور رات کا پورا ماجرا آقائے دو جہاں ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ سرکار مدینہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا فرمائی کہ تمہاری رات کی اس صحبت میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے۔ اس دعائے نبوی ﷺ کا یہ اثر ہوا کہ اسی رات میں حضرت بی بی ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حمل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اور ان عبداللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب صبح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تمام واقعہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کل رات تم پر بڑی مبارک رات تھی، میں نے طلحہ کی بیوی کو جنت میں دیکھا ہے۔ (بخاری)

اس ایمان افروز واقعہ سے جہاں ام سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بے مثل صبر و تحمل سے صبر و برداشت کا درس عظیم حاصل ہوا وہیں یہ سبق بھی ملا کہ جب گھر کے مرد حضرات کی غیر موجودگی میں کوئی مسئلہ درپیش ہو جائے تو ان کی آمد پر فوراً اسے بیان کرنے سے گریز کریں کیونکہ اس طرح سکون کی تلاش میں واپس آنے والے تھکے ہارے شخص کے دل و

Marfat.com

دماغ پر بہت منفی اثر مرتب ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات اچانک بُری خبر سننے کے باعث ہارٹ فیل بھی ہو سکتا ہے۔

اس سے وہ بہنیں خاص طور پر درس عبرت حاصل کریں کہ جو شوہر، بھائی، بیٹے یا باپ کے باہر سے آنے پر سانس بعد میں لینے دیتی ہیں تمام دن کی رپورٹ لفظ بلفظ پیش کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے ان کے بارے میں جنت کی بشارت کے ظہور سے معلوم ہوا کہ صبر اور شوہر کو غم وفکر سے بچانے کا بدلہ جنت ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں نازک مواقع پر سمجھداری کا ثبوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

قبولیت نماز کے لئے شوہر کو راضی رکھئے

اللہ ﷻ نے عورت کے لئے اس بات کو بالکل ناپسند کیا ہے کہ اس کا خاوند اس کی ناپسندیدہ حرکات سے ناراض ہو یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اس بات کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ جس عورت کا خاوند اس سے ناراض رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ نماز پڑھنے کے ساتھ خاوند کو راضی رکھے تاکہ اس کی نماز قبول ہو کیونکہ حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جس عورت کا خاوند ناراض رہتا ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اس کے بارے میں حدیث پاک یہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی نیکی اوپر اُٹھتی ہے۔

(۱) فرار ہونے والا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کی طرف واپس لوٹ آئے۔

(۲) وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔

(۳) نشے والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ (بیہقی، شعب الایمان)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت اپنے خاوند کو زندگی کے جائز معاملات میں قطعاً ناراض نہ کرے کیونکہ خاوند نے سارا دن بڑی مشقت کے ساتھ روزی کما کر اس کے لئے لانا ہوتی ہے جس سے گھر کی گزر اوقات چلتی ہے۔

Marfat.com

اگر وہ خاوند سے ناراض رہے گی تو خاوند ذہنی طور پر پُر سکون نہ رہ سکے گا۔ اس طرح عورت کا ترش رویہ اس کے کام کاج پر بھی اثر انداز ہوگا جس سے گھریلو اخراجات بھی متاثر ہونگے اسی وجہ سے شریعت مطہرہ نے اپنے خاوند کو ناراض نہ رکھنے کی ممانعت کی ہے تا کہ گھریلو زندگی خوشحال گزرے۔

شوہر کو خوش رکھنے کا اجر و ثواب : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے ''جو عورت اپنے خاوند کی آراستگی اور بھلائی کے لئے کوئی چیز اٹھاتی یا رکھتی ہے اسے اس کے عوض میں ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور جو عورت اپنے شوہر کو خوش رکھتی ہے اور حاملہ ہوتی ہے اسے اتنا اجر دیا جاتا ہے جتنا رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے اور اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو ملتا ہے اور جب اسے دردِ زہ لاحق ہوتا ہے تو ہر درد کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب بچہ ماں کے پستان چوستا ہے تو ہر دفعہ کے عوض میں عورت کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شوہر کا نام لے کر پکارنا کیسا؟ : عورت کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ شوہر کا نام لے کر پکارے۔ (درمختار)

بعض جاہلوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے گی تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے شاید اس لیے گھڑا ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی، شوہر کا نام نہ لے گی۔ (بہار شریعت)

شوہر کی عیب جوئی سے اجتناب: حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو عورت شوہر کے عیب کو بیان کرے وہ دوزخ کی آگ اپنے اوپر تیز کرے اور اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔ (طبرانی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

Marfat.com

شخص دنیا میں کسی شخص پر عیب لگانے کے لئے ایسی بات کہے گا جس سے وہ بری ہے تو اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہ قیامت کے دن اسے دوزخ میں پگھلائے۔ (احیاء العلوم جلد 2)

بہرحال بیوی کو چاہیے کہ خاوند کی عیب جوئی مت کرے اور نہ ہی بدتمیزی والی زبان استعمال کرے بلکہ اپنے آپ کو اپنے خاوند کی غیبت سے بچائے خاوند میں کوئی ناپسندیدہ عادت بھی ہو تو اسے دوسروں میں بیان نہ کرے، مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کو برائی خیال ہی نہیں کیا جاتا لہٰذا جو عورت دنیا اور آخرت میں اللہ ﷻ کی نظر میں اچھا بننا چاہتی ہے تو اسے کبھی خاوند کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیے۔

اکثر عورتیں میکہ میں آکر سسرال کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی شکایت کرتی ہے یہ بہت ہی خراب اور بری بات ہے، سسرال والوں کو عورت کی اس حرکت سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے، یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بگاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں قابلِ نفرت ہو جاتی ہے۔

شوہر سے بغض رکھنے والی کی سزا: سرکار دو عالم ﷺ نے شب معراج کچھ عورتوں کے عذاب ملاحظہ فرمائے جس میں سے ایک منظر یہ بھی دیکھا۔

ایک عورت کتے کی مانند ہے اور سانپ اور بچھو اس کے قبل (یعنی آگے) سے گھستے ہیں اور دبر یعنی پیچھے سے نکلتے ہیں آپ ﷺ کی خدمت سراپا عظمت میں بتایا گیا یہ اپنے شوہر سے بغض رکھنے والی تھی۔ (درۃ الناصحین)

بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکانے کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو فریب دے کر شوہر کے مخالف بنا دے یا کسی غلام کو دھوکہ دے کر اسے اپنے آقا کا مخالف بنا دے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد)

اس حدیث پاک میں اس بات کی نصیحت فرمائی گئی ہے کہ کوئی مرد عورت کسی عورت کو ورغلا کر اور سمجھا کر اس کے شوہر کی مخالفت پر آمادہ کر دے اگر ایسی حرکت کرے گا

Marfat.com

تو وہ ایسا سخت مجرم ہوگا کہ اس کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ میری امت سے نہیں۔

آہ! آجکل یہ بیماری بہت عام ہے بہت سے مرد وعورتیں اس بیماری کا شکار نظر آتے ہیں۔ شوہر کو بیوی کے خلاف یا بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے کو کمال سمجھتے ہیں اور اسی کو بہتر سمجھتے ہیں کہ کسی کا گھر بگاڑ دیں، ایسی حرکت کرنے والے اجنبی ہی نہیں ہوتے بلکہ رشتے دار ہی ایسا زیادہ کرتے ہیں۔

بہت سے ماں باپ یا بہن بھائی مرد کو اس کی بیوی کے خلاف ابھار دیتے ہیں عورت کی ماں بہن یا محلّہ کی عورتیں بیوی کو شوہر کے خلاف ابھارتی ہیں کہ دیکھ تجھے ایسا ایسا کہا ہے تو کوئی گرے پڑے گھر کی تھوڑی ہی ہے، جو باتیں سنے گی، تیرا زیور بھی بیچ کھایا، کپڑے بھی وہی تیرے ماں باپ کے گھر کے ہی چل رہے ہیں، کیسے شوہر کے پلے بندھی ہے ایسی باتیں کر کے اس کا دل پھیکا کیا جاتا ہے اور وہ شوہر سے لڑتی رہتی ہے اور شوہر بھی بُری طرح پیش آتا ہے اور بد مزگی بڑھتے بڑھتے طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور یہ بھڑکانے اور اکسانے والے تماشہ دیکھتے ہیں۔

اللہ ﷻ بڑا بے نیاز ہے ہمیں اس کے خوف سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے کہ آج ہم کسی کے حق میں بُرے ہیں تو کل یہی سب کچھ ہمارے آگے آجائے اور ہم بھی کہیں دنیا کا تماشا بن کر رہ جائیں۔

شوہروں کی بدسلوکی: بعض گھرانوں میں عورتوں کو معمولی ملازمہ کا درجہ حاصل ہے بلکہ تنخواہ دار خادمہ گھر کی نام نہاد ملکہ سے بدر جہا بہتر ہوتی ہے خادمہ سے خدمت لینے کے لئے کچھ وقت مقرر ہوتا ہے اور وہ اس کے بعد آزاد ہوتی ہے لیکن گھر کی ملکہ صبح سے شام تک اپنے شوہر، ساس، نند وغیرہ کی خدمت میں لگی رہتی ہے، اس پر بھی ساس کہتی ہے اسے خدمت کرنے کا شعور نہیں، نند اور سسر وغیرہ طعنے دیتے ہیں اول تو ان باتوں سے ہی بیوی کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور اس کا خون خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے مگر بعض نادان خاوند بیوی پر ہاتھ اُٹھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اس سے اس کی رہی سہی صحت پر برباد ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ ایک ملازم پر سختی کرتے وقت مالک کو اندیشہ رہتا ہے کہ اگر اس نے ناراض ہو کر ملازمت چھوڑ دی تو کام کاج کی دشواری ہو گی لیکن بیوی وہ خادمہ ہے کہ اس کے ساتھ خواہ کیسا ہی برتاؤ کیوں نہ کیا جائے لیکن اس کی جانب سے گھر چھوڑ کر چلے جانے کا کوئی اندیشہ نہیں؟ ملازم وقت پر تنخواہ طلب کرتا ہے لیکن بیوی کو شوہر کبھی کچھ دے دے تو اس کی مہربانی؟ ورنہ عورت کو شکایت کا کوئی حق نہیں۔

ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ عورتوں کی صحت برباد ہو جاتی ہے۔ خاوند کو ذرا ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے کہ موجودہ ترقی کے زمانہ میں ادنیٰ ملازم بھی اپنے آقا سے پٹنا پسند نہیں کرتا مگر غریب عورتیں کمزور ذات ہونے کی وجہ سے اپنی شرافت اور خاندانی عزت و ناموس کے خیال سے اپنے شوہروں کے ظلم خاموشی سے برداشت کرتی ہیں اور اُف تک نہیں کرتیں۔

مرد کو عورت پر ہاتھ اُٹھانے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ اگر عورت تنگ آ کر مرد کے مقابلہ میں آ جائے تو مرد کی کیا عزت رہے گی، عورت کا مقابلہ بُرا ہوتا ہے اگر وہ کچھ بھی نہ کرے تو اپنا گھر چھوڑ کر میکے چلی جاتی ہے اگرچہ اس حالت میں اس کا میکے جانا خود اس کے لئے بھی باعث عزت نہیں ہے مگر ظالم خاوند کو سوچنا چاہیے کہ یہ صورت اس کے لئے بھی رسوائی اور بدنامی کا موجب ہے۔ عورت پر ہاتھ اُٹھانا پرلے درجے کی حماقت اور جہالت ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ کبھی چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

گھریلو جھگڑوں کی وجہ اور علاج

عام طور پر گھریلو جھگڑوں کی تین بنیادی وجوہات ہوتی ہیں۔

(۱) **اقتدار کی جنگ:** ساس چاہتی ہے کہ گھر میں میرا حکم چلے اور بہو چاہتی ہے کہ میری بات مانی جائے۔

Marfat.com

(۲) پسند و ناپسند کا معاملہ: ہر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی پسند کو قبول کیا جائے اور دوسرے کی پسند کو اہمیت نہ دی جائے۔

(۳) غلط فہمیاں: (جنہیں دور کرنے کی سنجیدہ کوششیں کرنے کے بجائے ان پر ضد کی جاتی ہے) مندرجہ بالا وجوہات کے علاوہ جو باتیں عام طور پر گھریلو جھگڑوں کا باعث بن جاتی ہیں۔ ذیل میں ہم ان پر روشنی ڈالیں گے۔

اگر بہو اپنی تمام صلاحیتوں کو گھریلو ماحول سدھارنے میں صرف کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ گھر میں امن وسکون نہ قائم ہو سکے لیکن عام طور پر دلہنیں اپنی تمام صلاحیتوں کو اس طرف وقف کرنے کے بجائے غیر اہم باتوں میں خرچ کر دیتی ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:- اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح قائم کرو۔ (انفال)

(۱) سب انسانوں کی طبیعتیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اس لئے تمام ایک بات پر متفق نہیں ہو سکتے اس طرح ایک اچھی چیز کسی کے لئے فائدہ مند اور کسی کے لئے نقصان دہ بن جاتی ہیں اور یوں اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں اکثر لوگ (مرد اور عورتیں دونوں) ہی کسی ناگوار یا ناپسندیدہ بات کو ہوتے دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس لئے اگر ذرا سی خوشی کی بات ہوئی تو اودھم مچا دیا اور اگر کچھ ناگوار گزرا تو منہ پھلا کر بیٹھ گئے اس لئے اگر ضبط اور درگزر سے کام نہ لیا جائے تو پھر جھگڑا ضرور ہوگا۔

(۲) بچے آپس میں لڑتے ہی رہتے ہیں وہ ناسمجھ ہوتے ہیں، بھائی بھائی لڑتے ہیں اس لئے اگر گھر میں بچے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں تو ان کی خاطر سمجھ دار اور بالغ لوگوں کو آپس میں نہیں لڑنا چاہیے کیونکہ بچے تو ادھر لڑتے اُدھر پھر دوست بن کر کھیلنے لگے گویا کبھی لڑائی ہوئی ہی نہیں تھی لیکن بڑے اگر ایک دفعہ لڑ پڑے تو پھر ان کا ملنا بہت مشکل بات ہے۔ اس لئے بچوں کی لڑائی کو اتنی اہمیت نہیں دینی

Marfat.com

چاہیے کہ بات بڑوں کی لڑائی تک پہنچ جائے۔

(۳) بڑوں میں سے اگر ایک سے رنجش ہو جائے تو اس کا اثر پورے خاندان پر پڑتا ہے۔ اس کے دوسرے لواحقین بھی بُرے لگتے ہیں اور دوسروں سے نفرت ہونے لگتی ہے حالانکہ ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا اگر کبھی کسی سے کوئی غلطی ہوگئی تو بس وہ شخص نظر میں کھٹکنے لگا اور اس کی اچھی عادتیں اور باتیں بھی اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہیں۔ وہ بھی اچھی نہیں لگتیں۔

(۴) بدگمانیاں سب سے زیادہ تباہ کن ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ عورتیں جب اکٹھی ہوتی ہیں تو عموماً دوسروں کی غیبت شروع کر دیتی ہیں یا اپنی ساس اور اپنے شوہروں کی بدخوئی کا تذکرہ کرتی ہیں اس طرح بات دوسروں تک پہنچتی اور خرابی کا باعث بن جاتی ہے۔ پھر ایک دوسرے کے خلاف بدگمانیاں شروع ہو جاتی ہیں ذرا کسی سے رنجش ہوئی یا کسی نے اسے رسماً کوئی بات کہہ دی تو دور کھڑی دوسری عورت یہ سمجھے گی کہ بس میرے خلاف باتیں ہو رہی ہیں اس طرح اس کے دل میں خواہ مخواہ بدگمانیاں پیدا ہو جائیں گی حالانکہ وہ اس کا ذکر نہیں کرتیں۔

(۵) لین دین میں بددیانتی یا دیر یا ہیر پھیر بڑے بڑے اختلافات کو جنم دیتی ہے اور پھر سنگین رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۶) سسرال اور میکے والوں پر ایک دوسرے کے مہمان بھی بعض اوقات ناگوار گزرتے ہیں اور ان پر کیا ہوا خرچ تکرار کا باعث بن جاتا ہے۔

(۷) جہیز کی کمی بیشی پر دونوں فریقین میں اکثر رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں حالانکہ میکے والے تو اپنی بیٹی کو دے رہے ہیں سسرال والوں کا کوئی قرض تو نہیں تھا جو انہیں اتارنا تھا پھر یہ اعتراض کیوں؟ کہ فلاں چیز نہ دی یہ خالص دنیا کا لالچ ہے اور اس پر ایسا بگاڑ پیدا ہوتا ہے کہ سسرال میں دلہن کو خواہ مخواہ طرح طرح کے طعنے سننے پڑتے ہیں اور وہ بے چاری بے قصور ہی نشانہ بن جاتی ہے۔

(۸) شادی بیاہ کے موقع پر اگر کوئی رسم ادھوری رہ گئی اور مرضی کے مطابق نہ ہوئی دولہا

Marfat.com

کو گھڑی نہیں ملی۔ دلہن کو پورا جہیز نہیں ملا۔ براتیوں کو مرغ پلاؤ نہیں ملا اور یہ سب عورتوں کی کمزوری ہے کہ اس قسم کی باتوں کو خواہ مخواہ اہمیت دیتی ہیں اور ان کے تذکرے کر کے ماحول کو خراب کرتی ہیں۔

(۹) بچپن کی عمر سے گزر کر جب آپ جوان ہو جاتی ہیں تو آپ کا جذبہ خودنمائی بڑھ جاتا ہے اور آپ کے اندر یہ خواہش کروٹیں لینے لگتی ہے کہ گھر والے آپ کی اہمیت کو تسلیم کریں اور آپ کے مشوروں کو قبول کریں لیکن عملاً ایسا نہیں ہوتا کیونکہ سسرال اور میکے والے دونوں ہی آپ کو محض ایک لڑکی تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ابھی ناتجربہ کار اور ناپختہ عقل ہیں لہٰذا آپ کی کون سنے بس جب آپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گھر والے آپ کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دیتے تو آپ سے اپنی یہ توہین برداشت نہیں ہوتی اس طرح دوسروں کی طرف سے آپ کے دل میں نفرت سی پیدا ہو جاتی ہے اور آپ بددل ہو کر احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

لیکن اگر آپ صبر و تحمل اور بردباری سے کام لیں اور اپنا کام جاری رکھیں اور جب دو چار مرتبہ آپ کی بات قابل قبول ثابت ہو جائے گی تو پھر خود بخود گھر والے آپ کو اہمیت دیں گے۔ اگرچہ ضبط و تحمل اس عمر میں کم ہی ہوتا ہے کیونکہ یہ تو طوفانوں کا زمانہ ہے لیکن اگر آپ اپنی بات منوانے پر اصرار کریں گی تو آپ کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔

(۱۰) سسرال والے اگر آپ کو کسی بات پر ٹوکتے ہیں تو یقین جانیئے ان کے دل میں آپ کے لئے ہمدردی ہوتی ہے جب ہی تو غلط کام ہونے کی وجہ سے آپ کو ٹوکتے ہیں وہ تو آپ کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور آپ کو ناگوار گزرتا ہے اس طرح پریشانیاں بڑھتی ہیں اور تعلقات بھی خراب ہوتے ہیں آپ سسرال والوں کے ٹوکنے کو ہمدردی سے سنیں اس پر عمل کریں اس طرح معاملہ بگڑنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ یاد رکھئے اگر آپ دوسروں کے مشوروں کا احترام کریں گی تو

Marfat.com

دوسرے بھی آپ کی رائے کو وزن دیں گے۔

(۱۱) حسد، بغض اور رقابت کے جذبے کو بڑھنے سے روکیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کسنا، چوٹیں کرنا، مذاق اڑانا اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانا گویا دوسرے کو ذلیل اور کمتر ثابت کرنا ہے اور جب آپ یہ حرکت کریں گی تو دوسرا اس سے بڑھ کر ایسا کرے گا اور پھر آپ کو ناقابلِ برداشت حالات سے گزرنا پڑے گا اس لئے مستقل مزاجی سے کام لیجئے اور اس قسم کے چھچھورا پن سے گریز کریں۔

(۱۲) لڑکی کا اصل گھر تو سسرال کا گھر ہے جہاں اسے زندگی گزارنی ہوتی ہے۔ اس لئے اسے اپنا گھر تصور کریں اور اپنے گھر میں سکون پیدا کرنے اور خوشی پھیلانے کی کوشش کریں تاکہ آپ خود بھی خوش رہیں اور گھر والے بھی خوش ہوں۔

(۱۳) ایسا ماحول پیدا کریں کہ سسرال والے یہ نہ کہہ سکیں کہ بہو نے آکر لڑکے کا دل پھیر دیا ہے آپ خود اپنے شوہر کو اس کے والدین کی خدمت اور خوشنودی کے لئے عملاً کام کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہیں بلکہ آپ دونوں میاں بیوی ان کے رتبے، حیثیت اور وقار کا خیال رکھیں۔

(۱۴) خرچ کی تنگی کی وجہ سے اکثر گھر میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور تحمل کی قوت بھی جواب دے جاتی ہے۔ شوہر بدمزاج ہو جاتا ہے ایسی صورت حال میں جتنا بھی ہو سکے ضروریات کو کم کریں اخراجات پر کنٹرول کریں۔

روایت میں آتا ہے کہ ابن آدم کے لئے تین چیزوں کے سوا کچھ حق نہیں ہے دینے کے لئے گھر، بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑا، کھانے کے لئے روٹی اور پانی۔

پس یہ ابتدائی ضروریات اگر پوری ہوتی رہیں تو غنیمت ہے اگر رزق کی فراوانی ہو تو جتنا چاہیں خرچ کریں لیکن فضول خرچی سے بھی بچیں اور صرف ان چیزوں پر خرچ کریں جن کے بغیر گزارہ ناممکن ہو اس سے شوہر کو پریشانی نہیں ہوگی اور سسرال کے گھر والے بھی ناراض نہ ہونگے۔

حدیث شریف میں آتا ہے ''میں نے جنت کا معائنہ کیا تو دیکھا کہ اکثر اس میں

Marfat.com

فقیر ہیں اور دوزخ کو دیکھا کہ اس میں زیادہ تر عورتیں ہیں اور اس کی وجہ یہ فرمائی کہ تم (عورتیں) ناشکری بہت کرتی ہو اگر کوئی کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی کمی اس سے ہو جائے تو وہ عورت ساری عمر کے احسانات اور سلوک پر پانی پھیر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ آج تک تم نے میرے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی۔

(۱۵) نکمی اور کم ظرف دلہنیں اکثر شکوہ کیا کرتی ہیں کہ جب میں بہو تھی تو مجھے اچھی ساس نہ ملی اور جب میں ساس بنی تو مجھے اچھی بہو نہ ملی لیکن اپنے اخلاق کا محاسبہ نہیں کرتیں کہ ہم کیا کر رہی ہیں اور ہماری زبان سے نکلی ہوئی باتیں کس قدر زہر پھیلا رہی ہیں۔

(۱۶) نوکرانیوں کے ساتھ فیاضی ہمدردی اور مہربانی کا سلوک کریں ورنہ ان سے بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

(۱۷) گھریلو معاملات میں صبرو استقلال کی اشد ضرورت ہوتی ہے آپ کے بزرگ آپ کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تو آپ کا رویہ بھی ویسا ہی نہ ہونا چاہیے بلکہ آپ ان کی زیادتیوں کو برداشت کر کے اپنی خامیوں کی طرف متوجہ ہوں اور ان کی اصلاح کریں عورت ویسے بھی جذباتی ہوتی ہے اس کیلئے دوسروں کی دھاندلی کا برداشت کرنا آسان نہیں لیکن اگر آپ اخلاق حسنہ کی مالک بننا چاہتی ہیں تو آپ کو اس کے لئے کوشش کرنا پڑے گی۔

(۱۸) انتقام لینے کی عادت کو یکسر ترک کر دیں ورنہ اس کا انجام اچھا نہ نکلے گا۔

(۱۹) موقع محل دیکھ کر بات کریں اور اس کے اچھے برے اثرات کو ذہن میں رکھیں۔

(۲۰) شہرت و خود پسندی، فضول خرچی، بناوٹ اور جھوٹے تکلفات سے پرہیز کریں کیونکہ یہ چیزیں آہستہ آہستہ زندگی کی خوشیوں کو گھن کی طرح کھا جاتی ہیں۔

(۲۱) ہر کسی کی جھوٹی سچی بات پر اعتبار نہ کر لیا کریں کانوں کا کچا کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ اللہ عزوجل آپ کو صبرو بردباری اور استقامت سے نوازے۔

Marfat.com

(۲۲) والدین، سسرال، شوہر، اولاد اور پڑوسی وغیرہ سے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے آپ اپنے فرائض کو بھی یاد رکھیں۔ اگر آپ صرف حقوق کی بات کریں گی تو انجام اچھا نہیں ہوگا لیکن اگر آپ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہیں تو آپ کے حقوق کوئی بھی ضائع نہیں کر سکتا بلکہ خوش دلی سے آپ کے حقوق آپ کو ملتے رہیں گے۔

(۲۳) اچھے پڑوسی نعمت ہیں اور اگر آپ خود اچھے پڑوسی بن کر دکھائیں تو انشاء اللہ عزوجل آپ کا پڑوسی بھی اچھے کردار کا ثبوت دے گا، پڑوسی سے لڑائی جھگڑا بہت بڑی لعنت ہے جس کی آگ میں جلنا بہت مصیبت ہے۔ ایک حدیث شریف میں فرمایا:

اگر تیرے ہمسائے تجھے اچھا کہتے ہیں تو تو واقعی اچھا ہے اور اگر ہمسائے کی رائے تیرے بارے میں خراب ہے تو تُو بُرا آدمی ہے۔

پڑوسی ایک دوسرے سے چیزیں مانگ کر چلاتے رہتے ہیں اس لئے اس سلسلہ میں بخل سے کام نہ لیں، بدگمانی سے بچیں اور دوسروں سے لی ہوئی چیزوں کو احتیاط سے استعمال کریں تاکہ اعتراض کا موقع نہ ملے۔

آج کل بد احتیاطی اور خیانت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اسے کوئی بُری بات ہی نہیں سمجھتا حالانکہ پڑوسیوں سے تعلقات خراب کرنے میں ان باتوں کا پہلا نمبر ہے۔ اگر پڑوسی خوشحال ہو تو عام طور پر اس سے حسد کیا جاتا ہے اور دوسرے غریب پڑوسیوں کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں نصیب اپنا اپنا، اور حقوق العباد کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں کو حقیر نہ جانیں خواہ وہ کیسا ہی ہو جب ہمارا یہ برتاؤ ہوگا تو ہمارے پڑوسی بھی بد دل نہ ہونگے بلکہ ان کے خلوص اور محبت میں اضافہ ہوگا اور وہ ہمارے دکھ سکھ کے ساتھ بن جائیں گے۔ (لڑکیاں شادی سے پہلے اور بعد)

Marfat.com

سوکن کے ساتھ اچھا سلوک

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میرے شوہر نے دوسری شادی کر لی ہے اور میں اپنی سوکن کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی، کیا میں اس کو جلانے کے لئے یہ کہہ سکتی ہوں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں چیز دی ہے حالانکہ خاوند نے نہیں دیا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اے خاتون! اللہ عزوجل سے ڈر (تجھے اللہ ﷻ کے سامنے کھڑا ہونا ہے) اور سوکن کے ساتھ اچھا سلوک کیا کر اور خاوند نے فلاں چیز نہیں دی اور تو کہے کہ مجھے دی ہے۔ یہ صریح جھوٹ اور بڑا گناہ ہے۔ (نسائی)

اگر تم سوکن کے ساتھ بُرے برتاؤ سے پیش آؤ گی تو اس میں اس کا کچھ نہ بگڑے گا تمہاری زندگی ہی تباہی میں پڑ جائے گی اس لئے کہ تمہارا خاوند تم سے ناراض رہے گا اور ہر حال میں تمہیں خاوند کو خوش رکھنا ہے البتہ تمہارا خاوند تمہارے حقوق میں کمی کرے تو تم اس کا مطالبہ کرسکتی ہو وہ بھی لڑنے جھگڑنے سے نہیں اس طرح اور ناچاکی ہوگی بلکہ محبت کے پیرانے میں طلب کرو۔ یہ حقیقت ہے کہ عورت میں فطری طور پر دل آویزی کے سامان موجود ہیں ناز وادا، شوخی و لطافت حُسن وصورت غرضیکہ ہر چیز دلربا اور بے ساختہ اپنی طرف متوجہ کرنے والی موجود ہے۔

پھر اگر عورت باطنی حُسن سے آراستہ و مزین ہو یعنی شیریں کلامی، اطاعت گزاری، خوش اخلاقی نیک کرداری اور عاداتِ حسنہ اس میں موجود ہیں تو نہایت آسانی سے خاوند کے دل کو تسخیر کرسکتی ہے۔

ان تمام باتوں کے باوجود میں تو یہ کہوں گا کہ تم صاحب ایمان ہو صاحب ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ جس بات کا حکم دیں اس پر عمل کریں اور جس امر سے منع فرمائیں اس سے دور رہنا چاہیے۔ خصوصاً اس دور میں سخت شدید ضرورت

Marfat.com

ہے کہ ہم اپنی ایمانی طاقت کو بیدار کریں۔

بلا مجبوری طلاق کا سوال اُٹھانے والی پر جنت حرام ہے

بہت سی عورتیں مزاج کی تیز ہوتی ہیں بات بات پر مرد سے لڑ پڑتی ہیں جو حقوق واجب نہیں ان کا بھی شوہر سے مطالبہ کرتی ہیں وہ پورا نہیں کرتا تو منہ پھلاتی اور اکڑ کر بیٹھ جاتی ہیں شوہر کی ناشکری کرتی رہتی ہیں، شوہر کوئی بات کہے تو طلاق کی بات سامنے لے آتی ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت بغیر کسی مجبوری کے اپنے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شوہروں سے علیحدگی چاہنے والی اور خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں نفاق والی عورتیں ہیں۔ (ترمذی)

اللہ ﷻ نے مردوں کو عورتوں کی طرف اور عورتوں کو مردوں کی طرف محتاج بنایا ہے۔ فطری طور پر بیاہ شادی کرنے پر مجبور ہیں شریعت مطہرہ نے انسان کے فطری تقاضوں کو پامال نہیں کیا بلکہ ان کی رعایت رکھی ہے۔

انہیں تفصیلات کے پیش نظر جب کسی مسلمان مرد کا کسی مسلمان عورت سے نکاح ہو جائے تو اس کے بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہنے نبھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کبھی کبھار فریقین میں سے کسی کو طبعی طور پر ایک دوسرے کی جانب سے کچھ ناگواری ہو جائے تو نفس کو سمجھا بجھا کر درگزر سے کام لیتے ہیں نبھا کرنا ضروری ہے۔

مردوں کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کئی طرح سے سمجھایا ایک حدیث میں ارشاد ہے کوئی مرد کسی مومن عورت سے بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی کوئی خصلت ناگوار ہو گی تو دوسری خصلت پسند آ جائے گی۔ (مسلم)

Marfat.com

اور عورتوں کو تعلیم دی ہے کہ طلاق کا سوال نہ اُٹھائیں نبھانے کی کوشش کریں۔

جب کہیں دو چار برتن ہوتے ہیں تو آپس میں ضرور کھٹکتے ہیں ایسے ہی جب دو آدمی ایک ساتھ رہتے ہیں تو کبھی کچھ نہ کچھ ناگواری کی صورت سامنے آ ہی جاتی ہے اگر صبر نہ کیا جائے اور ناگواری کے سہنے کا مزاج نہ بنایا جائے تو آپس میں نبھا نہیں ہوسکتا اور آئے دن چھوٹ چھٹاؤ کا سوال ہوتا رہے گا اور طلاق کے بعد بچے الگ ویران ہوں گے، ہر ایک کو اپنے لئے الگ الگ جوڑا تلاش کرنا ہوگا۔

مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

طلاق وہ چیز ہے کہ جو شوہر کی زبان سے مذاقاً نکل جانے سے بھی اثر کر جاتی ہے۔ تاجدار مدینہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”تین چیزیں ایسی ہیں جن میں اصلی نیت اور مذاق دونوں برابر ہیں۔ (۱) نکاح (۲) طلاق (۳) رجوع کر لینا (طلاق رجعی کے بعد۔ ابو داؤد)۔ طلاق کے بعد جب فریقین کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو پچھتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے طلاق کی نیت سے طلاق نہیں دی اور بہت غصہ میں تھا یا عورت حمل سے تھی یا اس کی ناپاکی کا زمانہ تھا اور یہ بات اس لئے ذکر کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک غصہ میں یا حالت حمل وحیض میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حالانکہ طلاق کا تعلق زبان سے ہے جب زبان سے طلاق نکلے گی واقع ہو جائے گی۔ شوہر غصہ میں ہو یا رضامندی میں اور عورت حمل سے ہو یا ناپاکی کے ایام میں ہو بہر حال طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

طلاق کے دیگر مسائل: میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات کو آئندہ زندگی میں توڑنے کا نام طلاق ہے کیونکہ طلاق کا مطلب کھولنا اور توڑنا ہے لہٰذا نکاح کی پابندی سے میاں بیوی میں جو تعلق پیدا ہوا تھا اسے ختم کرنا طلاق ہے۔

یاد رکھیے! طلاق کو اللہ عزوجل نے جائز قرار دینے کے ساتھ ساتھ ناپسند بھی فرمایا ہے مگر جب حالات ایسے ہی ہو جائیں کہ بغیر طلاق دیئے گزارہ ہی نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ طلاق دے دی جائے طلاق کے سلسلہ میں اور اس کے احکام پر ایک سورہ طلاق موجود ہے اس

Marfat.com

سورت کی آیات میں جو قواعد مقرر کئے گئے ہیں وہ مختصراً یوں ہیں۔

(۱) ایک یا دو طلاق کی صورت میں عدت کے اندر شوہر کو رجوع کا حق رہتا ہے اور عدت گزر جانے کے بعد وہی مرد و عورت پھر نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اس کے لئے حلالہ کی کوئی شرط نہیں۔

(۲) ایک مرد زیادہ سے زیادہ اپنی بیوی کو تین طلاق دے سکتا ہے۔

(۳) اگر مرد تین طلاق دے دے تو عدت کے اندر رجوع کا حق ساقط ہو جاتا ہے اور دوبارہ نکاح بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس عورت کا نکاح کسی اور مرد سے نہ ہو جائے اور وہ بھی اپنی مرضی سے اس کو طلاق نہ دے دے۔

(۴) مدخولہ عورت جس کو حیض آتا ہو اس کی عدت یہ ہے کہ اسے طلاق کے بعد تین مرتبہ حیض آ جائے۔

(۵) ایک یا دو طلاق کی صورت میں اس عدت کے معنی یہ ہیں کہ عورت ابھی تک اسی شخص کی زوجیت میں ہے اور وہ عدت کے اندر اس سے رجوع کر سکتا ہے۔

(۶) لیکن اگر مرد تین طلاق دے چکا ہے تو یہ عدت رجوع کی گنجائش کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف اس لئے یہ ہے کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے عورت کسی اور شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔

(۷) ایسی عورت جسے ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دی جائے تو اس کے لئے کوئی عدت نہیں ہے وہ چاہے تو طلاق کے بعد فوراً نکاح کر سکتی ہے۔

(۸) جس عورت کا شوہر مر جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ طلاق کے سلسلے کے ان قوانین میں کسی کو منسوخ کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں ہے اس لئے کہ یہ اٹل قانون الٰہی ہے۔

سوگ اور نوحہ کا بیان

(۱) نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین

Marfat.com

کہتے ہیں سب کے نزدیک حرام ہے یونہی واویلا، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا، ایڑیاں رگڑنا یہ سب زمانہ جاہلیت کے کام ہیں اور سخت حرام۔ (عالمگیری)

اور سوگ تین دن سے زیادہ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔

(۲) آواز سے رونا منع ہے ہاں محض آنسو رواں ہوں تو جائز ہے۔

(۳) شوہر کی موت یا طلاق بائن کی عدت میں عاقلہ بالغہ مسلمان عورت پر جو سوگ واجب ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ عورت زینت کو ترک کردے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے، جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون یونہی کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیرو، یا گلابی، دھانی، چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں زینت پائی جاتی ہے ان میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔

عورت پر واجب ہے کہ ان سب چیزوں کو زمانہ عدت میں چھوڑے رکھے۔

(درمختار، عالمگیری وغیرہ)

(۴) عذر اگر واقعی ہو تو اس کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کرسکتی ہے مگر اس حال میں اس کا استعمال زینت کے مقصد سے نہ ہو مثلاً دردِ سر کی وجہ سے تیل لگاسکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے نہ لگانے سے دردِ سر ہو جائے گا تو لگانا جائز ہے یونہی دردِ سر کے وقت کنگھا کرسکتی ہے مگر اس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں ادھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے تو سرمہ لگاسکتی ہے یا خارش ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے یا اس کے پاس اور کپڑا نہیں

Marfat.com

ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا تو یہی پہن سکتی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت بقدر ضرورت ہے۔ ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہے تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اسی وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

(۵) عدت کے اندر عورت چارپائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔ (بہارِ شریعت)

(۶) کسی قریبی رشتہ دار کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو اس سے منع بھی کر سکتا ہے۔ (ردالمختار)

بیماری اور تکالیف کے فضائل

(۱) ہمارے آقا میٹھے مصطفیٰ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے "مسلمان کو جو بھی تکلیف، اذیت، اندیشہ، غم اور جلال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھ جائے اللہ ﷻ ان تکالیف کے سبب اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲) ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رات اپنی زوجہ محترمہ سے پانی طلب کیا جب وہ لائیں تو ان کی آنکھ لگ چکی تھی۔ وہ پانی لئے سرہانے کھڑی رہیں صبح جب ان کی آنکھ کھلی تو بیوی کو سرہانے پاکر بہت خوش ہوئے فرمایا مانگ کیا مانگتی ہے؟ عرض کیا، میں نے جو کچھ کیا وہ میرا فرض اگر آپ اس کا معاوضہ دینا چاہتے ہیں تو مجھے طلاق دے دیں۔ بات بڑھ گئی اور طے پایا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ سے اس کا فیصلہ کراتے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں بارگاہ رسالت ﷺ کی طرف چل دیئے۔ اثنائے راہ ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید ٹھوکر لگی اور ان کا پاؤں مبارک ٹوٹ گیا۔ ان کی زوجہ محترمہ نے کہا میرے سرتاج گھر لوٹ چلئے۔ اب مجھے طلاق نہیں چاہیے۔ آپ ہی نے مجھے سرکار ﷺ کا یہ فرمان مبارک سنایا تھا کہ اللہ

Marfat.com

عزوجل جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ میں آپ کی زوجیت میں برسوں سے ہوں مگر آج تک آپ کو کوئی مصیبت نہیں پہنچی تھی۔ (یعنی آپ نہ کبھی بیمار ہوئے نہ زخمی) لہٰذا میں گھبرا گئی تھی کہ شاید اللہ ﷻ آپ کے ساتھ محبت نہیں کرتا۔ اب جبکہ آپ کی ٹانگ شدید زخمی ہو گئی ہے تو میرے دل کو ڈھارس بندھ گئی ہے کہ اللہ ﷻ آپ سے ضرور محبت کرتا ہوگا۔

(۳) تاجدارِ مدینہ ﷺ حضرت سیدتنا ام السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہے۔ عرض کی بخار آ گیا ہے۔ اللہ ﷻ اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو بُرا مت کہو یہ گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (ابن ماجہ)

(۴) ایک دراز قد صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کا رنگ کالا تھا۔ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے مرگی ہے جب دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے۔ لہٰذا میرے لئے دعائے شفا فرما دیجئے۔

پیارے آقا ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو تیرے لئے دعا کر دوں کہ تندرست ہو جائے۔ اس نے عرض کی میں صبر کروں گی بس اتنی دعا فرما دیجئے کہ جب دورہ پڑے تو میری بے پردگی نہ ہو۔ پیارے آقا ﷺ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ (بخاری)

(۵) سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ایک رات بیمار رہا، صبر کیا اور اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔

(۶) حدیث پاک میں یہ مضمون ہے کہ بروز قیامت جب اہل بلا یعنی جو دنیا میں بیمار، تنگدست اور طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا رہے ہونگے جب ان کو ثواب تقسیم کیا جا رہا ہوگا۔ اس وقت وہ لوگ جنہیں دنیا میں آسائش کی زندگی نصیب

Marfat.com

ہوئی تھی، انہیں بڑا افسوس ہوگا اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہماری کھال کو قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا مگر ہمیں بھی یہ ثواب مل جاتا جو آج اہل بلا کو دیا جا رہا ہے۔

(۷) حضرت سیدنا ضحاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان ہے۔ جو چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا پریشانی میں مبتلا نہ ہو اس کے لئے اللہ ﷻ کے یہاں کوئی بھلائی نہیں۔ (مکاشفۃ القلوب)

میرے پیار بخت بیدار! دیکھا آپ نے؟ بیماری اور آفت کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی برکت سے اللہ ﷻ بندے کے گناہ مٹاتا ہے اور درجات بڑھاتا ہے۔ لہٰذا آپ پریشان نہ ہوں مرض ہو یا زخم، ذہنی ٹینشن ہو یا گھبراہٹ نیند کم آتی ہو یا نفسیاتی امراض، گھریلو ناچاقی ہو یا خاندانی نااتفاقی، اولاد کے سبب غم ہیں یا کاروبار کا صدمہ، ان تمام مصائب پر ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا بہر حال ہر صورت میں صبر و شکیبائی سے کام لیں کہ بے صبری اور شکوہ و شکایت کرنے سے تکلیف تو جاتی نہیں اُلٹا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

یاد رکھئے سب سے خطرناک بیماری کفر کی ہے اور گناہوں کی بیماری بھی تشویش ناک ہے۔

(۸) حضرت سیدنا شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ ایک بزرگ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے پر تشریف فرما تھے، ان کے پاؤں مبارک کو چیتے نے کاٹ لیا تھا اور زخم بے حد خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ لوگ جمع تھے اور ان پر رحم کھا رہے تھے۔ وہ فرماتے تھے کوئی تشویش کی بات نہیں یہ تو مقام شکر ہے کہ مجھے جسمانی مرض ملا۔ اگر میں گناہوں کے مرض میں مبتلا ہو جاتا تو یہ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک صورت ہوتی۔

Marfat.com

باب پنجم:

زمانہ حمل کی احتیاط وتدابیر

(۱) حمل کے زمانہ میں عورت کو اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی ثقیل غذائیں نہ کھائے جس سے قبض پیدا ہو جائے اور اگر پیٹ میں ذرا گرانی معلوم ہو تو ایک وقت کھانا بالکل نہ کھائیں یا کم کھائیں بلکہ صرف شوربہ گھی ڈال کر پی لیں یا منقیٰ تین تولہ کھالیں۔

(۲) حاملہ کو چاہیے کہ چلنے پھرنے کی عادت رکھے کیونکہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے سستی بڑھ جاتی ہے اور معدہ خراب ہو کر قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے رفع قبض کے لئے روغن بادام یا مربہ ہرڑ یا گلقند تین تولہ کھلائیں کوئی تیز دوا دست لانے والی ہرگز نہ کھلائیں۔

(۳) اگر حاملہ کو قے آنے لگے جو کہ عموماً دوسرے مہینے سے شروع ہو کر چوتھے مہینے تک رہتی ہے جس کے لئے علاج کے لئے چنداں ضرورت نہیں ہوتی البتہ اگر اس قدر شدت کر جائے کہ حاملہ کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مربہ آملہ، زرشک اور لاچئی خورد اور صندل وغیرہ ساتھ کوٹ کر ملا دیں آلو بخارا منہ میں رکھنے کی ہدایت کریں پودینہ کی چٹنی بھی مفید ہے۔

(۴) حاملہ کو چاہیے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ پڑے اور نہ دوڑ کر چلے اور نہ ہی اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ نہ اُترے اور سیڑھی پر دوڑ کر نہ چلے بلکہ آہستہ آہستہ چڑھے غرض اس کا خیال رکھے کے پیٹ زیادہ نہ ہلے نہ بھاری وزن اُٹھائے نہ سخت محنت کا کام کرے نہ خوشبو زیادہ سونگھے۔

(۵) اگر حاملہ کو حمل کی حالت میں خون آنے لگے تو اس کو روکنے کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔ گل ارمنی، طباشیر، کہربا شمعی، چھپا گوند، گیرو، سنگجراحت، پھٹکری پھلا کی ہوئی، دم الاخوین، مازو سبز، گوند کتیرا، نبات سفید تمام ادویہ برابر وزن لیکر کوٹ

Marfat.com

چھان کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: 6 ماشہ سے 1 تولہ تک یا حسب ذیل خیساندہ سے دیں۔

حب آلاس، جڑ انجبار، تخم خرفہ ہر ایک تین ماشہ کو ایک پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان لیں اگر یہ دوا بروقت تیار نہ ہو تو بازار سے قرص کہربا پنسار سٹور سے حاصل کر کے استعمال کریں اگر آرام نہ آئے ہو تو فوری طور پر کسی مقامی طبیب سے رجوع کریں۔

(۶) اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس عورت کو چار مہینے تک پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز رکھے بوجھ وغیرہ اور زیادہ مشقت سے بچے اگر حمل گرنے کے کچھ آثار ظاہر ہوں مثلاً پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے تو فوراً اپنے مقامی طبیب سے رجوع کریں۔

(۷) اگر حاملہ کی بھوک بند ہو جائے تو مٹھائی اور مرغن غذائیں چھڑا دیں اور سادہ غذائیں استعمال کرے۔ اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو جوارش کمونی یا حب کبد نوشادری حسب حالات کھلائیں تیز دواؤں کے استعمال اور انجکشن سے بچنا بہتر ہے بہر حال اس دوران علاج سے احتیاط کو مقدم جانیے۔

(۸) حاملہ عورت کو شوہر کے پاس نہیں ہونا چاہیے خصوصاً چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ حاملہ کے امراض کے متعلق میری کتاب "سنتیں اور ان کی برکتیں کے صفحہ 348 سے 353 تک استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(۹) حاملہ کو جب نواں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے اور کرانے کی ضرورت ہے تاہم اس ادوار میں حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہے لہٰذا درجہ ذیل تدابیر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

روزانہ گیارہ عدد بادام مصری پیس کر چٹائیں اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو سفوف بنا کر رکھ لیں اور دو تولہ روزانہ کھلائیں دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پلائیں

Marfat.com

اور مکھن بھی کھلائیں کہ ان کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے پھلوں میں سے سیب وغیرہ مفید ہے۔

(۱۰) پیدائش کے وقت کسی سمجھدار دائی یا لیڈی ڈاکٹر کو ضرور بلانا چاہیے اناڑی دائیوں کی غلط تدابیروں سے اکثر زچہ اور بچہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔

(۱۱) پیدائش کے بعد زچہ کے بدن پر چند دنوں تک تیل کی مالش کرائی جائے جیسا کہ پرانا طریقہ ہے۔

دعاؤں کی کثرت کرے: حاملہ عورت کو چاہیے کہ اپنے بچے کے لئے خوب کثرت سے دعا کرے کہ دعاؤں سے تقدیریں پلٹ جایا کرتی ہیں نیز ماں باپ کی دعائیں بچوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں کہ ماں کی دعاؤں سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

ترجمہ: ''اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے دے، ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دُعا سننے والا''۔ (آل عمران 38)

ایک بہت بڑے بزرگ جو کہ اپنے دور کے محدثین کے امام اور زہد وعبادت میں سب سے آگے تھے انہوں نے فرمایا کہ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ جس زمانہ میں تم حالتِ حمل میں تھے۔ امام قیس بن حمزہ کی مجلس درس قائم ہوتی میں نے تمہارے والد سے دس دن تک اس میں حاضری اور شرکت کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی۔ دسویں دن جب آخری مجلس ہوگئی تو امام قیس بن حمزہ نے حاضرین سے کھڑے ہونے کو کہا سب کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑی ہوگئی اس کے بعد انہوں نے دُعا شروع کی، میں نے اس وقت دُعا کی کہ مجھے عالم لڑکا عطا ہو۔ گھر آکر خواب دیکھا کہ ایک آدمی نے میرے پاس آکر کہا کہ تم کو خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعائیں سن لیں اور جو لڑکا دیا وہ عالم ہوگا۔ (کامیاب ماں)

اس لئے ماں کو چاہیے کہ زمانہ حمل میں خوب دعائیں کرے نیز یہ بھی پتا چلا کہ نیک اجتماعات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

Marfat.com

لہٰذا اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ اپنے اپنے شہر میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جا کر دُعا کیا کریں۔

بچے کے کان میں اذان دینا: بچے کے والدین پر یہ حق ہے کہ ولادت کے بعد سب سے پہلے اس کے کانوں کو اور کانوں کے ذریعے اس کے دل و دماغ کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور تاجدار مدینہ ﷺ کے پیارے نام اور شہادتِ توحید ورسالت اور ایمان ونماز کی دعوت و پکار سے آشنا کریں۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن ابورافع اپنے والد (ابورافع) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ "میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر سے پیدا ہوئے نماز کی اذان جیسی اذان کہی"

امام حسن سے روایت ہے کہ جس بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے تو اسے انشاء اللہ ام الصبیان کی بیماری نہیں ہوتی یا دور ہو جاتی ہے۔
(شعب الایمان بیہقی)

بہارِ شریعت میں مذکور ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے۔ (بہارِ شریعت حصہ 15 ص 590)

اذان دینے کا طریقہ: حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ:

جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔

بہت لوگوں میں رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان واقامت کہی جائے۔
(بہارِ شریعت حصہ 15 ص 590)

Marfat.com

تحنیک: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا طریقہ تھا کہ ان کے گھر جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے خدمت اقدس ﷺ میں لاتے۔ حضور رحمت عالم ﷺ کھجور اپنے مبارک منہ میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تحنیک کہتے ہیں۔

اس طرح لعاب دہن مبارک کی برکتیں بچے کو حاصل ہو جائیں اور سرکار ﷺ کی رحمت بار دعاؤں سے بھی مالا مال ہو جاتے جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے آپ ﷺ ان کو برکت کی دعا دیتے اور گھٹی دیتے۔ (صحیح مسلم شریف جلد 6 ص 503)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں حاملہ تھیں حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام ان کے پیٹ میں تھے حضرت اسماء کہتی ہیں کہ جب میں مکہ سے نکلی تو پورے دنوں سے تھی پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں ٹھہری اور قباء میں میں نے حضرت عبداللہ کو جنم دیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیا پھر آپ ﷺ نے کھجوریں منگوائیں ان کو چبایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور جو چیز ان کے پیٹ میں سب سے پہلے داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا پھر آپ نے ان کو کھجور کی گھٹی دی ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے بچے تھے جو ہجرت کے بعد مسلمانوں میں پیدا ہوئے۔ (حوالہ مذکورہ)

تحنیک کا مطلب ہے کہ چھوہارہ چبا کر بچے کے تالو میں چپکا دیا جائے اور یہ مستحب ہے کہ جب بچہ پیدا ہو علماء مشائخ صالحین میں سے کسی کی خدمت میں پیش کیا جائے اور وہ کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں۔

(نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 5 ص 430)

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! تحنیک میں حکمت یہ ہے کہ اس میں ایمان کی نیک فال ہے کیونکہ کھجور اس درخت کا پھل ہے جس کو سرور کونین ﷺ نے مومن اور اس کی حلاوت سے تشبیہ دی ہے خصوصاً تحنیک کرنے والا اہل فضل علماء اور صالحین میں سے ہو

Marfat.com

کیونکہ سب سے پہلے ان حضرات کے تھوک کا حصہ نومولود کے پیٹ میں پہنچتا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اس کی حکمت یوں بیان فرماتے ہیں کہ چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوتِ اخلاق کی فال حسن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص 46 غیر تخریج)

(اس عمل کی یہ حکمت ہے) تا کہ سب سے پہلے بچے کے منہ میں مقبول الٰہی کا لعاب اور شیرینی پہنچے پہلی غذا کا بچے پر بڑا اثر ہوتا ہے۔

بزرگان دین بزرگوں سے دلواتے ہیں، اہل مدینہ خوش نصیب تھے کہ ان کے نومولود بچوں کو پہلے حضور ﷺ کی گود، آپ ﷺ کی دعا اور لعاب بھی نصیب ہوتا تھا ہم تو مدینہ کی گلیوں کو ترستے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد 6 ص 8)

بچے کا سر منڈوانا اور اس کے عوض چاندی صدقہ کرنا

بچے کا والدین پر ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے پیدائشی بال مونڈے اور اس کے عوض چاندی صدقہ کرے کہ یہ عمل حدیث پاک سے ثابت ہے۔ نیز سرکارِ مدینہ ﷺ نے اپنے پیارے نواسوں کے لئے حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کی اور فرمایا اے فاطمہ! ان کا سر مونڈ کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو تو ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھا۔

(جامع ترمذی جلد اول ص 756)

امام مالک اپنی کتاب مؤطا میں جعفر بن محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت زینب وحضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سروں کے بال کا وزن کرا کر اتنی مقدار میں چاندی صدقہ کی۔

بہرحال بچے کی پیدائش کے ساتویں دن اس کے بال مونڈ دینے چاہئیں اور ان

Marfat.com

بالوں کے وزن کے برابر چاندی غریبوں اور مسکینوں میں صدقہ کر دینی چاہیے۔ ایسا کرنا پیارے آقا علیہ السلام کی سنت ہے نیز اس میں بہت سے فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

(۱) سر کے بال مونڈنے میں صحت و طب کے لحاظ سے یہ فائدہ ہے کہ بچے کا سر مونڈنے سے اسے قوت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) سر کے مسامات کھل جاتے ہیں۔

(۳) ساتھ ہی اس میں نگاہ اور سماعت اور سونگھنے کی قوت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(۴) بچے کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے سے معاشرے میں باہمی امداد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۵) اس سے حاجت مندوں کی ضرورت پوری ہوگی۔

(۶) آپس میں تعاون، امداد اور رحم کھانے کی فضا پیدا ہوگی۔

عقیقہ: بچے کی پیدائش چونکہ ماں باپ بلکہ پورے خاندان کے لئے مسرت شادمانی کا پیغام لاتی ہے اور اسلام میں ہر خوشی کا نعمت کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا اس زبردست نعمت پر بھی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کا اسلامی طریقہ ہے وہ یہ کہ اس بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ اہل کتاب یہود بلکہ عرب کے لوگ بھی اسلام سے پہلے اپنے بچوں کا عقیقہ کرتے تھے نیز حضور نبی کریم علیہ السلام نے بھی عقیقے کا حکم فرمایا جیسا کہ سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے بچے کے ساتھ عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی دور کرو۔ (جامع ترمذی جلد اول ص 754)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے عقیقہ کے طور پر قربانی کرنا چاہے تو عقیقہ کی قربانی لڑکے کے لئے دو بکریاں اور دختر کے لئے ایک بکری ہے۔ (ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں جو نو زائیدہ بچے کی طرف سے خدا تعالیٰ کے شکر میں ذبح کیا جاتا ہے اگر کسی وجہ سے ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکے تو چودھویں یا

Marfat.com

اکیس تاریخ جب ممکن ہو کر دینا چاہیے۔

عقیقے کا جانور اور شرعی مسائل: ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک، اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ" (جامع ترمذی جلد 1 ص 754)

یعنی یہ ضروری نہیں کہ لڑکے کے عقیقہ کے لئے نر بکرے چاہئیں اور لڑکی کے عقیقہ کے لئے مادہ بکری ضروری ہے، بلکہ لڑکے کے لئے مادہ بکری اور لڑکی کے لئے نر بکرے ذبح کیے جا سکتے ہیں، یہ بھی درست ہے کہ لڑکے کے لئے ایک نر بکرا اور دوسری مادہ بکری ذبح کر دی جائے۔

نیز عقیقے میں بکری کا ہونا ضروری نہیں، بلکہ بکرا، چھترا، دنبہ، اونٹ، گائے، بیل اور بھینس وغیرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکی کے لئے ایک حصہ اور لڑکے کے لئے دو حصے کافی ہیں یعنی ساتھ حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

عقیقہ کا جانور انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لئے ہوتا ہے۔

(۱) اس کا گوشت فقراء عزیز و اقارب و دوست احباب کو کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب جائز صورتیں ہیں۔

(۲) اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہوتا ہے۔

عقیقے کا گوشت بانٹنے کا مستحب طریقہ

عقیقے کا گوشت بانٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ سر اس جانور کا بال مونڈنے والے کو دیں اور ایک ران دایہ کو دیں اس کے بعد باقی گوشت کے تین حصے کر دیں ایک حصہ فقیروں، محتاجوں کو دو حصے اقرباء اور ہمسایگان کو تقسیم کریں۔

بعض کا یہ قول ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں، باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقراء کا، ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں۔ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی نہ کھائیں یہ محض غلط

Marfat.com

ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

ختنہ: بچے کی پیدائش کے بعد والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کا ختنہ کرائیں کیونکہ یہ چیز فطرت میں داخل ہے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت سے ہیں۔

(۱) ختنہ کرنا (۲) موئے زیر ناف مونڈنا (۳) مونچھیں کم کرنا

(۴) ناخن تراشنا (۵) بغل کے بال اکھیڑنا (مسلم جلد 1 ص 915)

ختنے کا وقت: بہتر یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں روز جب سر کے بال مونڈے جارہے ہوں تو ساتھ ہی ختنہ بھی کروادیا جائے کیونکہ شیرخوارگی کی عمر میں ختنہ کروا دینا حیاء کے زیدہ قریب ہے۔

تاجدار مدینہ ﷺ نے ساتویں روز حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ختنہ کروایا۔

بچے کا اچھا نام رکھنا: اللہ تبارک وتعالیٰ جب ماں کو اولاد کی پیاری نعمت سے نوازے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کا اچھا سا اسلامی نام رکھے، کیونکہ ماں باپ اپنی اولاد کو جو تحفہ دیتے ہیں اس میں اس کا اچھا نام پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جو زندگی بھر اس کے ساتھ رہتا ہے بلکہ یہاں تک کہ اسی نام سے میدانِ قیامت میں کائنات کے خالق و مالک کے دربار میں بھی اس کی پکار ہوگی۔

حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو"۔

چنانچہ یہ ہر بچے کا حق ہے کہ اسے اچھے سے اچھا اسلامی نام دیا جائے۔ بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ باپ پر ہر

Marfat.com

بچے کا یہ حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور حسن ادب سے آراستہ کرے۔

(بہار شریعت حصہ 16 ص 117)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں"۔ (جامع ترمذی جلد 2 ص 229)

عبداللہ و عبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا گیا ہے بجائے عبدالرحمٰن کے اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت حصہ 17 ص 590)

انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھنا: حضرت ابو وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن نام بہت پسند ہیں خود سرکارِ مدینہ ﷺ نے بھی اپنے ایک صاحبزادے کا نام "ابراہیم" رکھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو کھجور کی گٹھلی دی۔ (صحیح مسلم جلد 6 ص 502)

جس نے بچہ کا نام کسی نبی کے نام پر رکھا تو جائز ہے۔ سعید بن میتب نے کہا کہ نبیوں کے نام اللہ عزوجل کو محبوب ہیں۔ (تفہیم البخاری جلد 9 ص 448)

دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں سے طلب کرو"۔

Marfat.com

انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دین کے ناموں پر نام رکھنا بہتر ہے اُمید ہے کہ ان کی برکت بچے کے شامل حال ہو۔
(بہارِ شریعت حصہ 16 ص 590)

اسی طرح بچیوں کے نام امہات المومنین اور دیگر صالحات کے نام پر رکھنے چاہئیں۔ (بہارِ شریعت ص 16)

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر نام رکھنا: حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ کے نام پر نام رکھنا جائز بلکہ بہتر ہے لہٰذا بچوں کا نام رکھتے وقت محمد یا احمد رکھ سکتے ہیں اگر یہ کسی نام کے ساتھ ملا کر رکھیں تو بہر حال رکھنا چاہیے کہ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملنے سے معنی درست رہنے چاہئیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں تو ابو القاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں''۔ (صحیح مسلم جلد 6 ص 493)

''محمد'' نام رکھنے کی فضیلت: ''محمد'' نام رکھنے کے بہت فضائل ہیں۔ ''محمد'' بہت پیارا نام ہے اس نام کی احادیث میں بڑی تعریف آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ بچہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا تجویز کیا جائے ایسا عموماً ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہو گی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں۔ (بہارِ شریعت حصہ 15 ص 590)

ابن عساکر ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام ''محمد'' رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

حافظ ابو طاہر نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سرکارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں بروز قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے حکم ہو گا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو جنت کا کوئی

Marfat.com

کام نہیں کیا، فرمائے گا جنت میں جاؤ میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

ابو نعیم نے حلیہ میں بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا۔

"مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا"۔

طبقات ابن سعد میں عثمان عمری مرسلاً راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں"۔

طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام "محمد" نہ رکھے تو وہ ضرور جاہل ہے۔ حاکم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔

بزاز نے ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ "میرے اور میرے بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام محمد رکھا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ نبیوں کے نام پر نام رکھنا موجب برکت ہے خصوصاً نام محمد کہ اس مبارک نام کے پایاں برکت بچہ کے دنیا و آخرت میں کام آتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص 47)

بُرے ناموں کو اچھے ناموں سے بدلنا: رسول اکرم ﷺ اگر کسی کا بُرا نام دیکھتے تھے تو اس کو بدل دیتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا پہلے نام برہ تھا۔ آپ نے اس کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا آپ اس کو ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برہ (نیکی) کے پاس سے گزر گیا۔ (صحیح مسلم جلد 6 ص 499)

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو مجھ سے حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی پارسائی بیان نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے زیادہ کون نیکوکار ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کہا پھر ہم اس کا نام کیا رکھیں۔ ”آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کا نام زینب رکھ دو“۔

(صحیح مسلم جلد 6 ص 499 تا 500)

ان احادیث میں بُرے اور ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کرنے کا بیان ہے نبی اکرم ﷺ نے بکثرت صحابہ کے اسماء کو تبدیل کیا اور نام بدلنے کی علت یا تو بدشگونی کا خوف ہے یا پارسائی کا اظہار ہے سو ایسا نام جس سے پارسائی کا اظہار ہوتا ہو یا اس نام سے بدشگونی کا خدشہ ہو اس نام کو بدل دینا چاہیے۔

اچھے نام رکھنے کی اہمیت: ناموں کا بچوں کی صلاحیتوں سے گہرا تعلق ہے اسی لئے بچوں کے نام بڑی سمجھداری اور سوچ کے بعد رکھنے چاہئیں نام شخصیت اور کردار کا آئینہ ہوتا ہے اس لئے جو نام بھی جس شخص کا ہوتا ہے اس کی ذات پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسلام نے جہاں تہذیب و اخلاق کے لئے اچھی راہ اختیار کی وہاں اسلام نے اس امر پر بھی زور دیا کہ اپنا نام ایسا رکھنا چاہیے جس میں اسلام کے عقائد اور اصولوں کی خلاف ورزی نہ ہو بلکہ ایسا نام ہو جس سے اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی اطاعت کی راہ نکلتی ہو۔

آجکل یہ ٹرینڈ Trend چل نکلا ہے کہ فلموں اور ڈراموں وغیرہ میں اداکاراؤں وغیرہ کے جیسے نام ہوتے ہیں ویسے بچوں کے نام رکھ لئے جاتے ہیں۔ یا اگر اچھا (اسلامی نام) رکھ بھی لیا تو بچوں کے (nick name) ایسے رکھے جاتے ہیں جس سے ان کی

Marfat.com

شخصیت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

بہر حال بچوں کے نام انبیاء کرام کے ناموں پر اور بچیوں کے نام امہات المومنین اور دیگر صالحات کے نام پر رکھنے چاہئیں نیز بُرے نام کو اچھے نام سے بدلنا پیارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بُرے نام بدل دیا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی جلد دوم ص 301)

پیدائش کے بعد بچوں کی احتیاط و تدابیر

(۱) پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیں پھر اس کے بعد سادہ پانی سے غسل دیں تو بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ نمک ملے ہوئے پانی سے بچہ کو تھوڑے دنوں تک نہلاتے رہیں تو یہ بچوں کی تندرستی کے لئے بہت مفید ہے۔ اور نہلانے کے بعد سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کے لئے بہتر ہے۔

(۲) بچوں کو دودھ پلانے سے قبل روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہد چٹا دیا کریں تو یہ بہت مفید ہے۔

(۳) بچوں کو خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں ان کا سرا اونچا رکھیں۔ سر نیچا اور پاؤں اونچے نہ ہونے دیں۔

(۴) پیدائش کے بعد بچوں کو ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں پر روشنی بہت تیز ہو کیونکہ تیز روشنی میں رہنے سے بچے کی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

(۵) جب بچے کا دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کچھ کھانے لگے تو بچے کو کوئی سخت چیز ہرگز چبانے کو نہ دیں بلکہ نہایت ہی نرم غذا دینی چاہیے تو جلد ہضم ہو جائے اور گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیں اور پھل وغیرہ بھی بچے کو کھلاتے رہیں نیز بچوں کو بار بار غذائیں دینی چاہئیں جب تک پہلی غذا ہضم نہ ہو جائے۔

Marfat.com

(۶) بچوں کو مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا چاہیے یہ دونوں چیزیں بچوں کی صحت کے لئے مضر اور نقصان دینے والی ہیں سوکھے اور تازہ میووں کا بچوں کو کھلانا بہت اچھا ہے۔

(۷) بچوں کی شیر خوارگی کی عمر دو سال ہے اگر خدانخواستہ ماں اور باپ دونوں چل بسیں تو اس کے دیگر ورثہ کو دودھ پلانے کا انتظام کرنا چاہیے۔ ماں بیماری اور نقاہت کی صورت میں عام دودھ سے بھی بچے کی نشو ونما کر سکتی ہے۔ اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ والدہ کے علاوہ دوسری عورت بھی بچہ کو دودھ پلا سکتی ہے اور رضاعی ماں کا درجہ بھی تقریباً حقیقی ماں کے برابر ہے۔

(۸) نیز ہر روز بچے کا ہاتھ، منہ، گلا، کان اور چڈھے وغیرہ کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل کے جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں۔

(۹) جب بچہ پیشاب پاخانہ کرے فوراً پانی سے دھلا دیا کریں خالی کپڑے سے پونچھنے پر اکتفا نہ کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور اگر موسم سرد ہو تو نیم گرم پانی استعمال میں لائیں۔

(۱۰) بچہ کو صاف ستھرا رکھیں گرمی میں اس کو نہلائیں اور سردی میں گرم پانی سے دوپہر کے وقت نہلائیں کہ اس سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

(۱۱) رات کے وقت روزانہ اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کریں۔

(۱۲) عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کبھی سپاہی سے ڈراتی ہیں تو کبھی اور ڈراؤنی چیزوں سے اس سے بچے کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

ماں کے دودھ کی اہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”ماں اپنے بچے کو پورے دو سال دودھ پلائیں“

(سورۃ بقرہ 232)

شیر خوار بچوں کے لئے ماں کا دودھ بڑی اہمیت رکھتا ہے یہ بے حد قیمتی تحفہ ہے جو

Marfat.com

ماں اپنے بچوں کو دیتی ہے اس کا کافی گہرا اثر دونوں کی صحت اور ان کے اعضاء کے نشونما پر پڑتا ہے اور کسی صورت میں بوتل کا دودھ ماں کے دودھ کا بدل نہیں ہوسکتا، ماڈرن خواتین کا یہ غلط طریقہ ہے کہ ان کا خود اپنا دودھ پلانا ایک قدم فرسودہ اور حیوانی طریقہ ہے جس کو وہ قدامت پرستی، جہالت اور غربت کی نشانی سمجھتی ہیں حالانکہ یہ فعل منشائے قدرت کے عین مطابق ہے جو رب کائنات ہر نومولود کے لئے اس مشینری کو جاری فرما دیتا ہے جس کے ہر بوند میں طاقت رحمت ومحبت ہوتی ہے ماڈرن ہیلتھ سائنس نے یہ ثابت کر دیا کہ نومولود کے ماں کے دودھ میں نہ صرف وافر غذائی اجزاء بلکہ بعض امراض کے لئے مدافعت کے طور پر ضروری ہارمون بھی ملتے ہیں۔ جو اس کی صحت اور نشوونما کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

بچوں کو دودھ پلانے پر ماں کو اجروثواب

(۱) رحمت کونین ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا، پھر جب (دو سال بعد) دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ نداء کرتا ہے کہ تیرے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے اب آگے جو کچھ کرے گی نئے سرے سے شمار ہوگا۔ (کنزالعمال)

پوڈر کے دودھ کی عاشق بہنیں اس حدیث پر توجہ فرمائیں۔

(۲) سید الانبیا ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عورت حالتِ حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (ثواب ومرتبے) میں ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگرانی کرنے والا کہ ہر جہاد کے لئے تیار رہتا ہے اور اگر یہ درمیان میں مرگئی تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (کنزالعمال)

(۳) مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جب تم اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور شوہر تم سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے کہ جیسے اللہ ﷻ کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب

Marfat.com

بیداری کرنے والے کو ملتا ہے اور اسے درو زہ پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان وزمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا........
اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

اس روایت سے شوہروں کو ناراض کرنے، بچوں کی پیدائش سے راہِ فرار اختیار کرنے، حسن و جمال کی خاطر سخت دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اپنے بچے کو پوڈر کے دودھ کے حوالے کرنے اور بچے کی خاطر رات میں اُٹھنے پر شکوہ شکایت کر کے ثواب ضائع کرنے والی مسلمان بہنیں ضرور اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔

بچے کو دودھ پلانے کا طریقہ

(۱) ماں کوشش کرے کہ باوضو ہو کر دودھ پلائے۔

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دودھ پلائے۔

(۳) دودھ پلانے کے دوران درود پاک کا ورد کرتی رہے۔

(۴) دودھ پلاتے ہوئے اپنے ذہن کو اچھی باتوں میں مشغول رکھے۔

(۵) ماں یہ سخت احتیاط رکھے کہ بچے کو دودھ پلاتے وقت گانا یا باجا سننے میں قطعاً مشغول نہ ہو، نیز ٹی وی وغیرہ اور بے حیائی کے مناظر دیکھنے میں مشغول نہ ہو کیونکہ بچے پر اس کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

گنج الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے اپنے اس لختِ جگر کو ہمیشہ باوضو ہو کر دودھ پلایا جس سے آپ کے رگ وریشہ میں عبادت و پاکیزگی سرایت کر گئی۔

اسی طرح ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بہت صاحب کمال تھا اور اللہ عزوجل کی معرفت میں بڑا مقام رکھتے تھے ان کے سامنے کسی نے ان کی تعریف کی تو انہوں

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ اس میں میری ماں کا کمال ہے کہ میری ماں نے مجھے ہمیشہ باوضو ہو کر دودھ پلایا..........

لوری: ماں اپنے بچے کو گود میں لے کر لوری دیتی ہے جس سے بچے کو نیند آ جائے۔ بعض نادان مائیں تو لوری دیتے ہوئے گانا گاتی ہیں یا جب وہ رو رہا ہو تو اس کو چپ کروانے کے لئے کچھ پڑھنا شروع کر دیتی ہیں۔ پس اس سے متعلق ماؤں کی خدمت میں عرض ہے کہ جب بچے کو سلانے کے لئے لوری دے یا جھولے میں جھلائے جو کلمے بے معنی خلاف شرع عورتوں میں عام ہیں نہ کہے بلکہ کلمات پاک کہے جیسے:

حَسْبِیَ رَبِّی جَلَّ اللّٰہُ   مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہُ
نُوْرِ مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ   لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور درود پاک پڑھے۔

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

اور لوری دیتے ہوئے ان کلمات کے پڑھنے کا بڑا اچھا اثر مرتب ہوتا ہے اور ان کی برکت سے بچہ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے پیارے صاحبزادے کو قرآن کی لوری دی، قرآن پڑھ پڑھ کر اپنے لال کو جھولے میں سلایا تو ان کا لختِ جگر بھی اتنا بہادر نکلا کہ نیزے پر بھی قرآن سنا دیا اور اپنی ماں سے لوری میں سنے ہوئے قرآن پاک کی لاج رکھ لی۔

بچے کو پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ رُخ نہ کریں

اپنے بچوں کو پیشاب، پاخانہ وغیرہ کراتے وقت قبلہ رُخ لے کر نہ بیٹھیں کیونکہ 45 ڈگری کے زاویے کے اندر اندر منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا حرام ہے لہٰذا ماؤں کو چاہیے کہ بچوں کو پیشاب پاخانے کے لئے قبلہ کی سمت نہ بٹھائیں کیونکہ بچوں کے اس عمل کا گناہ اس کو ہوگا جس نے ان کو بٹھایا ہے۔

Marfat.com

گھروں کے باتھ روم میں بھی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ فلش اس طرح ہو کہ نہ قبلے کی طرف منہ ہو اور نہ پیٹھ ہو اور نہ ہی 45 ڈگری درجے کے زاویے کے اندر ہو۔

لباس کیسا ہو؟: یہ فطری بات ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ایک ماں کو اولاد جیسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اپنے اس نونہال پر اپنے تمام ارمان پورے کرنا چاہتی ہے لہٰذا اس کا یہ بھی دل چاہتا ہے کہ وہ اپنے بچے کو اچھے سے اچھا لباس پہنائے اس کو آراستہ کرے، چنانچہ لباس کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ تاجدار انبیاء ﷺ کے تعلیم کیے گئے طریقے کے مطابق ہی ہو کہ جیسے سرکار مدینہ ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔

چنانچہ سرکار ﷺ نے سفید لباس پسند فرمایا ہے بلکہ اپنی امت کو بھی اس کی ترغیب دلائی ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف و شفاف ہوتے ہیں۔ نیز ایک روایت میں اس طرح بھی ہے۔

"اپنے بچوں کو سفید لباس پہناؤ"۔

"اولاد پیدا ہو تو اس کو نہلائیں اور سفید کپڑے میں لپیٹیں، اور زرد کپڑے سے بچائیں"۔ (عقیقہ کے احکام ص 33)

تاجدار مدینہ ﷺ کو کُرتا شریف بے حد پسند تھا۔ جیسا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

سرکار دو عالم ﷺ کو کُرتے سے زیادہ کوئی لباس پسند نہ تھا۔ (ابن ماجہ)

بہر کیف اپنے بچوں کو لباس پہناتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ بچوں کا لباس شروع ہی سے اسلامی طریقے کے مطابق ہو تا کہ بڑے ہو کر بچوں کی بھی یہی سوچ بنے لہٰذا اپنے بچوں کو اسلامی طریقے کے مطابق شروع سے ہی کُرتہ، پاجامہ پہنانے کا اہتمام کریں اور اگر کُرتے کے ساتھ ساتھ سر پر عمامہ شریف بھی سج جائے تو کیا بات ہے۔

Marfat.com

اور یہ سوچ اور ذہن آپ کو انشاء اللہ عزوجل ''دعوت اسلامی'' کے مدنی ماحول سے حاصل ہو گا الحمد للہ اسلامی بہنیں اپنے چھوٹے بچوں کو کرتا پاجامہ اور عمامہ شریف کا اہتمام فرماتی ہیں۔

اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار اجتماع کم و بیش ہر شہر میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی بہنیں اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کے لئے اس مدنی ماحول کے ساتھ ضرور منسلک ہو جائیں۔

پینٹ شرٹ نہ پہنائیں: بچوں کو پینٹ شرٹ وغیرہ انگریزی لباس پہنانے سے اجتناب کرنا چاہیے کہ چڈی شرٹ، پینٹ شرٹ وغیرہ غیر اقوام یعنی یہود و نصاریٰ کے ملبوسات ہیں جو بدقسمتی سے مسلمانوں میں عام ہو گئے ہیں جب ان کے لباس بچوں کو پہنائیں گے تو ایسا نہ ہو کہ ان کی محبت بچوں کے دلوں میں بیٹھ جائے۔

جاندار کی تصویر کے لباس نہ پہنائیں: ماں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو ایسے سوٹ ہرگز نہ پہنائیں جن پر جاندار وغیرہ کی تصاویر ہوتی ہیں کیونکہ جہاں جاندار کی تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ایک پیاری ماں کیوں یہ ظلم کرے کہ اپنے بچے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے دور رکھے۔

نیز انگریزی کالر نہ بنوائیں اور گندی لکھائی مثلاً Love Love me و دیگر الٹے سیدھے اسٹیکر نہ لگائیں۔

سادہ لباس پہنائیں: ماں کو چاہیے کہ بچے کو سادہ لباس پہنائے تاکہ بچے کے اندر بن ٹھن کر رہنے کی عادت پیدا نہ ہو اور وہ اسی کو ہی اپنا مقصد حیات نہ سمجھ لیں اور ماں اس کو سادے لباس کی ایسی عادت ڈال دے کہ وہ خود بڑا ہو کر فیشن اور جدید تراش خراش کے لباس کا دیوانہ نہ بنے بلکہ سادہ لباس کو پسند کرے جو باوجود قدرت اچھے کپڑے پہننا عاجزی کے طور پر چھوڑ دے اللہ عزوجل اس کو کرامت کا حلہ یعنی جنتی لباس پہنائے گا۔ (فیضان سنت)

کاش کہ ہمارے بچے اور ہم خود یہ فضیلت پانے میں کامیاب ہو جائیں۔

Marfat.com

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ ''بچے کو اچھے کپڑے اور اچھے کھانے کا عادی نہ کریں کہ اگر کبھی میسر نہ ہو سکے تو وہ اس پر صبر نہیں کر سکے گا اور اپنی تمام عمر اس کی تلاش میں گزارے گا''۔ (کیمیائے سعادت)

نیز لڑکے کو سرخ اور زرد کپڑے نہ پہنائیں نیز غیر شرعی کپڑے پہنانے سے اجتناب کریں۔

بچے اور بچی کے لباس میں فرق: ماں کو چاہیے کہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھے کہ بچہ خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو بچے کو لڑکوں والا اور بچی کو لڑکیوں والا لباس ہی پہنائے، آج کل فیشن کی رو میں بہہ کر جس طرح چھوٹے بچوں میں یہ خیال نہیں رکھا جاتا یہ درست نہیں اس کا گناہ ماں کو ملے گا لہٰذا خاص خیال رکھا جائے کہ بچی کو مردانہ مشابہت والا لباس نہ پہنایا جائے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔ (امام احمد)

بچی کے لباس میں احتیاط: ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی بچی کے لباس میں اس بات کا خیال رکھے کہ اسے جدید تراش خراش اور فیشن والے لباس سے دور رکھا جائے اس کو سادہ کپڑے پہنائے نیز بڑے ہونے پر بھی اسے سادہ کپڑوں کی ترغیب دلائے اور جب بچی تھوڑی بڑی ہو تو اس بات کا بھی خیال رکھے کہ اس کا لباس پردے کا لباس ہو۔

بہت سی مائیں اپنی بچیوں کو جب کہ وہ تھوڑی بڑی ہوں فراک چڈی پہناتی ہیں اس سے بچیوں کی ٹانگیں کھلی رہتی ہیں یا غلط قسم کے ہاف لباس پہناتی ہیں اور انہیں دیکھ کر فخر محسوس کرتی ہیں یہ درست نہیں بلکہ بچی کو تو شروع ہی سے اسکارف پہننے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اس کے ہر سوٹ کے ساتھ میچنگ ایک ڈیڑھ میٹر کپڑا لے کر اس کا چھوٹا سا اسکارف بنا دیا جائے تو ان شاء اللہ ایسی ماں کی مدنی منی جنت کی شہزادی لگے گی۔ (کامیاب ماں)

Marfat.com

لباس سنت کے مطابق پہنائیں: ماں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو لباس سنت کے مطابق پہنائے کہ اس پُرفتن دور میں جب کہ سنتوں کو پامال کیا جا رہا ہے، ایک سنت ادا کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر ہے۔

لباس پہننے کا سنت طریقہ یہ ہے۔

(۱) بچے کو پہلے کُرتا پہنائیں پھر پاجامہ۔

(۲) پہناتے وقت سیدھی آستین سے شروع کریں مثلاً پہلے کُرتے کی سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں اسی طرح شلوار پہناتے وقت بچے کا پاؤں پہلے سیدھے پائنچے میں اور پھر اُلٹے میں داخل کریں اور کپڑے اتارتے وقت الٹی طرف سے شروع کریں۔

(۳) کپڑے پہناتے اور اتارتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں کہ اس کی برکت سے شیطان سے ستر پوشی ہو جائے گی۔

(۴) بچے کا لباس اتاریں تو اسے تہ کر کے یعنی لپیٹ کر رکھیں یونہی نہ چھوڑیں ورنہ شیطان استعمال کرتا ہے۔

اس ضمن میں ''فتاویٰ رضویہ'' جلد سوئم سے حدیث مبارک نقل کی جاتی ہے، حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں۔

''شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں لہٰذا جب لباس اتارو تو اسے تہ کرلیا کرو، تاکہ اس کی یعنی لباس کی جان میں جان آئے اس لئے کہ شیطان تہ کئے ہوئے کپڑوں کو نہیں پہنتا'' اور جسے پھیلا ہوا چھوڑ دیا جائے اسے پہنتا ہے۔ (ابن عساکر طبرانی)

لہٰذا ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو سنت کے مطابق لباس پہنائیں جب وہ شروع سے ہی ایسا کریں گی تو بچہ تھوڑا بڑا ہو کر اس کا عادی ہو جائے گا اور مزید بڑا ہونے پر اسکی عادت پختہ ہو جائے گی۔

نیز بچے کو لباس پہننے کی دعا بھی سکھائیں جو یہ ہے۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں ستر چھپاتا ہوں اور آرائش کرتا ہوں۔

بچوں کے حقوق

(۱) ہر ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت کرے اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے اور ان کی دلجوئی دلبستگی کرتی رہے اور ان کی پرورش اور طبیعت میں پوری پوری کوشش کرے۔

(۲) اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو ماں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا خوشگوار صحت مندانہ اثر ہوتا ہے۔

(۳) بچوں کی صفائی ستھرائی اور ان کی تندرستی و سلامتی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔

(۴) بے زبان بچے اپنی ضروریات بتا نہیں سکتے اس لئے ماں کا فرض ہے کہ بچوں کے اشارات کو سمجھ کر ان کی ضرورت کو پوری کرتی رہے۔

(۵) بچے جب کچھ بولنے لگیں تو ماں کو چاہیے کہ انہیں بار بار اللہ ﷻ و رسول اللہ ﷺ کا نام سنائیں ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھیں یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں۔

(۶) جب بچے بچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں۔

(۷) بچوں کو اسلامی آداب و اخلاق اور دین و مذہب کی باتیں سکھائیں۔

(۸) اچھی باتوں کی رغبت دلائیں اور بُری باتوں سے نفرت دلائیں تاکہ صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اسلامی زندگی بسر کریں۔

(۹) یہ بھی بچوں کا حق ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ ان کا سر منڈا کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں اور بچے کا کوئی اچھا نام رکھیں۔

Marfat.com

خبردار ہرگز ہرگز بچوں اور بچیوں کا کوئی بُرا نام نہ رکھیں۔

(۱۰) جب بچہ پیدا ہو جائے تو فوراً ہی اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تاکہ بچہ شیطان کے خلل سے محفوظ رہے اور چھوہارہ وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تاکہ بچہ شیریں زبان اور با اخلاق ہو۔

اولاد کی تربیت: بچوں کی تعلیم اور تربیت یعنی ان کو دین کا علم سکھانے اور دین پر عمل کر کے دکھانے اور عمل کا شوق پیدا کرنے کا سب سے پہلا مدرسہ ان کا اپنا گھر اور ماں باپ کی گود ہے۔ ماں باپ عزیز قریب بچوں کو جس سانچے میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں اور جس رنگ میں چاہیں رنگ سکتے ہیں، بچوں کی تعلیم و تربیت کے اصلی ذمہ دار باپ ہی ہیں بچپن میں ماں باپ ان کو جس راستہ پر ڈال دیں گے اور جو طریقہ اچھا یا بُرا سکھا دیں گے وہی ان کی تمام زندگی کی بنیاد بن جائے گا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نور مجسم شاہ نبی آدم ﷺ کا فرمانِ رحمت نشان ہے آدمی کے لئے کسی کو خیرات میں ڈھیر سارا مال دینے سے بہتر یہ ہے کہ اپنے بیٹے کی اچھی تربیت کرے اور ان کو نیک عادتیں سکھانے میں روپیہ خرچ کرے اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اولاد کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ بات یہ ہے کہ بچے بالکل سادہ لوح ہوتے ہیں اگر ان کی تربیت نہ کی جائے اور علم و عمل سے آراستہ نہ کیا جائے تو صرف دیکھنے میں وہ انسان نظر آتے ہیں اور ان کے اخلاق و عادات وحشیانہ اور طور طریق جاہلانہ ہو جاتے ہیں۔

جو لوگ یہ کہہ کر ابھی بچہ ہے بڑا ہو گا تو ٹھیک ہو جائے گا بچوں کو شرارتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے وہ لوگ درحقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے بُرے اخلاق اور گندی عادتوں پر روتے اور ماتم کرتے ہیں۔

(۱) جب بچے بچیاں تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں جب بچہ یا بچی سات برس کے ہو جائیں تو ان کو طہارت

Marfat.com

اور وضو و غسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کر ان کو نمازی بنائیں اور پاکی و ناپاکی حلال و حرام اور فرض و سنتیں وغیرہ سکھائیں۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(۱) جب بچہ ایک ہفتے کا ہو جائے تو اس کا عقیقہ کرو اور نام رکھو اور اسے پاک کرو۔

(۲) چھ سال کا ہو جائے تو اسے آداب کی تعلیم دو۔

(۳) نو سال کا ہو جائے تو اس کا بستر علیحدہ کر دو۔

(۴) تیرہ سال کو ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے سزا دو۔

(۵) سولہ سال کا ہو جائے تو اس کی شادی کر دو۔

(۳) خراب لڑکوں اور لڑکیوں کی صحبت ان کے ساتھ کھیلنے نیز ناچ گانے، سینما تھیٹر اور ٹی وی وغیرہ سے بچوں کو خاص طور پر بچائیں اور خود بھی بچیں کیونکہ یہ تمام چیزیں لغویات میں سے ہیں ان میں ملوث رہنے والی اولاد کبھی بھی اخلاقی طور پر اچھی نہیں بن سکتی بلکہ یہ چیزیں بے شمار فتنوں اور دنیا و آخرت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں ان کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

خدانخواستہ اگر آپ نے ان چیزوں ٹی وی یا وی سی آر یا ڈش وغیرہ لا کر دیا اور آپ کو پورے گھر والوں کے برابر گناہ ملے گا نیز اس سے بچوں اور بچیوں کی تربیت پر غلط اثر پڑے گا اور وہ بُری عادتوں کا شکار ہو کر تباہ ہو جائیں گے۔

(۴) لڑکیاں جب بالغ ہو جائیں تو ان کو پردہ کروا دیجئے عموماً نو سال کی عمر میں ہی پردہ کروا دینا ضروری ہے۔

ماں کے لئے ہدایات

(۱) بچوں کو دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر کر لو جو عورتیں ہر وقت بچوں کو دودھ پلاتی یا جلدی جلدی بچوں کو دن رات میں بار بار کھانا کھلاتی رہتی ہیں ان بچوں کا ہاضمہ خراب اور معدہ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور بچے قے دست کی

Marfat.com

بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جایا کرتے ہیں۔

(۲) بچوں کو صاف ستھرا رکھیں مگر بہت زیادہ بناؤ سنگھار مت کریں کہ اس سے اکثر نظر لگ جایا کرتی ہے۔

(۳) بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کہ اس سے بچوں کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوٹتی۔

(۴) بچے غصہ میں اگر کوئی چیز توڑیں پھوڑیں یا کسی کو مار بیٹھیں تو بہت زیادہ ڈانٹو بلکہ مناسب سزا دو تا کہ بچے پھر ایسا نہ کریں اس موقع پر لاڈ پیار نہ کرو۔

(۵) ماں پر لازم ہے کہ بچوں کے دل میں باپ کا ڈر بٹھاتی رہے تا کہ بچوں کے دلوں میں باپ کا ڈر رہے۔

(۶) چلا کر بولنے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکو خاص کر بچیوں کو تو خوب خوب ڈانٹ پھٹکار کرو ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو میکے اور سسرال دونوں جگہ سب کی نظروں میں ذلیل و خوار بنی رہے گی اور منہ پھٹ اور بدتمیز کہلائے گی۔

(۷) بچوں کو بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالئے کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں وہ اپنا بچھونا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں اپنے کپڑوں اور زیوروں کو خود سنبھال کر رکھیں۔

(۸) لڑکیوں کو برتن دھونے اور کھانے پینے، گھروں اور سامانوں کی صفائی ستھرائی اور سجاوٹ کپڑا دھونے، کپڑا رنگنے، سینے پرونے کا سب کام ماں کو لازم ہے کہ بچپن ہی سے سکھانا شروع کر دے اور لڑکیوں کو محنت مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے اس کی کوشش کرنی چاہیے۔

Marfat.com

باب ششم:

حُسنِ اخلاق کیا ہے؟

ایک شخص نے تاجدارِ مدینہ ﷺ سے حُسنِ اخلاق کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

پھر مدینے کے سلطان رحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا حُسن خلق یہ ہے کہ تُو قطع تعلق کرنے والوں سے صلہ رحمی کرے، جو تجھے محروم کرے تُو اسے عطا کرے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اُسے معاف کر دے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُسن اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں "خندہ پیشانی، اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حُسن اخلاق ہے"۔

حُسن اخلاق کی نعمت صرف سعادت مندوں کا حصہ ہے اور اللہ ﷻ کا خاص الخاص انعام ہے اور حُسن اخلاق میں حُسن ہی حُسن ہے اور بد اخلاقی میں کراہت ہی کراہت ہے۔

خوش اخلاقی کی برکتیں اور فضائل

ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا یہ وہ پیغمبرانہ خصلت ہے جس کے بارے میں تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقاً. (مشکوۃ ج2 ص431)

یقیناً تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ سب سے بہترین چیز جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

اچھے اخلاق اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے میدانِ عمل میں سب سے زیادہ وزن دار چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ص 2 ص 431، مجتبائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہ مومن بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے راتوں رات نماز میں کھڑے رہنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے آدمی کا درجہ پالیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص 431)

اچھی عادت و خصلت جسے نصیب ہو جائے تو اسے دنیا اور آخرت کی خیر مل گئی۔

اچھے اخلاق کا مفہوم بہت وسیع ہے اس کی تشریح میں ہزاروں صفحات کی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اللہ عزوجل کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کا اکرام کرنا، تمام کو اپنی زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے دور رکھنا، نرمی اختیار کرنا، دھوکہ نہ دینا، سچ بولنا ہر ایک سے اس کے مرتبے کے مطابق برتاؤ کرنا اور شرم اختیار کرنا، بے جا منہ نہ کرنا، دوسروں کی حاجتیں پوری کرنا، حسد کو کینہ کو دل میں جگہ نہ دینا اس طرح کی بیسیوں باتیں ہیں جن کو حُسن اخلاق کا مفہوم شامل ہے۔

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سب سے بہتر چیز جو انسان کو عطا کی گئی وہ کیا ہے فرمایا کہ حُسن اخلاق۔ (بیہقی)

نیز فرمایا کہ مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي. (مشکوٰۃ)

اے اللہ ﷻ تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اللہ ﷻ نے جس بندے کی پیدائش اور اخلاق کو بہترین بنایا ہے اُسے وہ جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

بداخلاقی کی تباہ کاریاں : بداخلاق بحکم حدیث بدبخت ہے چنانچہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ بدبختی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بداخلاقی"۔

بداخلاقی اتنی زبردست نحوست ہے کہ اس سے نیک اعمال تباہ و برباد ہو جاتے ہیں چنانچہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بداخلاقی عمل کو اس طرح خراب (برباد) کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تاجدارِ مدینہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے میزانِ عمل میں حُسن اخلاق اور سخاوت کو رکھا جائے گا جب اللہ عزوجل نے ایمان کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کی اے اللہ ﷻ مجھے قوت عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اُسے حسن اخلاق اور سخاوت سے تقویت بخشی اور جب اللہ ﷻ نے کفر کو پیدا فرمایا تو اُس نے عرض کی اے اللہ ﷻ مجھے قوت بخش تو اس نے اسے بخل اور بداخلاق سے تقویت بخشی۔

سب سے زیادہ جو چیز لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی وہ "منہ اور شرمگاہ"
(مشکوٰۃ شریف)

ہر وقت فضول بک بک اور بداخلاقی کرنے والوں نیز شہوت سے مغلوب ہو کر تاک جھانک کرنے والوں کے لئے مذکورہ حدیث میں عبرت ہی عبرت ہے۔

بداخلاق عورت بے برکتی کی علامت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نحوست، بے برکتی عورت اور گھر اور گھوڑے میں ہے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کتاب النکاح)

عورت سے مراد وہ ہے جس کی اولاد نہ ہوتی ہو اور یہ جاننے کے باوجود اس سے پھر نکاح کر لیا جائے اور وہ عورت جس کا مہر اتنا زیادہ مقرر کر لیا جائے جو خاوند ادا نہ کر سکے اور بداخلاق عورت ہو یعنی سب سے بڑھ کر بداخلاق عورت ہی نحوست کا سبب ہے۔

Marfat.com

گھر سے مراد وہ گھر ہے جو اتنا زیادہ تنگ ہو جس میں مرد عورت اور بچوں کا اختلاط ایک ہی کمرہ میں ہو زوجہ اور خاوند کو علیحدہ کمرہ میسر نہ آسکے۔ اور اسی طرح وہ گھر جس کے پڑوسی بُرے ہوں وہ بھی نحوست کا سبب ہے بلکہ گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی کو دیکھا جائے کہ پڑوسی کیسا ہے تاکہ بعد میں پریشانی کا سبب نہ بنے۔ گھوڑے سے مراد وہ گھوڑا ہے جس پر سوار ہو کر جہاد نہ کیا جائے اور وہ گھوڑا سوار نہ ہونے دے بُری عادات کا مالک ہو یعنی اچھل کود کر دوڑ بھاگ کر گرا دے ایسے گھوڑے میں بھی بے برکتی ہے۔

پرہیزگار عورت بداخلاقی کی وجہ سے جہنمی قرار دی گئی

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ فلانی عورت کے بارے ذکر کیا جاتا ہے کہ نماز روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات ہے کہ وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے فرمایا ''وہ جہنم میں ہے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ فلانی عورت کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے کہ اُس کے روزہ و نماز و صدقہ میں کمی ہے (یعنی نوافل میں)۔ وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (احمد و بیہقی)

اس حدیث پاک سے وہ مرد اور عورتیں عبرت حاصل کریں جو بات بات پر لوگوں کو جھاڑتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کی دل آزاری کی وجہ سے آخرت برباد نہ ہو جائے؟

بہر حال ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں بلکہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئیں، خوشی کا اظہار اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور خوش بختی کی عادت اور ثواب کا کام ہے۔

جو لوگ ہر وقت گال پھلائے، منہ لٹکائے اور پیشانی پر بل چڑھاتے ہوئے ہر آدمی سے بداخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ دنیا و آخرت کی بے شمار سعادتوں اور فوائد سے محروم ہیں نہ ان کو کبھی خوشی ہوتی ہے نہ ان سے مل کر دوسروں کا دل خوش ہوتا ہے بلکہ ایسے مردوں اور عورتوں کے چہروں پر ہر وقت ایسی رعونت اور نحوست برستی رہتی ہے کہ ان کا

Marfat.com

چہرہ دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا ابھی یہ سو کر اُٹھے ہیں اور ابھی منہ نہیں دھویا ہے۔

فضول گفتگو سے اجتناب: مردوں اور عورتوں کی بہت سی بُری عادتوں میں سے ایک نہایت بُری عادت بہت زیادہ بولنا اور فضول بکواس بھی ہے۔ ضرورت سے زیادہ بات اور فضول بکواس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ایسی باتیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں جس سے بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور شر و فساد کے طوفان کھڑے ہو جاتے ہیں اور آخرت میں فضول گفتگو کا حساب الگ دینا پڑے گا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منہاج العابدین میں فضول یعنی غیر ضروری گفتگو کی چار وجہ سے مذمت فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

(۱) فضول گفتگو کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) کو لکھنی پڑتی ہے تو انسان کو چاہیے کہ ان سے حیاء کرے اور فضول باتیں لکھنے کی ان کو تکلیف نہ دے۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ اچھی بات نہیں کہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بھرا ہوا اعمال نامہ رب تعالیٰ کے حضور پیش ہو اس بناء پر چاہیئے کہ فضول گفتگو سے بچے۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ بندے کو قیامت کے روز کہا جائے گا کہ اپنے اعمال نامے کو اللہ عزوجل کے حضور تمام مخلوق کے رو برو پڑھ کر سنائے اس وقت حشر کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہونگی۔ انسان پیاس کی شدت سے مر رہا ہوگا جسم پر کپڑا نہیں ہوگا بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اس پر بند کر دی گئی ہوگی ایسے حالات میں اپنے ایسے نامہ اعمال کو پڑھنا جو فضول و بیہودہ گفتگو سے پُر ہو کس قدر تکلیف دہ چیز ہوگی اس لئے چاہیئے کہ زبان سے سوائے اچھی بات کے کچھ نہ نکالے۔

(۴) چوتھی وجہ یہ ہے کہ بندے کو فضول اور غیر ضروری باتوں پر ملامت کی جائے گی اور شرم دلائی جائے گی اور بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے شرم و ندامت کی وجہ سے انسان پانی پانی ہو جائے گا۔

Marfat.com

بہر حال فضول باتوں سے اپنی زبان کو ہمیشہ بچائے رکھنا چاہیے کیونکہ بہت سی فضول باتیں بولنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں۔ اس لئے تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا یہ تمام باتیں انتہائی خطرناک ہیں اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دین و دنیا میں ضرور نقصان اُٹھاتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نجات کیا ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو بُری باتوں سے روک رکھو۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے اللہ ﷻ نے داڑھوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کو بُرائی سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی)

سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے غیر ضروری باتوں کا ترک کر دینا بھی حُسن اسلام سے ہے۔ (کیمیائے سعادت)

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ جب تم اپنے دل میں قساوت (سنگ دلی) بدن میں سستی اور رزق میں تنگی محسوس کرو تو سمجھ لو کہ تم سے کہیں فضول کلمے نکل گئے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہے۔

فضول بات وہ ہے جس کا دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو اس میں وہ باتیں بھی داخل ہیں جو دنیا و آخرت کے نقصان کا باعث ہوں اور وہ بھی داخل ہیں جن میں نہ نقصان ہو نہ نفع جن چیزوں میں نقصان ہے اور مواخذہ اور عذاب ہے اُن سے بچنا تو ہر انسان کی عقل کا بھی تقاضا ہے لیکن جو باتیں ایسی ہوں جن کے نہ نفع ہو نہ نقصان وہ بھی درحقیقت نقصان ہی کی باتیں ہیں کیونکہ جتنی دیر ایسی باتیں کیں اتنی دیر ذکر و درود ہو سکتا تھا۔

اللہ ﷻ ہماری بہنوں اور بھائیوں کو فضول گفتگو سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

جھوٹ کا وبال اور فرشتوں کی نفرت

جھوٹ بولنا اور جھوٹی باتیں سنانا انتہائی گھناونی اور بُری عادت ہے اس کا شمار کبیرہ گناہ میں ہوتا ہے، قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے اعلان فرمادیا:

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ.

یعنی جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کے باعث فرشتہ اس شخص سے ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

بہنو! اس حدیث پاک میں جھوٹ کی سخت مذمت معلوم ہوئی اور پتہ چلا کہ فرشتوں کو جھوٹ سے بہت زیادہ نفرت ہے اور ان کو جھوٹ سے ایسی گھن آتی ہے کہ جونہی کسی کے منہ سے جھوٹ نکلا فرشتہ وہاں سے چل دیتا ہے اور ایک میل دور تک چلا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اس سے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ دوسرے فرشتے مراد ہیں ناگواری اور نفرت تو سب ہی فرشتوں کو ہوتی ہے لیکن جو فرشتے اعمال لکھنے پر مامور ہیں وہ مجبوراً ناگواری کو برداشت کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل کی پیاری مخلوق کو تکلیف پہنچانا کتنا بُرا عمل ہے اس کو خود سمجھ لیں اور دُوسرا جھوٹ کا گناہ اس کے علاوہ۔

جھوٹ بولنے کا عذاب: روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، میں نے ایک عجیب چیز دیکھی سامنے دو آدمی ہیں، ایک بیٹھا ہوا ہے دوسرا کھڑا ہے، کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے کے منہ میں ایک ٹیڑھا خمیدہ ہتھیار ڈال کر کھینچتا ہے یہاں تک کہ اس کا گال پھٹ جاتا ہے پھر دوسری جانب ایسا کرتا ہے؟ اسی طرح بار بار کرتا ہے میں نے پوچھا یہ ماجرا کیا ہے اس نے کہا یہ جھوٹ بولنے کا عادی تھا اسے یہ عذاب دیا جارہا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا۔

Marfat.com

یاد رکھئے ! شریعت نے صرف تین مقامات پر جھوٹ کی اجازت دی ہے کافر یا ظالم سے اپنی جان بچانے کے لئے دوسرے اس وقت جبکہ ایک مسلمان دوسرے دو مسلمان بھائیوں کے درمیان صلح کروا رہا ہے تو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی طرف سے جہاں تک ہو سکے اچھی بات کہے خواہ اس نے نہ بھی کہی ہو تیسرے اس صورت میں کہ کسی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ہر ایک سے یہی کہے کہ مجھے زیادہ محبت تم ہی سے ہے۔

بہر حال ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے کہ اس گناہ سے زندگی بھر بچتا رہے۔

بہت سے ماں باپ خصوصاً مائیں بچوں کو چُپ کرانے کے لئے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ چُپ رہو گھر میں ''ماؤں'' بیٹھا ہے یا چپ رہو وہ سپاہی آ رہا ہے یا چپ رہو کہ صندوق میں لڈو رکھے ہوئے ہیں تم روؤ گے تو سب لڈو دھول مٹی ہو جائیں گے۔ حالانکہ نہ گھر میں ماؤں ہوتا ہے نہ سپاہی آ رہا ہوتا ہے نہ صندوق میں لڈو مٹی ہو سکتے ہیں۔

محترم اسلامی بہنو! یاد رکھئے یہ سب جھوٹ ہی ہے اس قسم کی بولیاں بول کر آپ خواہ مخواہ گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوتی رہتی ہیں خدارا ایسی باتوں سے توبہ کر لیجئے۔

ہر وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو وہ جھوٹ ہے اور جھوٹ حرام ہے خواہ بچے سے کہو یا بڑے سے خواہ جانور سے بھی کہو تب بھی حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب میں چھوٹا سا تھا میری والدہ نے ایک دن مجھے بلایا اور کہا لے آ میں تجھے دے رہی ہوں، اس وقت حضور انور ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے میری والدہ سے فرمایا تو نے کیا چیز اس کو دینے کا ارادہ کیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اس کو کھجوریں دینے کی نیت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تُو اس کو کچھ نہ دیتی تو تیرے اوپر جھوٹ کا گناہ لکھ دیا جاتا۔

(مشکوۃ شریف ص 416)

اس حدیث پاک میں ماں باپ کے لئے ایک بڑی نصیحت ہے، بچوں کو کسی کام کے لئے بلانے کے لئے یا کہیں ہمراہ جانے کی ضد ختم کرنے کے لئے یا رونا بند کرانے کے لئے جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں اور ایک ایک دن میں کئی کئی بار ایسا ہوتا رہتا ہے وعدہ کر کے

Marfat.com

پھر وعدہ پورا کرنے کی فکر نہیں کرتے بچہ کو بہلانے کے لئے جھوٹ بول دیتے ہیں کہ فلاں چیز لائیں گے، یہ منگا کر دیں گے وہ بنوا کر لائیں گے یہ جھوٹے وعدے کرنا اور پورا نہ کرنا گناہ ہے، نیز وعدہ خلافی بھی ایک طرح کا جھوٹ ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بلاشبہ میری ایک سوکن ہے کیا مجھے گناہ ہوگا؟ اگر میں اس کو جلانے کے لئے جھوٹ موٹ یوں کہہ دوں کہ یہ چیز مجھے شوہر نے دی ہے حالانکہ اس نے نہ دی ہو اس کے جواب میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو کوئی چیز حقیقت میں نہ ملی ہو اس کے بارے میں یہ ظاہر کرنا کہ یہ مجھے ملی ہے ایسا ہے جیسے کوئی جھوٹ کے دو کپڑے پہن لے۔
(مشکوٰۃ ص 281)

جھوٹ کے دو کپڑے پہن لئے یعنی اس سے سر سے پاؤں تک اپنے اوپر جھوٹ ہی جھوٹ لپیٹ لیا ہے کسی کی زبان جھوٹی ہوتی ہے لیکن یہ پورا کا پورا جھوٹا ہے۔

معلوم ہوا کہ جس طرح غلط بات سے زبان جھوٹی ہو جاتی ہے غلط کردار سے دیگر اعضاء بھی جھوٹے قرار دے دیئے جاتے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کے اس ارشاد سے ہر اسلامی بھائی اور بہن کو نصیحت و عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور ظاہر کرتا ہو کہ میں اس کا مالک ہوں جیسے بہت سی عورتیں بیاہ شادی کے موقع پر زیور کسی کا مانگ کر پہن لیتی ہیں اور شیخی بگھارنے کے لئے یہ باور کراتی ہیں کہ یہ ہمارا زیور ہے۔

بعض لوگ حاجی نہیں ہوتے مگر وہ حاجی ہونا بیان کرتے ہیں۔

نیز تاجر اور دکاندار بہت جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم اس سودے میں کچھ نہیں بچا، یہ بھینس اتنا دودھ دیتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح بعض واعظ اپنی تقریر کو مؤثر بنانے کے لئے جھوٹی من گھڑت حکایات اور واقعات بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹے لطیفے سناتے ہیں وہ ذیل کی حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں۔

پیارے مدنی آقا ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ بندہ جب بات کرتا ہے اور محض

Marfat.com

اس لئے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے دوزخ کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ (بیہقی)

خواتین میں جھوٹ بولنے کی ایک اہم وجہ؟

خواتین میں جھوٹ بولنے کی عادت کی اہم وجہ بھی زیادہ تر دوسروں کی توجہ حاصل کرنا اور خود نمائی ہوتا ہے دوسری خواتین کے مقابلے میں اپنی اہمیت جتانا ہوتا ہے اگر خریداری کریں تو اس کی زیادہ قیمت بتانا یا ایک کام تھوڑے وقت میں کیا ہو تو اس کو بہت طول دینا۔

اکثر خواتین بیماری کا بہانہ کر کے آرام کرتی رہتی ہیں جس کی اکثر وجہ شوہروں کی توجہ حاصل کرنا، گھریلو کاموں کی زیادتیوں سے بچنا اور بلاوجہ گھریلو ناچاقیوں سے پیچھا چھوڑانا بھی ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے اس وقت معاشرے کی ہر تہہ میں جھوٹ کا گہرا رنگ پھیلتا جا رہا ہے، ماہر نفسیات ہاگل نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اکثر جھوٹ خودنمائی احساس کمتری اور شرمندگی سے بچنے کے لئے بولے جاتے ہیں اور آج معاشرے میں یہی عوامل کارفرما ہیں۔

لوگ اپنے بچوں کو بھی جھوٹ بولنا خود سکھاتے ہیں کیونکہ بچے کی تربیت گھر سے شروع ہوتی ہے ماں باپ خود اپنے رویے سے بچے کو جھوٹ بولنے کی تحریک دیتے ہیں اس کی عام مثال یہ ہے کہ اگر ان سے ملنے کوئی آجائے تو وہ بیٹے یا بیٹی سے کہلوا دیتے ہیں کہ جاؤ کہہ دو کہ ابو گھر پر نہیں ہیں اب بچے کو نہیں معلوم کہ اس آنے والے فرد سے نہ ملنے کی وجہ کیا ہے مگر ان کو گھر سے ہی ایک غلط کام کی تحریک مل جاتی ہے۔

جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔

(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) ماں باپ کو ستانا

(۳) کسی جان کو قتل کرنا (۴) جھوٹی قسم کھانا۔ (مشکوۃ ص 17، از بخاری)

محترم اسلامی بہنو اور بھائیو! کبیرہ گناہ تو بہت سے ہیں لیکن اس حدیث میں چند ایسے گناہ ذکر فرمائے جو بہت بڑے ہیں اور جن میں عام طور پر لوگ مبتلا رہتے ہیں چونکہ اس موقع پر ہم زبان کی آفتیں ذکر کر رہے ہیں اس لئے اس حدیث میں جھوٹی قسم کی مناسبت سے یہ حدیث یہاں نقل کی گئی۔

اللہ ﷻ کے ساتھ شرک کرنا تو سب سے بڑا گناہ ہے جس کی کبھی بھی بخشش نہیں ہے۔ اس کو تو سب مسلمان جانتے ہیں نیز والدین کو ستانا اور نافرمانی کرنا بھی بڑے گناہوں میں سے ہے۔ جھوٹی قسم کا تعلق گذشتہ واقعات سے ہوتا ہے، کوئی واقعہ نہ ہوا ہو کہہ دیا کہ ایسا ہوا، اور اس پر قسم کھالی اور کسی نے کوئی کام نہیں کیا اس کے بارے میں کہہ دیا کہ اس نے ایسا کیا ہے اور اس پر قسم کھالی اسی طرح اپنے کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر جھوٹی قسم کھالی یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اول تو جھوٹ پھر اوپر سے جھوٹی قسم یعنی اللہ کے نام کو جھوٹ کے لئے استعمال کرنا گناہ در گناہ ہو جاتا ہے۔

بہت سی عورتیں اور مرد جھوٹی قسم سے بالکل پرہیز نہیں کرتے، بات بات پر قسم کھاتے چلے جاتے ہیں اور اس کا گناہ اور وبال جو دنیا اور آخرت میں ہے اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

خصوصاً عورتوں میں اس برائی کی عادت عام ہے خواہ مخواہ اپنے آپ کو لڑائی جھگڑوں میں پھنسالیتی ہیں کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی کے بارے میں کہہ دیتی ہیں جب کوئی پوچھنے کا موقع آتا ہے تو مکر جاتی ہیں اور صاف انکار کر دیتی ہیں کہ میں نے نہیں کہا اور اس پر قسم بھی کھا جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ مال بیچتے وقت جھوٹی قسم کھا جاتے ہیں کہ یہ اتنے کا لیا ہے اور اتنے کا پڑا ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی قسم کھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر ذرا سی بات غلط داخل کر دی تو یہ قسم اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ

Marfat.com

بن جائے گی جو قیامت تک رہے گی۔ (ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے جھوٹی قسم کے ذریعے کوئی مال حاصل کرلیا وہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ کوڑھی ہوگا۔ (ابوداؤد شریف)

ایک اور روایت میں ہے کہ جھوٹی قسم آبادیوں کو کھنڈر بنا کر چھوڑ دیتی ہے۔ (الترغیب)

ایک اور روایت میں ہے کہ قسم سودا تو بکوا دیتی ہے اور کمائی کی برکت کو ختم کر دیتی ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد کمافی الترغیب)

جس طرح اپنا مال بیچنے کے لئے یا کسی کا کوئی حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانا حرام ہے اسی طرح کسی دوسرے کو کسی کا مال ناحق دلانے کے لئے یا مقدمہ میں جتانے کے لئے جھوٹی گواہی دینا حرام ہے بڑے بڑے گناہوں کی فہرست میں بخاری و مسلم کی بعض روایات میں شہادۃ الزور کا لفظ آیا ہے، جھوٹی گواہی دینا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہت سے لوگ کسی کی دوستی میں یا رشتہ داری کے تعلقات کی وجہ سے جھوٹی گواہی دے دیتے ہیں پھر اس کے ساتھ حاکم قسم بھی کہلواتا ہے جو جھوٹی ہوتی ہے اس لئے گناہ ڈبل ہو جاتا ہے اور حرام پر حرام ہوتا چلا جاتا ہے۔

کتنی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ لوگ دنیا کے تعلقات اور رشتہ داری کو دیکھتے ہیں لیکن آخرت کے عذاب کی طرف دھیان نہیں دیتے بہت سے لوگوں نے تو جھوٹی گواہی کو شیریں بنا رکھا ہے، پولیس اور وکیلوں سے جوڑ رکھتے ہیں اور روزانہ کچہری میں پہنچ جاتے ہیں پولیس اور وکیل الفاظ رٹا دیتے ہیں اور اسی وقت نقد گواہی دے کر نقد دام لے آتے ہیں ان کا یہ پیشہ حرام اور آمدنی بھی حرام؟ افسوس کہ اس میں ظاہر انمازی تک مبتلا ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ فجر کی نماز پڑھا کر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا جھوٹی گواہی اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دی گئی ہے اس کو تین بار فرمایا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ شَهَادَةَ الزُّوْرِ

Marfat.com

ترجمہ: سو بچتے رہو بتوں کی گندگی اور بچتے رہو جھوٹی بات سے۔ (مشکوٰۃ ص 328)

قرآن مجید میں شرک سے بچنے کا اور جھوٹی بات سے بچنے کا حکم ایک ساتھ بیان فرمایا ہے۔اس سے جھوٹی گواہی کی مذمت اور قباحت ظاہر ہے۔

محترم اسلامی بہنو اور بھائیو! قسم کھانا البتہ جائز ہے مگر جہاں تک ممکن ہو، کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم نہیں کھانا چاہیے اور غیر خدا کی قسم، قسم نہیں ہے مثلاً تمہاری قسم، تمہاری جان کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، روزی کی قسم، آنکھوں کی قسم وغیرہ۔

غیر اللہ عزوجل کی قسم کھانا مکروہ ہے مگر اس کے توڑنے پر کوئی کفارا بھی نہیں۔

(رسائل عطاریہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ عزوجل کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ کو جب قسم میں مبالغہ منظور ہوتا تو فرماتے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابو القاسم کی جان ہے۔ (ابوداؤد)

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی جسے غموس کہتے ہیں یہ سخت گناہ ہے اس پر توبہ واستغفار لازمی ہے مگر کفارا لازم نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار ادا کریں یا ایک ہی مسکین کو دس دن تک روزانہ بقدر صدقہ فطر دے دیا جائے اگر خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھیں۔ ماضی کے بارے جھوٹی قسم کھانے پر کوئی کفارا نہیں توبہ کرے کفارہ صرف اس کے توڑنے پر ہے جو آئندہ کے لئے کھائی جائے کہ فلاں کام نہیں کروں گا مگر کر بیٹھا تو اب کفارا دینا ہوگا نیز کفارا قسم توڑنے کے بعد دینا ہوگا اگر پہلے ادا کردیا پھر قسم توڑی تو جو دے چکا ہے وہ نہیں چلے گا دوبارہ دینا ہوگا اور قسم کا کفارہ دینے کی نیت بھی کریں بغیر نیت کے کفارا ادا نہ ہوگا۔

Marfat.com

چغلی کھانے والوں کا عذاب

''احیاء العلوم'' میں یہ حدیث پاک نقل ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر اُدھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے ایک حدیث پاک میں یہ فرمان بھی ہے کہ چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ (احیاء العلوم جلد 3 ص 155)

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کا دو قبروں پر گزر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی چیز کے بارے میں نہیں کہ جس کے چھوڑنے میں مشکل اُٹھانی پڑے اگرچہ گناہ میں وہ بڑی چیز ہے اس کے بعد فرمایا کہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی لے کر چلتا تھا۔ (یعنی فساد کے لئے ادھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر لے کر جاتا ہے) (مشکوٰۃ المصابیح ص 42)

اس حدیث کے پیش نظر علماء نے بتایا کہ پیشاب سے نہ بچنا اور پیشاب کے وقت پردہ نہ کرنا اور چغلی کھانا عذاب قبر میں مبتلا کرنے کا سبب ہے۔

محترم اسلامی بہنو اور بھائیو! کسی کی بات سنو تو سمجھ لیجئے کہ تم اس کے امین ہو گئے اگر دوسروں تک اس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم ضرور اس بات کا چرچا کرو لیکن اگر اس بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار، خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا چرچا نہ کرو، چغل خوری کا گناہ ہو گا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر وبال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں ذلیل خوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذاب جہنم کے حق دار ٹھہرو گے۔

افسوس کہ آج چغلی کا مرض بالکل عام ہے اس سبب سے کئی گھر اجڑ جاتے ہیں بلکہ سارا ہی معاشرہ اس کے باعث تباہی کے عمیق گڑھے میں تیزی سے گرتا جا رہا ہے۔

''روح البیان'' میں ہے کہ بروز قیامت چغل خور بندر کی شکل میں اُٹھایا جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

دوغلہ پن اختیار کرنے کا عذاب: بعض مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جن دو شخصوں یا دو خاندانوں یا دو جماعتوں کے درمیان ان بن ہو تو ان کے ساتھ ملنے جلنے کا ایسا طور طریق اختیار کرتے ہیں. کہ ہر فریق کے خاص ہمدرد بنتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تم صحیح راہ پر ہو اور ہم تمہاری طرف سے ہر دونوں فریق ان کو ہمدرد اور اپنا سمجھ کر اپنی سب باتیں اگل دیتا ہے پھر وہ ہر طرف کی باتیں ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر پہنچاتے ہیں جس سے دونوں فریقین کے درمیان اور زیادہ مخالفت کے شعلے بھڑک اُٹھتے ہیں۔

قرآن مجید میں دورخی بات کرنے والے کو اللہ عزوجل نے شیطان قرار دیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں زیادہ بدترین آدمی اس کو پاؤ گے (جو دنیا میں) دو چہرے والا ہوگا اُن لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں جس کے دو چہرے تھے قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔

(سنن ابوداؤد)

دو چہرہ کا یہ مطلب نہیں کہ درحقیقت پیدائشی طور پر اس کے دو منہ تھے بلکہ وہ ہر فریق سے اس طرح بات کرتا تھا جیسے خاص اسی کا ہمدرد ہے اس لئے ایسے شخص کو دو منہ والا فرمایا گیا۔ گویا کہ فریق اول سے جو بات کی وہ اس منہ سے کی اور دوسرے فریق کے ساتھ دوسرا منہ لے کر کلام کیا اور بات میں دوغلہ پن اختیار کیا ایسے شخص کے ایک چہرے کو دو چہرے قرار دیئے گئے کیونکہ غیرت مند آدمی اپنی زبان سے جب ایک بات کہہ دیتا ہے تو اس کے خلاف دوسری بات اسی زبان سے کہتے ہوئے شرم کرتا ہے مگر بے ضمیر اور بے غیرت آدمی ایک چہرے کو دو چہروں کی جگہ استعمال کرتا ہے قیامت کے دن اس بدحرکت کی سزا یہ مقرر کی گئی کہ ایسے دوغلے شخص کے منہ میں آگ کی دو زبانیں پیدا کر دی جائیں گی جس کے

Marfat.com

ذریعے جلتا بھنتا رہے گا۔

محترم اسلامی بہنو! خدارا ایسی حرکت بد سے بچو جن لوگوں میں رنجش اور ناراضگی ہے ان سے ملنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ہر فریق کو اس کی غلطی سمجھاؤ اور دونوں میں ملاپ کی کوشش کرنی چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد اجر و ثواب ملے گا۔

غیبت کرنے والوں کا عذاب

کسی کو غائبانہ طور پر بُرا کہنا یا پیٹھ پیچھے اس کا کوئی عیب بیان کرنا غیبت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتا ہے فرمایا کہ تمہارے اپنے مسلمان بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند سمجھتا ہے یہی غیبت ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر میرے اس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ باتیں واقعی ہوں گی جبھی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی طرف سے کہو گے جبھی تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے یہ ایک دوسرا کبیرہ گناہ ہے جس کا کرنے والا دوزخ کا ایندھن بنے گا۔ (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص 412)

عورتوں میں یہ مرض بالکل عام ہے جہاں دو چار مل کر بیٹھیں گی بس دوسروں کے عیب بیان کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ فلاں کالی ہے، چندھی ہے، پھوڑیا ہے اسے خاندان کے رسم و رواج کا علم نہیں، کپڑے بے ڈھنگے پہنتی ہے نہ کپڑا سینا جانتی ہے نہ کاٹنا، کسی بُرے القاب سے یاد کرنا، اس کی اولاد کو کالا اور بے ڈھنگا بتانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں غیبت میں داخل ہیں غرضیکہ کسی کا ذکر اس طرح کیا جائے کہ اسے ناگوار ہو نیز غیبت سننا بھی گناہ ہے۔

Marfat.com

دو روزہ دار عورتوں کا واقعہ

حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا تھا ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے اور قریب ہے کہ وہ پیاس سے مر جائیں یہ سُن کر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی وہ شخص دوپہر کے وقت پھر آیا اور عرض کی یا نبی اللہ! وہ مرنے کے قریب ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان دونوں کو بلاؤ چنانچہ وہ حاضر ہوگئیں اور ایک ایسا پیالہ لایا گیا سرکار مدینہ ﷺ نے ان میں سے ایک عورت سے فرمایا قے کر چنانچہ اس نے قے کی تو پیپ اور خون یا گوشت کے لوتھڑے نکلے جس سے آدھا پیالہ بھر گیا پھر دوسری عورت کو قے کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس نے بھی پیپ، خون اوز گوشت کے ٹکڑوں وغیرہ کی قے کی یہاں تک کہ پورا پیالہ بھر گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں نے حلال چیزوں کو ترک کر کے روزہ رکھ لیا اور جو چیزیں اللہ ﷻ نے حرام فرمائی تھیں ان کے چھوڑنے کا روزہ نہ رکھا (بلکہ اس میں مشغول رہیں) یہ ایک دوسری کے پاس بیٹھیں اور دونوں لوگوں کے گوشت کھاتی رہیں۔ (یعنی غیبت کرتی رہیں)۔

محترم اسلامی بہنو! آج غیبت کرنے یا سننے میں نفس کو مزا آتا ہے اس مزے کا نتیجہ جب آخرت میں عذاب کی صورت میں ظاہر ہوگا تو پھر پتہ چلے گا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر سے ہوا جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی غیبتیں کرتے تھے۔

(مشکوۃ شریف)

غیبت کے دفاع کا اجر: محترم بہنو اور بھائیو! جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا گیا کہ غیبت کرنا، غیبت سننا دونوں گناہ کبیرہ ہیں لہٰذا اگر کسی موقعہ پر کسی کی غیبت ہونے لگے تو حاضرین کو چاہیے کہ اس کو روکیں اور جس کی غیبت ہو رہی ہے اگر تردید کرنے کی قدرت نہ

Marfat.com

ہو تو دل سے بُرا سمجھتے ہوئے وہاں سے اُٹھ جائیں، اُٹھنا تو اپنے اختیار میں ہے، غیبت سننے میں کوئی مجبوری نہیں اور غیبت کرنے والے کے لئے بھی کوئی مجبوری نہیں ہوتی البتہ بعض مقامات پر غیبت ناجائز نہیں۔

بہرحال اس کی تفصیل جاننے کے لئے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا کتابچہ ''غیبت کی تباہ کاریاں'' اپنے شہر کے مکتبہ المدینہ سے حاصل کریں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھتے ہوئے مدد کر دیتا ہے اور اس کی طرف سے دفاع کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کو روک دیتا ہے تو اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا اور اگر قدرت ہوتے ہوئے بھی اس کی مدد نہ کی تو اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں اس کی گرفت فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کے گوشت کی طرف سے دفاع کیا جو غیبت کے ذریعہ کھایا جا رہا تھا تو اللہ ﷻ کے ذمہ ہوگا کہ اس کو دوزخ سے آزاد فرما دے۔ (حوالہ مزکورہ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان اپنے بھائی کی آبرو کی طرف سے دفاع کرے یعنی اس کی بے آبروئی کے موقع پر جو غیبت وغیرہ کے ذریعہ ہو رہی ہے اس کی حمایت کرے اور جو لوگ بے آبروئی کر رہے ہوں اس کی کاٹ کرے تو اللہ ﷻ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن دوزخ کو اس سے دور فرما دے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (حوالہ مزکورہ)

پس اے بہنو اور بھائیو! غیبت کرنے اور غیبت سننے، کسی کا مذاق بنانے اور نقل اُتارنے اور ہر اس فعل سے بچیے اور اپنی اولاد اور دوسرے دوستوں اور بہنوں اپنی سہیلیوں کو

Marfat.com

اس فعل بد سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

گالیاں اور فحش کلامی کا عذاب

حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی اور بے حیائی کی بات سے کام لیتا ہے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جب انہیں دوزخ میں لے جائیں گے تو ان کے منہ سے ایسی سخت بدبو اور تعفن نکل کر دوزخ میں پھیل جائے گا کہ خود اہل دوزخ بھی چیخ اُٹھیں گے اور پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟

تب انہیں بتایا جائے گا کہ یہ وہ بدبخت ہیں جو فحش کلامی سے کام لیتے تھے اور ایسی جگہوں پر جانے کے بھی بہت مشتاق تھے جہاں بدزبانی اور فحش گوئی ہوا کرتی تھی۔ مذکورہ بالا حدیث پاک سے بے شرعی کی باتیں کرنے والے ڈراموں کے شائقین اور وی-سی-آر پر فحش فلمیں دیکھنے والے، سینما گھروں میں جانے والے، فلمی گانے گنگنانے والے اور والیاں درس عبرت حاصل کریں اور یہ یاد رکھیں؟

حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ فحش کلامی، بے حیائی کی باتیں کرنے والا قیامت کے دن کتے کی شکل میں آئے گا۔ (کیمیائے سعادت)

تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا ہے جو کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور جواب میں اپنے ماں باپ کے لئے گالی سنتا ہے تو گویا وہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینے کے مترادف ہے۔

اسلامی بہنیں یاد رکھیں بات بات میں غیر مردوں کا نام بھی صاف صاف نہیں لینا چاہیے بلکہ طبیب کو بھی لازم ہے کہ اگر کسی کو ایسی بیماری ہے جس کا نام لینے سے وہ شرمندہ ہوگا تو اشارہ کنایہ سے ہی کام لینا چاہیے اور کرید کرید کر باتیں کرنی عورت کو لیکوریا ہے بار بار پوچھنا کیسے ہے کب زیادہ کب تھوڑا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ یہ تشخیص نہیں لذت حاصل کرنے کے لئے خواہشات سے ہے ایسا کرنے سے گریز کیا جائے کیونکہ یہ آداب گفتگو کے خلاف ہے۔

Marfat.com

تہمت لگانے والوں کا عذاب

کسی مسلمان پر الزام دھرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

دوزخیوں کا خون اور پیپ: سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان علیشان ہے جو شخص مومن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اُسے ردغۃ الخبال میں اُس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ "ردغۃ الخبال" جہنم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔ (ابوداؤد)

آسمان سے بھی بھاری گناہ: امیر المومنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔ (کنزالعمال)

سو سال کے اعمال برباد: حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کہ کسی پاک دامن عورت پر زنا کا بہتان (تہمت) لگانا ایک سو سال کے اعمال کو غارت و برباد کر دیتا ہے۔ (کنزالعمال)

بسا اوقات لوگ شکوک وشبہات میں پڑ کر بدگمانی اور بہتان تراشی کر کے اپنا گھر اپنے ہی ہاتھوں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ شک کی بناء پر کبھی میاں اپنی بیوی کو زانیہ اور بیوی اپنے شوہر کو غیر عورت کے ساتھ منسوب سمجھتے، کہتے، الجھتے اور اپنے خاندان پر وہ بدنما دھبہ لگا بیٹھتے ہیں جسے سات سمندر کا پانی بھی نہ دھو پائے ایسے لوگوں کو اللہ عزوجل سے ڈرنا چاہیے۔

مذکورہ بالا حدیث سے ان شوہروں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو صرف شک کی بناء پر اپنی پارسا بیبیوں پر تہمت زنا باندھ بیٹھتے ہیں نیز وہ عورتیں بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے شوہروں کو زنا کاری کا الزام دھرتی ہیں اور کہتی ہیں، گھر پر تو وقت نہیں دیتا بس اپنی رکھاؤ کے پاس پڑا رہتا ہے، اس کے ساتھ منہ کالا کرتا ہے، وغیرہ۔

نیز کسی پاکدامن عورت کو رنڈی کہہ دیا جیسا کہ عورتیں عموماً ایک دوسری کو غصے میں

Marfat.com

آ کر کہہ دیا کرتی ہیں یا کسی کو والد الزنا یا زنا کا بچہ کہا یہ سب تہمتیں اور حرام و گناہ کبیرہ ہیں۔

لعنت کرنے کی مذمت اور ممانعت

جہنم میں زیادہ عورتوں کے داخلے کا سبب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ عید یا بقر عید کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں عورتوں پر گزر ہوا آپ ﷺ نے ان کو خطاب کر کے فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ مجھے دوزخ میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہی دکھائی گئی ہے عورتوں نے سوال کیا کس وجہ سے یارسول اللہ ﷺ! فرمایا اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو پھر فرمایا میں نے عورت سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا کہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہوتے ہوئے بہت ہوشیار مرد کی عقل کو ختم کر دے۔ عورتوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر ہے؟ عرض کی جی ہاں ایسا تو ہے فرمایا یہ اس کی عقل کی کمی کے باعث ہے پھر فرمایا کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آتا ہے تو ان دنوں میں حسب حکم شرع نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے۔ عورتوں نے جواب دیا کہ ہاں ایسا تو ہے فرمایا یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔ (مشکوٰۃ ص 13، بخاری و مسلم)

محترم اسلامی بہنو! یہ حدیث آپ کے لئے بہت سی نصیحتوں پر مشتمل ہے، دوزخ میں داخل ہونے والوں میں زیادہ عورتیں ہونگی اور اس کی کئی وجوہات ہیں عورتوں کا جو عام حال ہے نمازوں کو قضا کرنا، زیور کی زکوٰۃ نہ دینا اور بدگوئی و بدزبانی میں لگا رہنا یہ سب بڑے بڑے گناہ ہیں۔

اس حدیث میں خاص عمل کر ترغیب دی گئی یعنی صدقہ کرنا، صدقہ دوزخ سے بچانے میں نہایت کارآمد ہے۔ بہرحال جس قدر ہو سکے اللہ عزوجل کی راہ میں مال خرچ کرو

Marfat.com

اپنے مال میں آپ کو پورا اختیار ہے اور شوہر کے مال میں بغیر اجازت خرچ نہ کریں۔

زیادہ تعداد میں عورتوں کو دوزخ میں جانے کا ایک سبب حضور ﷺ نے یہ بتایا کہ لعنت بہت کرتی ہو یعنی کوسنا، پیٹنا، بُرا بھلا کہنا، الٹی سیدھی باتیں زبان سے نکالنا یہ عورتوں کا ایک خاص مشغلہ ہے، شوہر، اولاد، بھائی بہن، جانور، چوپایہ، آگ، پانی ہر چیز کو کوستی رہتی ہیں اس طرح کی ان گنت باتیں عورتوں کی زبان پر جاری رہتی ہیں اس میں بد دعاء کے کلمات بھی ہوتے ہیں، گالیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور دوزخ میں جانے کا سبب بھی۔

لعنت کرنا یعنی یوں کہنا کہ فلاں پر لعنت ہے یا فلاں ملعون ہے یا مردود ہے یا اس پر اللہ عزوجل کی مار یا پھٹکار ہو بہت سخت بات ہے۔

اللہ عزوجل کی رحمت سے دور ہونے کی بد دعاء کو لعنت کہا جاتا ہے عام طور پر یوں تو کہہ سکتے ہیں کہ کافروں پر اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر اور ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو لیکن کسی پر نام لے کر لعنت کرنا جائز نہیں جب تک یہ یقین نہ ہو کہ وہ کفر پر مر گیا۔ آدمی تو آدمی بخار کو ہوا کو جانور کو بھی لعنت کرنا جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے ہوا پر لعنت کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے حکم پر چلتی ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی مستحق نہیں ہے تو لعنت اس پر لوٹ آتی ہے جس نے لعنت کی۔ (ترمذی)

ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ بلاشبہ انسان جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے وہاں دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں (اوپر کو جانے کا کوئی راستہ نہیں ملتا) پھر زمین کی طرف اتاری جاتی ہے زمین کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں (کوئی ایسی جگہ نہیں ملتی جہاں وہ نازل ہو) پھر وہ دائیں بائیں کا رُخ کرتی ہے۔ جب کسی جگہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو پھر اس شخص پر لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی ہے۔ اگر وہ لعنت کا مستحق تھا تو اس پر پڑ جاتی ہے ورنہ اس شخص پر آ کر پڑتی ہے جس نے منہ سے لعنت

Marfat.com

کے الفاظ نکالے تھے۔ (ابوداؤد)

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کی لعنت ایک دوسرے پر نہ ڈالو اور نہ آپس میں یوں کہو کہ تجھ پر اللہ عزوجل کا غصہ ہو اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے یوں کہو کہ جہنم میں جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

دوسری بات حدیث میں یہ بتائی جو دوزخ میں داخلے کا باعث ہے کہ عورتیں شوہر کی ناشکری کرتی ہیں ایک دوسری حدیث میں اس کا مطلب کچھ اس طرح وارد ہوا؟

"یعنی اگر تم عورت کے ساتھ ایک عرصہ دراز تک اچھا سلوک کرتے رہو پھر کبھی کسی موقع پر کوئی ذرا سی بات پیش آجائے تو پچھلا سب کیا دھرا سب مٹی کردے گی اور کہے گی میں نے تیری جانب سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہے۔ (مشکوۃ ص 130 بخاری و مسلم)

واقعی پیارے آقا ﷺ نے عورتوں کے مزاج اور اخلاق و عادات کا بہت سچ پتہ دیا ہے عورتیں واقعی عموماً اسی طرح سے شوہروں کے ساتھ برتاؤ کرتی ہیں۔

اس کے بعد تاجدار رسالت ﷺ نے عورتوں کی ایک اور عادت کا تذکرہ فرمایا اور وہ یہ کہ بہت زیادہ ہوش مند مرد کو بالکل بے وقوف بنا کر رکھ دیتی ہیں ضد کر کے اور پٹی پڑھا پڑھا کر اچھے خاصے ہوش و گوش والے مرد کو بدھو بنا دیتی ہیں مثلاً مرد سے کہا تمہاری آمدنی کم ہے سارے گھر کا گزارہ نہیں ہوتا ایسا کرو کہ ماں باپ سے علیحدہ ہو جاؤ پھر ہمارا تمہارا گزارہ کشادگی کے ساتھ ہو سکے گا اول تو ماں باپ کا فرمانبردار بیٹا اس طرف دھیان نہیں دیتا مگر وہ اسے اتنا مجبور کرتی ہے اور روزانہ اتنا سبق پڑھاتی ہے کہ آخر وہ ایک دن ماں باپ سے جدا ہونے کا فیصلہ کر ہی لیتا ہے وہ شخص جو بڑے بڑے اداروں کو چلاتا ہے باوجود اس بڑائی اور ہوش مندی کے اسے بھی سبق پڑھا پڑھا کر بالآخر اپنے ڈھب پر ڈال ہی لیتی ہے اس کا سارا ہوش و گوش عورت کے سامنے کچھ کام نہیں دیتا زیور اور کپڑے کے سلسلہ میں بھی شوہر کو مجبور کر کے اپنا مطلب پورا کر ہی لیتی ہے محلہ کی کسی عورت نے ہار بنوا لیا۔ پس خیال ہو گیا کہ ہم پیچھے رہ گئے ہمارا بھی ہار بنے اور اسی ڈیزائن کا ہو اور کم سے کم اتنے ہی تولہ کا ہو جیسا کہ پڑوسن نے بنوایا ہے۔ شوہر کہتا ہے ابھی موقع نہیں ہے کاروبار کا مندہ ہے یا تنخواہ

Marfat.com

تھوڑی ہے تو بس شوہر پر برس پڑتی ہیں کہ تم حیلے بہانے کرتے ہو کیا ضرورت تھی کسی کی بیٹی پلے باندھنے کی؟

پہلی مرتبہ تو اتنی بات شوہر سن کر خاموش ہو گیا، رات کو جب گھر آیا تو پھر کان کھانے شروع کر دیئے بے چارہ سمجھا بجھا کر کسی طرح سو گیا صبح اُٹھ کر جب کام پر جانے لگا پھر ٹانگ پکڑی کہ آج ضرور تم کہیں سے رقم لے کر آؤ، شوہر نے کہا کہ آج کہاں سے لے آؤں گا کیا کہیں ڈاکہ ڈالوں؟ فوراً کہیں گی ہم کچھ نہیں جانتے ڈاکہ ڈالو یا جو کچھ کرو رقم لانی ہو گی شوہر نے کہا میں تو رشوت بھی نہیں لیتا کہیں سے قرض ملنے کی بھی اُمید نہیں، کہاں سے لاؤں گا؟ فوراً کہہ دیا، ساری دنیا رشوت لیتی ہے تم بڑے متقی بنے ہو، ہم تو چار عورتوں میں بیٹھنے کے قابل نہیں، نہ ہاتھ میں چوڑی ہے نہ گلے میں لاکٹ۔

غرض کہ ضد کر کے اور پیچھے پڑ کر زیور بنوا کر چھوڑتی ہیں، کپڑوں کے سلسلہ میں بھی یہی طرز عمل ہے جب کوئی نیا کاٹ دیکھا یا جدید فیشن طرز کا چلا فوراً اسی طرح کا کپڑا بنانے میں تیار ہو گئیں شوہر کے پاس پیسہ ہو نہ ہو، موقع ہو نہ ہو بس ضد شروع کر دی۔ اصرار کرتے کرتے آخر بنا کر چھوڑتی ہیں۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ جو جوڑا ایک مرتبہ کسی شادی میں پہن لیا اب اسے آئندہ کسی تقریب میں پہننے کو عیب سمجھتی ہیں نئی شادی کے لئے نیا جوڑا ہونا چاہیے پھر کاٹ بھی نئی ہو چھانٹ بھی ماڈرن ہو انہی خیالات میں گم رہتی ہیں اور ان خواہشات کے پورا کرنے میں بہت سے گناہ خود ان سے سرزد ہوتے ہیں اور بہت سے گناہ شوہر سے کراتی ہیں شوہر اپنے اخراجات سے عاجز ہوتا ہے تو رشوت لیتا ہے یا بہت زیادہ محنت کر کے رقم حاصل کرتا ہے۔ جس سے صحت پر اثر پڑتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ رشوت لینا حرام ہے اور یہ کام جہنم میں لے جانے والا ہے اور زیادہ محنت کرنے سے صحت پر بُرا اثر پڑے گا اچھا خاصا ہوش مند آدمی بے وقوف بن جاتا ہے اور عورت کی ضد پوری کرنے کے لئے سب کچھ کر گزرتا ہے۔ عورت کو زیور پہننا جائز تو ہے مگر اس جائز کے لئے اتنے بکھیڑے کرنا اور شوہر کی جان پر قرض چڑھانا اور اس کو رشوت لینے پر مجبور کرنا اور پھر دکھاوے کے لئے پہننا اسلام میں اس کی گنجائش کہاں

Marfat.com

ہے؟ بیاہ و شادی کے موقع پر عورتوں نے بہت سی غلط رسموں کا رواج ڈال رکھا ہے جو غیر شرعی ہیں ان رسومات کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگاتی ہیں، مرد کیسا ہی علم دار اور دیندار ہو اس کی ایک نہیں چلنے دیتیں آخر وہی ہوتا ہے جو یہ چاہتی ہیں۔

اسلامی بہنیں یہ سب باتیں پڑھ کر مجھ سے ناراض مت ہوں بلکہ میں نے حدیث کا مطلب واضح کرنے کے لئے لکھ دی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ دین اور عقل میں ناقص ہوتے ہوئے بہت بڑے ہوش مند آدمی کو بے وقوف بنا دیتی ہیں بالکل حق ہے۔

حسد اور کنجوسی کا عذاب

بدقسمتی سے آج کل حسد کا مرض بہت زیادہ پھیل چکا ہے کسی مسلمان کی نعمت کو دیکھ کر اس نعمت کے زوال کی تمنا کی کہ اس کا کاروبار کم ہو جائے تو اچھا۔ آپ کا یہ تمنا کرنا حسد ہے۔ حسد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ عزوجل پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں ملی ہے۔

آجکل دوسرے کا کاروبار ٹھپ کرنے کے لئے بڑی جدو جہد کی جاتی ہے اس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کی جاتی ہیں اور اس دکاندار پر طرح طرح کے الزامات ڈالے جاتے ہیں اور یوں حسد کے سبب جھوٹ، غیبت آبرو ریزی اور نہ جانے کیا کیا گناہ کئے جاتے ہیں۔

''منہاج العابدین'' میں ہے حضرت سیدنا فضیل بن عیاض اپنے ایک شاگرد کی نزع کے وقت تشریف لائے اور اس کے پاس بیٹھ کر سورہ یٰسین شریف پڑھنے لگے تو اس نے کہا کہ سورہ یٰسین شریف پڑھنا بند کر دو پھر آپ نے اس کو کلمہ کی تلقین فرمائی تو وہ بولا میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اس سے بیزار ہوں بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقع ہوگئی۔

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے چالیس دن کے بعد آپ نے

Marfat.com

خواب میں دیکھا کہ فرشتے اس شاگرد کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں آپ نے استفسار فرمایا کس سبب سے اللہ ﷻ نے تیری معرفت سلب فرمائی؟

اس نے جواب دیا تین عیوب کے سبب حسد، چغلی اور ایک بیماری سے شفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورہ پر میں ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔

محترم اسلامی بہنو اور بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اٹھیے آہ چغلی اور حسد اور شراب نوشی کے سبب ولی کامل کا شاگرد بُری موت مرکر جہنم میں جا پہنچا۔

تاجدار مدینہ ﷺ کا ارشاد ہے حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے۔ (احیاء العلوم)

کنجوسی: کنجوسی بہت ہی منحوس خصلت ہے مال اور وسائل کے ہوتے ہوئے بھی ضرورت کے مطابق نہ خرچ کرنا بخل ہے، بخل بہت ہی اخلاقی برائی ہے کیونکہ اس سے مزید اور برائیاں جنم لیتی ہیں۔ بغض، عناد، بد دیانتی اور تنگ نظری جیسی برائیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

بہت سی عورتوں اور مردوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہیں حالانکہ قیامت کے روز یہی دولت بخل کرنے کی وجہ سے عذاب کا باعث بنے گی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

''جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز سے جو اللہ عزوجل نے انہیں دی ہے ہرگز وہ اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں عنقریب ان کے گلے میں طوق پہنایا جائے گا اس چیز سے جو انہوں نے بخل کے ذریعے جمع کی ہوگی۔ (آل عمران)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سخی اللہ ﷻ کے قریب ہے جنت سے قریب ہے انسانوں کے قریب ہے جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ عزوجل سے دور ہے جنت سے دور ہے انسانوں سے دور ہے جہنم کے قریب ہے اور یقیناً جاہل سخی عبادت گزار بخیل سے زیادہ اللہ عزوجل کو پیارا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

Marfat.com

جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ عزوجل اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کا اجر عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ عزوجل بخیل کے مال کو تلف فرمادے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں مکار، بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہونگے۔

بدگمانی کی مذمت

بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں انہوں نے دو آدمیوں کو الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرتے دیکھا تو فوراً ان کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ یہ میرے متعلق ہی کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور میرے خلاف کوئی سازش تیار کی جا رہی ہے اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہروں کو اچھا لباس پہن کر کہیں جاتے ہوئے دیکھتی ہیں یا شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سن لیتی ہیں تو ان کو اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کی فلانی عورت سے کچھ ساز باز ہے اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیویاں میکے میں زیادہ دیر ٹھہر گئیں یا میکہ کے رشتہ داروں سے بات یا ان کی خاطر و مدارت کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے محبت کرتی ہے کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔ بس اسی بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور ٹوہ لگانے کی فکر میں مبتلا ہو کر دن رات دماغ میں الم غلم قسم کے خیالات کی کھچڑی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی رائی کا پہاڑ اور پھانس کا بانس بنا ڈالتے ہیں۔

پیارے بھائیو اور بہنو! یاد رکھئے بدگمانیوں کی یہ عادت بہت بری بلا اور بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ یعنی بعض گمان گناہ ھیں۔

لہٰذا جب تک کھلی ہوئی دلیل سے تم کو کسی بات کا یقین نہ ہو جائے ہرگز ہرگز محض بے بنیاد گمانوں سے کوئی رائے قائم نہ کرلیا کرو۔

Marfat.com

تکبر اور غصہ کی مذمت

تکبر یہ اتنی شیطانی خصلت اور تباہ کن عادت ہے کہ یہ بھوت بن کر جس انسان کے سر پر سوار ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ اس کی دنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے۔ شیطان اپنی اس منحوس خصلت کی وجہ سے بارگاہ الٰہی میں مردود ہوا اور خداوند قہار و جبار نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر اس کو جنت سے نکال دیا۔

تکبر کے معنی یہ ہیں کہ آدمی دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھے یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا جب اللہ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چونکہ تکبر سے پاک تھے اور سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا لیکن شیطان کے اندر تکبر سمایا ہوا تھا اس نے اکڑ کر کہہ دیا۔

میں حضرت آدم سے اچھا ہوں اے اللہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔ اس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہ کیا۔ (القرآن)

یاد رکھئے کہ جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہان میں مردود اور ذلیل و خوار ہو گیا۔

یاد رکھئے تکبر خدا تعالیٰ کو بے حد ناپسند ہے اور بہت ہی بڑا گناہ ہے حدیث شریف میں ہے جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 423)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میدان محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں تو انسانوں کی ہونگی مگر ان کے قد چیونٹیوں کے برابر ہونگے اور ذلت و رسوائی میں یہ گھرے ہوئے ہونگے اور یہ لوگ گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم کے اُس جیل خانہ میں قید کر دیئے جائیں گے جس کا نام ''بولس'' (ناامیدی) ہے اور وہ ایسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا

Marfat.com

نام نار الانیار ہے اور ان کو جہنمیوں کا پیپ پلایا جائے گا۔ (مشکوۃ ج 2 ص 433)

محترم بہنو اور عزیز بھائیو! خدارا کان کھول کر سُن لیجئے تم جو جھانے، کپڑے، چال چلن، مکان سامان، تہذیب و تمدن، مال و دولت ہر چیز میں اپنے کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہتے ہو اسی طرح بعض علماء اور بعض عبادت گزار علم و عبادت میں اپنے کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھ کر اکڑتے ہیں یہی تکبر ہے خدا کے لئے اس شیطانی عادت کو چھوڑ دیجئے اور تواضع و انکساری کی عادت ڈالیے یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ہر چیز میں دوسروں سے کمتر سمجھو۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع و انکساری کرے گا اللہ عزوجل اس کو بلند فرمادے گا وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت والا بنا دے گا اور جو شخص تکبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا وہ خود کو بڑا سمجھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں کتے اور خنزیر سے زیادہ ذلیل بنا دے گا۔

غصہ: بے موقع اور بات بات پر غصہ آنا یہ انتہائی خطرناک عادت ہے اکثر انسان غصے میں آکر دنیا کے بہت سے بنے ہوئے کاموں کو بگاڑ دیتا ہے اور بعض اوقات غصہ کی حالت میں خدا کی ناشکری اور کفر کے کلمے تک بکنے لگتا ہے اور اپنے ایمان کی دولت کو غارت اور برباد کر ڈالتا ہے۔ غصہ ہی اکثر دنگا فساد، دو بھائیوں میں افتراق، میاں بیوی میں طلاق آپس میں منافرت اور قتل و غارت گری کا موجب ہوتا ہے. جب کسی پر غصہ آئے اور مار دھاڑ اور توڑ پھوڑ کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیں کہ مجھے دوسروں پر جو قدرت حاصل ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ عزوجل مجھ پر قادر ہے اگر میں نے غصے میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قیامت کے روز اللہ عزوجل کے غضب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے غصے کو روک لے گا، اللہ عزوجل بروز قیامت اس سے اپنا عذاب روک لے گا۔ (مشکوۃ شریف)

جس نے غصہ کو ضبط کر لیا باوجود اس کے وہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا ہے اللہ

Marfat.com

عزوجل اس کے دل کو سکون وایمان سے بھردے گا۔ (جامع صغیر)

ایک شخص دعا مانگ رہا تھا یااللہ ﷻ! میرے پاس صدقہ وخیرات کے لئے کوئی مال نہیں، بس یہی ہے کہ جو شخص میری بے عزتی کرے میں نے اسے معاف کیا، تاجدار مدینہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی، ہم نے اُس بندے کو بخش دیا۔ (احیاء العلوم)

ریاکاری کی مذمت

کچھ مردوں اور عورتوں کی یہ تباہ کن عادت ہوتی ہے کہ وہ دین یا دنیا کا جو بھی کام کرتے ہیں وہ شہرت، ناموری اور دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ اسی کا نام ریاکاری ہے اور یہ سخت گناہ کی بات ہے کیونکہ نیک کاموں میں اخلاص کا ہونا ضروری ہے یعنی ہر نیک کام اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے مگر جب نیک اعمال کے پیش نظر کوئی ذاتی اور نفسانی غرض ہوگی تو وہ نیک اعمال ریاکاری کا شکار ہو جائیں گے اور اصل مقصد سے دور ہو جائیں گے اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ریاکاری کرنے والوں کو قیامت کے دن خدا کا منادی اس طرح میدان محشر میں پکارے گا کہ اے بدکار! اے بدعہد، اے ریاکار! تیرا عمل غارت ہوگیا اور تیرا اجروثواب برباد ہوگیا تو خدا کے دربار سے نکل جا اور اس شخص سے اپنا ثواب طلب کر جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

(احیاء العلوم ج 3 ص 294)

اس طرح دوسری حدیث میں ہے کہ جس عمل میں ذرہ بھر بھی ریاکاری کا شائبہ ہو اس عمل کو اللہ ﷻ قبول نہیں فرماتا ہے اور یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں ایسی وادی ہے جس کو اللہ ﷻ نے ریاکاری کرنے والوں کیلئے تیار فرمایا ہے۔ (احیاء العلوم)

اللہ ﷻ تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو ریاکاری کی تباہ کاری سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

تعریف پسندی کی مذمت

کچھ مرد اور عورتیں اس خراب عادت میں مبتلا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پر ان کی تعریف کر دے وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو شخص ان کے عیبوں کی نشاندہی کر دے اس پر مارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں، آدمی کی یہ خصلت بھی نہایت تباہ کن ہے اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہو جانا یہ بڑی بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے تو تم اپنے دل میں سوچو کہ اگر واقعی وہ خوبی تمہاری اندر موجود ہے تو تم اس پر خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز ہرگز اپنی اس خوبی پر اترا کر خوش نہ ہو جاؤ اور اگر کوئی شخص تمہارے سامنے تمہاری خامیوں کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس پر ناراضگی کا اظہار مت کرو بلکہ اس کو اپنا مخلص دوست سمجھ کر اس کی قدر کرو اور اپنی خامیوں کی اصلاح کی بھرپور کوشش کرو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرو کہ ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوتا نہ ہر تنقید کرنے والا دشمن نہیں ہوا کرتا۔

قرآن وحدیث کی مقدس تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو بے حد ناپسند ہے اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے اردگرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا ہجوم اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اور یہ خودغرض لوگ تعریفوں سے آدمی کو اُلو بنا کر اپنا مطلب نکال لیا کرتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنی مطلب برآری اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے لوگوں کی خوش طبعی اور ہنسنے ہنسانے کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر مرد وعورت کو چاپلوسی کرنے والوں اور منہ پر تعریف کرنے والوں کی عیادانہ چالوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف سن کر خوش نہ ہونا چاہیے۔ (ماخوذ جنتی زیور)

کاہلی اور ضد سے اجتناب

کاہلی ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا

Marfat.com

ہو جاتی ہیں ظاہر ہے کہ مکان، سامان، کپڑوں اور بدن کی گندگی برتنوں اور سامانوں کی بے ترتیبی، وقت پر کھانے پینے سے محرومی، شوہر اور سسرال والوں کی ناراضگی، بچوں کا پھوہڑ پن، طرح طرح کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ یہ ساری بلائیں اور مصیبتیں اسی کاہلی کے سب انڈے بچے ہیں۔ اسی لئے اس عبادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہیے بلکہ دینی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت چاق و چوبند ہو کر لگے رہنا چاہیے خوب یاد رکھئے کہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہل آدمی ہر ایک کو بُرا لگتا ہے۔ کیونکہ وہ نہ دنیا کا کام کرسکتا ہے نہ دین کا اس لئے رسول اللہ ﷺ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ

یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ضد: اپنی کسی بات پر اس طرح اڑ جانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے مگر کسی کی بات اور سفارش قبول نہ کرے اس بُری خصلت کا نام ضد ہے یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر ڈالتی ہے ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ ''ضدی'' اور ہٹ دھرم کہنے لگتے ہیں اور کوئی بھی اس کو منہ لگانے اور اس سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا یہی وہ خبیث عادت تھی جس نے ابو جہل کو جہنم میں دھکیل دیا۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ اور مومنوں نے اس کو بارہا مرتبہ سمجھایا اور اُس نے شق القمر اور کنکریوں کے کلمہ پڑھنے کا معجزہ بھی دیکھ لیا مگر پھر بھی اپنی ضد پر اڑا رہا اور ایمان نہیں لایا۔

قرآن و حدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے اور مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کر کے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد ہرگز ہرگز اپنی رائے اور اپنی بات پر ضد کر کے اڑا نہ رہے بہت سے آدمی خاص طور پر عورتیں اس بُری عادت میں مبتلا نظر آتی ہیں خدا کے لئے ان سب کو چاہیے کہ اس بُری عادت کو چھوڑ کر دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوں۔ (ماخوذ جنتی زیور)

Marfat.com

ہمسایوں سے اچھا سلوک

محترم اسلامی بہنو اور بھائیو! پڑوسیوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے معاملات کے ساتھ زندگی گزارنے کی شریعت اسلامیہ میں بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے اس سے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور اپنی طرف سے اس کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچائے اور اس کی مشکلات و مصائب میں کام آئے جہاں تک ممکن ہو اس کی مدد کرے اس کے گھر کے سامنے کوڑا کیچڑ نہ ڈالے اس کے بچوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرے۔

ان باتوں کے برعکس پڑوسیوں کو ستانا حرام ہے اس لئے ان کو تنگ کرنا، گالیاں دینا یا آوازیں کسنا بلاوجہ نفرت کرنا ناجائز ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔ (بخاری و مسلم)

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پڑوسی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے خدا عزوجل کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی اور جس نے مجھ سے لڑائی کی اس نے خدا عزوجل سے لڑائی کی۔ (ترغیب)

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کون یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا جس کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی مامون نہ ہو۔ (بخاری شریف)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہمسایہ کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حقیقت میں اہل ایمان وہی ہیں جس کے پڑوسی ان سے راضی ہیں۔

اللہ عزوجل تمام بہنوں اور بھائیوں کو ہمسایوں کی عزت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

پڑوسی کو دینے لینے کے احکام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے مسلمان عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لئے کسی بھی چیز کے لینے دینے کو حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کا کھر ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

اسلام میں پڑوسی کے بڑے حقوق ہیں جن کی نگہداشت بہت ضروری ہے، تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی کے ساتھ اچھی طرح مل جل کر رہنے اور اس کے حقوق کی رعایت کے بارے میں مجھے جبرائیل علیہ السلام نے اس قدر بار بار توجہ دلائی جس سے مجھے یہ گمان ہو گیا کہ شاید پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کے مال سے میراث دلا کر چھوڑیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دونوں میں جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب تر ہے۔ (بخاری)

اسی عنوان کی پہلی حدیث میں فرمایا گیا کہ پڑوسی کا ہدیہ حقیر نہ جانو۔ اس عمدہ خصلت کو اختیار کرنے میں بھی شیطان بہت سے رخنے ڈال دیتا ہے اور ایسی نفسانیت کی باتیں سمجھاتا ہے جو ہدیہ دینے سے باز رکھتی ہیں چنانچہ بہت سی عورتوں پر یہ نفسانیت سوار ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ ذرا سی چیز کا کیا دینا؟ کسی کو کچھ دے تو کوئی عمدہ چیز تو دے، دو جلیبیاں کیا بھیجیں، کوئی کیا کہے گی؟ اس سے تو نہ بھیجنا ہی بہتر ہے اسی طرح ہدیہ قبول کرنے میں بھی شیطان چھوٹائی بڑائی کا سوال سمجھا دیتا ہے اگر کسی پڑوسن نے معمولی چیز ہدیہ میں بھیج دی تو متعلقہ پڑوسن گلہ کرے گی نہ اپنی حیثیت کا خیال نہ ہماری عزت کا، بھیجنے میں شرم بھی نہ آئی، گویا بھیجنے کا شکریہ تو درکنار طعن و تشنیع کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے اور کئی کئی دن غیبتیں ہوتی رہتی ہیں اگر کئی سال کے بعد کسی معاملہ میں کوئی ان بن ہو گئی ہو تو یہ بات بھی دہرا دی جاتی ہے کہ تُو نے کیا بھیجا تھا یا بھیجنے والی نے بات جتا دی کہ ہم تو آپ کو فلاں فلاں چیز بھی دیتی رہی ہیں۔ (الامان والحفیظ)

اللہ ﷻ مسلمان بہنوں کو دین سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

دوسرے کی نقل اتارنے پر تنبیہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دیا کہ صفیہ بس اتنی سی ہے (یعنی اس کے حُسن وغیرہ کی کوئی مزید خامی بتانے کی ضرورت نہیں ہے پستہ قد ہونا ہی کافی ہے)۔ یہ سُن کر رحمتہ اللعالمین ﷺ نے فرمایا کہ تو نے ایسا کلمہ کہا ہے اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو سمندر کو بھی بگاڑ ڈالے یہ واقعہ بتا کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اُتاری اس پر سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ کسی شخص کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے ایسا کرنے پر (دنیا کی) اتنی اتنی دولت مل جائے۔

(سنن ابوداؤد ص 312 ج 2)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کسی کے قدو قامت، ہاتھ پاؤں، ناک، کان وغیرہ کو عیب دار بتانا (اگرچہ واقعتا عیب دار ہو) اور کسی کی بات یا چال ڈھال کی نقل اتارنا گناہ ہے اور سخت ممنوع ہے عام طور پر کسی کو ہلکانے یا لنگڑا کر چلنے یا تو تلانے یا نظر گھمانے کی نقل اتاری جاتی ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا جاتا جس کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہوتے ہیں چونکہ یہ بات حقوق العباد سے ہے اس لئے جب تک بندہ سے معافی نہ مانگی جائے توبہ سے معاف نہیں ہوتا۔

حضور تاجدار مدینہ ﷺ کا مزکورہ بالا فرمان ہمارے لئے کس قدر باعث عبرت ہے یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو لنگڑے کو لنگڑا کہا ہے اور بہرہ کو بہرہ بتایا ہے اور اندھے کو اندھا کہہ کر بلایا ہے اور یہ بات حقیقت اور واقعہ کے خلاف نہیں ہے جھوٹ ہوتا تو قابل گرفت ہوتا مگر یہ حیلہ شرعاً بے معنی ہے کہ گناہ کا دارومدار ناگواری پر ہے بات کے جھوٹا سچا ہونے پر نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو قد چھوٹا بتایا بات غلط نہ تھی پھر بھی تاجدار مدینہ ﷺ نے اس پر تنبیہ فرمائی۔

Marfat.com

موسیقی اور گانے کی مذمت

اسلام میں ناچ اور گانا حرام ہے، اسے بطور پیشہ اختیار کرنا بھی حرام۔ ایک حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منہ اور ہاتھ سے بجائے جانے والے آلاتِ موسیقی کو توڑنے اور سازوں کو مٹانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک روایت میں گانے کو شیطان کی آواز بھی کہا گیا ہے، ایک دوسری روایت میں فرمایا گیا کہ عورت سے توجہ کے ساتھ گانا سننے والے کے کانوں میں قیامت کے روز پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا۔

افسوس صد افسوس! آج بدقسمتی سے ترقی پسند اور بعض اپٹوڈیٹ لوگ موسیقی اور رقص کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ اسے باعث تفریح، ثقافت اور روح کی غذا اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہیں مگر یہ حقیقت میں روح کی غذا نہیں بلکہ روح کی سزا ہے۔

یہ کیسی غذا ہے؟ جس سے نفاق اور دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت کی لذت ختم ہو جاتی ہے نیز جو مسلمان خواتین کو بے حجاب اور بے حیاء بنا دیتی ہے اس لئے راقم یہ کہتے ہیں حق بجانب ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ سزا اور عذاب ہے یہ تو ایک نشہ ہے ہم غذا سمجھ بیٹھے ہیں۔ یہ قیصر و کسریٰ اور یہود و ہنود کی غذا ہے، مسلمانوں کی نہیں۔

مسلمانوں کی روح کی غذا اللہ ﷻ کا ذکر اور قرآن حکیم کی تلاوت ہے۔
مسلمانوں کی روح کی غذا اللہ ﷻ اور اس کے حبیب ﷺ کی تعریف و توصیف ہے،
مسلمانوں کی روح کی غذا نماز اور ذکر استغفار ہے۔

افسوس کہ جن ممالک کی حکومتیں مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں وہ ریڈیو اور ٹی-وی پر گانے بجانے کے خصوصی اور ہمہ وقتی پروگرام پیش کرتے رہتے ہیں اور ٹی-وی پر تو ناچ

Marfat.com

بھی دکھاتے ہیں۔ ٹی۔وی نے تو ہر گھر کو فواحش کا مرکز بنا کر رکھ دیا ہے چھوٹے بڑے سب مل کر بے حیائی کے پروگرام دیکھتے ہیں اور مزے لیتے ہیں۔

لوگوں نے گانے کو تو زندگی کا ایک ضروری جز بنا رکھا ہے کھا رہے ہیں تو گانا سن رہے ہیں لیٹے بیٹھے ہیں تو گانا سُن رہے ہیں عورتیں کھانا پکا رہی ہی یا دوسرے مشاغل میں ہیں تو گانا بھی ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے تو عملی نفاق ہو رہا ہے شیطان نے قابو پایا ہوا ہے اور نیکی کی طرف دل نہیں کرتا۔

گھروں کے علاوہ باہر کہیں نکلیں تو ہوٹلوں میں گانے کی آواز، پان کی دکانوں پر گانے کی آواز، بسوں اور کاروں نیز رکشوں میں گانے کی آوازیں سنائی دیں گی۔ شادیوں میں تو یہ سلسلہ انتہائی عروج پر ہوتا ہے۔

نہ جانے مسلمانوں کو اب کیا ہو گیا ہے، نہ اعمال کی فکر نہ توبہ کی طرف توجہ۔

سخت افسوس کی بات یہ ہے کہ اب تو اسکولوں اور کالجوں میں موسیقی کے لئے مستقل وقت دیا جاتا ہے اور گانا بجانا سیکھنے سکھانے کے لئے پیریڈ رکھے جاتے ہیں پھر یہ لڑکیاں اور لڑکے سب کچھ سیکھ کر اسٹیج پر آتے ہیں مجمعوں اور محفلوں میں ڈانس اور موسیقی کے فن کا مظاہرہ کرتی ہیں اس بیہودگی اور بدکرداری کو ثقافت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں تو فرمایا گیا کہ مجھے گانے باجے کی چیزیں مٹانے کا حکم دیا گیا ہے اور ہم نے گانے بجانے کی چیزوں کو حرزِ جان بنایا ہوا ہے۔

قیام پاکستان سے پہلے مساجد کے سامنے کوئی جلوس گاتے ہوئے اور ڈھول بجاتے ہوئے گزرتا تو اس پر مسلمان مشتعل ہو جاتے اور غیرت مند مسلمان خصوصاً نوجوان تو جان تک دینے سے گریز نہ کرتے، لیکن آج مساجد کے سائے میں فحش اور عریاں فلمیں چلتی ہیں گانے باجے چلتے ہیں مگر کسی نوجوان کی غیرت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ پہلے دور کے مسلمانوں کے گھروں میں تلاوت قرآن پاک کی آوازیں سنائی دیتی تھیں لیکن آج ہر گھر سینما ہاؤس بنا ہوا ہے۔

پہلے گانے والوں کو میراثی، بھانڈ، کنجر اور ڈوم کہا جاتا تھا اور میراثیوں کو یہ جرأت

Marfat.com

نہ ہوتی تھی کہ وہ معزز لوگوں کے ساتھ کسی چارپائی یا کرسی پر بیٹھیں بلکہ انہیں نیچے بیٹھنا پڑتا تھا۔ آج میراثیوں اور کنجروں کو فنکار اور گلوکار کا نام دیا جاتا ہے اور ان کی ایسی آؤ بھگت کی جاتی جو کسی بڑے سے بڑے بزرگ کی بھی نہیں ہوتی۔

ہمارے ملک پاکستان میں اگر ہندوستان کا کوئی مشہور میراثی اور کنجر آجاتا ہے تو پوری قوم نیچے سے لے کر اوپر تک دیدہ و دل فرش راہ کر دیتی ہے۔

تو بہرحال مسلمانوں کو چاہیے کہ خود بھی بیہودہ کاموں سے بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچانے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

سینما اور فلم بینی کے نقصانات

کسی غیر محرم عورت کو دیکھنے سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں اس میں سب سے بڑا نقصان ایمان کی حلاوت کا سلب ہو جانا ہے اور عورتوں کو بھی غیر مرد دیکھنا ایسا ہی ہے۔ خواہ غیر مرد یا غیر عورت نگاہوں سے اوجھل ہو جائے، علماء نے جدید ایجادات کے استعمال کے لے جو مسائل وضع کئے ہیں ان میں ٹی-وی، وی-سی-آر یا ڈش بھی شامل ہیں ان پر غیر محرم عورت دیکھنا انتہائی حرام ہے اس طرح عورتوں کو بھی غیر مرد دیکھنا ایسا ہی ہے۔ فلموں میں گناہوں کی حفاظت، ایمان کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح قطعی ممکن نہیں۔

نوجوان طبقہ تو فلم بینی کی طرف مائل ہے ہی، لیکن آج کی ماں بہنیں بھی نوجوانوں سے پیچھے نہیں بلکہ دو قدم آگے ہی ہیں۔ کیا دل بہلانے کے لئے ایک ذریعہ فلم بینی ہی رہ گیا ہے کچھ عرصہ قبل نظام آباد کی خبر ہے کہ ایک عورت نے سینما حال میں ایک بچے کو جنم دیا۔ ذرا سوچئے کہ اس لڑکے کے بڑا ہونے کے بعد اس کے خیالات کیا ہونگے۔

دور حاضرہ میں صحت کی بربادی پر غور کریں تو سینما بینی کا اثر نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی اور اخلاق و کردار پر بھی پڑ رہا ہے۔

یہ مسلمہ اصول ہے کہ سحر خیزی بچوں بوڑھوں کے لئے یکساں صحت مندی کی علامت ہے لیکن سینما دیکھنے کے دلدادا رات کم و بیش ایک بجے کے بعد گھر پہنچتے ہیں اور

Marfat.com

دوسرے دن دس گیارہ بجے سے پہلے بیدار نہیں ہوتے اس طرح دوسرے دن کے تمام کام کاج ٹھپ ہو کر رہ جاتے ہیں نیز سینما اور فلم کے ذوق میں اپنی کمائی بھی ضائع کرتے ہیں۔

ایک عبرت ناک واقعہ: قبلہ حضرت صاحب امیر دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو کسی اسلامی بھائی نے یہ سنسنی خیز واقعہ سنایا کہ پاکستان کے کسی شہر کے ایک گھر میں وی-سی-آر پر فلم دیکھی جا رہی تھی جبکہ ایک دوشیزہ تلاوت قرآن میں مگن تھی۔ چھوٹی بہن نے آ کر بتایا باجی بہت اچھی فلم لگی ہے تم بھی آؤنا۔

چنانچہ باجی قرآن میں نشانی لگا کر اٹھ کر آئی اور فلم دیکھنے مشغول ہوئی جب فلم ختم ہوگئی تو پھر وہ تلاوت کے لئے آئی یکا یک چھ انچ لمبی زرد رنگ کی ایک چھپکلی کہیں سے آ نکلی اور اس نے جست لگائی اور اس کے ماتھے پر چپک گئی۔ مارے دہشت کے لڑکی چیخ مار کر گری گھر کے تمام افراد گھبرا کر اس کی طرف دوڑے اور کسی لکڑی کے ذریعے اس چھپکلی کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگے کہ دوسری مصیبت آ گئی اور وہ یہ کہ اطراف سے بہت ساری چھپکلیاں نکلنے لگیں اور سب نے اس دوشیزہ پر یکبارگی ہلہ بول دیا۔ لڑکی خوف سے چلاتی رہی گھر کے تمام افراد ششدر و حیران تھے۔

آہ! اس لڑکی نے چلا چلا کر سب کی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ گھر میں کہرام مچا ہوا تھا خونخوار چھپکلیاں بُری طرح جسم پر چپکی ہوئی تھیں غسل وکفن کا مرحلہ بے حد دشوار ہو گیا۔ آخرکار ایک بزرگ کو بلایا گیا انہوں نے مشورہ دیا کہ اس کی لاش پر وی-سی-آر رکھ دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چھپکلیاں غائب ہو گئیں۔ غسل وکفن کے بعد چھپکلیاں پھر آ کر چپک گئیں۔ اب جنازہ اُٹھانے کا مسئلہ پیش ہوا اس بزرگ کے مشورے پر پھر وہی وی-سی-آر میت پر رکھا گیا۔ چھپکلیاں چلی گئیں اسی طرح وی-سی-آر کے ساتھ قبرستان لے گئے جب قبر میں اتار چکے تو پھر چھپکلیاں آ کر اس کے جسم سے چپک گئیں اسی بزرگ کے مشورے سے وی-سی-آر اس کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ جب لوگ فاتحہ پڑھ کر لوٹنے لگے اور ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ خوفناک دھماکہ ہوا، بے

Marfat.com

اختیار لوگوں نے مڑ کر دیکھا تو ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا۔
آہ! قبر پھٹ چکی تھی اور اس لڑکی کی لاش کے ٹکڑے اچھل اچھل کر باہر گر رہے تھے تمام لوگ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔
اس واقعہ کو پڑھ کر ہمارے بھائی خصوصاً ہماری بہنیں اب بھی فلموں اور ڈراموں سے کیا باز نہیں آئیں گی

کر لے توبہ رحمت کی رحمت ہے بڑی
قبر میں سزا ہو گی ورنہ کڑی

تصویر کشی کی مذمت

کچھ عورتیں اور مرد مکانوں میں زینت کے لئے انسانوں اور جانوروں کی تصویریں یا مورتیاں سجاتے ہیں یہ حرام ہے اسی طرح کچھ لوگ مٹی یا پلاسٹک یا دھاتوں کی مورتیاں بچوں کے کھیلنے کے لئے خریدتے ہیں یہ بھی ممنوع ہیں اپنے بچوں کو یہ لا کر نہ دینے چاہئیں اور ایسے کھلونوں اور گڑیوں کو توڑ پھوڑ اور جلا دینا چاہیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس میں کوئی تصویر نہ چھوڑتے مگر اسے توڑ دیتے۔ (بخاری)
"ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہے یہ تصویر جو اس نے بنائی ہوگی اس کا جاندار بنایا جائے گا جو جہنم میں اسے عذاب دے گا"۔ (بخاری)
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے پس میں نے چہرہ انور پر ناراضگی کے اثرات پہچان لئے عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی طرف توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے؟
ارشاد فرمایا کہ اس پردے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے یہ اس لئے خریدا ہے کہ آپ ﷺ اس پر بیٹھیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں، فرمایا کہ ان تصویر والوں کو

Marfat.com

قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری)

بعض کفریہ کلمات

اس دور میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جو ان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لئے ہم یہاں چند کفری بولیوں کا ذکر کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہو جائے اور لوگ ان باتوں کو بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں اور اگر خدانخواستہ یہ کفری الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

(۱) خدا کے لئے مکان اور جگہ ثابت کرنا کفر ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے پنچ، یا اوپر اللہ نیچے تم یہ کہنا کفر ہے۔ (خانیہ)

(۲) کسی سے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا یہ کہے مجھے خدا کے عذاب کی کوئی پرواہ نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ یہ کہہ دیا کہ خدا کہاں ہے یہ سب کفر کی بولیاں ہیں۔ (عالمگیری)

(۳) کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہہ دیا میں بغیر انشاء اللہ کے کروں گا کفر لاحق ہو گیا۔

(۴) کسی مالدار کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ آخر کار یہ کیا انصاف ہے کہ اس کو مالدار بنا دیا اور مجھے غریب بنایا یہ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

(۵) اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کے لئے ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اللہ ﷻ نے

Marfat.com

یہ بہت بُرا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ بنا دیا۔ (معاذ اللہ) اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

(۶) خدا تعالیٰ کی شان میں پھوہڑ لفظ بولنا یا اس کے کاموں میں عیب نکالنا خدا کا مذاق اُڑانا یا خدا تعالیٰ کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

(۷) کسی نبی علیہ السلام یا فرشتہ کی حقارت کرنا اور ان کی جناب گستاخی کرنا یا ان کا عیب نکالنا یا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا کفر ہے۔

(۸) جو شخص تاجدار مدینہ ﷺ کو آخری نبی نہ مانے یا سرکار ﷺ کی کسی چیز یا کسی بات کو حقیر جانے یا عیب نکالے یا کسی سنت مبارکہ کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا، عمامہ کا شملہ لٹکانا، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا یا کسی بھی سنت کا مذاق اڑانا یا اس کو بُرا سمجھے تو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۹) جو شخص کسی قاتل یا خونی ڈاکو کو دیکھ کر توہین کی نیت سے کہہ دے کہ ملک الموت آ گئے یہ کفر ہے۔

(۱۰) قرآن کی کسی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے، جیسے بعض داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں کہ قرآن میں **کلا سوف تعلمون** آیا ہے اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ کلہ صاف کراتے رہو یا اکیلے نماز پڑھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ **ان الصلوٰۃ تنھیٰ** اور معنی بتاتے ہیں کہ نماز تنہا پڑھا کرو ان باتوں کو بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ قرآن کے ساتھ مسخرہ پن بھی ہے اور قرآن کے معنی کو بدل ڈالنا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں کفریہ ہیں۔

(۱۱) اسلام میں شک کرنا یا اپنے مذہب پر افسوس کرنا کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا یہ اچھا نہیں کاش میں کسی اور مذہب میں ہوتا یا کسی کفر کی بات کو اچھا سمجھنا یا کسی کو کفر کی بات سکھانا یا کہنا کہ نہ میں ہندو ہوں اور نہ مسلمان میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ مسجد سے تعلق رکھتا ہوں نہ مندر سے یا یہ کہنا کہ خانہ کعبہ تو معمولی پتھروں کا

Marfat.com

ایک پرانا گھر ہے اس میں کیا دھرا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا تو فارغ آدمیوں کا کام ہے ہم کو نماز کی کہاں فرصت ہے؟ یا یہ کہیں کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو روزہ رکھ کر بھوکے کیوں مریں؟ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں۔ بہت پڑھ لی کیا فائدہ ہوا؟ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے یا یہ کہنا کہ میں تو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہوں باقی دنوں میں نہ کبھی پڑھی نہ پڑھوں گا یا یہ کہنا کہ نماز مجھے موافق نہیں آتی جب میں نماز پڑھتا ہوں تو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہو جاتا ہے، یا یہ کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو ملاں لوگوں نے مالداروں پر لگا رکھا ہے یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے یا بلیک مارکیٹ کا دھندا ہے میں ایسا کام کیوں کروں وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی تمام بکواس کھلا ہوا کفر ہے ان سب بولیوں سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

(۱۲) یہ کہنا کہ رام و رحیم دونوں ایک ہی ہیں اور وید و قرآن میں کچھ فرق نہیں یا یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خدا کے گھر ہیں۔ دونوں جگہ خدا ملتا ہے کفر ہے۔

(۱۳) کافروں کو خوش کرنے کے لئے ان کے جلوسوں اور میلوں میں کفر کی شان و شوکت بڑھانے یا کافروں کو خوش کرنے کے لئے شریک ہونا یا ان کفری تہواروں کی تعظیم کرنا یا کوئی چیز ان تہواروں کے دن مشرکین کے گھر بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجنا جب کہ مقصود ان دن کی تعظیم ہو تو یہ کفر ہے۔ (بہار شریعت)

(۱۴) جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہنے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چولہے میں ڈال دو یا یہ کہہ دے کہ میں تو شرع ورع کو نہیں جانتا یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے۔ یا یہ کہہ دے بسم اللہ اور سبحان روٹی کی جگہ کام نہ دے گا ہمیں روٹی چاہیے۔ بسم اللہ سبحان اللہ نہیں چاہیے تو شخص کافر ہو جائے گا۔

Marfat.com

(۱۵) شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا کفر ہے۔ (فیضان سنت)

(۱۶) مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

(۱۷) جو کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے یا کسی مردہ کافر و مرتد کو مرحوم و مغفور کہے یا کسی مردہ ہندو کو (بیکنٹھ باشی) کہے وہ کافر ہے۔

(۱۸) خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا یا خدا تعالیٰ کی حلال کی کوئی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا یا خدا کی فرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفر ہیں۔

(۱۹) ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ، جنت و دوزخ آسمانی کتابیں ان میں سے کسی چیز کا انکار کرنا کفر ہے۔

پیارے بھائیو اور بہنوں! غور کرو کہ یہ سب الفاظ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے الفاظ ہیں جن کے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے لہٰذا بولنے میں خاص طور پر دھیان رکھنا چاہیے زیادہ بختی مت بگھارو اور اپنی زبان کو قابو رکھئے خبردار بے لگام بن کر قینچی کی طرح زبان چلاتے ہوئے جو منہ میں آئے مت بکتے رہو۔ تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس کو قابو میں رکھو کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں جھونک دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فضول باتوں اور کفریہ کلمات سے بچائے۔ (آمین)

محترم اسلامی بہنو دن اور رات توبہ کو اپنا معمول بنائیں دیگر گناہوں کی توبہ کے علاوہ تجدید ایمان بھی کرلیا کریں۔

یا اللہ عزوجل آج کے دن اگر مجھ سے کوئی کفر سرزد ہو گیا ہو میں اس سے توبہ کرتا ہوں پھر پڑھیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

باب ہفتم:

صحت اور اسلامی آداب

ایک شاعر کا قول ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ یہ بالکل درست ہے، تندرست میاں بیوی انتہائی خوش نصیب ہیں ایک عورت میں جو اوصاف ہونے چاہئیں اس میں اچھی صحت بھی شامل ہے بلکہ صحت ہی کا دوسرا نام خوبصورتی ہے بڑے بڑے حسین چہرے بھی عجیب محسوس ہوتے ہیں اگر ان میں تندرستی کی دمک نہ ہو اور رخساروں پر خون کی سرخی کی بجائے زردی اور سیاہی ہو۔

تندرست عورت خواہ مخواہ خاوند کو خوبصورت اور حسین معلوم ہوتی ہے اور اسے دیکھ کر خاوند کے دل میں جذبۂ محبت پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ تندرست عورت اپنے خاوند کے ہر دکھ درد میں شریک ہو سکتی ہے، بیمار عورت کی کیا زندگی ہے؟ وہ نہ تو خاوند کی خدمت کر سکتی ہے نہ گھر کی نگہداشت اور بچوں کی پرورش کا بوجھ اُٹھا سکتی ہے۔

پاکستانی خواتین کی صحت جس طرح دن بدن گرتی جا رہی ہے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں دنیا کے کسی حصے میں عورتوں کی صحت اس قدر خراب نہیں۔

پاکستان میں عورتوں کی شرح اموات دن بدن بڑھ رہی ہے یہ عورتوں ہی کی خرابی صحت کا ایک افسوس ناک نتیجہ ہے کہ آج پاکستان میں شیر خوار بچوں کی شرح اموات دنیا کے اکثر ممالک سے زیادہ ہے۔

بیماریوں کے پیدا ہونے کے اسباب اور حفظ ماتقدم کے طور پر میری کتاب ''ہم بیمار کیوں ہوتے ہیں'' کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔

صحت کے آداب

(۱) صحت و عافیت کے لئے دعا کرنا سنت ہے۔

(۲) حدیث شریف میں آتا ہے تمہارے جسم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور وہ یہی حق

Marfat.com

ہے کہ انسان اپنے جسم کی حفاظت کرے اور ایسے اسباب پیدا نہ ہونے دیئے جائیں کہ بدن کو بیماریوں کی حد تک پہنچا دیا جائے۔

(۳) سرکار مدینہ علیہ نے ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے، جو مضرِ صحت ہوں مثلاً رات کو برتن کھلے چھوڑ دینا، دروازے بند نہ کرنا، چراغ جلتا چھوڑ دینا، آگ نہ بجھانا وغیرہ۔

(۴) تاجدار مدینہ علیہ نے گائے کے دودھ، شہد، مکھن، کھجور جیسی مفید اشیاء کو معاون صحت فرمایا ہے۔

(۵) حفظان صحت کے اصولوں کا حضور نبی کریم علیہ کو اس قدر اہتمام تھا کہ ابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی خدمت اقدس میں ایسے وقت حاضر ہوئے کہ وہ خطبہ سننے کے لئے دھوپ میں کھڑے ہوگئے آپ علیہ نے انہیں حکم فرمایا اور وہ سایہ کی طرف ہٹ گئے۔

(۶) تاجدارِ رسالت علیہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ اس میں سے یوں گزرنے لگے کہ اس کے جسم کا ایک حصہ دھوپ کی زد میں آجائے اور دوسرا حصہ سایہ میں ہو تو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے۔ (ابوداؤد)

یعنی آدھا دھوپ اور آدھا چھاؤں میں نہ رہے کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۷) اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو رکھنا ایک مسلمان کی صفت ہے اور جسم و روح کے لئے صحت کی شرط ہے۔ خیالات کی پراگندگی اور ذہنی آوارگی سے صرف قلب ہی مردہ نہیں ہوتا بلکہ چہرے کی معصومیت اور فطری حُسن بھی ختم ہو جاتا ہے۔

(۸) حضور اکرم علیہ اور ان کے ایک صحابی حضرت ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین ایک گفتگو ہوئی صحابی نے عرض کی یارسول اللہ علیہ اگر مجھے صحت و عافیت حاصل رہے تو میں شکر ادا کرتا ہوں اور یہ بات مجھے اس امر کے مقابلہ میں زیادہ محبوب ہے کہ میں بیماری سے آزمائش میں پڑوں اور صبر کروں یہ سن کر ارشاد ہوا کہ اللہ عزوجل کا ر ل بھی تیرے ساتھ صحت و عافیت محبوب رکھتا ہے۔

(الطب نبوی علیہ الکحال)

Marfat.com

چکی پیسنے کے فائدے

پہلے زمانے کی عورتوں کی صحت موجودہ زمانے کی عورتوں سے بہت اچھی ہوتی تھی اور خصوصاً وہ امراض مخصوصہ میں بہت کم مبتلا ہوتی تھیں اس میں ایک خاص راز یہ ہے کہ اُس زمانے میں چکی کا رواج بہت تھا گھر گھر چکیاں لگی ہوئی تھیں۔ عورتیں اپنی ضرورت کے مطابق روزانہ اناج پیس لیا کرتی تھیں مگر اب تو چکی کا رواج بہت ہی کم ہو چکا ہے بلکہ اب تو عورتیں چکی کا نام تک سننا پسند نہیں کرتیں۔ چکی جتنی مفید اور صحت بخش چیز ہے اتنی ہی پڑھی لکھی فیشن ایبل عورتیں اس سے دور بھاگتی ہیں۔

چکی پیسنے سے بازوؤں کی ورزش ہوتی ہے مگر سب سے زیادہ ورزش عورت کے اعضاء مخصوصہ کی ہوتی ہے رحم کو طاقت پہنچتی ہے مضبوط اور صحت منداولاد پیدا ہوتی ہے چکی پیسنے والی عورت کبھی بے اولاد نہ ہوگی اور وہ رحم کی کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوسکتی چکی پیسنے سے عورت کی تندرستی میں اضافہ ہوتا ہے اور قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔

چرخہ کاتنے کے فائدے

جسمانی صحت کے لحاظ سے چرخہ چلانا بازوؤں کو مضبوط کرتا ہے۔ چرخہ پھیپھڑوں کے لئے منفعت بخش ہے، پیٹ کے عضلات اور پٹھوں کو تقویت دیتا ہے۔

پنجاب کے نامور ڈاکٹر بیلی رام مرحوم ہر مریضہ کو صحت کی برقراری کے لئے پہلا مشورہ یہ دیا کرتے تھے کہ چرخہ اور چکی چلاؤ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ چرخہ چلانے سے پھیپھڑے مضبوط ہوتے ہیں اور چونکہ ٹی۔ بی کا مرض اکثر پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے چرخہ چلانا صحت کے لئے مفید ہے۔ اقتصادی خیال سے بھی چرخہ چلانا فائدہ مند ہے اس سے گھر کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

کھانے کے آداب وسنن

(۱) کھانے سے قبل ہاتھوں کو دھونا اور کلی کرنا برکت کا سبب ہے۔ (احیاء العلوم)

Marfat.com

(۲) اگر چھوٹے بچے ساتھ ہوں تو پہلے ان کے ہاتھ دُھلا لیں۔

(۳) زمین پر سرخ دسترخوان بچھا کر کھایا کریں۔ (شمائل ترمذی)

(۴) کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں تو حکم ہے کہ ان ہاتھوں کو تولیہ یا رومال سے نہ پونچھیں۔ (شمائل رسول)

(۵) رات کو بھوکا سونے سے منع فرمایا گیا۔ (زاد المعاد)

(۶) فرمایا کہ ساتھ مل کر کھانے سے اپنے ساتھی کا خیال رکھو۔

(۷) سب کے مل کر کھانے سے برکت ہے۔

(۸) میوہ اور کھانا جمع ہو تو فرمایا کہ پہلے میوہ کھایا جائے۔ (جامع صغیر)

(۹) علی الصبح کچھ نہ کچھ مختصر کھا لینے کو بہتر فرمایا۔ (جامع صغیر)

کھاتے وقت بیٹھنے کا طریقہ: کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھ جائیں تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔

کھانے کے دوران کے آداب

(۱) کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک استعمال کرنا۔

(۲) اگر اتفاقاً ابتداء میں بسم اللہ کہنا بھول جائیں تو بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لیں۔ (شمائل الرسول)

(۳) بسم اللہ وعلی برکت اللہ کچھ بلند آواز سے پڑھیں۔

(۴) سیدھے ہاتھ سے چھوٹا لقمہ (تین انگلیوں کی مدد سے) بنائے اور اپنے سامنے سے کھائیں۔

(۵) ہر نوالہ کو خوب چبا چبا کر کھائیں۔

(۶) سالن یا چٹنی کی پیالی روٹی پر نہ رکھیں۔

(۷) گرم کھانے اور اس پر پھونک لگانا منع کیا گیا ہے۔

Marfat.com

(۸) کھانے میں عیب نہ نکالیں، پسند نہ ہو تو چھوڑ دیجئے۔

(۹) کھانے کے دوران سوائے شدید ضرورت کے پانی نہ پینا۔ (احیاء العلوم)

(۱۰) کھانے کے فوری بعد پانی نہ پینا۔

(۱۱) کچھ بھوک رہنے پر ہاتھ کھینچ لینا۔

(۱۲) اگر اپنے ساتھیوں سے پہلے کھا چکو تو تب بھی آہستہ آہستہ کھاتے رہو کہ تمہارے ساتھی بھوکے نہ رہ جائیں اگر ضرورت ہو تو اجازت لے کر اُٹھ سکتے ہو۔

(۱۳) آپ ﷺ مہمان کو بار بار فرماتے ''اور کھائیے اور لیجئے'' اور جب وہ آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپ ﷺ اصرار نہ فرماتے۔

(۱۴) آپ ﷺ کسی چیز کی تقسیم اپنی سیدھی جانب سے شروع فرماتے اور اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال فرماتے۔

(۱۵) اپنے کھانے کے برتن کو خوب خوب صاف کرتے اور اپنی انگلیوں کو بھی چوس لیتے تھے روٹی کے ریزے بھی چُن کر کھاتے۔ کھانے کے برتن میں ہاتھ دھونا معیوب سمجھتے۔ (شمائل الرسول)

(۱۶) فرمایا کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لے جایا کرو تو ڈھانک کر لے جایا کرو۔

کھانے کے بعد کے احکام

(۱) آپ ﷺ کھانے کے بعد دونوں ہاتھ خوب اچھی طرح دھوتے اور فرماتے کہ اپنے ہاتھوں کو کھانے کی بو سے پاک کر لیں تا کہ لوگ اس کی بو سے ایذا نہ پائیں۔ (طبرانی)

(۲) پیارے آقا ﷺ کھانے کے بعد خلال فرماتے اور ارشاد فرماتے میری امت میں جو لوگ وضو میں مسواک اور کھانے کے بعد خلال یعنی دانتوں میں کاڑی کرتے ہیں وہ خوب ہیں۔ (طبرانی)

(۳) رات کو کھانے کے فوری بعد سو جانے کی ممانعت فرمائی اور دوپہر کے وقت قیلولہ (تھوڑی دیر لیٹ جانے کا حکم فرمایا) (شمائل الرسول)

Marfat.com

(۴) کھانے کے بعد یہ دُعا فرماتے۔ الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین۔

کھانا کھاتے وقت ایک غلط رواج

کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو رواج یہ ہے کہ اسے کھانے کو پوچھتے ہیں کہتے ہیں کہ آؤ کھانا کھاؤ، اگر نہ پوچھیں تو طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا تک نہیں۔

یہ بات یعنی دوسرے مسلمان کو کھانے کے لئے بلانا اچھی بات ہے مگر بلانے والے کو یہ چاہیے کہ یہ پوچھنا محض نمائش کے لئے نہ ہو بلکہ دل سے پوچھے اور اگر اسے کوئی معقول عذر درپیش نہ ہو تو اصرار کر کے کھلائے کہ مفت کا ثواب ہاتھ آتا ہے وہ کھائے گا تو تمہارے دستر خوان پر اپنا رزق کھاتا ہے اور تمہارے لئے مقامِ شکر ہے اور یہ بھی رواج ہے کہ جب کھانا پوچھا جاتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے ''بسم اللہ'' یہ نہ کہنا چاہیے۔ یہاں ''بسم اللہ'' کہنے کے کوئی معنی نہیں کہ مسلمان بسم اللہ پڑھ کر ہی کھانا شروع کرتا ہے اور وہ پڑھ چکا۔ علماء کرام نے اس موقع پر بسم اللہ کہنے کو بہت سخت ممنوع فرمایا بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے مثلاً بارک اللہ یا اردو میں کہہ دے ''اللہ تعالیٰ برکت دے، زیادہ کرے''۔

(بہارِ شریعت وغیرہ)

اور بزرگوں کا معمول یہ ہے کہ کھانے سے فارغ ہو کر یہ کہتے ہیں کہ کھانا بڑھاؤ یا برتن بڑھاؤ۔ کھانا یا برتن اُٹھاؤ نہیں کہتے۔ کھانا بڑھنا یا برتن بڑھنا کھانے میں برکت اور فراخی و وسعت کی ضمناً دعا ہو جاتی ہے۔

کھانے پینے میں بے اعتدالی

عورتیں عام طور پر کھانے پینے میں اعتدال مدِنظر نہیں رکھتیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بیماری میں مبتلا ہو کر خاوند کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ روپیہ خرچ ہونے کے علاوہ پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے عام طور پر عورتیں گائے بھینس کی طرح جگالی کرتی رہتی ہیں۔ گلی میں کوئی خوانچے والا آئے اس کا پھیرا خالی نہیں جاتا آلو کچالو، چھپٹی دال

Marfat.com

سویاں پکوڑے، آلو چنے، کچی ناشپاتیاں اور گلے سڑے پھل عورتوں کی من بھاتی چیزیں ہیں ہر وقت کھاتے رہنے اور پھر ان مضر صحت چیزوں کے کھانے سے قوت ہاضمہ میں فرق آ جاتا ہے۔

کھانے پینے میں ہمیشہ احتیاط سے کام لینا چاہیے اپنا کھاؤ کہ آسانی سے ہضم ہو جائے روٹی جیسی نعمت بھی ذرا بھوک رکھ کر کھانی چاہیے اور کھانا وقت پر کھانا چاہیے۔ زیادہ کھانے سے صحت نہیں بڑھتی بلکہ بیماریاں نمودار ہو سکتی ہیں اعتدال کے ساتھ کھانے سے صحت میں ترقی ہوتی ہے جسم میں خون بڑھتا اور طاقت حاصل ہوتی ہے بعض دبلی پتلی عورتیں گھی، دودھ، مکھن، بالائی اور مرغن غذائیں اتنی زیادہ کھاتی ہیں کہ ہضم نہیں کر سکتیں چنانچہ وہ بدہضمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور ان کی رہی سہی صحت بھی خراب ہو جاتی ہے صحت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

مختلف نوعیت کی غذائیں مثلاً مچھلی کے ساتھ دودھ نہیں پینا چاہیے کیونکہ اس سے فالج جذام اور برص جیسی امراض پیدا ہو جاتی ہیں ترشی کے ساتھ دودھ کا استعمال بھی منع ہے۔ دودھ اور دہی کی لسی کو ملا کر استعمال کرنا بھی ٹھیک نہ ہے۔

چاولوں کے اوپر سے سرکہ استعمال نہ کرنا چاہیے اور خربوزہ کھا کر دودھ پینا بیماری کو دعوت دینا ہے اور نہ چاول کھانے کے بعد تربوز کھانا چاہیے اسی طرح مولی، دہی اور پنیر ایک ساتھ کھانے سے دردِ قولنج کا اندیشہ ہے۔ تربوز کھانے کے فوراً بعد پانی پی لینے سے ہیضے کا امکان ہے نیز کیلے کے ساتھ لسی پی لینے سے معدہ میں گڑبڑ اور ہیضے کی تکلیف لاحق ہو سکتی ہے۔

پینے کا طریقہ

فرمایا کہ سیدھے ہاتھ میں پیالہ لیں اور بیٹھ کر اطمینان سے آہستہ آہستہ چوس کر پئیں غٹ غٹ کر کے اور بڑے بڑے گھونٹ کے ساتھ نہ پئیں۔ (متفق علیہ)

(۱) پانی تین سانس میں پئیں ہر ابتداء پر بسم اللہ اور ختم پر الحمد للہ کہیں۔

(۲) فرمایا پانی کا برتن منہ سے دور کر کے سانس لیں مگر بغیر سانس لئے ایک دم نہ

Marfat.com

پئیں۔ (ترمذی)

(۳) تاکید فرماتے کہ پینے سے پہلے دیکھ لیں کہ پینے کی شئے میں کچرا وغیرہ تو نہیں ہے۔

(۴) مشروبات میں دودھ کو پسند فرماتے اور دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (جو دانتوں کیلئے مضر ہے) (ترمذی)

پانی کب پینا چاہیے؟

(۱) کھانے کے دوران یا فوری بعد۔ (مگر ضرورتا)

(۲) ریاضت وتکان کے بعد۔ (سوائے آب زم زم کے)

(۳) پھل کھانے کے بعد۔

(۴) حمام یا جماع کے فوری بعد نہ پئیں۔

(۵) صراحی اور مشک کے منہ میں منہ لگا کر پانی پینا منع ہے۔ اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینے کی ممانعت ہے لیکن اگر پانی انڈیلنے کے لئے کوئی برتن نہ ہو تو ٹونٹی وغیرہ میں دیکھ بھال کر پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

(۶) وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف کا پانی کھڑے ہو کر پیا جائے ان دو کے سوا ہر پانی بیٹھ کر پینا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہرگز تم میں کوئی کھڑے ہو کر کچھ نہ پئے اور اگر بھول کر کھڑے کھڑے پی لیا تو اس کو چاہیے کہ قے کر دے۔

(مشکوۃ ج 2 ص 370)

برف کے نقصانات

موسم گرما میں برف کا رواج بڑھ رہا ہے یہ بہت نقصان دہ چیز ہے جو لوگ اس سے پیاس بجھانا چاہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اس سے تو پیاس زیادہ بھڑکتی ہے، بار بار پانی کی خواہش ہوتی ہے۔ برف زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے معدہ اور جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے جس کی وجہ سے اعضائے معدہ وجگر غذا کو بخوبی ہضم نہیں کر سکتے۔ برف کی زیادتی اور کثرت جسم میں دردیں پیدا کرنے کا موجب بھی ہے۔ برف سے نزلہ کی تحریک ہوتی ہے کھانسی پیدا

Marfat.com

ہوتی ہے اور پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں غرضیکہ برف بہت ہی مضر صحت چیز ہے۔

ہاں ایک صورت میں مفید ہے گرمی کی وجہ سے اگر بھوک نہ لگتی ہو تو کھانے سے نصف گھنٹہ پہلے برف کا پانی پی لیں تو بھوک خوب لگے گی مگر پانی زیادہ ٹھنڈا نہیں ہونا چاہیے۔

تانبے اور مٹی کے برتن

بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ تانبے کے برتن سے وضو کرنا ناقص ہے حالانکہ تانبے کے برتن سے وضو کرنا، اس میں کھانا پینا سب بلا کراہت جائز ہے وضو میں کچھ نقصان نہیں آتا بشرطیکہ برتن قلعی ہونا چاہیے۔ بے قلعی برتن میں کھانا پینا مکروہ ہے اس سے جسمانی ضرر کا باعث ہے اور مٹی کا برتن تانبے سے افضل ہے، علماء نے وضو کے آداب و مستحبات سے شمار فرمایا کہ مٹی کے برتن سے ہو اور اس میں کھانا پینا بھی تواضع (انکسار) سے قریب تر ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو اپنے گھر کے برتن مٹی کے رکھے، فرشتے اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ردالمختار)

سونے اور چاندی کے برتن

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کے قلم دوات سے لکھنا مرد و عورت دونوں کے لئے منع ہے۔ عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہننے کی اجازت ہے زیور کے سوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہے سونے چاندی کی آرسی پہننا عورت کے لئے جائز ہے مگر اس آرسی میں منہ دیکھنا عورت کے لئے بھی ناجائز ہے۔ (درمختار وغیرہ)

ہاں برتن پر سونے چاندی کا ملمع ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔ (ہدایہ)

زینت کے آداب

(۱) جو امیر عورتیں بہت ہی قیمتی اور زرق برق لباس اور شاندار زیورات پہنتی ہیں ان

Marfat.com

کے پاس بہت کم اٹھو بیٹھو کہ ان کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر تم کو اپنی مفلسی اور غریبی پر افسوس ہوگا اور کہیں تم خدا تعالیٰ کی ناشکری نہ کرنے لگو اور خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔

اگرچہ شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ فخر اور غرور کے لئے نہ ہو۔

(۲) ہر ہفتہ نہا دھو کر ناف سے نیچے کے بال وغیرہ دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی، زیادہ سے زیادہ چالیس دن، عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ عورتوں کی گندگی اور پھوہڑ پن سے شوہروں کو اپنی بیویوں سے نفرت ہو جایا کرتی ہے۔ (درمختار)

(۳) موٹے کپڑے پہننا اور پھٹے کپڑوں میں پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے۔ (عالمگیری)

حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ جب تک کپڑے پیوند لگا کر نہ پہن لو اس وقت تک کپڑے کو پرانا نہ سمجھو اس لئے کبھی ہرگز بھی پیوند لگا کر کپڑوں کو پہننے میں نہ شرم کرو اور نہ اس کو حقیر سمجھو نہ اس پر کسی کو طعنہ مارو۔ (بہار شریعت)

(۴) ناک منہ صاف کرنے کے لئے یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے یا پسینہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا عورتوں اور مردوں کے لئے جائز ہے۔ اس لئے رومال رکھنا چاہیے دامن یا آستین سے ہاتھ منہ پونچھنا یا ناک صاف کرنا خلاف ادب اور گھناؤنی بات ہے۔ (عالمگیری ج 5 ص 393)

(۵) دانتوں کو ریتی سے ریت کر خوبصورت بنانے والی یا موچنے سے بھوؤں کے بالوں کو نوچ کر بھوؤں کو باریک اور خوبصورت بنانے والی ان سب عورتوں پر حدیث میں لعنت آتی ہے۔ (بخاری ج 2 ص 880)

(۶) لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے۔ بعض جاہل مرد اور عورتیں لڑکوں کے بھی

Marfat.com

کان چھدوا دیتے ہیں اور دریا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی لڑکوں کے کان بھی چھدوانا ناجائز اور ان کے کان میں زیور پہنانا بھی حرام ہے۔ (ردالمحتار)

عورتیں اپنی چوٹیوں میں سونے چاندی، سونے چاندی کے دانے، پھول، کلپ لگا سکتی ہیں۔

(۷) انسان کے بالوں کو عورت چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھے تا کہ اس کے بال زیادہ اور خوبصورت معلوم ہوں یہ حرام ہے اور اگر اون یا کالے دھاگوں کی چوٹی بنا کر بالوں میں گوندھے تو یہ جائز ہے۔

زینت اور سنگھار کا بیان

سر میں تیل لگانا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے۔ (شرح سنہ)

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے تیل لگائے کنگھا کرے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض عورتوں کا معمول ہے کہ میلی کچیلی رہتی ہیں نہ تو اپنے سر کے بال دھوتی ہیں نہ تیل لگاتی ہیں نہ ہی کنگھی کرتی ہیں۔ بال بکھرے رہتے ہیں یہ شیطانی شکل ہے ان کو چاہیے کہ وہ اپنے بال سنوار کر کے رکھیں اور شیطانی شکل وصورت سے بچیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔ (امام مالک)

سرمہ لگانا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اثمد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اُگاتا ہے اور آپ ﷺ کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے ہر رات میں سرمہ لگاتے تھے۔

مہندی لگانا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور ﷺ کو

Marfat.com

دینا چاہا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے، اس نے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا کہ اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگتی۔ (نسائی شریف)

فائدہ: ان مبارک حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو آنکھوں میں سرمہ لگانا اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے بلکہ ان کو اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لئے اس قسم کی زینت و آرائش کرنی چاہیے اور وہ اپنی لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا سکتی ہیں اسی طرح ان کو زیور پہنا سکتی ہیں مگر چھوٹے لڑکوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی نہیں لگا سکتی اگر لگائیں گی تو وہ خود گنہگار ہوں گی۔

بالوں میں مہندی لگانا: جب عورتوں کے سر کے بال جب سفید ہو جاتے ہیں تو اپنا بڑھاپا چھپانے کے لئے سیاہ خضاب کا استعمال کرتی ہیں حالانکہ سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے۔

تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کیا فرعون نے لگایا۔ (ابن النجار)

اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ جب خضاب لگانے کی ضرورت پڑے تو سیاہ خضاب لگانے سے بچیں کیونکہ یہ کفار کا خضاب ہے، اس کے علاوہ ہر قسم کا خضاب لگا سکتی ہیں۔

ناخن کاٹنا: ناخن کاٹنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے اس صورت میں داہنے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور داہنے پر ہی ختم ہوا۔ (درمختار)

پاؤں کے ناخن ترشوانے میں کوئی ترتیب منقول نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اسی ترتیب سے ناخن تراشے، ناخن کاٹنے کے بعد لازم ہے کہ انہیں زمین میں دفن کر دیں۔

Marfat.com

لباس پہننے کا بیان

(۱) اتنا لباس پہننا ضروری ہے کہ جس سے ستر عورت ہو جائے عورتیں بہت باریک اور اتنا چست لباس ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضاء ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے۔ مرد بھی اتنے باریک اور ہلکے کپڑے نہ پہنیں جس سے بدن کی رنگت جھلکے۔

(۲) مردوں کو ریشمی لباس پہننا یا لڑکوں کو پہنانا حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے لیکن اگر ریشمی کپڑے کا بانا سوت کا ہو اور تانا ریشم کا ہو تو یہ کپڑا مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔ (عالمگیری ج 5 ص 291)

(۳) مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا بھی منع ہے۔ (ابوداؤد)

(۴) عورت کو سارا بدن سر سے پاؤں تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج 5 ص 288)

(۵) بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹانا جائز نہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آ کر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دلہن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔

(۶) عورتوں کو چوڑی دار تنگ پاجامہ نہیں پہننا چاہیے کہ اس سے ان کی پنڈلیوں اور رانوں کی بناوٹ اور شکل ظاہر ہوتی ہے عورتوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ ان کے پاجامے غرارے یا ڈھیلے ڈھالے اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں ان کے لئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ سے زیادہ حصہ چھپ جائے یہ بہت ہی اچھا ہے۔

(۷) کپڑا داہنی طرف سے پہننا مثلاً پہلے داہنی آستین داہنا پائنچہ پہننا یہ سنت ہے نیا لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

الحمد لله الذی کسانی هذا ورزقنیه من غیر حول ولا قوة.

Marfat.com

ترجمہ: اللہ عزوجل کے لئے حمد ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور مجھے رزق دیا بغیر میری طاقت وقوت کے۔ (ابوداؤد)

دوپٹہ اور اس کے مقاصد

دوپٹہ کے بارے عام طور پر خواتین کے ذہن میں اس کا یہی تصور ہوتا ہے کہ اسے ہم سروں پر ڈالتے ہیں یا پھر شانوں پر اور کچھ خواتین اسے اپنے گلے میں فیشن کے طور پر ڈالتی ہیں لیکن اس کے اصل مقصد کے بارے میں انہوں نے کبھی سوچا ہی نہیں۔ کیا صرف دوپٹہ ایک فیشن ہے؟ نہیں درحقیقت یہ ایک پردہ ہے ویسے تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ دوپٹے کا مقصد پردہ ہے۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے۔ ''اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں''۔ (سورۃ النور)

تشریح: اس آیت کے نزول کے بعد مسلمان عورتوں میں دوپٹہ رائج کیا گیا جس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آج کل کی عورتوں کی طرح بس اسے بل دے کر گلے کا ہار بنالیا جائے۔ بلکہ یہ تھا کہ اسے اوڑھ کر سر، کمر، سینہ سب اچھی طرح ڈھانپ لئے جائیں۔ اہلِ ایمان خواتین نے قرآن کا یہ حکم سنتے ہی فوراً اس کی تعمیل کی اس کی تعریف کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ نور نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کو سن کر لوگ اپنے گھروں کی طرف پلٹے اور جا کر انہوں نے اپنی بیویوں بیٹیوں اور بہنوں کو اس کی آیات سنائیں انصار کی عورتوں میں سے کوئی ایسی نہ تھی جو یہ آیات سن کر اپنی جگہ بیٹھی رہ گئیں ہوں بلکہ ہر ایک اُٹھی کسی نے اپنا کمر پٹہ کھول کر اور کسی نے چادر اُٹھا کر فوراً اس کا دوپٹہ بنالیا اور اوڑھ لیا، دوسرے روز صبح کی نماز کے وقت جتنی عورتیں مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں سب دوپٹے اوڑھے ہوئیں تھیں۔

اس سلسلے میں ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید تفصیل یہ فرماتی ہیں کہ عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے موٹے کپڑے

Marfat.com

چھانٹے اور ان کے دوپٹے بنائے۔ (ابن کثیر ج 3 ص 284 ابو داؤد)

یہ بات کہ دوپٹہ باریک کپڑے کا نہ ہونا چاہیے ان احکام کے مزاج اور مقصد پر غور کرنے سے خود ہی آدمی کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ چنانچہ انصار کی خواتین نے حکم سنتے ہی سمجھ لیا کہ اس کا منشاء کسی طرح کے کپڑے کا دوپٹہ بنانے سے پورا ہوسکتا ہے لیکن شریعت نے اس بات کو بھی لوگوں کے فہم پر نہیں چھوڑ دیا بلکہ خود اس کی تصریح فرمادی۔

وحیہ کلبی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مصر کی بنی ہوئی باریک ململ (قباطی) آئی آپ ﷺ نے اس میں سے ایک ٹکڑا مجھے دیا اور فرمایا ایک حصہ پھاڑ کر اپنا کرتہ بنالو اور ایک حصہ اپنی بیوی کو دوپٹے بنانے کے لئے دے دو مگر ان سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگالے تاکہ جسم کی ساخت اندر سے نہ جھلکے۔ (ابو داؤد)

امید ہے کہ میری وہ بہنیں جو کہ پہلے دوپٹے کے مقصد سے ناآشنا تھیں اب وہ اس طرف دھیان دینگی۔

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو ایسی ہو جس کی خوشبو ظاہر ہو یعنی دوسروں کو بھی پہنچ رہی ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ نظر آرہا ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو (یعنی بہت معمولی خوشبو آرہی ہو) (ترمذی)

اس حدیث میں مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق بتایا گیا ہے یعنی مرد ایسی خوشبو لگائیں جس سے کپڑے پر رنگ نہ لگے یا ہلکا سا رنگ لگ جائے مگر خوشبو تیز ہو جو دوسروں تک پہنچ رہی ہو اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ کپڑے پر ظاہر ہو جائے مگر خوشبو بہت ہی معمولی ہو جو خود اپنی ناک تک پہنچ سکے یا شوہر قریب ہو تو اس کو خوشبو آجائے۔

نیز ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گزرے گی اور لوگوں کو اس کی خوشبو آئے گی تو ایسی عورت بدکار ہے یعنی اگر بدکاری نہ بھی

Marfat.com

کرے پھر بھی اس کا نام بدکاروں میں لکھا جائے گا۔

اس بناء پر تیز خوشبو لگانے سے عورتوں کو سخت پرہیز کرنا لازم ہے۔

انگوٹھی اور زیور کا بیان

عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں لیکن سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہا، تانبہ، پیتل، رولڈ گولڈ وغیرہ کے زیورات یا انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو پہن سکتے ہیں، مرد چند انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھی کئی رنگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مردوں کیلئے ناجائز ہیں۔ (عالمگیری ج 5 ص 295)

گھنگرو والے زیورات

گھنگرو والے زیورات کا استعمال عورت کے لئے منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور جس گھر میں گھنگرو والے زیورات استعمال کیے جاتے ہیں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد)

بالوں کی حفاظت

ایسی عورتیں کثرت سے ہوتی ہیں جو کئی کئی روز تک غسل کرتی ہیں نہ بالوں میں کنگھی؟ یہ بات حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہے صحت کو قائم رکھنے کے لئے جہاں جسم کی صفائی ضروری ہے وہاں بالوں کی صفائی بھی لازمی ہے۔ دن میں کم از کم دو بار بالوں میں کنگھی کرنی چاہیے اس سے نہ صرف بالوں کی صفائی ہوتی ہے بلکہ بالوں کی جڑیں مضبوط ہو کر بالوں کی نشوونما ہوتی ہے اور بال بڑھتے ہیں۔

عورت کی خوبصورتی کا دارومدار بالوں پر ہے بالوں کو خدا کی بہت بڑی نعمت

Marfat.com

خیال کیا جاتا ہے دراصل بالوں کی حفاظت ہی خوبصورتی کی حفاظت ہے جو عورتیں بالوں کی حفاظت میں کوتاہی کرتی ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔

بالوں کو امراض سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بازاری خوشبودار تیلوں کا استعمال قطعاً نہ کیا جائے یہ بالوں کے لئے سخت نقصان دہ ہوتے ہیں کیونکہ بازاری تیل اکثر وائٹ آئل سے تیار کیے جاتے ہیں جو بالوں کے لئے سخت مضر ہے ان کے استعمال سے بال قبل از وقت سفید ہو جاتے ہیں نیز جڑیں کمزور ہو کر بال گرنے لگتے ہیں خالص سرسوں کا تیل یا ناریل کا تیل بالوں کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ بالوں میں روزانہ تیل لگانا چاہیے تیل لگانے سے یہ مراد نہیں کہ بالوں کو تیل سے تر کر لیا جائے بلکہ تیل بالوں کی جڑوں تک لگایا جائے اس سے سر اور دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے بال خوبصورت لمبے اور مضبوط ہوتے ہیں۔

بالوں کو ملتانی مٹی یا معمولی بازاری صابن سے نہیں دھونا چاہیے بلکہ اس کے لئے اعلیٰ اور بہتری قسم کا صابن استعمال کرنا چاہیے بالوں کو چکنا کرنے کیلئے گھی اور مکھن کا استعمال نہیں کرنا چاہیے اس سے سر میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور مسامات بند ہو جاتے ہیں ہفتہ میں دو بار بالوں کو ضرور دھونا چاہیے اور گھنٹہ کھلی ہوا یا دھوپ میں سکھانا مفید ہے۔ چھوٹی لڑکیوں کے بال کھلے رکھنے سے خوبصورت اور لمبے ہو جاتے ہیں۔ رات کو آملے پانی میں بھگو دیں۔ صبح اس پانی سے سر دھوئیں بال لمبے ہوتے ہیں۔ سیاہی بڑھتی ہے خشکی دور ہوتی ہے اور دماغ کو تقویت ہوتی ہے۔

بعض عورتیں گرم پانی سے سر دھوتی ہیں سر پر گرم پانی دماغ کے لئے مضر ہے۔ البتہ سخت سردی میں نیم گرم پانی استعمال کر سکتے ہیں۔

دن میں کم از کم دو بار بالوں میں کنگھی کرنی چاہیے اس کے لئے ہاتھی کے دانت یا لکڑی کی کنگھی اچھی ہوتی ہے آج کل ربڑ کی کنگھیاں رائج ہو رہی ہیں جو فائدہ مند نہیں ہیں کنگھی ہمیشہ بالوں کی جڑوں کی طرف سے شروع کرنی چاہیے دوسری صورتمیں بال ٹوٹنے کا خدشہ ہوتا ہے کنگھی سے کچھ میل یا گرد بالوں کے اوپر آ جاتی ہے۔ اسے برش سے دور کر سکتے

Marfat.com

ہیں اپنی کنگھی کسی دوسرے کے استعمال کے لئے ہرگز نہ دیں برش اور کنگھی کو میل سے صاف کرنے کے لئے کبھی کبھی گرم پانی میں تھوڑا سا سہاگہ اور پھٹکڑی ملا کر ڈال دینا چاہیے تاکہ میل سے صاف ہو جائیں۔

سر کے بال تراشنا

عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانہ میں نصرانی عورتیں کٹواتی ہیں ناجائز وگناہ ہے اور اس پر لعنت آئی ہے اگر شوہر نے ایسا کرنے کا کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گناہ گار ہو گی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (درمختار)

بدقسمتی سے آہستہ آہستہ یہ مرض مغربی تہذیب کے دلدادا گھرانوں میں پھیلتی جارہی ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو عورت مردانہ ہیئت میں ہو اس پر اللہ ﷻ کی لعنت ہے تو یہ بال کٹواتی ہیں اور اللہ عزوجل کی لعنت میں گرفتار ہوتی ہیں۔

چلنے کے آداب

(۱) چلنے میں اترا اترا کر چلنا یا اکڑ کر چلنا یا دائیں بائیں ہلتے اور جھومتے ہوئے چلنا یا زمین پر پاؤں ٹپک ٹپک کر چلنا بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے چلنا یہ سب خلاف سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

(۲) چلنے میں یہ احتیاط بھی کریں کہ جوتے کی آواز پیدا نہ ہو۔

(۳) درمیانی چال سے چلنا چاہیے نہ زیادہ سست اور نہ زیادہ تیز رفتار۔

(۴) چلنے میں متانت اور سنجیدگی ہونی چاہیے اکڑ کر اور سینہ تان کر چلنا غرور اور تکبر کی علامت ہے۔

(۵) بازار گلی کوچے گویا کہ ہر جگہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ مل جل کر نہیں چلنا چاہیے بلکہ عورتوں کو صرف راستے کے کنارے پر چلنا چاہیے۔

Marfat.com

عورت مردانہ جوتے نہ پہنے

کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے۔ (ابوداؤد)

سونے کا طریقہ اور آداب

(۱) سونے سے پہلے مسواک کرنا اور باوضو سونا سنت ہے اور بستر جھاڑ لینا بھی سنت۔

(۲) سیدھی کروٹ پر سیدھے رخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر قبلہ رو سونا سنت ہے۔

(۳) سونے سے قبل یہ دعا پڑھنا سنت ہے "اللھم باسمک اموت واحی"۔

(۴) پیٹ کے بل (اوندھے) سونے کو اہل دوزخ کا طریقہ قرار دیا۔

(۵) دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب وعشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت)

(۶) ایسی چھت پر سونا منع ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔

(۷) حدیث شریف میں ہے کہ جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے تو بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو کہ اس وقت میں شیاطین اِدھر اُدھر نکل پڑتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کر لو اور بسم اللہ پڑھ کر مشکوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو اور سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری ومسلم وابوداؤد وغیرہ)

(۸) رات میں جب کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے بولنے کی آوازیں سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو۔ (شرح السنۃ)

(۹) سوکر اُٹھنے کے بعد جب تک ہاتھ نہ دھولیں کسی برتن میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

(۱۰) جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا سنت ہے۔

الحمد لله الذی احیا بعد ما اماتنا و الیه النشور۔ (بخاری)

سلام کے آداب اور مسائل

سلام محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ تم مومن بن جاؤ اور تم لوگ مومن نہیں بنو گے یہاں تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو لہٰذا میں تم لوگوں کو ایک ایسے کام کی راہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم لوگ وہ کرنے لگو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کو عام کرو۔ (ابوداؤد ج 2 ص 359، مجتبائی)

(۱) سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

(۲) سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا اور صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا تو بہ بھی کرنا ہوگی۔ (درمختار ج 5 ص 266)

(۳) سلام کرنے والے کے لئے چاہیے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان اس کا مال اس کی عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔

(بہار شریعت ج 16 ص 88)

(۴) السلام علیکم اور جواب میں وعلیکم السلام کہنا کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہے اور جواب دینے والا بھی یہی کہے سلام میں اس سے زیادہ الفاظ کہنے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری ج 5 ص 287)

(۵) سلام علیکم کا لفظ بھی سلام ہے مگر چونکہ یہ لفظ شیعوں میں مذہبی نشان کے طور پر رائج ہوگیا ہے کہ اس لفظ کے سنتے ہی فوراً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ شیعہ مذہب کا ہے لہٰذا سنیوں کو سلام میں اس لفظ سے بچنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ج 17 ص 89)

Marfat.com

(۶) کوئی شخص دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں یہ کہنا چاہیے علیکم وعلیہم السلام
(عالمگیری ج 5 ص 287)

(۷) اذان وامامت اور جمعہ وعیدین کے خطبہ کے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے۔
(عالمگیری ج 5 ص 286)

(۸) کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے سلام پہنچانے کا وعدہ کر لیا تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور اگر سلام پہنچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا تو سلام پہنچانا اس پر واجب نہیں۔

(۹) بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض تو فقط آنکھوں کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں یوں سلام کا جواب نہیں ہوا زبان سے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (عالمگیری ج5 ص 287)

(۱۰) جو شخص پیشاب پاخانہ کر رہا ہو یا کبوتر اڑا رہا ہو یا گانا گا رہا ہو یا ننگا نہا رہا ہو یا پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا خشک کر رہا ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔
(عالمگیری ج 5 ص 287)

(۱۱) جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے بچوں کے سامنے گزرے تو ان بچوں کو سلام کرے۔ (عالمگیری ج 5 ص 287)

(۱۲) مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر کسی اجنبیہ عورت نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سن لے اور اگر وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ (خانیہ)

(۱۵) سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (مشکوۃ ج 2 ص 397)

(۱۶) بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنا رکوع کے برابر ہو جائے تو حرام ہے اور اگر رکوع کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج 17 ص 92)

Marfat.com

(۱۰) جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا سنت ہے۔

الحمد لله الذی احیا بعد ما اماتنا و الیه النشور۔ (بخاری)

سلام کے آداب اور مسائل

سلام محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ تم مومن بن جاؤ اور تم لوگ مومن نہیں بنو گے یہاں تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو لہٰذا میں تم لوگوں کو ایک ایسے کام کی راہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم لوگ وہ کرنے لگو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کو عام کرو۔ (ابوداؤد ج 2 ص 359، مجتبائی)

(۱) سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

(۲) سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا اور صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (درمختار ج 5 ص 266)

(۳) سلام کرنے والے کے لئے چاہیے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان اس کا مال اس کی عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔

(بہارشریعت ج 16 ص 88)

(۴) السلام علیکم اور جواب میں وعلیکم السلام کہنا کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہے اور جواب دینے والا بھی یہی کہے، سلام میں اس سے زیادہ الفاظ کہنے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری ج 5 ص 287)

(۵) سلام علیکم کا لفظ بھی سلام ہے مگر چونکہ یہ لفظ شیعوں میں مذہبی نشان کے طور پر رائج ہوگیا ہے کہ اس لفظ کے سنتے ہی فوراً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ شیعہ مذہب کا ہے لہٰذا سنیوں کو سلام میں اس لفظ سے بچنا ضروری ہے۔ (بہارشریعت ج 17 ص 89)

Marfat.com

(۶) کوئی شخص دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں یہ کہنا چاہیے علیکم وعلیہم السلام
(عالمگیری ج 5 ص 287)

(۷) اذان وامامت اور جمعہ وعیدین کے خطبہ کے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے۔
(عالمگیری ج 5 ص 286)

(۸) کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے سلام پہنچانے کا وعدہ کر لیا تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور اگر سلام پہنچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا تو سلام پہنچانا اس پر واجب نہیں۔

(۹) بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض تو فقط آنکھوں کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں یوں سلام کا جواب نہیں ہوا زبان سے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (عالمگیری ج 5 ص 287)

(۱۰) جو شخص پیشاب پاخانہ کر رہا ہو یا کبوتر اڑا رہا ہو یا گانا گا رہا ہو یا ننگا نہا رہا ہو یا پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا خشک کر رہا ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔
(عالمگیری ج 5 ص 287)

(۱۱) جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے بچوں کے سامنے گزرے تو ان بچوں کو سلام کرے۔ (عالمگیری ج 5 ص 287)

(۱۲) مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر کسی اجنبیہ عورت نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سن لے اور اگر وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ (خانیہ)

(۱۵) سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 397)

(۱۶) بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنا رکوع کے برابر ہو جائے تو حرام ہے اور اگر رکوع کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج 17 ص 92)

Marfat.com

گفتگو کے آداب

(۱) چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

(۲) گفتگو کرتے وقت مخاطب کے چہرے پر نظریں گاڑ کر بات کرنا سنت نہیں ہے۔

(۳) لہجے میں نرمی، متانت اور وقار ملحوظ رکھیں۔

(۴) طنزیہ فقرات سے پرہیز کریں اس لئے کہ آپ کے مخاطب کی دل شکنی ہوسکتی ہے۔

(۵) گفتگو کرتے وقت سننے والوں کے جذبات اور احساسات کو بھی مدنظر رکھیں۔

(۶) گفتگو ہمیشہ موقع محل کی مناسبت سے کیجئے بے وقت اور بے موقع کی گفتگو کا وزن نہیں رہتا۔

(۷) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کردیں۔

(۸) زیادہ باتیں کرنا اور قہقہہ لگانے سے وقار مجروح ہو جاتا ہے۔

(۹) جس سے آپ مخاطب ہیں اسے اگر خوش کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اچھے جذبات کا اظہار کریں۔

(۱۰) فحش گوئی اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

(۱۱) دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں تالیاں بجانا حرام ہے۔

مجلس کے آداب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ مجلس سے کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ آنے والوں کے لئے ہٹ جائے اور جگہ کشادہ کردے۔ (بخاری)

ہر عورت و مرد کے لئے مجلس کے آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ذیل میں چند آداب تحریر کیے جاتے ہیں۔

(۱) کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔ (ابوداؤد ج 2 ص 316)

Marfat.com

(۲) کوئی مجلس سے اُٹھ کر کسی کام کو گیا اور یہ معلوم ہے کہ وہ ابھی آئے گا تو ایسی صورت میں اس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہیں چاہیے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔ (ابوداؤد)

(۳) اگر دو شخص مجلس میں پاس پاس باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں جا کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے ہاں البتہ اگر وہ دونوں اپنی خوشی سے تمہیں اپنے درمیان میں بٹھائیں، تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج 2 ص 317)

(۴) مجلس میں سردار بن کر مت بیٹھو بلکہ جہاں بھی جگہ ملے بیٹھ جاؤ، گھمنڈ اور غرور اللہ تعالیٰ کو بے حد ناپسند ہے اور تواضع اور انکساری اللہ عزّوجلّ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

(۵) مجلس میں چھینک آئے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو اور بلند آواز سے الحمد للہ کہو اور بلند آواز سے حاضرین مجلس جواب میں یرحمک اللہ کہیں۔

(۶) جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو، اگر پھر بھی نہ رکے تو ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانک لو۔

(۷) بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت ہنسیے کہ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

(۸) مجلسوں میں لوگوں کے سامنے تیوری چڑھا کر اور ماتھے پر بل ڈال کر ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ متکبروں کا طریقہ ہے بلکہ نہایت ہی عاجزانہ انداز سے غریبوں کی طرح بیٹھو کوئی بات موقع کی ہو تو لوگوں سے بول چال بھی لو لیکن ہرگز ہرگز کسی کی بات مت کاٹو، نہ کسی کی دل آزاری کرو۔

(۹) مجلس میں کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ یہ آداب کے سراسر خلاف ہے۔

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس سے اُٹھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ عزّوجل اس کے گناہوں کو مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر اور مجلس ذکر میں اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس خیر پر مُہر کر دے گا۔ (ابوداؤد ج 2 ص 319)

Marfat.com

سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ

اے اللہ! ہم تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

سفر کے آداب

(۱) تاجدارِ انبیا ﷺ سفر کے لئے خود روانہ ہوتے یا کسی اور کو روانہ فرماتے تو جمعرات کا دن روانگی کے لئے مناسب خیال فرماتے۔ (بخاری)

(۲) جہاں تک ممکن ہو تنہا سفر نہ کریں خصوصاً رات کے وقت۔

(۳) عورتوں کو غیر محرم کے ساتھ سفر ہرگز نہ کرنا چاہیے، اگرچہ یہ سفر ایک منزل سے کم ہی فاصلہ کا کیوں نہ ہو۔

(۴) سفر میں سامان کم سے کم رکھیں صرف ضروری اشیاء ساتھ رکھیں۔

(۵) کسی کو رخصت کریں تو دعا دیتے ہوئے رخصت کریں۔

(۶) سرکارِ مدینہ ﷺ سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے۔

سبحن الذی سخرلنا هذا وما کنا له مقرنین ٥ وانا الی ربنا لمنقلبون٥

مہمانی کے آداب

(۱) جب آپ کسی کے پاس جائیں تو حسب حیثیت میزبان یا میزبان کے بچوں کے لئے تحفے تحائف لیتے جائیں۔ اگر اس میں میزبان کے ذوق کا لحاظ بھی رکھا جائے تو اور بہتر ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جائز نہیں کہ اپنے زیادہ قیام سے میزبان کو پریشان کیا جائے، کوشش کریں کہ تین دن سے زیادہ قیام نہ ہو مگر خصوصی حالات یا میزبان کے اصرار پر ایسا ہو سکتا ہے۔

(۳) موسم کے لحاظ سے اپنا ضروری سامان ساتھ رکھیں۔

(۴) اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذمہ داریوں کا لحاظ رکھیں۔

Marfat.com

(۵) میزبان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمانا سنت ہے۔ (ابو داؤد)

(۶) میزبان کی غیر موجودگی میں انکی خواتین سے نہ بے پردہ ہوں اور نہ بلاوجہ ان سے گفتگو کریں۔ خواتین کے لئے بھی میزبان کے مردوں سے ایسا کرنا ضروری ہے۔

میزبانی کے آداب

(۱) میزبان کو چاہیے کہ مہمان کے آنے پر خوشی سے اس کا استقبال کرے اس لیے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ خدا اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں انہیں اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔

(۲) مہمانوں کی خاطر مدارات میں ہر قسم کی خاطر مدارات شامل ہیں مثلاً مہمان کا آرام و سکون، بیٹھنے اُٹھنے کا انتظام اور دیگر ضروریات مثلاً وضو، غسل، طعام و قیام وغیرہ کا بہ نفس نفیس خود خیال رکھیں۔

(۳) تین دن تک ضیافت، مہمان کا حق ہے اور اس پر جو کچھ خرچ کیا جائے بہترین صدقہ ہے۔

(۴) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مہمانی میں استنجا کا لوٹا خود تھامے کھڑے رہتے تھے۔

(۵) کوئی دوسرا تمہاری مہمانی کا حق ادا نہ کرے مگر تم ہر حال میں اپنے مہمان کا حق ادا کیا کرو۔ (مشکوٰۃ)

(۶) جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مہمان رخصت ہوتے تو وہ ان کی سواریوں کی لگام پکڑ کر دعا کی درخواست کرتے کہ "حضور" آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ (ترمذی)

مسرت کے آداب

(۱) اظہار مسرت کا سنت طریقہ اللہ عزوجل کا شکر بجالانا ہے کیونکہ خوشی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی حاصل ہوتی ہے اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب کوئی خوشی کا مقام آئے تو سب سے پہلے دل میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور اس کے

Marfat.com

ساتھ اپنے عمل سے بھی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور خوشی میں عمل کا شکر یہ ہے کہ اظہار مسرت کے لئے شریعت کی اتباع کی جائے اگر کوئی بڑی خوشی حاصل ہو تو سجدہ شکر بجا لانا چاہیے تا کہ مسرت کی انتہا میں دنیاوی فخر و غرور کی بجائے نیاز مندی کا اظہار ہو۔

(۲) شرعی حدود میں رہتے ہوئے اسلامی تہواروں میں اظہار مسرت جائز ہے شادی کے موقع پر خاص طور پر ان باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے جو گناہ کے کام ہیں مثلاً گانا بجانا، آتش بازی وغیرہ یہ سب حرام ہیں اور اس میں کئی گناہ ہیں یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے۔

بہرحال اسلام نے خوشی کے اظہار میں اسراف سے منع اور شرعی حدود کا خیال رکھنے کی تلقین کی ہے۔

عیادت کے آداب

بیمار کا حال پوچھنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ (ابوداؤد ج 2 ص 87)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ واپس نہیں آتا جنت کے علاقے میں رہتا ہے۔ (مسلم، مشکوۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس نے وضو کیا اور خوب وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی وہ جہنم سے ستر خریف دور ہو گیا۔ (سنن ابوداؤد)

جب کوئی مسلمان اپنے اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے تم اچھے رہے تمہارا چلنا اچھا رہا تم نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا۔ (ترمذی)

Marfat.com

(۱) مریض کے ساتھ گفتگو بے تکلفی سے کی جائے خوش مزاجی سے اس کی حوصلہ مندی عیادت کا بہترین طریقہ ہے۔

(۲) عیادت کا اجر دوسری نفلی عبادتوں سے بھی زیادہ ہے تاہم عیادت کے لئے تھوڑی دیر مریض کے پاس بیٹھنا چاہیے۔

(۳) مریض سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا اور مریض کی صحت کے لئے اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنا عیادت کا حصہ ہے۔

(۴) بیمار پرسی کے لئے اگر معلوم ہو کہ مریض پر گراں گزرے گا تو ایسی حالت میں بیمار پرسی کو نہ جائے۔

چھینک کے آداب

(۱) چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (ردالمحتار)

(۲) حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔

(۳) چھینکنے والا اگر الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اس سے ستر بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۴) چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا سنت ہے بہتر یہ ہے الحمد للہ رب العالمین کہے سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ''یرحمک اللہ'' کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے اگر جواب میں تاخیر کر دی تو گنہگار ہوگا صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا، توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (بہارِ شریف)

(۵) جواب سن کر چھینکنے والا کہے۔ ''یغفر اللہ لنا ولکم'' اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

(۶) چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔

(۷) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے دوبار چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے

Marfat.com

تو دوبار جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (عالمگیری)

(۸) جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے اگر حمد نہ کرے تو جواب واجب نہیں۔

(۹) نماز کے دوران چھینک آئے تو الحمد للہ نہ کہیں۔

جماہی کے آداب

جماہی لینے میں جبکہ انسان کا منہ کھل جاتا ہے اور اس کے منہ سے ہاہ ہاہ کی ناگوار آواز نکلتی ہے تو چہرے کی قدرتی ہیئت بدل کر مضحکہ خیز شکل پیدا ہو جاتی ہے اور ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اوپر کی جانب زور لگانا اور بھی بدشکل بنا دیتا ہے اور بالخصوص عورتوں کا جسمانی ابھار اسے اور بھی شرمناک بنا دیتا ہے اس لئے شریعت اسلامیہ نے حکم دیا ہے کہ جماہی آئے تو اسے روکنا مستحب ہے اگر روکنے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے منہ چھپا لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے اور اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے۔

جماہی روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً رک جائے گی۔ (ردالمختار)

غم اور فکر کے اثرات

غم اور فکر کو اپنے تک نہ آنے دیجئے اگر صحت درست نہیں تو غم کی کیا ضرورت ہے۔ جو پہلے سے ہی مرض میں مبتلا ہے اس کو غم کا مرض خریدنے سے کیا حاصل؟ مریض

Marfat.com

کیلئے غم وفکر موت کے گھاٹ اتارنے کے برابر ہے اور تندرست آدمی کے لئے غم وفکر کرنا مرض کو دعوت دینا ہے، غم کرنے سے دل کمزور ہوتا ہے جسم کا خون خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور انسان میں مرض کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی، رنج وغم سے جسم میں ایک قسم کا زہر پیدا ہوتا ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا، رنج وغم کا دل اور پھیپھڑوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

لہٰذا آپ ہمیشہ خوش وخرم رہیں اور کبھی بھی غم وفکر کو اپنے پاس نہ آنے دیجئے۔

ایک یورپین ڈاکٹر کا قول ہے کہ ہنسنے سے پیٹ کی آنتیں ہلتی ہیں خون تیزی سے چکر لگاتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے اور کھایا ہوا جلد ہضم ہوتا ہے۔

ہنسنا نہ صرف صحت بخش ہے بلکہ مصفّی خون بھی ہے۔ فاضل ڈاکٹروں کا قول ہے کہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ دوا خون صاف کرنے میں ایسی اکسیر نہیں جیسا کہ ہنسنا۔ اس سے تمام رنجیدہ باتیں جو طبیعت کو نڈھال کرنے والی ہیں فراموش ہو جاتی ہیں۔ غرض کہ مسکرانا سو دواؤں کی ایک دوا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو خوش وخرم رہنے کی کوشش کرنی چاہیے اس میں ذرا شک نہیں کہ جو لوگ خوش وخرم رہتے ہیں وہ تندرست ہوتے ہیں۔ زیادہ سوچنے اور ہر وقت فکر کرتے رہنے میں انسان کی صحت تباہ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

باب ہشتم:

استنجا اور نجاستوں کا مختصر بیان

استنجا کرنے کا طریقہ: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ابن ماجہ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع یا اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر پہلے اُلٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوں سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیں تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں گر کر ناپاک نہ ہو جائے۔ ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کا بلا عذر غیر محرم کے سامنے سر کھولنا یہ حرام اور سخت گناہ ہے۔ جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رُخ بدل دیں اس میں اُمید ہے کہ مغفرت ہو جائے گی اکثر خواتین بچے کو پیشاب یا پاخانے کے لئے جب بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سمت کا خیال نہیں رکھتیں لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ وہ جب بچے کو پیشاب یا پاخانہ کے لئے بٹھائیں تو اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کو نہ ہو اگر کسی خاتون نے ایسا کیا تو وہ گناہگار ہوگی۔

جب تک قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ کپڑا کھولے پھر دونوں پاؤں ذرا کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے اور اسی وقت چھینک، سلام یا اذان کا جواب نہ دے اور نہ ہی سخت ضرورت کے بغیر کسی قسم کا کلام کرے اور اپنی شرمگاہ کی طرف بھی نہ دیکھے اور نہ ہی اس نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے اور خواہ مخواہ دیر تک بیت الخلاء میں نہ بیٹھے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام۔

Marfat.com

عورت کے لئے پانی سے استنجا کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور الٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نجاست کے مقام کو دھوئے سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور دھونے میں مبالغہ کرے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی طرف ڈالے یہاں تک کہ اچھی طرح نجاست کا مقام دُھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر عورت روزہ دار ہو تو پھر مبالغہ نہ کرے کہ مکروہ ہے اور اگر اتنا مبالغہ کیا کہ پاخانہ کا وہ مقام جہاں عمل دیتے وقت حقنہ (کسی دوائی کی بتی یا پچکاری پاخانے کے مقام میں چڑھانا تاکہ پاخانہ آجائے) کا سرا رکھتے ہیں وہاں پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

طہارت حاصل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں صابن وغیرہ سے دھولینا مستحب ہے جب بیت الخلاء سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہر نکالے اور بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

نجاستوں کا بیان: نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نجاست غلیظہ (۲) نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ: پیشاب، پاخانہ، بہتا خون، بہتی پیپ، منہ بھر قے، دکھتی آنکھوں کا پانی، دودھ پیتے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب و پاخانہ، بچے کی منہ بھر قے، مرد یا عورت کی منی، مذی، ودی اور نجاست [illegible] درندوں مثلاً کتا، بلی وغیرہ کا پیشاب و پاخانہ (گھوڑے کا پیشاب نجاست غلیظہ نہیں ہے بلکہ نجاست خفیفہ ہے) حلال جانوروں کا پاخانہ، جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گوبر اور اونٹ بکری کی مینگنی، اسی طرح مرغی بطخ کی بیٹ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

نجاست غلیظہ کا حکم: نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کو پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے اگر نماز پڑھ لی، تو نماز نہ ہو

Marfat.com

گی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے پھر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوتا ہے۔
اگر نجاست غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے اگر بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے لہٰذا ایسی نماز کو دہرالینا مستحب ہے، واجب نہیں۔

نجاست غلیظہ کا درہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو درہم سے مراد وزن میں ساڑھے چار ماشہ ہے لہٰذا اگر نجاست درہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مراد ساڑھے چار ماشہ سے کم یا زیادہ ہونا ہے اگر نجاست غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستگی سے اتنا پانی ڈالیں کہ اب اس سے زیادہ پانی نہیں ڈالا جا سکتا، اگر ڈالا تو پانی ہتھیلی سے بہہ جائے گا چنانچہ اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اتنی مقدار میں لمبائی چوڑائی کا ہونا یہ درہم کے برابر ہے۔

نجاست خفیفہ کا بیان: حلال جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ کا پیشاب اور حرام پرندوں مثلاً کوے، چیل وغیرہ کی بیٹ یہ تمام نجاست خفیفہ ہیں۔

نجاست خفیہ کا حکم: نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصے پر لگی ہوئی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے مثلاً آستین میں نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم میں لگی ہوئی ہے تو معاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی مگر بہتر یہی ہے کہ اسے دھو کر نماز پڑھی۔ اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو بغیر پاک کیے نماز نہ ہوگی۔

نجاست سے کپڑے یا بدن کو پاک کرنے کا طریقہ:

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس نجاست کو دور کرنا فرض ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے

Marfat.com

سے بدن یا کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر چار یا پانچ مرتبہ دھونے سے نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھونا بہتر ہے اور اگر نجاست گاڑھی نہ ہو بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اپنی پوری قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

ناپاکی کے متفرق مسائل

نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جب کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز مثلاً دودھ یا پانی میں نجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورتوں میں وہ دودھ یا پانی میں جس میں نجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑی ہو نجاست خفیفہ اگر نجاست غلیظہ سے مل جائے تو وہ تمام نجاست غلیظہ ہو جائے گی۔

حرام جانوروں کا دودھ ناپاک ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر اس کا پینا جائز نہیں ناپاک زمین اگر سوکھ جائے تو نجاست کا اثر یعنی رنگ و بُو جاتی رہے تو وہ زمین پاک ہو گی خواہ وہ ناپاکی ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے یا آگ سے لہٰذا اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے تیمم نہیں کر سکتے کیونکہ تیمم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نجاست نہ پڑی ہو جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہو گئی پھر اس کے بعد گیلی ہو گئی تو وہ چیز ناپاک نہ ہو گی جیسے زمین پر پیشاب پڑنے سے وہ ناپاک، ہو گئی پھر وہ زمین سوکھ گئی اور نجاست کا اثر ختم ہو گیا تو وہ زمین پاک ہو گئی اب اگر وہ زمین پھر گیلی ہو گئی یعنی پاک چیز سے تو ناپاک نہیں ہو گی جو زمین گوبر سے لیپی یا لیپی گئی اگرچہ وہ سوکھ جائے مگر پھر بھی عین اس زمین پر نماز جائز نہیں البتہ ایسی زمین جو گوبر سے لیسی یا لیپی گئی ہو اس کے سوکھ جانے کے بعد اس پر کوئی موٹا کپڑا اچھا کر نماز پڑھی تو نماز درست ہو گی۔

Marfat.com

چند ضروری باتیں

کپڑے اگرچہ کتنے ہی میلے کیوں نہ ہو جائیں جب تک ان میں ناپاکی نہیں لگے گی وہ ناپاک نہیں ہونگے لہٰذا ایسے تمام کپڑے جو ناپاک نہیں ہیں البتہ میلے کچیلے ہیں ان کو ایک ساتھ دھولیا جائے تو کوئی حرج نہیں ایسے کپڑوں کے نہ تو دھونے کا کوئی مسئلہ ہے نہ ہی نچوڑنے کا۔ بس ایسے کپڑوں کا میل صاف کر کے جس طرح چاہے نچوڑ کر سکھانے کے لئے لٹکا دے کیونکہ یہ پاک ہی تھے صرف میل دور کیا گیا ہے۔

اس بات کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر کسی عورت نے مذکورہ بالا کپڑوں کے ساتھ صرف ایک ہی کپڑا جو ناپاک تھا کپڑے دھونے کی مشین میں ڈال دیا تو اب یہ تمام کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور ان کے پاک کرنے کے لئے وہی بات درکار ہوگی جو پہلے لکھی گئی۔ لہٰذا اس پریشانی سے بچنے کے لئے عورت کو چاہیے کہ وہ ان کپڑوں کو جو ناپاک ہیں الگ رکھے اور پہلے پاک کپڑوں کو دھولے اس کے بعد ناپاک کپڑوں کو دھولے اس کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ پہلے ناپاک کپڑوں کے صرف ان حصوں کو پاک کرے جس پر ناپاکی لگی ہوئی ہے اس کے بعد اب ان کو بھی جس طرح چاہے دھوئے کہ یہ کپڑے پاک تو ہو ہی چکے تھے بس اب تو میل دور کرنا مقصود ہے۔ سالن پکانے کے لئے جو گوشت یا سبزی وغیرہ لائی جاتی ہے پکانے سے پہلے اسے اچھی طرح دھولینا چاہیے اسی طرح آٹا گوندھنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولے اگر ہاتھوں میں ناپاکی لگی ہوگی اگرچہ تھوڑی سی ہو تو آٹا گوندھنے کے لئے جو پانی رکھا ہے اس میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ ناپاک ہو جائے گا۔

دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے بعض عورتوں میں جو یہ مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا یہ غلط ہے اسی طرح اگر دودھ پیتے بچے نے منہ بھر قے کر دی تو اس قے سے نکلنے والا دودھ بھی ناپاک ہو جاتا ہے لہٰذا ان چیزوں کے بارے میں خواتین خاص خیال رکھیں اور مسائل کے مطابق جو لکھے گئے ہیں عمل کریں۔

Marfat.com

حیض ونفاس کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اس کو حیض کہتے ہیں اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے اس کو استحاضہ کہتے ہیں اور بچہ ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی عورت کو حیض کا خون جاری نہیں ہوتا مگر وہ حیض اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اگر وہ حائضہ پہلے دن الحمد للہ علیٰ کل حال کہے اور تمام گناہوں کی اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے لئے آگ سے آزادی، پل صراط سے گزرنے کا پروانہ، عذاب سے امن لکھتا ہے اور اس عورت کے لئے اللہ تعالیٰ ہر دن و رات کے بدلے چالیس شہیدوں کا درجہ بلند کرتا ہے جبکہ وہ حیض میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والی ہو''۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ فضیلت ان نیک عورتوں کے لئے ہے جو امور شرعیہ میں اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہیں۔ (درۃ الناصحین ص 59)

عرب لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور احتلام میں بہت مبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور ﷺ سے حیض کا حکم دریافت کیا تو افراط و تفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے مجامعت ممنوع ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

یاد رکھئے! بحالت حیض جماع کرنا حرام و ناجائز ہے اور حرام جان کر کر لیا تو سخت گناہگار ہوا، توبہ فرض ہے اور اسے حلال جاننا کفر ہے۔ (فیوض الباری فی شرح صحیح بخاری)

حیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا

Marfat.com

(۶) مَیالا۔ جبکہ سفید رنگ کی خالص رطوبت جو عورت کے اگلے مقام سے نکلتی ہے وہ حیض نہیں بلکہ اس کے نکلنے سے نہ تو وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اس رطوبت کے کپڑے پر لگنے سے کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔

حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ہیں اگر ایک منٹ بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو دس دن تک حیض جانا جائے گا اور اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے عورت کو حیض آ چکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب اس مرتبہ دس دن آیا تو یہ دسوں دن حیض کے مانیں جائیں گے البتہ اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی بلکہ کسی مہینے چار دن تو کسی مہینے سات دن حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی بلکہ کسی مہینے چار دن تو کسی مہینے سات دن حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ کا خون ہوگا کم سے کم نو سال کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی مدت پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ (یعنی حیض و اولاد سے ناامید ہونے والی) کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے عورت کو جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے البتہ کسی عورت کو پچپن سال کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں پہلے آیا کرتا تھا تو اس کو حیض مان لیا جائے گا۔

حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا وقفہ ہونا ضروری ہے یعنی دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں عورت کو چاہیے کہ وہ حیض آنے کی

Marfat.com

مدت اچھی طرح یادر کھے یا لکھ لے تا کہ شریعت مطہرہ پر احسن طریقے سے عمل کر سکے مدت حیض یاد نہ رکھنے کی صورت میں بہت سی پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

نفاس کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے اگلے مقام سے جو خون نکلتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک ہی لمحہ خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن اور رات ہیں عورت کے شکم میں جب سے حمل قرار پاتا ہے اس دن سے لے کر بچے کی پیدائش تک بالخصوص عورت کو دقت و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سب سے کٹھن مرحلہ بچے کی پیدائش کے وقت ہوتا ہے اس وقت عورت موت و زندگی کی کش مکش میں ہوتی ہے۔ اگر بچہ جنتے وقت کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو اسے شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے ایسی عورت کی نماز پڑھنا ثابت ہے۔ بعض جاہل اور اسلامی تعلیمات سے ناواقف لوگ ایسی موت کو منحوسیت خیال کرتے ہیں۔

اب ہم نفاس کے متعلق چند ضروری مسائل تحریر کرتے ہیں۔

کسی عورت کو چالیس دن و رات سے زیادہ نفاس کا خون آیا اگر پہلا بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی جتنے ایام چالیس دن رات سے زیادہ ہوئے ہیں وہ استحاضہ کے ہیں اور اگر اس سے پہلے بھی بچہ تو پیدا ہوا تھا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ کتنے دن خون آیا تھا تو اس صورت میں بھی یہی مسئلہ ہوگا یعنی چالیس دن رات نفاس کے اور باقی استحاضہ کے اور اگر پہلے بچے کے پیدا ہونے پر خون آنے کے دن یاد ہیں مثلاً پہلے جو بچہ پیدا ہوتا تھا تو تیس دن رات خون آیا تھا تو اس صورت میں تیس دن رات نفاس کے ہیں باقی استحاضہ کے مثلاً پہلے بچے کے پیدا ہونے پر تیس دن رات خون آیا تھا اور دوسرے بچے کی پیدائش پر پچاس دن رات خون، تو تیس دن نفاس کے ہوں گے باقی بیس دن رات استحاضہ کے کسی عورت کو حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ بچے کا کوئی عضو بنا تھا یا نہیں اور نہ ہی یہ یاد ہے کہ

Marfat.com

حمل کتنے دن کا تھا کہ اس سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی اگر ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا۔ اور حمل کے گر جانے کے بعد غسل کر کے نماز شروع کر دے اور اگر عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے۔

کسی عورت کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے مثلاً اس کے پہلے دو بچے پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے بعد تیس تیس دن خون آیا تھا مگر تیسرے بچے کی پیدائش کے بعد تیس دن گزر گئے لیکن ابھی تک خون بند نہیں ہوا تو تیس دن سے چالیس دن تک جتنے دن بھی زیادہ خون آئے وہ نفاس کے دن ہونگے البتہ اگر چالیس دن سے اوپر خون آیا تو اب تیس دن نفاس کے ہوں گے باقی استحاضہ کے۔

نفاس والی عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں بعض عورتیں جو زچہ کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چلہ (چالیس دن یا سوا مہینہ پورا نہ ہو جائے) اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو، نہ تو وہ نماز پڑھتی ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو نماز کے قابل جانتی ہیں یہ محض جہالت ہے۔ جس وقت نفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں بلکہ اگر نہانے سے بیماری کا پورا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں اور نماز پڑھیں اگر نماز نہ پڑھیں گی تو گنہگار ہوں گی۔ اسی طرح یہ مسئلہ بھی من گھڑت ہے کہ زچہ جب غسل کرے تو وہ چالیس لوٹوں کے پانی سے غسل کرے ورنہ غسل نہیں اترے گا۔

استحاضہ کا بیان

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک عورت کے اگلے مقام سے خون بہتا رہتا تھا اس کے لئے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دن و راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کر کے مہینے میں ان

Marfat.com

ہی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو غسل کرے اور شرم گاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھے۔ (مؤطا امام مالک)

حیض و نفاس کے علاوہ جو خون از روئے بیماری عورت کے اگلے مقام سے نکلتا ہے اسے استحاضہ اور ایسی عورت کو مستحاضہ کہتے ہیں۔

مستحاضہ کے لئے نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ اور نہ ہی ایسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کا جماع کرنا حرام ہے اسی طرح مستحاضہ کا کعبہ شریف میں داخل ہونا طوافِ کعبہ، وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام امور بھی جائز ہیں۔

غرضیکہ مستحاضہ کا حکم معذورہ کی طرح ہوتا ہے چنانچہ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے یعنی جس عورت سے استحاضہ کا خون برابر بہتا رہتا ہے اور اتنی دیر میں نہیں رُکتا کہ وہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے اس صورت میں نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جائے تو اس کو معذورہ کہا جائے گا۔ اب وہ ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

معذورہ ہو جانے پر ایک نماز مثلاً نمازِ ظہر کے لئے وضو کیا تو یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا جیسے ہی عصر کا وقت شروع ہو گا تو یہ وضو بھی ختم ہو جائے گا۔ اب پھر نمازِ عصر کے لئے تازہ وضو کرے معذورہ ہونے کی صورت میں عذر کے ثابت رہنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس عذر سے معذورہ ہوئی ہے وہ عذر پانچ وقتہ نمازوں میں سے ہر ایک نماز کے پورے وقت میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور واقع ہو اگر کسی ایک نماز کا پورا وقت ایسے گزرا کہ وہ عذر واقع نہ ہوا تو اب وہ معذورہ نہ رہے گی۔ اب دوبارہ معذورہ ہونے کے لئے وہی مسئلہ ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

معذورہ ہونے کی صورت میں یہ بھی یاد رکھے کہ وہ عذر جس سے معذورہ ہوئی وضو کرنے کے بعد اگرچہ متعدد بار واقع ہو مگر وہ وضو نہیں توڑے گا۔ جب تک اس نماز کا وقت باقی ہے جس میں وضو کیا ہے البتہ دوسرا کوئی اور عذر ہوا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اس

Marfat.com

صورت میں معذورہ کا بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً ایک عورت استحاضہ کی وجہ سے معذورہ ہوئی ہے اب اگر اس کے ہاتھ میں چھری یا چاقو وغیرہ کی نوک لگ گئی ہے جس کی وجہ سے خون نکل کر بہہ گیا یا پیشاب کرلیا یا ہوا خارج ہوگئی تو ان سب صورتوں میں اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

حیض و نفاس کے احکام: حیض و نفاس والی کو روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے اسی طرح قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا حاشیہ کو ہاتھ انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہے تو خاص اس آیت کا اور اسی طرح اس کے عین پیچھے جو جگہ ہے اس کا چھونا حرام ہے حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر، سجدہ تلاوت بھی حرام ہے اور آیت سجدہ سن کر حیض و نفاس والی پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

معلّمہ کو حیض و نفاس ہوا تو وہ ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلاکراہت جائز ہے اور ان تمام چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر اور اگر بغیر وضو یا کلی کے پڑھ لیا تو بھی حرج نہیں ہے۔

حیض و نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے حیض والی عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور صرف وضو کر کے نماز پڑھے نہانے کی ضرورت نہیں پھر خون بند ہونے کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر اندر دوبارہ خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی نمازیں قضا کرلے اور جس کی کوئی عادت نہیں ہے وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے اسی مسئلہ مذکور میں دوسری صورت یہ ہے کہ تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور اس نے وضو کر کے نماز شروع کردی لیکن جب اس کی عادت کے دن پورے ہوئے تو نہاتی یا جس کی کوئی عادت نہیں اس نے دس دن کے بعد غسل کرلیا اب پندرہ دن کے اندر دوبارہ خون آیا تو اس صورت میں دونوں کی نمازیں ہوگئیں قضا کی

Marfat.com

حاجت نہیں۔

جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہیں ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے اگر عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو جائے تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر خون بند ہو گیا تو اب سے غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر اس مدت کے بعد بھی خون جاری رہا تو غسل کرے اور عادت کے بعد کے باقی دنوں کی نمازیں قضا کرے۔

حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کرے اگر خون نہ آئے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر عادت کے دن پورے ہو چکے تو اب انتظار کی حاجت نہیں بلکہ غسل کر کے نماز پڑھے حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا وقت بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہہ سکتی ہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی نہا کر اس کی قضا کرے اور اگر حیض دس دن سے کم اور نفاس چالیس دن سے کم میں بند ہوا تو اگر اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو نماز فرض ہو گئی لہٰذا نماز قضا کرے اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو پھر نماز فرض نہ ہو گی۔

سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح سو کر اُٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اس وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا جب سے اثر دیکھا ہے لہٰذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا کرے اسی طرح حیض والی سو کر اُٹھی اور گدی پر (جو شرم گاہ پر رکھی جاتی ہے) کوئی نشان حیض کا نہیں ہے تو رات ہی سے پاک ہے لہٰذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو اب نہا کر اس کی قضا پڑھے۔

اگر ماہ رمضان میں عورت دن کے وقت پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد اسے کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے بلکہ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب، لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہو گا بلکہ اس کی قضا رکھنی پڑے گی اور اگر ماہ رمضان میں رات کے

Marfat.com

وقت پاک ہوئی تو دیکھئے کہ اگر حیض پورے دس دن رات آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہے جس میں وہ ایک مرتبہ اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل کرلے گی لیکن غسل کے بعد ایک بار بھی اللہ اکبر نہیں کہہ سکے گی تب بھی صبح کا روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دس دن رات سے کم حیض کی صورت میں رات کے وقت پاک ہونے پر رات اتنی کم باقی ہو کہ غسل نہیں کرسکے گی تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے اور بعد میں اس روزے کی قضا رکھے اور اگر رات کے وقت ایسے وقت پاک ہوئی کہ غسل تو کرسکتی ہے مگر غسل نہیں کیا اور حیض دس دن رات سے کم ختم ہوا ہے تو روزہ نہ چھوڑے بلکہ روزہ کی نیت کرلے اور صبح کو نہالے۔

عورت کو جب حیض یا نفاس آ گیا تو روزہ جاتا رہا بعد پاک ہونے کے اس کی قضا رکھے اگر فرض روزہ تھا تو قضا رکھنا فرض اور اگر نفل روزہ تھا تو قضا رکھنا واجب ہے حیض اور نفاس والی کے لئے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی عورت کو۔

حیض و نفاس میں عورت سے جماع

حیض و نفاس میں عورت سے جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر جماع کرلیا تو سخت گناہگار ہوا اور اس پر توبہ فرض ہے۔ عورت کو چاہیے کہ اس حالت میں وہ اپنے شوہر کو اپنے پر قابو نہ پانے دے اس حالت میں اگر عورت بخوشی اپنے شوہر کے ساتھ جماع میں مشغول ہوئی تو وہ بھی سخت گناہگار ہوگی۔ حیض و نفاس کی حالت میں ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل ہو کہ اس کی وجہ سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہوتی ہو تو پھر عورت کے مذکورہ بالا حصے سے مرد کے عضو کے چھونے میں کوئی حرج نہیں اور ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح نفع لینے میں کوئی حرج نہیں یونہی بوس و کنار بھی جائز ہے اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ

Marfat.com

بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے ایسی عورت کو شوہر کا اپنے ساتھ کھلانا یا اپنے ساتھ سلانا جائز ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ عورت کو حیض و نفاس ہے اپنے ساتھ نہ سلانا مکروہ ہے البتہ اگر اپنے ہمراہ سلانے میں شوہر کو غلبہ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو بیوی کے ساتھ سونا گناہ ہے اگر حیض پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد جماع کرے۔

اگر عورت حالت حیض سے دن سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک وہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں ہے اور اگر اتنا وقت نہیں تھا کہ اس میں غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کرے تو جماع جائز ہے ورنہ نہیں۔

عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے لیکن جماع کرنا پھر بھی جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو لیں مثلاً کسی عورت کی عادت چھ دن حیض آنے کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی دن حیض آیا تو اسے حکم ہے کہ غسل کر کے نماز شروع کر دے مگر جماع کرنے کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ خون آ جائے اگر ایک دن یا دو دن غرض یہ کہ تین دن رات کامل سے خون آ کر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی اس عورت سے شوہر کا جماع کرنا درست نہیں اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آ جائے تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا چنانچہ ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھے۔

حیض کے جو مسائل مذکور ہوئے نفاس کے احکام کو بھی اسی طرح سمجھنا چاہیے حیض و نفاس کے سلسلے میں فتاویٰ رضویہ جلد دوم کا مطالعہ فرمائیں تا کہ آپ مزید معلومات سے ہمکنار ہوں۔

Marfat.com

ماہواری کے دور کی احتیاطیں

(۱) ماہواری کے دنوں میں پُر سکون رہیں اور کوئی محنت مشقت کا کام یا بھاری چیز کو اُٹھانے کی غلطی کبھی نہ کریں اس کے نتیجے میں رحم اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے یا اعضائے نسوانی میں کوئی بھی بیماری پیدا ہوسکتی ہے۔

(۲) کسی طرح بھی جسم میں ٹھنڈ نہیں لگنی چاہیے۔

(۳) مذہبی خیالات رکھیں اور اخلاقیات کے متعلق کتب وغیرہ کا مطالعہ کریں اور بُرے خیالات سے احتیاط برتیں۔

(۴) ماہواری کا خون رکنا نہیں چاہیے اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اس قسم کے صاف ستھرے کپڑے یا اسپنج والے پیڈ استعمال کرنے چاہئیں جو اس خون کو جذب کرلیں۔

(۵) ان کپڑوں یا پیڈوں کو ضرورت کے مطابق بدلتا رہنا چاہیے اور ہمیشہ صاف ستھرے اور جراثیم سے پاک کپڑے یا پیڈ استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ پرانے یا بغیر گرم پانی میں دھوئے کپڑے جراثیم سے آلودہ ہو جاتے ہیں جو خطرناک بیماری کا سبب بن سکتے ہیں۔

(۶) ماہواری کے خون کے داغ کپڑوں کو دھونے پر ختم ہو جاتے ہیں اگر یہ داغ ختم نہ ہوں تو ہوسکتا ہے ماہواری میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہو جس کا فوری علاج کرانا چاہیے۔

(۷) صاف اور ناصاف خون کی پہچان بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ صاف خون کا داغ گہرا لال ہوگا اور اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی سرخی بتدریج پیلی پڑتی دکھائی دے گی اس کے برخلاف اگر خون کی اصل جگہ پیلی اور ہلکی دکھائی دے اور اس کے آس پاس کی گولائی گہری لال دکھائی دے تو سمجھنا چاہیے کہ ماہواری میں کوئی خرابی ہوگئی ہے اور فوری علاج معالجہ پر توجہ دینی چاہیئے۔

(۸) شرمگاہ کے اندر اسپنج یا کپڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں رکھنا چاہیے۔

Marfat.com

(۹) بعض ایسی خواتین جو گیلے کپڑے پہن کر ان دنوں میں سوتی ہیں ان کو جوڑوں کے درد میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔ یہ احتیاط استقرار حمل اور زچگی تک کرنا بہتر ہے۔

(۱۰) ان دنوں دکھ، غصہ لڑائی جھگڑا وغیرہ کا خیال بھی دل میں نہیں آنا چاہیے کہ ماہواری کے دنوں میں عورت میں گرمی زیادہ بڑھ جاتی ہے نتیجتاً قدرتی طور پر کہ ٹھنڈ میں رہے اور آرام کرے۔

مندرجہ بالا احتیاطوں پر عمل نہ کرنے سے ماہواری میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور کئی طرح کی اندرونی پیچیدہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں عورت اپنی صحت خراب کر بیٹھتی ہے اور بعض اوقات زندگی ہی داؤ پر لگ جاتی ہے بہت سی خواتین کو ان دنوں میں کوئلہ، مٹی وغیرہ اشیاء کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے جو پیٹ کے مختلف امراض پیدا کر سکتی ہے۔

پہلی مرتبہ ماہواری کا خون جاری ہونے پر بعض لڑکیوں کو معلومات نہ ہونے کے سبب ڈر اور خوف ہو جاتا ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ گھر کی دوسری سمجھدار عورتیں ماہواری سے متعلق مکمل معلومات احتیاطاً اُن کو بتا دیں کیونکہ نہ بتانے سے کبھی کبھی بڑی مصیبت اُٹھانی پڑ جاتی ہے۔

ہمارے ملک کی آب و ہوا کے مطابق بارہ سے پندرہ سال کی عمر میں لڑکی کو حیض آنا شروع ہو جاتا ہے بلکہ بہت سے کھاتے پیتے گھرانوں کی لڑکیاں عیش و آرام اور خوش خوراکی کی وجہ سے جلد ہی بالغ ہو جاتی ہیں کچھ خاندانوں میں یا زیادہ گرم ممالک میں 8 سال کی عمر کی لڑکیوں میں بھی حیض آتے سنا گیا ہے۔

جُنب کے احکامات

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا ''جُنب'' کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو ''جنابت'' کہتے ہیں جُنب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کر لے وہ مسجد میں

Marfat.com

داخل نہیں ہوسکتا۔ نہ قرآن پڑھ سکتا ہے نہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت کرسکتا ہے۔ نہ زبانی پڑھ سکتا ہے نہ قرآن مجید کو چھوسکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہوسکتا ہے نہ کعبہ کا طواف کرسکتا ہے۔ (عامہ کتب)

(۱) جُنب کو ساتھ کھلانے اس کا جوٹھا کھانے اس کے سلام و مصافحہ اور معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج 1 ص 39)

(۲) جُنب کو چاہیے کہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر کتا اور جُنب ہو۔

(ابوداؤد 1 ص 50)

(۳) حیض و نفاس والی عورت یا ایسے مرد و عورت جن پر غسل فرض ہے اگر یہ لوگ قرآن شریف کی تعلیم دیں تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ کر پڑھائیں مثلاً اس طرح پڑھائیں کہ الحمد پڑھ کر سانس توڑیں پھر اللہ پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر رب العالمین پڑھیں ایک سانس میں پوری آیت لگاتار نہ پڑھیں اور قرآن شریف کے الفاظ کو ہجے کرانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۴) قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وظیفے کلمہ شریف درود شریف وغیرہ کو پڑھنا جُنب کے لئے بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے جیسے حیض و نفاس والی عورت کے لئے قرآن مجید شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار و وظائف کو پڑھنا جائز و درست ہے۔ (عالمگیری)

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے کے لئے ذرا اونچی جگہ بیٹھے تا کہ پانی کی چھینٹیں زمین سے ٹکرا کر اعضا اور کپڑوں پر نہ لگیں اور وضو کرتے وقت منہ قبلہ رُخ ہو اگر اس میں دشواری ہو تو جس طرف بھی رُخ ہوسکتا ہے اس طرف رخ کر کے وضو کرے وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت

Marfat.com

کرے یعنی میں نیت کرتی ہوں ناپاکی دور ہونے اور نماز کے جائز ہونے کی اگر نیت نہ کی تو وضوتو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائے گی پھر بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ لے کہ اس کا حدیث پاک میں بہت ثواب وارد ہے۔ اب سب سے پہلے دونوں گھٹنوں تک تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور کسی برتن میں پانی لے کر وضو کر رہی ہے تو پہلے برتن کو ٹیڑھا کر کے اپنا سیدھا ہاتھ دھولے اس کے بعد پھر پانی لے کر وضو کرے اگر بغیر ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ ڈال دیا تو پانی مستعمل ہو جائے گا اور وضو کے قابل نہ رہے گا اور اگر ہاتھ ناپاک ہوا تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ خواتین عموماً اس بات کا خیال نہیں کرتیں اور اس طرح وضو نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھ کر بھی نماز کی ادائیگی سے محروم رہتی ہیں۔ ہاتھ دھوتے وقت اگر اُنگلی میں انگوٹھی یا چھلا وغیرہ ہے تو خیال رکھے کہ اس کے نیچے کی جلد پر سے پانی بہہ جائے اور اگر انگوٹھی یا چھلے کو بغیر ہلائے اس مقام پر سے پانی بہہ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ انگوٹھی یا چھلا تنگ ہونے کی صورت میں اس کو اتارنا ضروری ہے بعض خواتین نیل پالش وغیرہ بڑے شوق سے انگلیوں کے ناخنوں پر لگاتی ہیں ان کا ناخنوں سے چھڑانا ضروری ہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ اس طرح اگر آٹا گوندھنے کی وجہ سے آٹا ہاتھ یا انگلی وغیرہ پر جم گیا ہو تو اسے بھی چھڑا لے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں تک تین مرتبہ دھونے کے بعد پھر سیدھے ہاتھ سے تین مرتبہ پانی لے کر تین کلیاں کرے کلیاں اس طرح کرے کہ منہ کے ہر حصے میں پانی بہہ جائے یعنی پہنچ جائے اگر روزہ دار ہے تو غرغرہ نہ کرے یعنی حلق کی جڑ تک پانی نہ پہنچائے کیونکہ اگر حلق سے نیچے پانی اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر روزہ دار نہ ہو تو کلی میں غرغرہ بھی کرے جب قبلہ رُخ ہو کر وضو کر رہی ہو تو کلی کا پانی قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ پھینکے بلکہ زمین کی طرف منہ کر کے پھینکے کُلی کے وقت مسواک بھی کرے کہ باعث اجروثواب ہے البتہ عموماً عورتیں مسواک کی عادی نہیں ہوتیں کیونکہ ان کے مسوڑھے نرم ہوتے ہیں لہٰذا مسواک کی جگہ مس (دنداسا) وغیرہ استعمال کرسکتی ہے جبکہ روزہ دار نہ ہو ورنہ مکروہ ہے مگر مسواک کرنے میں کوئی کراہت نہیں اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا کسی کھردرے کپڑے کو دانتوں اور مسوڑھوں پر اچھی طرح پھیر لے تاکہ منہ کی صفائی ہو جائے اگر دانتوں یا ڈاڑھوں میں کوئی چیز اٹکی

Marfat.com

ہوئی ہے تو اس کو پہلے ہی نکال دے البتہ مسی یا کتھے چونے کا جرم دانتوں میں رہ جائے یا جم جائے اور اس کے چھڑانے میں ضرر ہو تو اس کا چھڑانا ضروری نہیں۔ اس کے بعد پھر تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر ناک میں چڑھائے یہاں تک کہ ناک کے بانسے کی نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے اگر روزہ ہو تو مبالغہ نہ کرے یعنی نرم ہڈی تک پانی پہنچائے کہ اس طرح دماغ تک پانی پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی سیدھے ہاتھ لے اور ناک صاف کرتے وقت الٹے ہاتھ کو استعمال کرے اگر ناک میں رینٹھ وغیرہ کا جرم جم گیا پھر تو اسے پہلے ہی چھڑا لے اس کے بعد پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر چہرہ دھوئے چہرہ کی لمبائی پیشانی جہاں سے عموماً بال اگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ہے اس تمام حصے پر تین مرتبہ پانی بہائے پانی بہاتے وقت ہونٹوں یا آنکھوں کو زور سے بند نہ کرے ورنہ بعض صورتوں میں وضو نہیں ہوتا اور جب چہرہ دھوئے تو پانی پیشانی پر ڈالے اس طرح نہ کرے کہ پانی آنکھوں یا ناک پر ڈالے اور باقی اس سے اوپر والے حصے پر صرف تر ہاتھ پھیر دے اس طرح وضو نہ ہوگا بلکہ ہر وہ حصہ جس کو دھونا ہے وہاں پانی کا بہہ جانا ضروری ہے۔ اگر آنکھوں کے کویا (آنکھ کا کونہ) پر سرمہ یا کاجل وغیر کا جرم ہے تو اسے پہلے ہی چھڑا لے اسی طرح ماتھے پر تلک، افشاں وغیرہ اور ہونٹوں پر لپ سٹک وغیرہ لگائی ہوئی ہے تو اسے بھی دور کرنا ضروری ہے ورنہ پانی نہ بہنے کی صورت میں وضو نہ ہوگا۔ اسی طرح ناک کا سوراخ جس میں لونگ یا نتھ وغیرہ ہوتی ہیں ان کو چہرہ دھوتے وقت آگے پیچھے ہلا لے اگر بغیر ہلائے پانی نہیں پہنچے گا تو اس صورت میں ہلانا ضروری ہے یونہی چہرہ دھوتے وقت نہ تو پانی کو زور سے چہرہ پر مارے اور نہ ہی پھینکار مار کر پانی کے چھینٹے اڑائے چہرہ دھوتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ دونوں ابروؤں کے بالوں پر سے اگر بال گھنے ہوں اور اگر چھدرے ہوں تو جلد پر سے اور آنکھوں کی پلکوں پر سے پانی بہہ جائے اگر پلک کا ایک بال بھی خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ چہرہ کو دھونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوئے اس طرح کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو انگلیوں سے لے کر کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھوئے پھر اسی طرح

Marfat.com

اُلٹے ہاتھ کو دھوئے ہاتھ دھوتے وقت پانی کو انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کی طرف بہانا چاہیے اگر چوڑی کنگن یا کوئی اور دوسرا زیور پہنے ہوئے ہو تو ان کو ہلا لے تا کہ پانی ان کے نیچے کی جلد پر بہہ جائے اگر ان کے ہلائے بغیر پانی بہہ جاتا ہے تو ہلانے کی حاجت نہیں اور اگر بغیر ہلائے یا بغیر اتارے پانی نہیں پہنچے گا تو پہلی صورت میں ہلانا اور دوسری صورت میں اتارنا ضروری ہے دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد تین تین مرتبہ پانی چلو میں لے کر کہنیوں کی طرف بہانا یہ فضول اور اسراف ہے اس سے بالکل اجتناب کرے بلکہ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد سیدھے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر بہائے غرضیکہ دونوں کو پانی سے تر کر کے سر کا مسح کرے یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر پیشانی کے اس مقام پر رکھے جہاں سے بال جمنا شروع ہوتے ہیں اور شہادت کی دونوں انگلیوں اور دونوں انگوٹھے جدا رکھے پھر باقی تمام انگلیوں اور دونوں ہتھیلیوں کو سر کے بالوں سے اچھی طرح رگڑتی ہوئی گردن کی طرف لائے اور اس طرح صرف ان بالوں پر مسح کرے جو سر کے اوپر ہیں گردن کی طرف نیچے تک لٹکے ہوئے بالوں کا مسح نہیں ہوتا ہے اگر کسی نے لٹکے ہوئے بالوں پر مسح کیا اور سر کے بالوں کو چھوڑ دیا تو اس طرح مسح نہ ہوگا، جب سر کا مسح کر لے تو پھر شہادت کی دونوں انگلیوں سے دونوں کانوں کے اندرونی حصوں کا مسح کرے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے گلے کا مسح کرنا بُرا اور منع ہے جب سر، کان اور گردن کے مسح سے فارغ ہو جائے تو دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے پہلے سیدھا پاؤں ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھوئے پھر اسی طرح الٹا پاؤں دھوئے اگر پاؤں کی انگلی میں کوئی چھلا وغیرہ ہو یا کوئی دھاگہ یا ڈوری وغیرہ بندھی ہو تو دھوتے وقت ان کو ہلائے۔ اگر ہلائے یا اتارے بغیر پانی اس جگہ نہیں پہنچے گا تو پھر پہلی صورت میں ہلانا اور دوسری صورت میں اتارنا ضروری ہوگا ہاتھ دھوتے وقت انگلیوں میں خلال کرے یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرے اسی طرح پاؤں دھوتے وقت پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے یعنی پہلے سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کی درمیانی جگہ جسے گھاٹی کہتے ہیں۔ اس میں اپنے الٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی نیچے سے ڈال کر گھمائے اسی

Marfat.com

ترتیب سے انگلیوں کا خلال کرتی ہوئی اُلٹے پاؤں کی چھوٹی انگلی پر خلال ختم کرے۔ وضو سے فارغ ہو کر اعضاء ضو کو کسی صاف کپڑے سے پونچھ لے یا ایسے ہی رہنے دے۔ دونوں کام درست ہیں۔ البتہ اگر اعضاء کو پونچھے تو اس قدر نہ پونچھے کہ اعضا بالکل خشک ہو جائیں بلکہ اس طرح پونچھے کہ اعضا میں قدرے نمی رہے۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

ترجمہ: یا اللہ (ﷻ) تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکوں میں کر دے۔

اسی طرح کلمہ شہادت پڑھے۔

غسل کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (۱)

ترجمہ: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا تو اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔ (یعنی عذاب دیا جائے گا)

حکایت: حافظ ابن رجب اور ہیثم بن عدی نے اپنی سند سے حضرت ابان بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا ہمارا ایک پڑوسی مر گیا تو ہم کفن دفن میں شریک ہوئے جب قبر کھودی گئی تو اس میں بلے کی مثل ایک جانور تھا ہم نے اس کو مارا تو وہ نہ ہٹا چنانچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلا موجود تھا اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا اس کے بعد تیسری قبر کھودی گئی تو س میں بھی وہی معاملہ ہوا جو پہلے تھا آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اس قبر میں دفن کر دو جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں سے زور دار آواز سنی گئی تو ہم اس شخص کی بیوی کے پاس گئے

Marfat.com

اور اس سے مرنے والے کے عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ اس پر مرنے والے کی بیوی نے بتایا۔

كَانَ لَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

ترجمہ: وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا۔

درس: غسل جنابت میں بلا عذر تاخیر نہیں کرنا چاہیے کہ نہ جانے کب موت آ جائے۔ غسل جنابت میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے حرام ہے پس معلوم ہوا کہ غسل جنابت نہ کرنا یا اس میں ایسی کوتاہی کرنا جس سے غسل جنابت کے فرائض میں سے کسی ایک میں بھی بال برابر کمی رہ جائے تو یہ گناہ و عذاب کا باعث ہے۔

غسل کا طریقہ: غسل کرنے کی جگہ ایسی ہو کہ غسل کرنے والی پر کسی کی نظر نہ پڑے غسل خانہ میں برہنہ ہو کر غسل کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بہتر ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کرے اگر استنجا وغیرہ کی حاجت ہو تو غسل کرنے سے پہلے ہی اس سے فارغ ہو لے کیونکہ غسل کرنے کی جگہ پیشاب کرنا وساوس کو بڑھاتا ہے اگر غسل کرنے کی جگہ ایسی ہے جہاں پانی کھڑا رہتا ہے یا زمین کچی ہے تو ایسی جگہ پیشاب کرنے سے جو بھی پانی گرے گا وہ بھی ناپاک ہو گا اور نہاتے وقت وسوسے آتے رہیں گے کہ اس ٹھہرے ہوئے پانی سے بدن پر چھینٹے تو نہیں پڑ گئے اور اگر ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی یا بھگونے میں گر گیا تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس سے غسل نہ ہو گا لہٰذا ایسی جگہ پیشاب کرنے سے بالکل اجتناب کرے۔ اگر پختہ فرش ہے اور پانی بھی وہاں سے فوراً نکل جاتا ہے تو وہاں پیشاب کر سکتی ہے مگر پھر بھی اس سے بچے تو بہتر ہے غسل کرنے سے پہلے اس کی نیت کرے یعنی نیت کرتی ہوں ناپاکی دور ہونے کی اور نماز کے جائز ہونے کی اگر نیت نہ کی تو غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائے گی غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ اگر برہنہ غسل کر رہی ہے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ نہیں باندھے ہوئے ہے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو اور اگر تہبند وغیرہ باندھے ہوئے ہے تو جس طرف بھی چاہے منہ کر لے یا پیٹھ۔

Marfat.com

یونہی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں طرح غسل کر سکتی ہے مگر بیٹھ کر کرنا بہتر ہے کہ اس میں زیادہ پردہ ہے غسل خانے میں بلاسخت ضرورت کے کوئی دنیاوی کلام نہ کرے اور نہ ہی ذکر و درود یا کلمہ شریف پڑھے یہ سمجھنا کہ بغیر کلمہ شریف پڑھے غسل نہیں ہوتا یہ جہالت ہے نیت کرنے کے بعد سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین تین مرتبہ دھوئے پہلے سیدھے اور بعد میں الٹا اور اس کا خیال رکھے کہ ہاتھوں کو دھونے کے لئے کسی چھوٹے برتن مثلاً ڈونگے وغیرہ یا گلاس کے ذریعے بالٹی سے ایسے پانی نکالے کہ ہاتھ کا کوئی حصہ حتیٰ کہ انگلی کا ناخن بھی پانی میں نہ ڈوبے ورنہ پانی مستعمل ہو جائے گا اور غسل کرنے کے قابل نہیں رہے گا ہاتھ دھونے کے بعد اب جتنا ہاتھ دھولیا اس کو پانی میں ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں اس کے بعد استنجا کے مقام کو دھوئے۔ اگرچہ وہاں نجاست نہ لگی ہو۔ اس کے بعد اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہوئی ہے تو اس کو دھو ڈالے مگر احتیاط کے ساتھ کیونکہ اگر نجاست کو بہا کر لے جانے والے پانی کا ایک قطرہ بھی بالٹی میں گر گیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور غسل کے قابل نہ رہے۔ اس کے بعد ایسا ہی وضو کرے جیسا کہ نماز کے لئے کیا جاتا ہے جس کا طریقہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ لہٰذا اس کے مطابق وضو کرے اور جو احتیاطیں وہاں مذکور ہوئیں ہیں۔ ان کو غسل کرنے میں بھی پیش نظر رکھے کیونکہ یہاں ان کو دوبارہ بیان نہیں کیا جائے گا۔ البتہ غسل کے وضو کرنے میں کلی کی جاتی ہے اور ناک میں پانی چڑھایا جاتا ہے۔ اس کو دوبارہ تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں کام وضو میں تو سنت ہیں مگر غسل میں فرض ہیں۔ لہٰذا جب کلی کرے تو اس طرح کرے کہ منہ کے ہر حصے میں ہونٹ سے لے کر حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اگر دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں (دروازوں) میں کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہے جو وہاں پانی کے بہنے میں رکاوٹ بنتی ہے تو اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے اور جب ناک میں پانی لے تو دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے کہ پانی کو کھینچ کر ذرا اوپر چڑھائے ورنہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے رہ گئی ہو تو غسل نہیں ہوگا۔ اگر ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے غسل کرنے کے بعد جب نکلے گی تو پاؤں لتھڑ جائیں گے۔ تو اس صورت میں پاؤں کپڑے پہننے کے بعد دھوئے ورنہ

Marfat.com

پاؤں بھی وضو کے ساتھ ہی دھولے یعنی جب کہ وہاں پانی نہ ٹھہرے یا کسی اونچے پٹڑے یا چوکی پر بیٹھی ہے۔ وضو کرنے سے پہلے سارے بدن پر تیل کی طرح پانی مل لے خصوصاً سردیوں میں تاکہ جسم کے ہر حصے پر پانی باآسانی بہہ جائے اس کے بعد پہلے سیدھے مونڈھے پر تین بار پانی بہائے اس کے بعد الٹے مونڈھے پر تین مرتبہ پانی بہائے اگر سر کے بال گندھے ہوئے ہیں تو ان کا کھولنا ضروری نہیں ہے جب کہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے پھر جڑیں تر ہو جائیں۔ اگر بال کھلے ہوئے ہیں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے پھر تمام بدن پر تین بار پانی بہائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ سے جسم کو پونچھ لے اور کپڑے پہن کر غسل خانے سے باہر آئے۔

چند احتیاطیں: غسل کرتے وقت تمام زیورات مثلاً چوڑیاں، کنگن، کانوں کی بالیاں، نتھ، انگوٹھی اور چھلے وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے ان کے نیچے پانی بہہ جائے گا تو ٹھیک ہے اور اگر ہلائے بغیر ان کے نیچے پانی نہیں بہے گا تو ان کا ہلانا ضروری ہے اسی طرح اگر اتارے بغیر پانی نہیں بہے گا تو ان کا اتارنا ضروری ہے اگر معلوم ہے کہ زیورات اتارنے پڑتے ہیں تو پہلے ہی سے اتار کر احتیاط کے ساتھ کسی محفوظ مقام پر رکھ دے ورنہ گم ہونے چوری ہونے کا خوف ہے کان کے ہر حصہ پر اور اس کے سوراخ کے منہ پر اور کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائے ٹھوڑی اور گلے کے جوڑ پر منہ اوپر اٹھا کر پانی بہائے بغلوں پر ہاتھ اٹھا کر پانی بہائے جسم کے موٹاپے کی وجہ سے پیٹ پر بلٹیں (سلوٹیں) ہو جاتی ہیں انہیں اٹھا کر پانی بہائے ناف کو انگلی ڈال کر دھوئے جب کہ وہاں پانی بہنے میں شک ہو جسم کے ہر رونگٹے پر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اسی طرح ران اور پیڑو (ناف کے نیچے کا حصہ) کے جوڑ، ران اور پنڈلی کے جوڑ پر پانی بہائے جب کہ بیٹھ کر نہائے اور دونوں سرین کے ملنے کی جگہ پر پانی بہائے خصوصاً جب کہ کھڑے ہو کر نہائے ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائے فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئے البتہ فرج داخل میں انگلی

Marfat.com

ڈال کر دھونا واجب نہیں ہے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے اسی طرح اگر نیل پالش لگی ہوئی ہے تو غسل کرنے سے پہلے اسے کھرچ کر دور کرے اور یوں ہی ہر جرم دار چیز جو جسم پر لگی ہے مثلاً افشاں وغیرہ کہ عورتیں پیشانیوں پر لگاتی ہیں ان کا دور کرنا بھی ضروری ہے اگر سرمہ یا کاجل کا جرم آنکھ کے کویا یا پلکوں پر لگا ہو تو اسے چھڑا کر وہاں پانی بہانا ضروری ہے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر فرج (عورت کی شرم گاہ) سے نکلنا غسل کی فرضیت کا سبب ہے۔ حیض و نفاس کے ختم ہونے پر بھی غسل فرض ہوتا ہے۔ احتلام یعنی سوتے سے اُٹھی اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب وغیرہ ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے کا یقین کرتی ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل واجب نہیں اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے تو غسل واجب ہے اگر احتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پہ نہیں ہے تو غسل واجب نہیں ہوا عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں حشفہ یعنی مرد کے عضو تناسل کا سر عورت کے اگلے یا پچھلے مقام میں داخل کرنا مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب کرتا ہے چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے یونہی انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں بالغ ہوں لیکن عورت کے پچھلے مقام کو استعمال کرنا سخت گناہ ہے۔

اگر عورت بھی اس پر راضی ہے تو وہ بھی سخت گنہگار ہوگی عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا کوئی چیز ربڑ وغیرہ کی مثل ذکر (یعنی مرد کے عضو تناسل کی طرح) بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں مگر ایسا کرنے والی گناہ گار ہوگی اور صحت کے لئے

Marfat.com

بہت مضر اور خطرناک چیز ہے۔ غسل جنابت کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضوٹوٹ جائے گا ماہ رمضان میں اگر جنبی ہوئی تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہائے گی تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں ہوگا مگر مناسب یہ ہے کہ کلی غرغرہ کے ساتھ کرلے اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھالے کہ دونوں کام طلوع فجر کے بعد نہیں ہوسکیں گے البتہ اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز فجر قضا کردی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور ماہ رمضان میں اور زیادہ گناہ کا سبب ہوگا لہٰذا جب غسل واجب ہو جائے تو نہانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ جس گھر میں **جنب** ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ اگر نہانے میں اتنی دیر کردی کہ نماز کا وقت آخری آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب اگر تاخیر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ عورت جنبی ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہوگیا تو چاہیے اب نہالے یا حیض کے ختم ہونے کے بعد نہالے اگر ابھی نہائے گی تو پھر بھی حیض کے ختم ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری ہوگا عورت پر چند غسل واجب ہیں اگر سب کی نیت سے ایک غسل کرلیا تو سب ادا ہو جائیں گے اور سب کا ثواب ملے گا۔

Marfat.com

باب نہم:

نماز کی برکتیں اور فوائد

اسلام کے فرائض اور اعمال تو بہت ہیں مگر نماز کو جو مقام دیا گیا ہے اس کی وجہ سے نماز کی اہمیت بہت زیادہ ہے نماز کا بلند مقام یوں سمجھ لیجئے کہ دوسرے فرائض کا یہیں زمین پر دیتے ہوئے حکم فرمایا گیا اور نماز کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ اہتمام فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کو معراج کرا کر عالم بالا میں عطا فرمائی اور اسلام کے فرائض میں سب سے پہلے نماز فرض ہوئی اور آخرت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا اور آخرت کی کامیابی اور بامرادی نماز کی ادائیگی پر ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس کے ادا کرنے میں دس عمدہ باتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(۱) دنیا اور عقبیٰ میں عزت و آبرو حاصل ہوتی ہے۔

(۲) حصولِ علم و نیکی میں قلبی نور حاصل ہوتا ہے۔

(۳) بدن تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۴) پروردگارِ عالم کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

(۵) نمازی کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

(۶) نماز قبر کی تاریکی میں تنہائی کی رفیق (ساتھی) ہوتی ہے۔

(۷) نماز نیکیوں کے پلڑے کو جھکا دیتی ہے۔

(۸) حوروں کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے میوہ جات کھانے کو ملیں گے۔ اور جہنم کی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

(۹) نمازی سے روزِ محشر اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔

(۱۰) جنت کی دل پسند نعمتوں کے علاوہ اللہ عزوجل کا دیدار نصیب ہوگا۔

(تذکرۃ الواعظین)

Marfat.com

نماز پڑھنے کا طریقہ

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو پھر نیت کرے نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے لیکن اپنے ہاتھوں کو دوپٹہ یا چادر وغیرہ سے باہر نہ نکالے اور ہاتھ کی انگلیاں نہ تو بالکل ملائے اور نہ ہی انہیں پھیلائے بلکہ انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے پھر "اللّٰہُ اکبر" کہتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور تکبیر کے فوراً بعد اپنے ہاتھ اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھے اور اس بات کا خیال رکھے کہ تکبیر تحریمہ (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللّٰہُ اکبر کہنا) کے وقت سر نہ جھکائے اور حالت قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے ہاتھ باندھنے کے بعد سب سے پہلے ثناء پڑھے (اتنی آواز سے کہ خود کے کان سن لیں اگر شوروغل یا بہری نہ ہو)۔

ثناء: سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ تیری حمد کرتی ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ثنا پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھے۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

تعوذ پڑھنے کے بعد تسمیہ پڑھے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

تسمیہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے۔

سورہ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ○ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ○

Marfat.com

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہاں والوں کا بہت مہربان رحم والا اور جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم سب کو سیدھا راستہ پر چلا راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان لوگوں کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھر آمین آہستہ آواز میں پڑھے کہ پڑھنے والی کے اپنے کان سن لیں اور ہر جگہ جہاں پڑھنا ہے اس سے یہی مراد ہے اس بات کا خیال رکھے اگر صرف خیال ہی خیال میں پڑھا تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شوروغل یا ثقلِ سماعت (یعنی بہرہ پن) نہیں تو تو بھی نماز نہ ہوگی اور آمین اس طرح پڑھے کہ اس کا نون ساکن ہو اس کے بعد کم از کم ایک بڑی آیت جو تیس حروف پر مشتمل ہو پڑھے یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ان تین آیتوں میں تیس حروف ہیں لہٰذا اگر ایک بڑی آیت جو کم از کم تیس حروف پر مشتمل ہو پڑھ لی تو واجب ادا ہو جائے گا یا کوئی ایک چھوٹی سورۃ پڑھ لے اگر سورۃ پڑھے تو اس سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھ لے۔

سورۃ ختم کر کے ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی رکوع میں جائے اور رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ اور سر کو ہموار اور ایک سیدھ میں کرنے کی حاجت نہیں اور ہاتھ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بس گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اسی طرح پاؤں کے دونوں ٹخنے بھی ملالے اور پاؤں کو بالکل سیدھا نہ رکھے بلکہ ان کو جھکا ہوا رکھے اور رکوع میں نگاہ اپنے پاؤں پر رکھے رکوع میں پہنچ کر کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۝ پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا ہے۔

اسے پانچ، سات یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتی ہے مگر افضل ہے کہ طاق عدد میں پڑھے یعنی دو پر پورا تقسیم نہ ہو طاق عدد کہلاتا ہے۔

اللہ اکبر کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائے اور اسے بھی اسی طرح ادا کرے جیسا

Marfat.com

کہ ابھی بیان ہوا ہے دوسرا سجدہ مکمل کر کے (اللہ اکبر) کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے اسی طرح اُٹھے کہ پہلے اپنی پیشانی اُٹھائے پھر ناک اس کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھائے آخر میں اپنے دونوں گھٹنے زمین سے اُٹھائے اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائے بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو جائے البتہ بیماری یا حمل کی کمزوری کے باعث زمین پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔

دوسری رکعت کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو پچھلی رکعت کا ہے۔ سب سے پہلے بسم اللہ شریف اس کے بعد سورۃ فاتحہ آمین کے بعد کوئی بھی سورۃ جو یاد ہو پڑھے۔ سورۃ ختم کر کے اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائے تسبیحات پڑھنے کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتی ہوئی رکوع میں جائے رکوع کی تسبیحات پڑھنے کے بعد کھڑی ہو جائے اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی پہلے لکھے گئے طریقے کے مطابق پہلا اور دوسرا سجدہ مکمل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی سر اُٹھائے اور قعدہ کرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر اپنی اُلٹی سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھ لے انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے۔ اگر دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ آخیرہ ہوگا اور اگر تین یا چار رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ ہوگا قعدہ اولیٰ کی صورت میں صرف تشہد یعنی التحیات پڑھے درودِ ابراہیمی اور دعا نہ پڑھے جب قعدہ آخیرہ کی صورت میں کہ دو رکعت والی نماز پڑھ رہی ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد پہلے درود ابراہیمی پڑھے اس کے بعد دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دے اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے۔

تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

Marfat.com

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ ''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی''۔ کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ٥ ''اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے''۔ کہے اگر رکوع سے ذرا سا سر اُٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو قومہ یعنی رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہونا چھوٹ جائے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہٰذا رکوع کرنے کے بعد پہلے سیدھی کھڑی ہو اس کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے اپنے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھے پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد اپنی ناک کی ہڈی زمین پر جمائے پھر اپنی پیشانی زمین پر جمائے اور اس کا سر اس طرح دونوں ہاتھوں کے درمیان آجائے کہ اس کے کان ہاتھوں کے انگوٹھوں کی سیدھ میں ہوں اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے بلکہ دونوں پاؤں کو سیدھی جانب نکال دے اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں رانیں دونوں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں بازو اپنے دونوں پہلو سے ملا کر زمین پر بچھا دے اور اپنا سر پچھلا حصہ نہ اُٹھائے اور سجدہ میں اپنی نگاہ ناک کی طرف رکھے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ ''پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند''۔

اور ان کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا پہلے بیان ہوا ہے، سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد پھر اپنے سر کو اُٹھائے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے پہلا سجدہ کر کے دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے جو بیٹھا جاتا ہے اسے جلسہ کہتے ہیں۔ یہ بھی

Marfat.com

نماز کے واجبات میں سے ہے اگر کسی عورت نے پہلا سجدہ کر کے بس ذرا سا سر اُٹھایا اور دوبارہ سجدہ میں چلی گئی تو اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ لہٰذا اس بات کا خیال رکھے کہ ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے اچھی طرح بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے دو سجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دے اور اپنی بائیں یعنی اُلٹی سرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رُخ ہوں گھٹنوں سے نیچے انگلیاں نہ لٹکائیں پھر تشہد پڑھنے میں جب پہلے خط کشیدہ یعنی لَا اِلٰـہَ کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی اپنی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا کر شہادت کی انگلی اُٹھائے مگر اس کو جنبش و حرکت نہ دے اور جب دوسرے خط کشیدہ کلمہ یعنی الا اللہ پر پہنچے تو انگلی اُٹھانا بھول جائے تو ان لفظوں کے آگے پیچھے انگلی نہ اُٹھائے اور نہ ہی گرائے بلکہ بغیر انگلی اُٹھائے اور گرائے تشہد مکمل کر لے نماز ہو جائے گی تشہد ختم کرنے کے بعد اگر دو رکعت پڑھ رہی ہے تو درودِ ابراہیم پڑھے۔

درودِ ابراہیم: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: الٰہی حضرت محمد ﷺ کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تُو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے الٰہی برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح تُو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ درود ابراہیمی پڑھ کر پھر یہ دعا پڑھے۔

دعا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ: اے اللہ ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور

Marfat.com

ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

لکھی گئی اس دعا کے علاوہ دوسری دعا بھی پڑھ سکتی ہے بہار شریعت حصہ سوئم پر کئی دعائیں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کرلے دعا کے ختم کرنے پر اس طرح سلام پھیرے کہ پہلے سیدھے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے پھر اُلٹے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے۔ سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے شانوں پر رکھے اور فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرے سلام پھیرتے وقت بدن یا سینے کو نہ گھمائیں بلکہ صرف گردن کو گھمائیں اور سلام پھیریں۔ اگر کوئی عورت بھول کر پہلے اُلٹی طرف سلام پھیر دے تو اب دوسرا سلام سیدھی طرف پھیر دے نماز ہو جائے مگر جان بوجھ کر ایسا کرنا بُرا ہے۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد یعنی التحیات پڑھ کر فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے کیونکہ تین یا چار رکعت والی نماز کے قعدہ اولیٰ میں اگر بھول کر تشہد کے بعد صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک ہی درود شریف پڑھ لیا یا اتنی دیر ایسے ہی خاموش بیٹھی تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا اگر سجدہ سہو نہیں کرے گی تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی لہٰذا قعدہ اولیٰ میں اس بات کا خیال رکھے جب تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے تو سب سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے اس کے بعد ''سورۃ فاتحہ'' پڑھے پھر پہلے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اب اگر تین رکعت والی نماز ہے تو تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ کرے اور تشہد، درود ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز پڑھ رہی ہو تو اس صورت میں قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور بسم اللہ شریف کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع و سجود کرے اور تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد پھر چوتھی رکعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور بسم اللہ شریف کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع و سجود کرے اور چوتھی رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور تشہد درودِ ابراہیمی اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

نوٹ:- عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے لہٰذا خواتین نمازِ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز

Marfat.com

اپنے گھروں میں ادا کریں اور نہ ہی ان پر عیدین کی نماز واجب ہے اور اسی طرح ان پر نماز جنازہ بھی لازم نہیں ہے۔

فرض نماز پڑھنے کے بعد کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِo

ترجمہ: الٰہی تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے بڑی برکت والا ہے تو اے جلال و بزرگی والے۔

ایک نمازی خاتون کی ایمان افروز حکایت

سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا مبارک زمانہ تھا ایک عورت نیک اور صالحہ تھی س نے ایک مرتبہ تنور میں روٹیاں لگائیں ابھی روٹیاں تنور میں تھیں کہ نماز کا وقت ہو گیا عورت نے وضو کیا اور نماز شروع کر دی، شیطان نماز کی یہ پابندی دیکھ کر جل بھن کر کباب ہو گیا۔ عورت کے ایمان میں خلل ڈالنے کے لئے اس نے ایک عورت کا روپ دھارا اور اس عورت کے پاس آ کر بولا، بی بی! تیری روٹیاں تنور میں جلی جا رہی ہیں مگر جن لوگوں کو آتش دوزخ میں جلنے کا ڈر ہو.......... اور دلوں میں ایمان بھی کامل ہو، روٹی کی فکر انہیں عبادت سے کب ہٹا سکتی ہے؟

اللہ ﷻ کی نیک بندی نے شیطان کی بات پر بالکل توجہ نہ دی بلکہ نماز ہی میں مشغول رہی۔ شیطان نے جب دیکھا کہ عورت پر اس کے فریب کا کچھ اثر نہیں ہوا اس نے عورت کے ننھے منھے بچے کو اُٹھا کر تنور کے گرم گرم انگاروں پر ڈال دیا، اسی اثناء میں اس نیک عورت کا خاوند گھر آیا اس نے دیکھا کہ اس کا بچہ تنور میں گرم انگاروں سے کھیل رہا ہے یہ شخص سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس نیک خاتون کو میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوئی تو آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا اے بی بی! تُو کون سا نیک عمل کرتی ہے جس کی وجہ سے یہ واقعہ رونما ہوا؟ نیک خاتون نے عرض کی اے روح اللہ علیہ السلام! صرف اتنی سی بات ہے کہ جب بے وضو ہوتی ہوں جب وضو کر لوں تو وضو کر لیتی ہوں تو نماز کے لئے کھڑی ہو جاتی ہوں اور

Marfat.com

جب کسی کو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اس کی حاجت کو پوری کرتی ہوں اور جو تکالیف لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتی ہوں۔ (نزھۃ المجالس)

کیا ہماری اسلامی بہنیں اس ایمان افروز حکایت سے درس حاصل کریں گی؟ ہو سکتا ہے کہ گھر کے کام کاج اور دھونے پکانے کے بہانے اور بچوں اور بچیوں کی پرورش کا عذر کر کے وہ دنیا میں کسی کو قائل بھی کر دیں لیکن کیا یہ حیلے بہانے قیامت میں چل جائیں گے؟ کیا یہ افسوس کا مقام نہیں؟ کہ آج ہماری اسلامی بہنوں کے پاس ''شاپنگ'' کے لئے تو وقت نکل آتا ہے، گلیوں، بازاروں میں بے پردہ پھرنے، الٹی سیدھی نمائشوں اور میلوں جھمیلوں کی رونق بڑھانے، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں جانے بلکہ خود اپنے ہی گھر میں ٹی-وی بلکہ وی-سی-آر گھنٹوں فلمیں اور ڈرامے دیکھ کر حرام و گناہ کا ارتکاب کرنے کا وقت تو نکل آتا ہے لیکن افسوس! صد افسوس! اگر وقت نہیں ملتا تو نماز کے لئے نہیں ملتا۔

نمازی بُڑھیا کی ایمان افروز حکایت

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم پر جب طوفان آیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں ان کو اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو جاؤ آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ایک بڑھیا سے وعدہ فرمالیا کہ جب طوفان آئے گا تو میں تم کو بھی ساتھ کشتی میں لے لوں گا مگر جب طوفان آیا تو حضرت نوح علیہ السلام کو اس بڑھیا کے متعلق مطلق خیال نہ آیا طوفان آکر اپنی تباہیاں مچاتا رہا اور بڑھیا اپنی کٹیا میں نماز میں مشغول رہی، طوفان گزر جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو اچانک بڑھیا کا خیال آیا اور بے حد افسوس ہوا جب آپ اس کی کٹیا کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ بڑھیا اپنی کُٹیا میں موجود ہے اور عبادت میں مشغول ہے آپ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا، بڑھیا بولی، کیا طوفان آ گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا محترمہ! طوفان تو آکر گزر بھی گیا کیا آپ کو خبر نہیں ہوئی؟ بڑھیا بولی واقعی مجھے تو طوفان کی مطلق خبر ہی نہ ہوئی، میں تو یہاں نماز میں معروف تھی۔

Marfat.com

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

ایک شب بیدار لونڈی کی حکایت

حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اور آپ کی لونڈی رات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قیام کیا کرتے تھے۔ اتفاقاً کسی ضرورت کے باعث آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس لونڈی کو بیچ دیا۔ پس جب وہ دوسرے لوگوں کے پاس پہنچی حسب معمول عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد نماز شب شروع کی تو نداء کی کہ اے لوگو! اُٹھو نماز پڑھو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم تو صبح پڑھیں گے''۔

جب کچھ دن یہی معمول رہا تو وہ آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے کہ جو تمام رات سوتے رہتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ان کو آرام کرتا دیکھ کر کہیں میری ہمت بھی پست نہ ہو جائے۔

یہ سُن کر آپ کو اس پر رحم آ گیا اور آپ نے اسے دوبارہ خرید لیا۔ (تنبیہ المغترین)

سبحان اللہ! جنہیں آخرت کی حقیقی لگن حاصل ہو جائے تو پھر انہیں اس راہ میں آنے والی کسی آزمائش و تکلیف کی پرواہ نہیں رہتی، آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے راضی ہونے کے بدلے میں ملنے والے بڑے بڑے انعامات کا تصور موجودہ آرام و آسائش کو ترک کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

یہ ہماری اسلافِ کرام کا طریقہ کار تھا، افسوس کہ ایک ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ دل میں جنت کی تمنا ہے، عذاب قبر کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں، میدانِ محشر کی ذلت و رسوائی کو پسند نہیں کرتے اور جہنم کے شعلوں سے دور رہنے کا شوق بھی ضرور رکھتے ہیں لیکن ان تمام چیزوں کے لئے نیک اعمال کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ نہ تو ہمیں فرض نمازوں کی پرواہ ہے اور نہ رمضان کے روزوں کا کچھ خیال؟ نہ زکوٰۃ ادا کرنے کو دل مانتا ہے اور نہ غریبوں کی امداد کے لئے ذہن تیار ہے۔ گناہ چھوڑنے کا تو تصور بھی نہیں آتا۔

Marfat.com

کاش! مذکورہ خاتون کی مثل ہمیں بھی آخرت کی تیاری کا ذوق وشوق حاصل ہو جائے اور تہجد نہ سہی تو کم از کم فرض نمازیں تو پابندی سے ادا کرنے لگ جائیں۔

بُری صحبت اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے۔ انسان، بے نمازی کے پاس بیٹھ کر عبادت سے بیزار، جھوٹ وغیبت میں مبتلا کے پاس رہ کر زبان کی آفتوں کا شکار اور فیشن پرست کے پاس وقت گزار کر دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے لہٰذا جہاں عبادت کی سعادت حاصل کریں، وہیں اللہ تعالیٰ سے نیک صحبت کے حصول اور بُری صحبت سے حفاظت بھی طلب فرمائیں ورنہ کچھ ہی عرصے میں گندی صحبت کا ناگ عبادت پر ہمت واستقامت کو ڈس کر مردہ کر دے گا۔

اس لونڈی کے لئے مالکان، گویا کہ فرض نماز ترک نہیں کر رہے تھے لیکن آپ نے پھر بھی ان کے قیام اللیل کے ترک کرنے کو اپنے لئے عبادت میں کوتاہی کا سبب بنتا محسوس فرمایا۔ معلوم ہوا کہ بُری صحبت وہی نہیں جو گناہوں کی جانب مائل کر دے بلکہ وہ بھی ہے جو بڑے بڑے نیک اعمال سے چھوٹے اور کثیر سے قلیل کی طرف رخ کرنے کا سبب بن جائے۔

اللہ ﷻ ہمیں شوقِ عبادت اور اچھی صحبت نصیب فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

ایک خاتون رات بھر نماز میں کھڑی رہتیں

حضرت رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قاعدہ تھا کہ جب رات ہوتی تو تازہ وضو فرماتیں پھر بدن میں خوشبو لگاتیں اور اپنے شوہر سے دریافت کرتیں کہ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اگر وہ کہہ دیتے کہ نہیں تو پھر صبح تک نماز میں کھڑی رہتیں۔

اور شب اول میں یوں مناجات فرماتیں ''اے مالک لوگ سو گئے، ستارے آسمان پر چھا گئے اور شاہانِ دنیا نے اپنے دروازے بند کر لئے لیکن ایک تیرا ہی دروازہ ہے کہ بند نہیں ہوتا پس تو مجھے معاف فرما دے'' پھر نماز کیلئے کھڑی ہو جاتیں اور کہا کرتیں تیری عزت

Marfat.com

وجلال کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی ہر شب صبح تک تیرے سامنے یونہی کھڑی رہوں گی۔ (تنبیہ المغترین)

اللہ ﷻ ہماری مسلمان بہنوں کو اللہ ﷻ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ شوہر کی فرمانبرداری کا لحاظ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

نمازی عورت اور مچھلی

بنی اسرائیل میں ایک نیک نمازی خاتون تھی بدقسمتی سے اس کا شوہر بڑا ظالم شخص تھا اور اپنی بیوی کو نماز سے روکتا تھا اور مار پیٹ کے باوجود وہ خاتون نماز نہ چھوڑتی، شوہر نے اس سے بیزار ہو کر ایک تجویز سوچی تاکہ بیوی کو کسی طرح نماز سے روکا جائے اس نے کچھ مال اپنی بیوی کو دے کر کہا کہ اس کو گھر میں محفوظ جگہ پر رکھ دو جب مانگوں تب دے دینا کچھ دنوں کے بعد شوہر نے وہ مال چپکے سے اُٹھا کر دریا میں پھینک دیا اللہ عزوجل کی قدرت سے وہ مال ایک مچھلی نے نگل لیا۔ وہ مچھلی ایک ماہی گیر کے جال میں آ گئی اور فروخت ہونے آئی۔ حُسنِ اتفاق سے وہی مچھلی اس کے شوہر نے خریدی اور پکانے کے لئے گھر لے آیا اس نیک نمازی خاتون نے پکانے کے لئے مچھلی کا پیٹ چاک کیا وہ مال پیٹ سے برآمد ہو گیا وہ سارا معاملہ سمجھ گئی۔ بہرحال اس عورت نے وہ مال ایک محفوظ جگہ پر رکھ دیا۔ شوہر نے اپنی تجویز کے مطابق بیوی سے مال طلب کیا بیوی نے وہ مال نکال کر شوہر کے حوالے کر دیا مال کے ملنے پر شوہر بہت حیران ہوا کہ مال تو میں نے دریا میں پھینک دیا تھا یہاں واپس کیسے آ گیا؟ ظالم شوہر نے سوچا کہ اس میں ضرور عورت کی کوئی چالاکی ہے اس نے اس واقعہ سے درسِ عبرت حاصل کرنے کے بجائے اپنی بیوی کو جلتے تنور میں ڈال دیا تاکہ جل جائے تنور میں گرتے ہی نیک نمازی خاتون نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کی اے اللہ عزوجل میں ہمیشہ نماز پڑھتی رہی ہوں آج نماز کے صدقے میری لاج رکھ لے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور اللہ عزوجل کے حکم سے تنور کی آگ فوراً ٹھنڈی ہو گئی اور وہ نمازی خاتون نماز کی برکت سے زندہ بچ گئی۔ (نزہۃ المجالس)

Marfat.com

نماز چھوڑنے کے نقصانات

جو لوگ دین اسلام کے پیروکار ہیں ان کے نزدیک آخرت کی کامیابی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور آخرت کی کامیابی نماز میں ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ آج مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو نماز کی بالکل پرواہ ہی نہیں رہی۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان نماز کی پابندی نہ کرے تو قیامت کے دن نہ اس کے لئے کوئی نور ہوگا نہ بخشش کی سند ہوگی نہ ذریعہ نجات ہوگا بلکہ ایسے شخص کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص 58)

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو! نماز کی پابندی نہ کرنے والوں کا حشر کیسے بڑے کافروں کے ساتھ بتایا جو کفر کے سرغنے تھے۔

مولانا ابن حجر مکی زواجر میں عبدالرحمٰن صفوری نزہتہ المجالس میں اور شیخ احمد قشنی مجالس سینہ میں رقم کرتے ہیں کہ بے نمازی کا قیامت کے دن ان کے ساتھ حشر کیا جائے گا کیونکہ ان چاروں نے خدا کی عظمت کا انکار کیا، اور بے نمازی بھی خدا کی عظمت کا انکار کرتا ہے۔

اکثر نماز چھوڑنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت اور سلطنت مل جاتی ہے تو اس کے دماغ میں فرعونیت پیدا ہو جاتی ہے اپنے آپ کو اوروں سے برتر اور اعلیٰ خیال کرنے لگتا ہے اور سلطنت کے کاموں میں یوں منہمک ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھنے کا اسے احساس تک نہیں ہوتا۔

فرعون بھی سلطنت پا کر خدا عزوجل کو بھول بیٹھا تھا اس لئے سلطنت کا کاروبار چلانے والا بے نمازی فرعون کے ساتھ جائے گا۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے اور مشاہدے کی بات ہے کہ جس شخص کے پاس مال دولت ہو وہ نماز سے غافل ہو جاتا ہے۔ مال و دولت کی وجہ سے نماز چھوڑنے والے کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا۔ نماز چھوڑنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسان وزارت یعنی ملازمت

Marfat.com

اور مصاحبت کی کوشش کرتا ہے اس کی وجہ سے نماز میں سستی کرتا ہے۔ ملازمت کو برقرار رکھنے کے لئے نماز کو چھوڑنے والا شخص قیامت میں ہامان کے ساتھ ہوگا اور تجارت میں نماز چھوڑنے والے کا حشر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (معاذ اللہ)

پندرہ قسم کی سزائیں

نبی پاک صاحبِ لولاک سیاحِ افلاک ﷺ کا فرمان عبرتِ نشان ہے جو نماز کے معاملے میں سستی برتے گا۔ اللہ عزوجل اُسے پندرہ قسم کی سزائیں دے گا۔ ان میں چھ دنیا میں تین موت کے وقت تین قبر میں اور تین قبر سے نکلنے کے بعد دے گا۔

دنیا کی چھ سزائیں یہ ہیں:

(۱) اللہ ﷻ اس کی عمر سے برکت زائل کر دے گا۔

(۲) اللہ ﷻ اس کے چہرے سے نیک لوگوں جیسی نورانیت چھین لے گا۔

(۳) اللہ ﷻ اس کے کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں دے گا۔

(۴) اس کی کوئی دعا آسمان تک بلند نہ ہوگی۔

(۵) اللہ ﷻ لوگوں کے سامنے اُسے ذلیل و خوار کرے گا۔

(۶) نیک لوگوں کی دعا میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

موت کے وقت کی تین سزائیں:

(۱) ذلیل ہو کر مرے گا۔

(۲) بھوکا مرے گا۔

(۳) مرتے وقت اتنی سخت پیاس لگے گی کہ اگر اُسے سارے دریاؤں کا پانی بھی پلا دیا جائے تو پیاس نہ جائے۔

قبر کی تین سزائیں:

(۱) اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی اور اسے قبر اس قدر بھینچے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ

Marfat.com

پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائے گی۔

(۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی جس میں اُلٹ پلٹ ہوتا رہے گا۔

(۳) اس پر قبر میں ایک اژدھا مسلط کر دیا جائے گا۔ جس کا نام ''الشجاع الاقرع'' (یعنی گنجا سانپ جو سخت زہریلا ہوتا ہے) ہے اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے۔ ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہو گی وہ بجلی کی طرح کڑک کر کہے گا۔ ''میں الشجاع الاقرع ہوں مجھے میرے رب عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کے جرم میں صبح تا طلوع آفتاب، نماز ظہر ضائع کرنے کے جرم میں ظہر تا عصر، عصر ضائع کرنے پر عصر تا مغرب، مغرب ضائع کرنے پر مغرب تا عشاء، عشاء ضائع کرنے پر عشاء تا صبح مارتا ہوں اور جب جب وہ ایک ضرب لگائے گا تو مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا۔ پھر وہ اژدھا اپنے ناخن زمین میں گاڑ کر اس کو نکالے گا۔ تو یہ عذاب اس پر قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔

قبر سے اُٹھنے کے بعد کی تین سزائیں:

(۱) اللہ عزوجل جہنم کی آگ کا ایک بادل اس کے چہرے کے سامنے مسلّط فرمائے گا جو اُس کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔

(۲) حساب کے وقت اللہ ﷻ اس کی طرف غضبناک نظر ڈالے گا جس سے اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔

(۳) اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔ اللہ ﷻ اس کو دوزخ میں لے جانے کا حکم صادر فرمائے گا۔

مکاشفۃ القلوب حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بروز قیامت وہ (یعنی نماز کے معاملے میں سستی کرنے والا) اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔

Marfat.com

(۱) اے اللہ ﷻ کا حق برباد کرنے والے۔

(۲) اے اللہ ﷻ کے غضب کے ساتھ مخصوص!

(۳) جس طرح تو نے اللہ ﷻ کا حق برباد کیا اسی طرح آج تو بھی اللہ ﷻ کی رحمت سے مایوس ہے۔

اے بے نمازیو! اپنی ناتوانی پر ترس کھایئے سستی اڑایئے اور نمازوں کا اہتمام شروع کیجئے۔ جب آپ کی نماز کی عادت پڑ جائے گی تو پھر نماز پڑھے بغیر آپ کو انشاء اللہ ﷻ چین ہی نہیں آئے گا اور انشاء اللہ ﷻ شیطان خود ہی آپ کا پیچھا چھوڑ دے گا۔

قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی جب وہ اسے دفنا کر لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گرگئی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی بہن کی قبر پر آیا اور اس کو کھودا تا کہ تھیلی نکال لے اس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں چنانچہ اس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا پیاری ماں! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو عرض کی میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا افسوس! تیری بہن نماز میں سستی کیا کرتی تھی اور نماز وقت گزار کر پڑھا کرتی تھی، یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی۔ (مکاشفۃ القلوب)

محترم اسلامی بہنو اور بھائیو! جب نمازوں کو قضا کر کے پڑھنے کی یہ سزا ہے تو سرے سے نماز نہ پڑھنے والوں کا انجام کس قدر دردناک ہوگا۔

شادی کے موقع پر عورتوں کی نماز سے غفلت

شادی بیاہ کے موقع پر اکثر عورتیں نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور بیہودہ رسموں کو تو بڑی پابندی کے ساتھ ادا کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فرائض سے بالکل غفلت برتتی ہیں دلہن جب تک دلہن رہتی ہے نماز پڑھتی ہی نہیں گویا شرم محسوس ہوتی ہے۔ (معاذ اللہ)

Marfat.com

آہ! آجکل گناہوں اور نافرمانیوں کا دور دورہ ہے اللہ ﷻ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے احکامات سے غافل رہنے اور گناہوں میں لت پت پڑے ہیں بہت ہی کم مرد وعورت ہیں جن کو احکام شریعت پر عمل کرنے کی فکر ہے اور بہت سے گھرانے ایسے بھی ہیں کہ ان میں 24 گھنٹے میں کبھی کسی وقت بھی نماز تو درکنار کلمہ تک زبان پر نہیں آتا کس قدر دکھ کی بات ہے کہ پورے کے پورے گھر اللہ ﷻ کے ذکر اور یاد سے خالی دیکھے جاتے ہیں۔

سفر میں نماز کے مسائل

کم از کم ستاون میل تین فرلانگ (92.54km) کا سفر کرنے والا شرعاً مسافر کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

جہاں سفر کر کے پہنچیں اور پندرہ یا زیادہ دن کے قیام کی نیت ہے تو اب مسافر نہ رہے بلکہ مقیم ہو گئے ایسی صورت میں نماز میں قصر نہیں کریں گے جب پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو تو اب نمازوں میں قصر کریں گے یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتوں میں چار چار فرضوں کی جگہ دو دو رکعت فرض ادا کریں گے فجر اور مغرب میں قصر نہیں باقی تمام سنتیں، وتر وغیرہ سب پوری ادا کریں۔

چلتی ریل گاڑی میں فرض، وتر اور فجر کی سنتیں نہیں پڑھ سکتے جب ریل گاڑی بالکل ٹھہر گئی اور گاڑی ہی میں نماز شروع کر دی سلام پھیرنے سے قبل ہلکا سا جھٹکا بھی اگر گاڑی نے کھایا نماز نہ ہوگی ریل گاڑی رکتی ہی نہیں تو آپ چلتی گاڑی میں ہی نماز پڑھ لیں اور بعد میں اُتر کر قضا پڑھ لیں باقی سنتیں اور نوافل چلتی گاڑی میں پڑھ سکتے ہیں۔ ہوائی جہاز کا حکم اس سے بالکل مختلف ہے فرض، وتر، سنتیں اور نوافل وغیرہ تمام نمازیں دوران پرواز پڑھ سکتے ہیں اعادہ کی حاجت نہیں۔

بحری جہاز میں جبکہ اتر کر خشکی میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو ساری نمازیں اسی میں ادا کریں۔ اعادہ کرنے (لوٹانے) کی ضرورت نہیں ہوائی جہاز یا ریل گاڑی میں لوگ نشست پر ہی جدھر کو مرضی آئی منہ کر کے بیٹھے بیٹھے ہی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے قبلہ

Marfat.com

کی معلومات کر کے حسب معمول کھڑے نماز ادا کریں یہ ضروری ہے۔(رفیق الحرمین)

شہر کی حدود سے باہر جس نماز کا وقت بھی ہو جائے گا تو وہ نماز مسافر قصر پڑھے گا قصر نماز کی قضا بھی قصر پڑھی جائے گی نان سٹاپ بس وغیرہ میں نماز قضا ہونے سے بچانے کے لئے تیمم کے ساتھ بیٹھ کر اشارۃً نماز پڑھی جاسکتی ہے مسافر نے قصداً یا سہواً چار رکعت پڑھیں تو فرض ادا ہو جائیں گے پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی مگر قصداً چار رکعت پڑھنے والا مسافر گنہگار ہو گا اس پر توبہ کرنا لازم ہے۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے بہارِ شریعت کا مطالعہ فرمایئے۔

نوافل کا ثواب: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اس کو میں نے اعلانِ جنگ دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر نزدیکی حاصل نہیں کرتا جتنا کہ فرائض سے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ بھی دوں گا۔ (بخاری شریف)

سبحان اللہ! نوافل کی کتنی برکتیں ہیں کہ نوافل پڑھنے والے کو اللہ عزوجل اپنا محبوب بنا لیتا ہے لہٰذا ابھی زندگی میں موقع ہے کچھ کر لیجئے ورنہ مرنے کے بعد بندہ ترستا ہے کہ کاش مجھے دو رکعت نماز کا اب موقع مل جائے۔

تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم)

غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو تحیۃ الوضو کے قائم مقام ہو جائیں گے نیز:

Marfat.com

اسلامی بھائی جب مسجد میں داخل ہوں تو حق مسجد ادا کرنے کے لئے کم از کم دو رکعت پڑھنا سنت ہے۔ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے، ہر بار ضروری نہیں۔

نمازِ اشراق: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر اللہ کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

سبحان اللہ! کتنا آسان نسخہ ہے حج وعمرہ کا ثواب لوٹنے کا؟ پھر بھی جو سستی کرے تو پھر مقدر ہی کی بات ہے۔

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لے کر ضحوہ کبریٰ تک نمازِ اشراق کا وقت رہتا ہے۔

نماز چاشت کی فضیلت: اب نماز چاشت کے فضائل پیش خدمت ہیں یہ نماز بھی بہت فضیلت والی ہے ہو سکے تو اسے بھی ضرور اپنا لینا چاہیے۔ اس کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلہ صدقہ ہے اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ہر تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا صدقہ ہے اور ہر حمد یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا صدقہ ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا بھی صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

سبحان اللہ! یعنی دو رکعت چاشت ادا کر لی تو گویا تمام جوڑوں کا صدقہ ادا ہو گیا۔

نماز چاشت سے روزی میں برکت ہوتی اور تنگدستی دور ہوتی ہے چنانچہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ چاشت کی نماز رزق کو فراہم کرتی اور فکر کو دور کرتی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ چاشت کی ایک رکعت کے بدلہ میں آدمی کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (حوالہ مذکورہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان

Marfat.com

عالیشان ہے جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے (یعنی ہمیشہ پڑھتا کرے گا) اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔ (احمد، ترمذی)

نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پھر ادا فرمائیں۔ نماز اشراق پڑھنے کے فوراً بعد بھی چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث شریف میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

صلوٰۃ الاوابین کی فضیلت: اوابین کی نماز مغرب کی نماز کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے اور اس کے بے شمار فضائل ہیں ہو سکے تو اس نماز کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، محنت کم ہے اور الحمد للہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے چنانچہ!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حظیرۃ القدس (جنت) میں رہنے کے لئے جگہ عطا فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی اگر وہ چار رکعتیں پڑھ لے تو مدنی تاجدار ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے حج پر حج کیا تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی اگر وہ چھ رکعتیں پڑھے تو سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ﷻ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔ (طبرانی)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو وہ چھ رکعتیں بارہ برس کی عبادت

Marfat.com

کے برابر شمار کی جائیں گی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

نماز توبہ: انسان خطا کا پتلا ہے وہ گناہ پر گناہ کرتا ہے اور جب کبھی نادم ہو کر اللہ ﷻ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اللہ ﷻ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جب بھی گناہ سرزد ہو جائے توبہ کرنا واجب ہے ہو سکے تو غیر مکروہ وقت میں نماز توبہ بھی ادا کر لیں کہ حدیث شریف میں اس کی فضیلت آئی ہے چنانچہ

امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مدینے کے سلطان ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ ﷻ اس کے گناہ بخش دے گا۔

اس نماز کے ادا کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں۔ بس آپ اتنی نیت شامل کر لیں کہ ''میں نماز توبہ ادا کرتا ہوں'' اس کے لئے کوئی سورتیں بھی مخصوص نہیں بس حسب معمول دو رکعت نماز ادا کر لیں، پھر گناہ سے توبہ کریں۔

صلوٰۃ التسبیح: اب ایک ایسی عظیم الشان نماز کی فضیلت پیش کی جاتی ہے کہ واقعی اس کی فضیلت ہی ایسی ہے کہ اس مبارک نماز سے جو محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ یہ ایسی فضیلت والی نماز ہے کہ موقع ملے تو کبھی کبھی ضرور پڑھ ہی لینا چاہیے۔

مدینے کے سلطان رحمت عالمیان ﷺ نے اپنے چچا جان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا اے چچا جان کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تمہاری بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس کام ایسے ہیں کہ جب تم کرو گے تو اللہ ﷻ تمہارے اگلے پچھلے، پرانے، نئے جو بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے گا۔ اس کے بعد سرکار مدینہ ﷺ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ بن پڑے تو مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ حسب معمول کانوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے باندھ لیں اب ثناء پڑھیں پھر پندرہ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط پڑھیں پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں اب رکوع میں جائیں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار کہنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں اب رکوع سے کھڑے ہو جائیں اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ میں جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر جلسہ میں بھی یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں بھی پہلے سجدہ ہی کی طرح دس بار پڑھیں یہ ایک رکعت میں کل پچھتر بار تسبیح ہوئیں اور آپ کو چار رکعت میں تین سو بار تسبیح پڑھنا ہے۔ اب دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار اور قرأت کے بعد دس بار پڑھیں اور اسی طرح گذشتہ رکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کر کے قعدہ میں التحیات کے بعد درود ابراہیم پڑھیں قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھیں پھر تیسری رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ بار یہی تسبیح پڑھیں پھر رکوع، قومہ دونوں سجدوں اور جلسہ میں حسب معمول یہی تسبیح پڑھیں پھر چوتھی رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار پڑھیں پھر قرأت کے بعد دس بار پھر گذشتہ رکعتوں کی طرح رکوع وسجود وغیرہ میں تسبیح پڑھیں پہلے کی طرح آخری قعدہ میں بھی تسبیح نہیں پڑھیں گے اب قعدہ مکمل کرنے کے بعد سلام پھیر دیں۔

صلوٰۃ الحاجات: جب کوئی حاجت پیش آئے تو صلوٰۃ الحاجات ادا کیجئے انشاء اللہ عزوجل حاجت پوری ہوگی چنانچہ:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی آقا ﷺ اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور

Marfat.com

چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے انہوں نے عرض کی سرکار ﷺ دعا فرمائیں۔ انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّی فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتَقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یارسول اللہ ﷺ میں حضور کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم! ہم لوگ ابھی اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہی نابینا شخص ہمارے پاس پہنچ گئے ان کی آنکھیں ایسی روشن ہو چکی تھیں گویا کبھی اندھے ہی نہ تھے۔ (ترمذی)

صلوٰۃ اللیل اور تہجد: رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد رات سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کو تہجد کہا جاتا ہے اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں ''صحیح مسلم'' میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

تہجد کی کم از کم دو رکعتیں ہیں اور سرکار مدینہ ﷺ سے آٹھ تک ثابت ہیں۔ (بہارِ شریعت)

تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے جو شخص رات میں بیدا ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دو رکعت نماز تہجد پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اور اس وقت منادی پکارے گا، کہاں ہیں وہ جنکی کروٹیں خوابگاہوں سے

Marfat.com

جدا ہوتی تھیں۔ وہ لوگ کھڑے ہونگے اور تھوڑے ہونگے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہونگے پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔

مدنی تاجدار آقائے دو جہاں ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے تمہارے لئے لازم ہے کہ رات کو عبادت کیا کرو، کیونکہ یہ گذشتہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ بے شک رات کا قیام اللہ عزوجل کے قرب کا سبب، گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

تہجد کی نماز جہنم کی آگ کو بجھاتی ہے چنانچہ:

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات بیت المقدس میں سوئے ہوئے تھے غیب سے ندا آئی کہ رات کا قیام جہنم کے شعلے بجھاتا ہے اور پُل صراط پر قدم مضبوط رکھتا ہے اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تادم مرگ نمازِ تہجد قضا نہیں کی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ رات میں ایک ایسی ساعت (گھڑی) ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ ﷻ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اُسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔ (صحیح مسلم)

نمازِ استخارہ

استخارہ کا مطلب اللہ عزوجل سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی کسی اہم کام کا قصد کرے تو اس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے استخارہ کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہا اے علام الغیوب ﷻ مجھے اشارہ فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں استخارہ کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ ارادہ بھی کرلو پھر برائے نام استخارہ بھی کرلو بلکہ اپنے کام کے ارادہ سے پہلے استخارہ کرنا چاہیے۔

استخارہ اس شخص کا مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوتے ہیں ادھر ہی قلب مائل ہو جاتا ہے اور یہ شخص سمجھتا ہے کہ یہ بات مجھ کو استخارہ

Marfat.com

سے معلوم ہوئی ہے حالانکہ خواب یا قوت متخلیہ میں اس کے خیالات ہی نظر آتے ہیں۔

طریقہ استخارہ: پہلے دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری میں فاتحہ کے بعد اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَستَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّی وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِی فِیْ دِیْنِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّی وَاصْرِفْنِی عَنْہُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِی بِہٖ ط

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے دُعا کے اول آخر سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھے۔ اگر خواب سپیدی یا سنہری دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے اور اگر سرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ بُرا ہے اور اس سے بچے۔

محرم الحرام کے نوافل

ماہِ محرم کی دسویں تاریخ یعنی عاشورے کا دن بھی عبادت کا دن ہے اس دن جو کوئی چھ رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں چھ سورتیں پڑھے یعنی والشمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، قل ھو اللہ، ناس، بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر قل یا ایھا الکفرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا وہ پوری ہوگی۔

دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچاس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ہزار محل نور کے جنت میں تیار کرتا ہے۔ (راحت القلوب)

Marfat.com

عاشورہ کا روزہ اور فضیلت

عاشورہ کے دن یعنی دسویں محرم کے دن جو روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمان کے رہنے کا ثواب ملتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نویں، دسویں، گیارہویں تین دن کا روزہ رکھے ورنہ دو دن کا روزہ تو ضرور رکھنا چاہیے تاکہ یہود کی مشابہت لازم نہ آئے۔ دوسرا یہ کہ اہل وعیال کے کھانے میں وسعت کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جوکوئی عاشورہ کے دن کھانے میں وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دسترخوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔ تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ملتا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جوکوئی عاشورہ کے دن روزہ افطار کرائے اس نے تمام امت محمدیہ ﷺ کو روزہ افطار کروایا۔ چوتھے اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے۔ ہاتھ پھیرنے والے کے لئے جنت میں ہر بال یتیم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین اشعۃ للمعات)

ربیع الاول کے نوافل اور درود وسلام

یہ مہینہ تاجدار انبیا ﷺ کی ولادت باسعادت کا ہے۔ کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے اس رات کو سولہ رکعت نفل اسی طرح پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھواللہ تین تین بار پڑھے جب فارغ ہو تو کل نوافل کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ (بارہ دن تک) تو سرکار ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا لیکن بعد نماز عشاء اس کو پڑھا کرے اور باوضو سو جایا کرے۔ (فضائل الشہود)

''جواہر غیبی'' میں ہے کہ بارہ روز تک درج ذیل نماز کا ہدیہ حضور پُر نور ﷺ کی روح اقدس کو ایصالِ ثواب کرتے رہے کہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب تاجدار رسالت ﷺ کی روح مبارک کو بھیجا کرتے تھے۔ وہ بیس رکعتیں ہیں ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار قل ھواللہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر روز مرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو بارہویں کو تو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھیں۔ اس نماز کے پڑھنے والوں کو تاجدار انبیا ﷺ نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے۔

نیز جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینہ مبارک میں پڑھے گا تو سرکار ابد قرار شافع روز شمار ﷺ کی خواب میں زیارت کا شربت پیئے گا۔ (انشاء اللہ عزوجل)

وہ درود شریف یہ ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔

درج ذیل درود شریف کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء تو اس کو خواب میں سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۝

رجب کے نوافل

اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنا تین بار اور قل ھواللہ بارہ بار پڑھے اس کے فراغت کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ پھر سجدہ میں جاکر ستر بار پڑھے۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔ اور پھر سر اٹھائے اور کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستر مرتبہ اور پھر دوسرا سجدہ اسی طرح جو دعا مانگی جائے گی ضرور قبول ہوگی۔

Marfat.com

رجب کے روزے

رحمت عالم نور مجسم شاہ بنی آدم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔ جو رجب کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھتا ہے اس سے جہنم اتنی دور ہو جاتی ہے جتنا زمین آسمان سے دور ہے۔

(نزہۃ المجالس)

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان خوشگوار ہے، پندرہ رجب کو روزہ رکھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو، (انیس الواعظین) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان خوشبودار ہے جس نے ستائیسویں رجب کو روزہ رکھا اللہ ﷻ اس کو ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

نیز ایک روایت میں یہ بھی ہے جس نے ستائسویں کا روزہ رکھا اس کے لئے یہ روزہ تمام عمر کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر وہ اس سال مر جائے گا تو شہید ہو گا۔

(حوالہ مذکورہ)

دس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیجیئے۔

حدیث مبارک میں ہے، جو کوئی پندرہ رجب کو دس بار سورہ فاتحہ پڑھے اور اس دوران بات چیت نہ کرے تو گویا اس نے زمینوں کے برابر اللہ ﷻ کی راہ میں سونا خیرات کیا۔ (انیس الواعظین)

شب برأت کے نوافل: جو شخص پندرھویں شب شعبان میں چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں پچاس بار قل ھو اللہ پڑھے اور پندرھویں دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دے گا۔

اس مہینہ یعنی شعبان المعظم میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں

Marfat.com

کہ ہر رکعت میں تین بار قل ھو اللہ پڑھے تو اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ جو کوئی شعبان المعظم میں آٹھ رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں گیارہ بار قل ھو اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں نذر کرے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جنت میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کرالوں۔

شعبان المعظم کے روزے: حدیث شریف میں آتا ہے جو کوئی شعبان المعظم میں تین روزے رکھے اور افطار کے وقت متعدد بار بعض روایت میں ہے کہ تین تین بار درود شریف پڑھے تو اللہ عزوجل اس کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کی روزی میں برکت کی جاتی ہے۔ نیز اسے جنتی اونٹنی پر سوار کر کے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

شب قدر کے نوافل

جو کوئی شب قدر کی رات کو چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے انا انزلنا ایک بار قل ھو اللہ ستائیس بار تو یہ شخص اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائیگا کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے شکم سے باہر آیا۔ اور اس ہزار محل جنت میں عطا ہوں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس رات کو چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلنا تین بار قل ھو اللہ پچاس بار اور اس کے بعد سجدہ میں جا کر ایک بار کہے سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اس کے بعد جو دعا مانگی جائے گی قبول ہوگی اور اللہ عزوجل اس کو بے انتہا نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

شب قدر کی دعا یہ ہے اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی یا غفور یا غفور یا غفور۔ (غنیۃ الطالبین، فضائل الشہور)

Marfat.com

رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑنے کا عذاب

رمضان المبارک کا ایک روزہ جو بلا کسی شرعی عذر کے جان بوجھ کر چھوڑ دے تو ایک حدیث کے مطابق اسے نولاکھ برس جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ نیز جس نے ایک روزہ ضائع کر دیا تو اب عمر بھر بھی اگر روزے رکھتا ہے تب بھی اس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت نہیں پا سکتا۔

تراویح کی نماز: نمازی تراویح مردوں، عورتوں سب کے لئے بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے اور مردوں کے لئے یہ بھی مسنون ہے کہ مسجد میں باجماعت تراویح پڑھیں حافظ ہوں تو خود قرآن سنائیں ورنہ دوسروں کا قرآن سنیں۔

بہت سی عورتیں روزے تو خوب رکھتی ہیں اور شب قدر میں بھی خوب جاگ لیتی ہیں لیکن تراویح پڑھنے میں سستی کرتی ہیں۔

اے پیاری بہنو اور ماؤ! آخرت کے کاموں میں غفلت مت برتیے تراویح پوری بیس رکعت پڑھنی چاہیے اگر بالفرض کسی وجہ سے مثلاً بچوں کے رونے اور چلانے یا ان کے مریض ہونے کی وجہ سے شروع رات میں پوری تراویح نہ پڑھ سکو تو جب سحری کے لئے اُٹھو اس وقت پوری کر لو بلکہ اگر شروع رات میں پوری ہی نماز تراویح رہ جائے تو پوری بیس رکعتیں سحر کے وقت پڑھ لینی چاہئیں۔

ترویحہ کے دوران اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا ذکر و دُرود اور تلاوت کرے یا تنہا نفل پڑھے (درالمختار) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ○ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظَمَتِ وَالْهَیْبَتِ وَالْقُدْرَتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ○ سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ○ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ○ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ○ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

سُنتِ اعتکاف اور مسائل: ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

Marfat.com

ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو وفاتِ ظاہری عطا فرمائی پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف کرتی رہیں۔ (بخاری و مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ امہات المومنین بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں لہٰذا ہماری اسلامی بہنوں کو بھی اعتکاف کی سعادت حاصل کرنا چاہیے۔

اسلامی بہنوں کے لئے اعتکاف کے بارے چند مخصوص ہدایات یہ ہیں۔

(۱) اسلامی بہنیں مسجد میں اعتکاف نہ کریں بلکہ مسجد بیت میں کریں۔

(۲) مسجد بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔

(۳) اسلامی بہنوں کے لئے یہ بھی مستحب ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ مقرر کریں اور انہیں چاہیے کہ اس جگہ کو پاک و صاف رکھیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ نوافل کے لئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلیں کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

(۴) اگر اسلامی بہنوں نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتیں البتہ اگر اُس وقت یعنی جبکہ اعتکاف کا ارادہ کیا۔ کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہیں۔ (حوالہ مذکور)

(۵) شادی شدہ اسلامی بہنوں کے لئے ضروری ہے کہ اعتکاف کے لئے شوہر سے اجازت حاصل کریں شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے لئے اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔ (شامی)

(۶) اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے اعکاف شروع کردیا بعد میں شوہر منع کرنا چاہتا ہے تو اب منع نہیں کرسکتا اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمے اُس کی تعمیل واجب نہیں۔ (عالمگیری)

(۷) اسلامی بہنوں کے اعتکاف کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے

Marfat.com

پاک ہوں ان دنوں نماز، روزہ اور تلاوت قرآن پاک حرام ہے۔ البتہ ذکر و دُرود میں حرج نہیں۔

(۸) اعتکاف سنت شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں ہیں اگر تاریخیں رمضان کے آخری عشرہ میں آنے والی ہوں تو اعتکاف شروع ہی نہ کریں ہاں تاریخیں شروع ہونے سے پہلے پہلے تک نفلی اعتکاف کر سکتی ہیں۔

(۹) اگر کسی اسلامی بہن نے اعتکاف شروع کر دیا پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہو گئی تو اس پر واجب ہے کہ فوراً اعتکاف چھوڑ دے اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے، صرف اس ایک دن کی قضا اس کے ذمے واجب ہو گی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کر لے اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں بھی قضا کر سکتی ہے اس صورت میں رمضان کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا لیکن اگر پاک ہونے تک رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لئے روزہ رکھ کر ایک دن اعتکاف کی قضا کر لے۔

(۱۰) اسلامی بہن نے گھر کی جس جگہ میں اعتکاف کیا ہے وہاں سے شرعی ضرورت کے لئے نکلنا جائز نہیں وہاں سے اُٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جا سکتی اگر جائے گی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(۱۱) اسلامی بہنیں اعتکاف کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کر سکتی ہیں۔ گھر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایت بھی دے سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہ جائیں۔

(۱۲) بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کے دوران ساری توجہ تلاوت، ذکر و دُرود، تسبیحات اور دیگر عبادات کی طرف رہے دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔

Marfat.com

صدقہ فطر اور اس کی مقدار

(۱) صدقہ فطر ہر اُس مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہوں اور ان کی نصاب ''حاجات اصلیہ'' (یعنی ضروریات زندگی) سے فارغ ہو۔

(۲) جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم ہو (اور یہ سب حاجاتِ اصلیہ سے فارغ ہوں) اُس کو صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔

(۳) صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون یعنی پاگل بھی اگر صاہب نصاب ہوں تو اُن کے مال میں سے اُن کا ولی یعنی سرپرست ادا کرے۔

(۴) مالک نصاب مرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور اگر کوئی مجنوں یعنی (پاگل) اولاد ہے چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر واجب ہے ہاں اگر وہ بچہ یا مجنوں اگر خود صاحب نصاب ہے تو پھر ان کے مال میں سے فطرہ ادا کردے۔

صدق فطر کے تفصیلی مسائل کے لئے بہارِ شریعت یا فیضان سنت کا مطالعہ کیجئے۔

صدقہ فطر کی مقدار: دو کلو اور تقریباً پچاس گرام وزن گیہوں یا اس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے۔

عید کا تحفہ: سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ سُبحٰن اللّٰہ وبحمدہ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب) (یہ ورد دونوں عیدین میں کیا جاسکتا ہے)

Marfat.com

دعا کی اہمیت وفضیلت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔
(البقرہ 186)

ترجمہ: دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (کنزالایمان)

تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور ہے۔ (حاکم)

دوسری حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق وسیع کر دے (لہٰذا) رات دن اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا سلاح مومن کا ہتھیار ہے۔

نیز دعا دافع بلا ہے حدیث شریف میں فرمایا بلا اترتی ہے پھر دُعا اُس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتے رہتے ہیں قیامت تک یعنی دُعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ (طبرانی، حاکم)

دُعا کے تین فوائد: تاجدار انبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا دُعا بندے کی تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی۔

(۱) یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔

(۲) یا اُسے بظاہر فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(۳) یا اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی اُن دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مستجاب یعنی مقبول نہ ہوئی تھیں، تمنا کرے گا، کاش! دنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں یعنی آخرت کے واسطے جمع ہو جائیں۔

قبولیت دُعا میں تاخیر کا ایک سبب: پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات قبولیت دُعا کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔

Marfat.com

تاجدار انبیا علیہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے جب اللہ عزوجل کا کوئی پیارا دعا کرتا ہے، جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں الٰہی تیرا بندہ تجھ سے کچھ مانگتا ہے، حکم ہوتا ہے ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز پسند ہے۔

جلدی مچانے والی دعا قبول نہیں ہوتی: حدیث شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں کرتا، ایک وہ کہ گناہ کی دعا مانگے دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطع رحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی ایسا شخص گھبرا کر دعا چھوڑ دیتا ہے اور طلب سے محروم رہتا ہے۔

حدیث بالا میں فرمایا گیا کہ ناجائز کام کی دعا نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی نیز کسی رشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دعا بھی نہ مانگیں اور دُعا کی قبولیت کے لئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔

تین اشخاص کی دُعا رد نہیں کی جاتی: حضور تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (۱) ایک روزہ دار کی بوقت افطار (۲) دوسرے بادشاہ عادل کی اور تیسرے (۳) مظلوم کی۔

ان تینوں کی دُعا اللہ ﷻ بادلوں سے بھی اوپر اُٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کیلئے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد فرماؤں گا، اگرچہ تاخیر ہو جائے۔

دُعا نہ کرنے کی مذمت: حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

منقول ہے کہ چار آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

(۱) درود و سلام میں بخل کرنے والا۔

(۲) اذان کا جواب نہ دینے والا۔

Marfat.com

(۳) نیک کام میں کسی کی مدد نہ کرنے والا۔

(۴) نمازوں کے بعد اپنے اور تمام مؤمنین کے لئے دُعا نہ کرنے والا۔(تنبیہ الغافلین)

حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ حیا والا کرم والا ہے اس سے حیا فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ اُٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے بلکہ جو دعا نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے بال پریشان ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دُعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یا رب کہتا ہے (دُعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، لباس حرام اور غذا حرام پھر اُسکی دُعا کیونکر مقبول ہو؟ (مسلم)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو بڑی تضرع وزاری سے دُعا مانگتے دیکھا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی اے پروردگار ﷻ! تُو اس بندے کی دُعا قبول نہیں فرماتا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر یہ شخص اتنا روئے کہ اپنے آپ کو ہلاک کر دے اور اپنا ہاتھ اتنا اُٹھائے کہ آسمان تک پہنچ جائے تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہیں کروں گا کیونکہ اس کے پیٹ میں حرام ہے، اس کی پشت پر حرام ہے اور اس کے گھر میں حرام ہے۔ (مجالس السنیہ)

عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی نماز جو اس کے کمرے میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو اس کے دالان میں ہو اور اس کی نماز جو اندر والے خصوصی کمرے میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو کسی عام کمرے میں ہو۔ (ابو داؤد)

Marfat.com

ایک اور روایت میں جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کی نماز جو اس کی حویلی میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو اس کے قبیلہ کی مسجد میں ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بے شک جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے اور عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب تر ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

ان روایات میں عورتوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانے کی فکر میں نہ پڑیں کیونکہ گھر سے باہر طرح طرح کے آدمی ہیں، شیطان کے لشکر ہیں، فاسق و فاجر لوگ ہیں جن کا شیوہ بدنظری ہے یہ لوگ باہر نکلنے والی عورت پر شیطان کے توجہ دلانے پر اپنی نظریں گاڑ دیتے ہیں۔

دیکھئے حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ عورت کو اللہ کی نزدیکی سب سے زیادہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو اور عورت کی وہ نماز سب سے زیادہ بہتر ہے جو اندر در اندر بالکل آخری کمرہ میں ہو۔

حضرت ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک صحابی عورت تھیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کو محبوب رکھتی ہوں تو فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہو حالانکہ تمہارا کمرے میں نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا تمہارے اپنے قبیلے کی مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارے اپنے قبیلے کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم میری مسجد میں آکر نماز پڑھو راوی کا بیان ہے کہ یہ بات سن کر حضرت ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ اپنے گھر کے بالکل آخری اندرونی حصہ میں مقرر کر لی جہاں خوب تاریکی تھی اور موت آنے تک برابر اسی میں نماز پڑھتی رہیں۔ (الترغیب والترہیب)

پہلے زمانے کی عورتوں میں دین کی باتوں پر عمل کرنے کا جذبہ تھا کہ انہوں نے

Marfat.com

سرکار ﷺ کی بات سن کر اپنے گھر میں بالکل اندر در اندر نماز کی جگہ بنالی اور وہیں نماز پڑھتی رہیں لیکن آجکل کی عورتیں شریعت کے احکامات کو اپنی سوچ اور طبیعت کے مطابق ادا کرنا چاہتی ہیں حالانکہ طبیعت پر چلنے میں ثواب نہیں ہے۔ شریعت پر چلنے میں ثواب ملتا ہے اور آجکل بہت سی ایسی خواتین جو مسجد میں جا کر نمازیں اور نوافل وغیرہ پڑھنے کی رغبت رکھتی ہیں اور بہت سے مواقع مثلاً شب برأت، نماز تراویح اور نماز عیدین وغیرہ کے لئے مساجد میں پہنچ جاتی ہیں اور ثواب سمجھتی ہیں حالانکہ ان مواقع پر عموماً بے پردگی نظر آتی ہے اور بچے بھی ساتھ ہونے کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے۔

ایسی اسلامی بہنیں مذکورہ بالا ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے سبق حاصل کریں اور شیطان اور نفس کے بہکاوے میں مت آئیں۔

زیورات کی زکوٰۃ

آگ کے کنگن: حدیث شریف میں ہے کہ دو عورتیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عورتوں نے عرض کیا کہ جی نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ کیا تم یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ ﷻ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عورتوں نے کہا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی شریف)

قبر کا ہیبت ناک منظر: ایک شخص کا بیان ہے کہ ان کے علاقہ میں ایک امیر گھرانہ کی عورت تھی اور اس کو زیورات پہننے کا بہت شوق تھا کانوں، گردن، ہاتھ، پاؤں میں ہر وقت سونے کے زیورات رہتے تھے مگر وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتی تھی۔

کئی بار اس کو زکوٰۃ نکالنے کا کہا گیا مگر اس نے انکار ہی کیا جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے اس کے زیورات اتارنے چاہے لیکن وہ اترنے کا نام ہی نہ لیتے تھے، زیورات بھی کافی تھے اور ان کو کاٹنے سے جسم کٹتا تھا ایک عالم صاحب کو بلا کر یہ

Marfat.com

حالت دکھائی گئی تو اس نے بتایا کہ ان کو آپ علیحدہ نہیں کر سکتے بی بی کو زیورات سمیت ہی دفن کر دیجئے۔

چنانچہ مجبوراً ایسا ہی کیا گیا اس بی بی کا لڑکا روزانہ اپنی ماں کی قبر پر جایا کرتا تھا ایک دن اس نے اندر سے چیخنے کی آواز سنی اور آواز بھی اس کی ماں کی تھی اس نے سمجھ لیا کہ اس کی والدہ عذاب میں مبتلا ہے۔

اس نے قبر کو کھولا تو ایک ہیبت ناک منظر اس کی نگاہوں کے سامنے تھا کہ زیورات سرخ رنگ کے تھے اور آگ کی مانند اس کی ماں کو عذاب پہنچا رہے تھے اس نے قبر کو فوراً بند کیا اور اپنی والدہ کے لئے استغفار اور ایصال ثواب کیا۔ (پیغام عبرت ص 45)

محترم اسلامی بہنو! یاد رکھیے کہ زکوٰۃ فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا فاسق وجہنمی اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔

(عالمگیری ج 1 ص 180)

مسئلہ: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔ سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ میں سونا ہی اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی ہی دی جائے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازاری بھاؤ سونے چاندی کی قیمت لگا کر روپیہ زکوٰۃ میں دیں۔ (کتب فقہ)

مسئلہ: جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ میکہ سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر ان کا مالک بنا دیا ہو تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے اور جن زیورات کا مالک مرد ہو یعنی عورت کو صرف پہننے کے لئے دیا ہے مالک نہیں بنایا ہے تو ان زیورات کی زکوٰۃ مرد کے ذمہ ہے عورت پر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 4)

حج میں عورت کے مخصوص احکام

حج ادا کرنے میں عورت کے لئے ضروری ہے کہ جانے کے زمانے میں وہ عدت میں نہ ہو۔ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی، بائن کی ہو یا رجعی کی۔ (عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

ارکانِ حج کی ادائیگی میں مرد عورت برابر ہیں البتہ عورت کے لئے چند مسائل میں جداگانہ احکام یہ ہیں۔

(۱) مردوں کو حکم ہے کہ وہ احرام کے وقت، میقات آنے سے پہلے سلے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں، ایک چادر نئی یا دھلی ہوئی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہ بند باندھیں لیکن عورت سلے ہوئے کپڑے اور موزے پہن سکتی ہے۔

(۲) مرد کیلئے منہ یا سر کسی کپڑے سے چھپانا، حالت احرام میں حرام ہے لیکن عورت اپنا سر چھپا سکتی ہے۔ البتہ غیر محرم کے سامنے اور نماز میں سر چھپا فرض ہے۔

تنبیہہ: احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے اسے حکم ہے کہ غیر محرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

(۳) گوند وغیرہ سے بال جمانا بحالت احرام، مرد کو حرام ہے لیکن عورت گوند یا ایسی ہی کسی چیز سے اپنے بال جما سکتی ہے۔

(۴) احرام کی حالت میں مرد کیلئے سر یا منہ پر پٹی باندھنا یا بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا، اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر ہو مکروہ ہے لیکن عورت کے لئے جائز ہے۔

(۵) یونہی مرد کے لئے غلاف کعبہ میں اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے، مکروہ ہے اور عورت کے لئے غلاف کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے منہ پر نہ آئے جائز ہے۔

(۶) اس حالت میں دستانے، موزے یا جرابیں جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ کو چھپائے مرد کو پہننا مکروہ ہے، عورت دستانے اور جرابیں، موزے استعمال کرسکتی ہے۔

(۷) مرد کے لئے حکم ہے کہ لبیک با آواز بلند کہے لیکن عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ غیر محرم سنے ہاں اتنی آواز ہو کہ اپنے کان سن سکیں۔

(۸) مرد کو حکم ہے کہ طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کرے یعنی چادر کی سیدھی جانب داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ سیدھا شانہ کھلا رہے اور دونوں آنچل

Marfat.com

بائیں کندھے پر ڈال لے مگر عورت کو یہ حکم نہیں۔

(۹) مرد طوافِ کعبہ میں رمل کرتا چلے گا یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھنا شانے ہلانا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں نہ کودنا دوڑنا لیکن عورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۱۰) مرد، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے گا اور جب پہلا میل آئے گا دوڑنا شروع کر دے گا مگر نہ حد سے زائد نہ کسی کو ایذا دیتے ہوئے یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائے تو آہستہ ہو کر مروہ پر پہنچے گا۔ پھر صفا کو جائے گا پھر آئے گا یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو گا۔ اسی کا نام سعی ہے لیکن اس میں دوڑنا عورت کے لئے نہیں۔

(۱۱) سنگِ اسود کا بوسہ نصیب ہو تو یہ کمالِ سعادت ہے یقیناً ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا اور روئے اقدس اس پر رکھا زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہنچے لیکن اس کے لئے مردوں کے ہجوم میں گھسنا، کسی طرح درست نہیں عورتوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہاتھوں سے سنگِ اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

(۱۲) یہی حکم مسِ رکنِ یمانی کا ہے۔

(۱۳) طواف میں مرد جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے لیکن عورتیں اگر ایسا موقع نہ پائیں کہ ان کا بدن غیر محرم سے نہ چھوئے تو انہیں الگ تھلگ رہنا سب سے بہتر ہے۔

(۱۴) یونہی عورتیں چاہ زمزم سے خود پانی بھرنے کی کوشش نہ کریں۔

(۱۵) اور نہ چاہ زمزم کے اندر نظر کریں اگرچہ یہ بحکم حدیث، نفاق کو دفع کرتا ہے۔ ہاں سنگِ اسود کا بوسہ یا مس رکن یمانی یا قرب کعبہ یا زمزم کے اندر نظر یا اس سے خود پانی بھرنا یہ باتیں یوں میسر آجائیں کہ غیر محرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر۔ ورنہ بات وہی ہے کہ الگ تھلگ رہنا عورت کے لئے سب سے بہتر ہے۔

Marfat.com

تنبیہہ: بعض عورتیں نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ ان کی کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے۔ ان سب کا چھپانا فرض ہے (سوائے منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے) مگر عورتیں یہ خیال نہیں کرتیں کہ مکہ معظمہ میں گناہ و معصیت، دوسری جگہ سے سخت تر ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے یوں ہی ایک گناہ لاکھ گناہوں کے برابر۔ حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادے پر پکڑ ہوتی ہے۔

عورتوں کی یہ بے باکی اور لاپرواہی اور بھی زیادہ قابل گرفت ہو جاتی ہے کہ سعی تو سعی کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت میں رہتی ہے بلکہ اسی حالت میں طواف بھی کر لیتی ہیں حالانکہ طواف میں سر چھپانا علاوہ اس فرض کے جو عورتوں کے لئے دائمی ہے، واجب بھی ہے تو یہاں بھی دو گناہ ان سے صادر ہوئے ایک ترک فرض اور دوسرا ترک واجب کا اور وہ کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے میں مردوں کے ہجوم میں گھس جاتی ہیں ان کا بدن اجنبی مردوں کے جسم سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی۔

خدا کی بندیو! سعی طواف اور سنگِ اسود کا بوسہ اور دوسرے افعال حج، امورِ خیر ہیں ثواب کے لئے کیے جاتے ہیں اور تم ثواب کی بجائے گناہوں سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتی ہو۔ ان امور کی جانب حاجیوں کو خصوصیت سے توجہ دینی چاہیے اور جن مردوں کے ساتھ عورتیں رہتی ہیں انہیں بہ تاکید ایسی باتوں سے منع کرنا چاہیے۔

(۱۶) مرد کو حکم ہے کہ قربانی کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر حلق کریں یعنی سارا سر منڈائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں مگر عورتوں کو حلق یعنی سر منڈانا حرام ہے وہ صرف ایک پورے برابر بال کتروائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

(۱۷) عورت نے طواف وداع (جو باہر والوں پر واجب ہے اور مکہ معظمہ سے عزم

Marfat.com

رخصت کے وقت کیا جاتا ہے نہ کیا تھا کہ اسے حیض آ گیا تو اب اس پر طواف وداع واجب نہ رہا ایسی عورت کو حکم ہے کہ مسجد کریم کے دروازے پر کھڑی ہو کر کعبہ معظمہ کو بہ نگاہ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلٹے۔ (فتاویٰ رضویہ)

(۱۸) حج کے ایام میں عورت کا حیض و نفاس میں مبتلا ہو جانا، اسے کسی عبادت کی بجا آوری سے نہیں روک سکتا وہ حج کے تمام افعال، مثلِ وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ ورمی جمار وغیرہ اسی حالت میں بجا لائے مگر خانہ کعبہ کے اندر جانا اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو اس کے لئے حرام ہے کہ ایسی عورت کو مسجد ہی میں جانا جائز و حلال نہیں۔ (عامہ کتب)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

سفر مدینہ طیبہ

محترم اسلامی بہنو! تمام سفروں سے مبارک سفر دیارِ محبوب کا سفر ہے۔ علماء حق نے گنبد خضرا کی طرف سفر کرنے کی فقط جائز ہی نہیں فرمایا بلکہ اعلیٰ درجہ کی قربت بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ مبارک سفر نصیب فرمائے۔ آمین۔

روضہ اطہر کی زیارت کے لئے سفر کرنا صحابہ عظام اور تابعین اور کثیر سلف صالحین سے ثابت ہے۔

حضرت شیخ صالح سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر سال حاجیوں کے ذریعہ سے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام بھیجا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب خود حج پر تشریف لے گئے تو روضہ اقدس پر جب حاضری دی، صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد یہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ پہلے میں حاجیوں کے ذریعہ سے سلام خدمت اقدس میں پہنچاتا تھا آج خود حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ ذرا کرم فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارکہ قبر سے باہر نکالیے تا کہ میں ان کو چوم کر اپنی عقیدت کی پیاس بجھاؤں، یہ درخواست بڑے عشق و محبت اور تضرع

Marfat.com

عجز سے پیش کی تو تاجدار انبیاء ﷺ نے اپنے نیاز مند غلام کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے اپنے دونوں مبارک ہاتھ قبر انور سے باہر نکال دیئے اور عاشق نے آگے بڑھ کر ان کو بڑی عقیدت مندی سے بوسہ دیا۔ (نزہتہ المجالس جلد 1 ص 158)

معلوم ہوا کہ اللہ ﷻ کے حبیب ﷺ اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں اور اپنے عاشقوں کے سلاموں اور درخواستوں کو سنتے ہیں اور جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

بہر حال وہ شخص کتنا سعادت مند ہے جو مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر اپنے آقا و مولا اور اللہ ﷻ کے محبوب ﷺ کے روضہ انور کی زیارت سے مشرف ہو سرکار دو عالم ﷺ اپنی قبر انور کی زیارت سے متعلق فرماتے ہیں۔

جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (بیہقی)

جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہے۔ (بزاز)

جو میرے پاس زیارت کرنے کے لئے آئے سوائے میری زیارت کے اور کوئی حاجت نہیں رکھتا تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے روز اس کی شفاعت فرماؤں۔ (طبرانی)

جو حج کرے میری وفات مبارکہ کے بعد اور میری قبر انور کی زیارت کرے تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (طبرانی)

جو شخص بیت اللہ شریف کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ (طبرانی)

تلاوتِ قرآن کی برکتیں

قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ ﷻ کا ذکر زبان پر جاری رکھنے سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، ایک مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند وصیتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ ہے ”تم تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس سے آسمان میں تمہارا تذکرہ ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا“۔

(مشکوٰۃ شریف ص 415 ج 2)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجات میں چڑھتا جا کیونکہ تیری منزل اس آیت کے پاس ہے جس کو تو سب سے آخر میں پڑھے۔ (مشکوۃ شریف)

یعنی چڑھتے چڑھتے جہاں تیری قرأت ختم ہوگی وہیں تیری منزل ہے لہٰذا جس کو جتنا قرآن شریف یاد ہوگا اتنا ہی اس کو بلند درجہ ملے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رشک صرف دو آدمیوں پر ہے ایک وہ جس کو خدا نے قرآن دیا اور وہ اس میں رات دن لگا دیتا ہے نمازوں میں پڑھتا ہے تلاوت کرتا ہے اس پر عمل کرتا ہے، دوسرا وہ جس کو خدا نے مال دیا ہو اور وہ اس میں سے رات دن اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ (بھی) نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری)

ہر مسلمان بھائی اور بہن کے لئے ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کرے اور اپنے ہر بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی قرآن شریف پڑھائے اور روزانہ صبح اُٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر گھر کا ہر فرد کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے تاکہ اس کی برکت سے ظاہر و باطن درست ہو اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں، اللہ ﷻ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کی برکتیں اور سعادتیں ایسی بے انتہا ہیں جن کا پتہ انہیں نیک بندوں کو ہے جو اپنی زندگی کا حصہ ان میں لگاتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

ایک گونگی لونڈی کی حکایت

وہب بن منبہ کہتے ہیں، میں نے ایک گونگی لونڈی خریدی، اتفاق سے کچھ عرصہ کے بعد وہ بالکل صاف بولنے لگیں جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگی، میں نے رات کو خواب دیکھا کہ تمام دنیا آگ کا ایک انگارا بن گئی ہے جس میں سے ہو کر جنت کا راستہ جاتا تھا۔ اتنے میں دیکھتی ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس راستے سے گزر رہے ہیں اور آپ کے پیچھے پیچھے یہودی چلے جا رہے ہیں جب آپ تھوڑی دور پہنچے تو پیچھے مڑ کر یہودیوں کو دیکھا اور فرمایا میں نے تم سے کب کہا تھا؟ کہ تم یہودی ہو جاؤ یہ سن کر وہ سب دائیں بائیں گر پڑے پھر عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کے پیچھے نصاریٰ کا غول تھا۔ آپ نے بھی اس موقع پر پہنچ کر پیچھے مڑ کر فرمایا میں نے تمہیں کب حکم کیا تھا کہ تم نصرانی بن جاؤ؟ یہ بھی اسی طرح دائیں بائیں گر پڑے، اس کے بعد سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کی امت بھی تھی آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے حکم فرمایا تھا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ سو تم نے میرے حکم کی تکمیل کی اور ایمان لے آئے اب تم کچھ خوف نہ کرو بلکہ جنت میں پہنچ کر خوشیاں مناؤ جس کا دنیا میں تم سے وعدہ کیا گیا تھا چنانچہ یہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے گزر گئے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن میں دو عورتوں کے ساتھ دوزخ کے کنارے پر کھڑی باقی رہ گئی اتنے میں دوزخ کے داروغہ کو خدا کا حکم پہنچا کہ دونوں عورتوں سے دریافت کرو کہ کبھی انہوں نے قرآن بھی پڑھا تھا ایک فرشتے نے ان سے پوچھا تو دونوں نے کہا کہ ہم نے سورہ فاتحہ پڑھی ہے، حکم ہوا تم دونوں جنت میں چلی جاؤ بس میں یہ منظر دیکھ کر جاگ اٹھی تو میری زبان صاف صاف بولتی تھی اب میں ٹھیک ہوں۔ میرے آقا مجھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھا دیجئے۔

(نزہۃ المجالس ص 198 ص 2)

Marfat.com

عورتوں کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں یاد کرانے کا حکم:

حضرت جبیر بن نضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایسی دو آیتوں پر سورہ بقرہ ختم فرمائی ہے جو اللہ ﷻ نے مجھے اپنے اس خزانہ سے دی ہیں جو اس کے عرش کے نیچے ہے لہٰذا تم ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھلاؤ کہ یہ ذریعہ رحمت میں اللہ کے نزدیک حاصل ہونے کا سبب ہیں اور سراپا دُعا ہیں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لیں تو یہ آیات اس کے لئے کافی ہونگی (یعنی رات بھر یہ شخص جن و بشر کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا ہر ناگوار چیز سے اس کی حفاظت ہوگی) (بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے دو آیتیں نازل فرمائی ہیں جن پر سورہ بقرہ ختم کی ہے جس کے گھر میں تین رات پڑھی جائیں گی تو شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔ (ترمذی و دارمی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورہ بقرہ کے ختم پر جو آیتیں ہیں اللہ ﷻ نے اپنی رحمت کے خزانوں سے عطا کی ہیں جو عرش کے نیچے ہیں (ان میں جو دعائیں ہیں ایسی جامع ہیں) کہ انہوں نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کا سوال ان میں نہ کیا ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

عورتوں کو سورہ واقعہ سکھانے کا حکم: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنی عورتوں کو سورہ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ مالداری لانے والی سورت ہے۔ (کنز العمال ص 145 جلد 1)

افسوس صد افسوس کہ آج بڑوں اور بچوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اللہ ﷻ کا اذکر کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ صبح ہوتی ہے تو سب سے پہلے ریڈیو اور اخبارات میں مشغول ہو جاتے ہیں پھر ناشتہ کرنے کے بعد بچے اسکول اور بڑے ملازمتوں کے لئے چل

Marfat.com

نکلتے ہیں اور واپسی رات گئے تک ڈرامہ چلتا رہتا ہے۔ کہاں کا ذکر اور کہاں کی تلاوت سب دنیا کی رنگینیوں میں مست پڑے ہیں۔

بہت کم کسی گھر سے کلام اللہ پڑھنے کی آواز آتی ہے وگرنہ مسلمانوں کی اکثریت غفلت کا شکار نظر آتی ہے۔

بہرکیف ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے اور اپنے ہر بچے کو خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اسے قرآن شریف کی تعلیم دلوائے اور روزانہ صبح اُٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر گھر کا ہر فرد کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے تاکہ اس کی برکتوں سے ہمارا ظاہر و باطن درست ہو اور دنیا و آخرت کی خیر نصیب ہو۔

آدابِ تلاوت

محترم اسلامی بہنو! قرآن شریف پڑھنا، پڑھانا، سننا، سنانا سب عبادات اور سرکار دو عالم ﷺ کی سنت ہے۔

(۱) قرآن پاک کے آداب میں سے ہے کہ اچھے کپڑے پہن کر، باوضو قبلہ رو سر جھکائے ہوئے اور ادب و وقار کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔

(۲) تلاوت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ پڑھنا اور سورت پڑھنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنت ہے۔ تلاوت کے دوران کوئی دنیاوی کام کرے تو اعوذ باللہ، بسم اللہ پھر پڑھ لے۔

(۳) قرآن کریم کی تلاوت ذوق وشوق اور حضورِ قلب کے ساتھ کیجئے۔

(۴) تلاوت سے پہلے طہارت و نظافت کا پورا پورا اہتمام کیجئے۔

(۵) ہمیشہ پاک وصاف جگہ پر بیٹھ کر تلاوتِ قرآن پاک کیجئے۔

(۶) قرآن مجید کی عظمت کے ساتھ ساتھ اللہ عزوجل کی عظمت بھی دل میں جمائے رکھے کہ جسے آپ پڑھ رہے ہیں یہ کسی انسان کا کلام نہیں۔

(۷) اس عزم کے ساتھ تلاوت کیجئے کہ مجھے اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگی کو بنانا

Marfat.com

اور اس کی ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی کو سنوارنا ہے۔

(۸) قرآن شریف پڑھ کر یا سن کر رونا سنت ہے۔

(۹) تلاوت میں اتنی آواز آہستہ پڑھنے میں ضروری ہے کہ پڑھنے والا خود سن سکے۔

(۱۰) قرآن پاک بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ کسی نمازی، مریض یا سونے والے کو ایذاء نہ پہنچے۔

(۱۱) تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تفسیر بھی پڑھتے رہیے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ قرآن کنز الایمان سب سے بہترین ہے۔

(۱۲) تلاوت قرآن کو اللہ عزوجل کے قرب کا ذریعہ سمجھئے اور یقین رکھئے کہ قرآن سے شغف اللہ تعالیٰ سے شغف ہے۔

(۱۳) جتنے دنوں میں قرآن شریف ختم کرنا مقصود ہو اس حساب سے قرآن کو منزلوں اور حصوں میں تقسیم کر کے تلاوت کیجئے۔

اوقاتِ تلاوت

شب روز کے سبھی اوقات میں تلاوت کرنا جائز ہے علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔ ''تلاوت میں سے سب سے بہتر اندرونِ نماز کا وقت پھر رات اس کے بعد رات کا نصف اخیر اور مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت بھی بہتر ہے دن کا سب سے اچھا وقت صبح کا ہے'' تلاوت کے منتخب ایام یہ ہیں۔

یوم عرفہ، جمعہ، دوشنبہ، جمعرات، رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور مہینوں میں منتخب رمضان المبارک ہے تلاوت قرآن کا آغاز جمعہ کی شب میں اور جمعرات کی شب میں ختم کرنا بہتر ہے۔ (فضائل قرآن)

جو ہفتہ میں ایک بار ختم کر سکے وہ قرآن سات حصوں، سات منزلوں میں تقسیم کرے کہ یہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کی سنت ہے۔

(۱) قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا

Marfat.com

بھی اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی۔ یہ سب عبادت ہے۔

(۲) لیٹ کر قرآن شریف پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوئے ہوں اور منہ کھلا ہو۔ یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔

(۳) قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔

(۴) قرآن شریف کے اوپر کسی قسم کی کوئی کتاب وغیرہ نہ رکھیں یہاں تک کہ جس صندوق میں قرآن شریف ہو اس پر بھی کوئی کپڑا نہ رکھیں۔

(۵) قرآن مجید کو جز دان وغلاف میں رکھنا ادب ہے صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔

(۶) قرآن شریف اگر معاذ اللہ ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

(۷) جب بلند آواز میں قرآن مجید پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کے لئے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور لوگ کام میں ہوں۔
(فتاویٰ رضویہ)

(۸) جب اور حیض والی عورت، اگرچہ خود نہ تو قرآن پاک پڑھ سکتی ہے نہ چھو سکتی ہے لیکن اگر کوئی قرآن پاک پڑھے اور اس کے پاس کوئی جب یا حیض ونفاس والی یا حیض ونفاس سے نکلی ہوئی بے نہائی عورت بیٹھی ہو تو قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

(۹) جس گھر میں قرآن شریف رکھا گیا ہو اس میں بیوی کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے جبکہ قرآن شریف پر پردہ پڑا ہو۔ (بہارِ شریعت)

Marfat.com

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ

آیت سجدہ آئے تو تلاوت کرنے والے اور آواز سے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو کھڑے ہو کر سجدہ تلاوت کی نیت سے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جایئے اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اول آخر دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا۔ یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (درمختار)

ہاتھ اُٹھانے، التحیات پڑھنے اور سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ (بہارِ شریعت)

شرائط سجدہ: شرائط نماز ہی کی طرح ہیں ستر عورت، استقبالِ قبلہ بدن اور کپڑے کا نجاست اور حدث سے پاک ہونا، نیت کرنا۔

Marfat.com

باب دہم:

قرآن سے جواب دینے والی عورت

حضرت عبداللہ واسطی فرماتے ہیں کہ میں نے ایام حج میں عرفات میں ایک عورت کو دیکھا جو تنہا کھڑی تھی اور یہ آیت کریمہ پڑھ رہی تھی۔

مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ

ترجمہ: جسے خدا راہ دکھا دے اُسے کوئی بھٹکا نہیں سکتا اور جسے وہ راہ بھلا دے اُسے کوئی راہ دکھا نہیں سکتا۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ یہ عورت راستہ بھول گئی ہے اس لئے میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ اے نیک عورت! تو کہاں سے آئی ہے؟ تو اس نے جواب میں یہ آیت پڑھی۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

میں نے سمجھ لیا کہ یہ بیت المقدس سے آئی ہے، میں نے پوچھا تم یہاں کیوں آئی ہو تو اس نے یہ آیت پڑھی۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ

مجھے معلوم ہو گیا یہ حج کے لئے آئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ میرے اونٹ پر سوار ہوں گی تو اس نے یہ آیت پڑھی۔

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ

یعنی تم جو نیک کام کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

میں نے سمجھ لیا کہ یہ اونٹ پر سوار ہونے کو آمادہ ہے چنانچہ میں نے اونٹ پر بٹھا لیا او وہ سوار ہونے لگی تو پھر یہ آیت پڑھی۔

Marfat.com

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

یعنی مومن اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

چنانچہ میں نے اپنی نظریں دوسری طرف پھیر لیں اور وہ سوار ہو گئی، پھر میں نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ تو بولی:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ

مجھے پتہ چل گیا کہ اس کا نام مریم ہے۔ میں نے پوچھا آپ کی اولاد؟ تو بولی:

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْماً وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً يَادَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً

مطلب یہ کہ میرے تین بیٹے ہیں جن کے نام موسیٰ، ابراہیم اور داؤد ہیں۔

میں نے پوچھا اگر بھوک ہو تو کھانا موجود ہے، تو بولی۔

اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً

یعنی میں روزے سے ہوں۔

پھر وہ اپنے بیٹوں سے کہنے لگی۔

فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

یعنی اس نے اپنے بیٹوں کو میرے لئے بازار سے کچھ منگوانے کا حکم دیا۔

میں بڑا خوش ہوا اور اس عورت کے اس کمال پر حیران رہ گیا کہ اس نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو قرآن سے باہر ہو ہر بات کا جواب اس نے قرآن ہی سے دیا۔

(نزہتہ المجالس ص 37 ج 2)

سبق: سبحان اللہ! ہماری بزرگانِ دین عورتوں کا قرآن پاک سے اس قدر شغف تھا کہ ہر بات کا جواب قرآن ہی سے دیتی ہے اور ایک آج کل کا شغف بھی ہے کہ جو اپنے کلام میں شعر و شاعری اور فلمی مکالمے ادا کرے اسے ترقی پسند اور بڑا قابل سمجھا جاتا ہے اور جو قرآن پڑھے وہ دقیانوسی، رجعت پسند اور پرانے خیال کا۔

Marfat.com

آج کل جو مسلمان عورتیں شادی بیاہ میں بیہودہ گیت اور شعر پڑھتی ہیں ان کو مذکورہ نیک عورت کے کردار سے کیا سبق حاصل ہوا؟

کاش فضول اور لغو گفتگو کے بجائے ہماری عورتوں کی زبان پر تلاوت قرآن پاک، نعت شریف اور ذکر و درود کا ورد ہمیشہ جاری رہے۔ آمین۔

ایک پاکباز عورت کی حکایت

ایک نیک فطرت اور پاکباز عورت کا خاوند سُنار تھا اس کے گھر میں پانی بھرنے کے لئے ایک سقہ مقرر تھا جو تیس برس سے اس کے گھر پانی بھرا کرتا تھا مگر کبھی اس نے اس باعفت عورت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ سقہ پانی لے کر گھر آیا تو اس باعفت کی کلائیاں پکڑ کر اپنی طرف کھینچی عورت نے کلائیاں چھڑائیں اور اندر بھاگ کر دروازہ بند کر لیا۔ سقہ چلا گیا تو اس کا خاوند گھر آیا تو عورت نے کہا آج یقیناً آپ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے، شوہر نے کہا اور تو کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ ایک عورت آج مجھ سے کنگن خریدنے آئی تھی میں اس کی نازک اور خوبصورت کلائیاں پکڑ کر بے صبر ہو گیا اور اس کی کلائیاں پکڑ کر اپنی طرف کھینچی وہ اپنی کلائیاں چھڑا کر وہاں سے بھاگی، نیک عورت نے خاوند کی یہ گفتگو سُن کر کہا ٹھیک ہے۔ اے میرے شوہر! اس تمہاری زیادتی کا بدلہ تمہاری بیوی سے بھی لیا گیا جیسا کہ تُو نے اپنے بھائی مسلمان کی بیوی سے ناشائستہ سلوک کیا اسی طرح تیری بیوی کے ساتھ سلوک ہوا۔ صبح ہوئی تو وہی سقہ اس عورت کے پاس آ کر اپنی ناشائستہ حرکت پر نادم ہو کر معافی مانگنے لگا، بالیاقت عورت نے کہا اس میں تیرا قصور نہیں، میرے خاوند کی نیت ہی بگڑ گئی تھی۔

(نزہتہ المجالس ص 82 ج 1)

سبق: حدیث پاک میں ارشاد ہے۔

عَفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفُّ النَّاسُ عَنْ نِسَائِكُمْ

یعنی تم لوگوں کی عورتوں کی پاکدامنی محفوظ رکھو لوگ تمہاری عورتوں کی عفت محفوظ

Marfat.com

رکھیں گے۔

لیکن فی زمانہ اس ارشاد پر عمل نہ کرنے سے عورتوں کی عصمتیں محفوظ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر محرم کے سامنے عورت کا اپنے جسم کا کوئی حصہ ننگا کرنا گویا گناہ پر ابھارتا ہے۔ اس لئے شریعت نے عورت کا پورا جسم ستر قرار دیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ دوسرے کی ماں بہنوں کو بدنگاہی کا نشانہ بناتے ہیں وہ دراصل اپنی ماں بہنوں کو بدنگاہی کا نشانہ بناتے ہیں۔

اللہ ﷻ ہم سب کو بدنگاہی کے ہولناک فتنے سے محفوظ اور مامون فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

ایک دیندار خاتون کی حکایت

ابو جعفر سائح کہتے ہیں کہ ایک عورت بہت دیندار تھی اور اس کے شب و روز یادِ خدا میں صرف ہوتے تھے وہ اپنے شوہر سے کہا کرتی، اُٹھو کب تک نیند کے مزے لیتے رہو گے، خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ یہ مدہوشی کب تک رہے گی نیز یہ بھی کہتی، آپ کو خدا عزوجل کی قسم ہے رزق حلال طریقے سے کمائیے، اپنی ماں کی خدمت کیجئے اور رشتہ داروں کی خبر گیری کیجئے ورنہ اللہ عزوجل آپ سے ناراض ہو جائے گا۔ (بحوالہ تاج کراچی جنوری 73ء)

سبق: نیک اور پارسا عورت کے دن رات یادِ خدا میں بسر ہوتے ہیں اور وہ دوسروں کو بھی حتیٰ کہ اپنے شوہر کو بھی یادِ خدا کا درس دیتی ہے اور رزق حلال کا درس دیتی ہے۔ ماں باپ کی خدمت کے بارے میں تاکید کرتی ہے اور رشتہ داروں سے بھی اچھا سلوک کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔

مگر آہ! آج کل کی فیشن زدہ عورت کا دن رات لہو و لعب میں کٹتا ہے۔ بے پردگی اور گانے باجوں کو حرزِ جان بنایا ہوا ہے۔ پہلی عورتیں مردوں کو رزق حلال کمانے کو کہتی تھیں مگر آج کل یہ خاوند کو سمگلر بننے پر مجبور کر دیتی ہیں بلکہ رزق حرام کمانے میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاتی ہے۔

Marfat.com

آج کل کی عورت اپنے شوہر کو ماں باپ کی خدمت سے بھی روکتی ہے اور حتی الامکان کوشش کرتی ہے کہ شوہران کے قریب بھی نہ جائے اور میری خاطر اپنے رشتہ داروں سے بھی کنارہ کش رہے۔ شوہر اگر ایسا نہ کرے تو بیوی ناراض ہو جائے گی۔

اے بہنو! یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے پاس کیا منہ دکھاؤ گی لہٰذا ایسی بیکار اور خلاف شرع سوچ اور کاموں سے اجتناب کریں ورنہ عذاب قبر وآخرت نہایت شدید اور سخت ہے جو کسی طرح بھی برداشت نہ ہو سکے گا۔

ایک بخیل مرد کی عورت کی حکایت

ایک بخیل آدمی نے اپنی عورت کو قسم دی کہ خبردار! گھر میں سے کسی کو خیرات مت دینا۔ ایک دن اس عورت نے شوہر کی تنبیہ کی پروا کیے بغیر کسی محتاج کو کچھ خیرات دے دی اور اتفاقاً شوہر نے دیکھ لیا اور غصہ میں آ کر کہنے لگا تو نے میرے حکم کی خلاف ورزی کیوں کی۔ اس نے کہا! میں نے خاص خدا کے لئے تھوڑا سا دیا ہے، شوہر نے غضب میں آ کر آگ کا ڈھیر لگا کر کہا اگر تُو نے یہ کام خدا کے لئے کیا ہے تو اس آگ میں خدا کے لئے کود پڑ۔

اس خدا کی بندی نے اپنے بدن کو زیور اور عمدہ کپڑوں سے آراستہ کیا، خاوند نے پوچھا کہ یہ آراستگی کا کیا موقعہ ہے؟ کہا جب دوست اپنے دوست سے ملتا ہے تو اس کے لئے کچھ بناؤ سنگھار بھی کرتا ہے یہ کہہ کر آگ میں گر پڑی، شوہر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ باوجود آگ کی تیزی کے عورت آگ میں بالکل محفوظ رہی اور آگ نے اس کا بال تک نہ جلایا اور وہ بالکل صحیح وسلامت رہی۔

اسی وقت ہاتف غیب سے آواز آئی کہ آگ میرے برگزیدہ بندوں کو نہیں جلایا کرتی یہ سن کر اس شخص نے سچے دل سے بخل سے توبہ کر لی اور اپنی نیک بیوی کو عزت و تعظیم سے رکھا۔ (نزہتہ المجالس ص 49 ج1)

سبق: صدقہ وخیرات سے خدا کے غضب کی آگ بجھ جاتی ہے پھر جہنم یا دنیا کی آگ

Marfat.com

کیونکر نہ ٹھنڈی ہو۔ لیکن آج کے دور میں سینکڑوں روپے اپنی ذات پر خرچ کیے جاتے ہیں لیکن صدقہ اور خیرات کی طرف اب مسلمانوں کا رجحان بہت ہی کم ہو گیا ہے اور جو مرد یا عورت صدقہ و خیرات دینے سے روکتا ہے تو وہ گویا شیطان کا کردار ادا کرتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض مرد تو بد عقیدہ ہوتے ہیں لیکن ان کی بیویاں خوش عقیدہ ہوتی ہیں بیویاں گیارہویں شریف اور دیگر مقدس تہواروں میں ختم دلاتی ہیں جبکہ ان کے شوہر اس بات کے خلاف ہوتے ہیں۔ بعض ماڈرن شوہر اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ نہیں کرتے لیکن ان کی ماڈرن بیویاں دن رات شاپنگ میں مصروف رہ کر اللہ عزوجل کی راہ میں نہ دینے والے شوہر کی کمائی کا دیوالیہ نکال کر رکھ دیتی ہیں۔

اللہ عزوجل ایسے مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے جن کی نظر صرف دولت پر ہی ہوتی ہے آخرت پر نظر نہیں ہوتی۔

ایک سخی عورت کی حکایت

ایک صالح شخص پر تنگدستی کے دن آ گئے اور ان کے پاس ایک بکری کے سوا اور کچھ نہ تھا ان کی بیوی بڑی نیک پاکباز اور سخی تھی، بقر عید کا دن آیا تو اس کے شوہر نے بکری ذبح کرنے کا اردہ فرمایا بیوی نے کہا ہم کو قربانی نہ دینے کی رخصت ہے یعنی ہم پر قربانی واجب نہیں شوہر باز رہا۔ اس کے چند روز کے بعد ان کے گھر ایک مہمان آیا بی بی نے شوہر سے کہا کہ مہمان کے لئے بکری ذبح کر ڈالو، شوہر نے اس خیال سے کہ بچوں کو ناگوار نہ گزرے گھر سے باہر لے جا کر بکری ذبح کر دی۔

عورت نے گھر میں بیٹھے بیٹھے جب اوپر نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتی ہے کہ بکری دیوار پر پھر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ نیچے اُتر کر اس کے پاس گئی، عورت کو گمان ہوا کہ شاید بھاگ آئی ہے باہر جھانک کر دیکھا تو بکری ذبح ہوئی شوہر کے سامنے پڑی ہے اس کو بہت خوشی ہوئی اور اسی خوشی میں کہنے لگی سبحان اللہ!

اللہ عزوجل نے ہمیں اس بکری کے عوض اور اچھی بکری دے دی ہے اس بکری

Marfat.com

میں یہ خصوصیت تھی کہ ایک تھن سے شہد اور دوسرے تھن سے دودھ دیتی تھی۔

(خیر المونس ص 391 ج 1)

سبق: مہمان نوازی بڑی اچھی چیز اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اس سخی عورت نے اس پر عمل کیا اور تنگدستی کے عالم میں بھی اپنی بکری مہمان کیلئے ذبح کروا ڈالی اور خدا تعالیٰ نے اسے دنیا میں ہی کیسا عظیم اجر عطا فرمایا کہ اس کے عوض ایک ایسی بکری دے دی جس میں جنت کی مانند شہد اور دودھ کی نہریں جاری تھیں۔

آہ! آج کل مہمان کو بسا اوقات ماڈرن عورتیں ایک مصیبت خیال کرتی ہیں اور بعض عورتیں یہ دیکھتی ہیں کہ فروٹ کی ٹوکری بھی اس کے ساتھ ہے یا نہیں؟

بہرحال مہمان نوازی حضور اکرم ﷺ کی سنت اور اسلام کی پسندیدہ چیز ہے لہٰذا اخلاص کے ساتھ ہمیں اسے ضرور اپنانا چاہیے۔

ایک بردہ نامی عورت کی حکایت

حضرت عطار بن مبارک فرماتے ہیں بصرہ میں ایک عبادت گزار عورت رہتی تھی جس کا نام بردہ تھا جب رات ڈھلنے لگتی اور پوری دنیا نیند کی آغوش میں پہنچ جاتی تو بستر چھوڑ کر اُٹھ جاتیں اور فرماتیں ”ستارے ڈھلنے لگے“ ایک دوسرے کے چاہنے والے آپس میں مل رہے ہیں لیکن اے میرے معبود! میں تیری راہ میں بیٹھی ہوں تیری محبت کی روشنی میرے دل میں پھیل رہی ہے کیا اس پر بھی تو مجھے عذاب دے گا حالانکہ تیری محبت میرے دل میں ہے، نہیں! نہیں!! اے میرے پروردگار! ایسا نہ کرنا۔

حضرت عطار بن مبارک کہتے ہیں ان کی آواز بڑی پرسوز ہوتی تھی۔

(بحوالہ تاج کراچی شمارہ جنوری 73ء)

سبق: پاکباز اور سچی مسلمان عورتوں کا یہی کردار ہوتا ہے کہ وہ اپنے بستر سے اُٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرنے لگتی ہیں جب سارا عالم سوتا ہے تو اس قسم کی پاکباز عورتوں کا دل خدا کی محبت سے معمور اور روشن ہوتا ہے۔

Marfat.com

لیکن آج کل کی ماڈرن عورتیں اپنے بستر چھوڑ کر کلب یا سینما میں پہنچ جاتی ہیں۔

آہ! رات گئے تک فلموں اور ڈراموں کا سلسلہ شروع رہتا ہے نیک عورت کا دل خدا کی محبت اور خوف سے چمک اٹھتا ہے لیکن ماڈرن عورت کا دل دنیا کی محبت اور اس کی رنگینیوں سے بھڑک اٹھتا ہے نیک اور پاکیزہ عورتوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے جبکہ ماڈرن عورتوں کے دلوں میں فیشن اور بے پردگی کی بدولت سیاہی اور اندھیرا چھا جاتا ہے۔

روشن ہے وہ دل جس میں الٰہی عزوجل! ذکر تیرا ہے
نہیں جس دل میں تیری یاد اس دل میں اندھیرا ہے

ایک دانا عورت کی حکایت

یہ پرانے زمانہ کی بات ہے کہ ایک بزرگ کا گزر ایک دانا بڑھیا کے پاس سے ہوا دیکھا کہ وہ عورت چرخہ کاتنے میں مصروف ہے اس بزرگ نے سلام کیا اور پوچھا کیوں بڑی بی! ساری عمر چرخہ کاتنے میں ہی گزار دی یا کوئی دین کی بات بھی سیکھی۔

بڑھیا نے جواب دیا، خدا کا شکر ہے کہ دین کی باتیں بھی سیکھی ہیں آپ نے اگر پوچھنا ہے تو پوچھیے۔

انہوں نے پوچھا۔ اچھا بتاؤ ''خدا ہے'' .... بڑھیا بولی یقیناً ہے، پوچھا اس پر کوئی دلیل؟ بولی اس پر دلیل یہ میرا چرخہ ہے پوچھا یہ کیسے؟ بولی یہ ایسے کہ یہ میرا چھوٹا سا چرخہ بغیر چلانے والی کے نہیں چلتا تو زمین و آسمان کا اتنا بڑا چرخہ کیا بغیر چلانے والے ہی کے چل رہا ہے یقیناً اس کا چلانے والا بھی ہے اور وہی خدا ہے۔ وہ بزرگ اس سادہ سی مگر ٹھوس دلیل سے بڑے خوش ہوئے اور پھر پوچھا، اچھا یہ بتاؤ کہ خدا ایک ہی ہے یا کہ دو؟ بولی ایک۔ پوچھا اس پر کوئی دلیل؟ بولی اس پر دلیل یہی میرا چرخہ، پوچھا یہ کیسے؟ بولی اپنے کہ اگر اسے چلانے والی دو ہوں تو اگر دونوں اسے ایک ہی طرف چلانا شروع کر دیں تو چرخہ تیز گھومنے لگے گا اور اگر ایک اس طرف اور ایک دوسری طرف چلائے گی تو چرخہ چلے گا

Marfat.com

نہیں بلکہ ٹوٹ جائے گا پس میں نے یہ سمجھا ہے کہ اگر خدا دو ہوتے تو اگر وہ زمین و آسمان کے چرخے کو ایک ہی طرف چلائے تو زمانہ کی رفتار اس قدر تیز ہو جاتی کہ 12 گھنٹے کا دن 6 گھنٹے کا رہ جاتا اور اسی طرح رات بھی گھٹ جاتی اور دن کے بعد رات، رات کے بعد دن جلدی جلدی آنے لگتے اور زمانہ جلد از جلد ختم ہونے لگتا اور اگر ایک خدا اس طرف اور دوسرا دوسری طرف چلاتا تو یہ زمین و آسمان کا چرخہ ٹوٹ جاتا اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا.

اگر زمین و آسمان میں دوسرا خدا بھی ہوتا تو زمین و آسمان تباہ و برباد ہو جائے اور نظام عالم درہم برہم ہو جاتا، مگر آج تک جو یہ نظام عالم کا چرخہ ایک ہی جانب اور ایک ہی رفتار پر چل رہا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی ہے۔ (مفتی الواعظین ص 415)

سبق: پہلے زمانے کی عورتیں گھر کا کام کاج بھی کرتی تھیں اور دین سے بھی آشنا تھیں، لیکن آجکل کے پڑھے لکھے ہوئے کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ کی عورتیں جاہل تھیں حالانکہ پہلے زمانہ کی اس دین آشنا بڑھیا کے اس وجود و توحید باری پر ایک ہی ٹھوس دلیل پر آجکل یونیورسٹیوں کی گریجویٹ عورتوں کی ہزار دانشوریاں اور علمی موشگافیاں قربان، کہاں وہ گھر بیٹھ کر چرخہ کاتنے والیاں اور اللہ عزوجل کو یاد کرنے والی پاکباز بڑھیا اور کہاں یہ سینما ہاؤس اور کلبوں میں چکر لگا لگا کر یورپ کا چرخہ بن جانے والی لیڈیاں جنہیں یورپ جس طرح گھمائے یہ گھوم جائیں۔

وہ عورتیں گھر میں رہ کر چرخہ کاتیں اور یہ کلبوں میں رات کاٹیں، ان عورتوں کو قرآنی آیات پسند، فی زمانہ عورتوں کو فلمی نغمات پسند، اُن عورتوں کو علم دینی سے پیار اور فی زمانہ عورتوں کو فلم بینی سے پیار۔ (الامان والحفیظ)

اے مسلمان کہلانے والی بہنو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ یہ فیشن اور دنیا کی بدمستیاں اور رنگینیاں اور بے پردگیاں اور نافرمانیاں کہیں قبر و آخرت میں تمہیں مہنگی نہ پڑ جائیں۔ خدارا ہوش کیجئے اور جلد از جلد گناہوں بھری زندگی سے توبہ کر لیجئے۔ ابھی وقت ہے، ورنہ

Marfat.com

عنقریب جب موت سے ہمکنار ہوں گی تو پھر بے حد پچھتانا پڑے گا۔ اس وقت احساس پیدا ہوگا کہ کاش میں نے نیکی کے ساتھ زندگی بسر کی ہوتی اور گناہوں سے دوری اختیار کی ہوتی لیکن اس وقت کا پچھتاوا کوئی کام نہ دے لہٰذا ابھی وقت ہے جلد از جلد ہمت کے ساتھ گناہوں سے توبہ کر کے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو راضی کر لیجئے۔

جنت کی رفیقہ عورت

حضرت عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اللہ عزوجل سے تین رات یہ سوال کیا کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس شخص کو دکھا دیجئے جو جنت میں میرا رفیق ہو، ارشاد ہوا کہ اے عبدالواحد! جنت میں تیرا رفیق میمونہ سودا ہے، میں نے عرض کیا، وہ کہاں ہے؟

ارشاد ہوا کہ وہ کوفہ میں فلاں قبیلہ میں ہے میں قبیلہ میں اسی پتہ پر گیا اور لوگوں سے اس نام کی عورت کا پتہ پوچھا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو ایک مجنونہ عورت ہے بکریاں چرایا کرتی ہے میں نے کہا میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں کہا کہ فلاں جنگل میں چلے جاؤ، وہ وہاں ملے گی میں اس مقام پر گیا، دیکھا تو وہ کھڑی نماز پڑھ رہی ہے اور اس کے سامنے ایک عصا ہے اور ایک اون کا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اون کا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس کے کپڑے پر لکھا ہوا ہے کہ یہ نہ بیچی جا سکتی ہے نہ خریدی۔

اور ایک عجیب واقعہ دیکھا کہ بکریاں اور بھیڑیئے ایک ہی جگہ چر رہے ہیں نہ تو بھیڑیئے بکریوں کو کھاتے ہیں اور نہ بکریاں بھیڑیوں سے ڈرتی ہیں جب اُس نے مجھے دیکھا تو نماز کو مختصر کیا اور سلام پھیر کر کہا اے ابن زید! اس وقت جاؤ یہ وقت وعدہ کا نہیں ہے، کل آنا، میں نے پوچھا تجھے کس نے بتایا کہ میں ابن زید ہوں کہا کیا یہ خبر نہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ارواح لشکر کی طرح ایک جگہ ہیں جن ارواح میں وہاں تعارف ہو گیا وہ یہاں بھی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے کے انجان رہے ان کا یہاں بھی اختلاف ہے میں نے پھر پوچھا کہ بھیڑیوں اور بکریوں نے آپس میں صلح کب سے کر لی ہے، بولی جب سے میں نے اپنے مولا سے صلح کر لی ہے۔ (نزہۃ المجالس ص 76)

Marfat.com

سبق: نیک، پاکباز اور عابدہ عورت گویا جنت کی حُور ہے اور وہ ہر وقت اللہ عزوجل کی یاد میں رہتی ہے اور یہ نیک، پاکباز اور عابد مرد کی جنت میں رفیقہ حیات بنے گی اور ان پاکباز ارواح کا روز ازل ہی میں تعارف ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک عورت کی نیکی کی برکت سے بھیڑیئے اور بکریوں کی ازلی دشمنی بھی دور ہو جاتی ہے اور ان کی آپس میں مصالحت ہو جاتی ہے۔

اور آج کل کی بعض عورتیں تو ایسی ہوتی ہیں کہ جس گھر میں گئیں رشتہ داروں میں دشمنی پیدا کر دیتی ہیں بھائی کو بھائی سے، بیٹے کو ماں سے لڑا دیتی ہیں اور جن کا ازلی رشتہ محبت ہوتا ہے اُسے بھی توڑ ڈالتی ہیں گویا ایسی عورت جنت کی حُور نہیں بلکہ دوزخ کی ڈائن ہوتی ہے۔

ایک گونگی لونڈی کی ایمان افروز حکایت

وہب بن منبہ کہتے ہیں، میں نے ایک گونگی لونڈی خریدی، اتفاق سے کچھ عرصہ کے بعد وہ بالکل صاف بولنے لگیں جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگی، میں نے رات کو خواب دیکھا کہ تمام دنیا آگ کا ایک انگارا بن گئی ہے جس میں سے ہو کر جنت کا راستہ جاتا تھا۔ اتنے میں دیکھتی ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس راستے سے گزر رہے ہیں اور آپ کے پیچھے پیچھے یہودی چلے جا رہے ہیں جب آپ تھوڑی دور پہنچے تو پیچھے مڑ کر یہودیوں کو دیکھا اور فرمایا میں نے تم سے کب کہا تھا؟ کہ تم یہودی ہو جاؤ یہ سن کر وہ سب دائیں بائیں گر پڑے پھر عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کے پیچھے نصاریٰ کا غول تھا۔ آپ نے بھی اس موقع پر پہنچ کر پیچھے مڑ کر فرمایا میں نے تمہیں کب حکم کیا تھا کہ تم نصرانی بن جاؤ؟ یہ بھی اسی طرح دائیں بائیں گر پڑے، اس کے بعد سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کی امت بھی تھی آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے حکم فرمایا تھا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ سو تم نے میرے حکم کی تکمیل کی اور ایمان لے آئے اب تم کچھ خوف نہ کرو بلکہ جنت میں پہنچ کر خوشیاں مناؤ جس کا دنیا میں تم سے

Marfat.com

وعدہ کیا گیا تھا چنانچہ یہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے گزر گئے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن میں دو عورتوں کے ساتھ دوزخ کے کنارے پر کھڑی باقی رہ گئی اتنے میں دوزخ کے داروغہ کو خدا کا حکم پہنچا کہ دونوں عورتوں سے دریافت کرو کہ کبھی انہوں نے قرآن بھی پڑھا تھا ایک فرشتے نے ان سے پوچھا تو دونوں نے کہا کہ ہم نے سورہ فاتحہ پڑھی ہے، حکم ہوا تم دونوں جنت میں چلی جاؤ بس میں یہ منظر دیکھ کر جاگ اُٹھی تو میری زبان صاف صاف بولتی تھی اب میں ٹھیک ہوں، میرے آقا مجھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھا دیجئے۔

سبق: جنت کا راستہ جہنم کے اوپر سے ہے سب نے اس راستہ سے گزرنا ہے۔ کفار تو اس راستہ سے گزرتے ہوئے دائیں بائیں گر جائیں گے مگر حضور رحمت عالم ﷺ کے غلام جب اس راستے سے گزریں گے تو ہمارے آقا ﷺ کی شفقت اور دُعا ہمارے ساتھ ہو گی اور حضور ﷺ اپنے غلاموں کے لئے سلامتی سے گزر جانے کی دُعا فرماتے ہونگے چنانچہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِ سَلِّمْ دُعائے محمد ﷺ

اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ مومن جب جہنم کے اوپر سے گزرے گا تو جہنم کہے گا "اے مومن جلدی گزر کیونکہ تیرے نور نے میرے شعلے بجھا دیئے ہیں۔ (خزائن العرفان)

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت بھی جہنم سے بچاتی ہے حتیٰ کہ صرف سورۃ فاتحہ ہی میں اتنی برکت ہے کہ جہنم سے بچا لیتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے زمانہ کی عورتوں کو قرآن کی سورتیں یاد تھیں اور آج کی ماڈرن عورتوں کو ایکٹروں کی صورتیں یاد ہیں۔ (معاذ اللہ)

پہلے زمانہ کی عورتیں چاہتی تھیں کہ ہم محفوظ از جہنم ہو جائیں اور یہ چاہتی ہیں ہم ملکہ ترنم ہو جائیں۔ (الامان والحفیظ)

اے میری بہنو جہنم سے ڈرو
اس سے بچنے کیلئے قرآن پڑھو

Marfat.com

ایک حبشن لونڈی کی حکایت

ایک دن ہارون الرشید نے اپنے خدمت گاروں پر اشرفیاں نچھاور کیں، تمام لونڈی غلاموں نے اشرفیاں لوٹیں مگر ایک حبشن لونڈی نے ان کی طرف التفات بھی نہ کیا۔

ہارون الرشید نے اس لونڈی سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا! اے بادشاہ! میں درہم و دینار کی پروانہیں کرتی میں تو درہم و دینار والے کو چاہتی ہوں جس کے آپ ہو گئے سب کچھ اسی کا ہے۔

ہارون الرشید اس جواب سے اتنا خوش ہوا کہ اسے اپنے نکاح میں لے لیا۔

(نزہتہ المجالس)

سبق: اللہ ﷻ کا نیک اور باوفا بندہ وہ ہے جو دنیوی دولت و مال کی طرف التفات نہ کرے دولت و مال دینے والے خالق و مالک اللہ جل شانہٗ کو چاہے ایسے بندے کو خدا عزوجل اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور خدا کا ہو جانے کے باعث ساری خدائی اس کی ہو جاتی ہے یہ کردار تھا ایک حبشن عورت کا اور آج کل کی ماڈرن عورت کا کردار؟ اسے کیا غرض شوہر کی چاہ سے، اسے اگر پیار ہے تو اس کی تنخواہ سے۔

ایک پردہ نشین عورت کے بال

ہارون الرشید کے زمانہ میں رومیوں نے حملہ کیا اور مسلمان عورتوں کو قید کر لیا، منصور بن عمار نے لوگوں کو رومیوں کے خلاف جہاد پر آمادہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی، ایک روز وہ ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کر رہے تھے کہ انہیں ایک شخص نے ایک لفافہ لا کر دیا لفافہ کھولا گیا تو اس میں بالوں کا ایک بڑا سا گچھا تھا ساتھ ہی ایک خط بھی لکھا تھا، میں ایک پردہ نشین عورت ہوں۔ رومیوں نے جو کچھ مسلمان عورتوں کے ساتھ سلوک کیا ہے میں اس سے واقف ہوں میں اور تو کچھ نہیں کر سکتی اپنے سر کے بال آپ کی خدمت میں بھیج رہی ہوں شاید کوئی نمازی اپنا گھوڑا باندھنے کے کام لائے اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ میری مغفرت

Marfat.com

کر دے۔ عبداللہ بن خالق کہتے ہیں جب یہ خط پڑھ کر سنایا جا رہا تھا مجمع زاروقطار رو رہا تھا۔ (تاج کراچی جنوری 73ء)

سبق: کافر ہمیشہ سے مسلمانوں کے دشمن چلے آئے ہیں۔ اس لئے ان کی شرارتوں کے سدِ باب کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے اور جہاد کے وقت مرد اور عورتوں سب کو اپنے اپنے منصب پر قائم رہ کر اس میں حصہ لینا چاہیے۔

یہ بات تو تھی پردہ نشین عورت کی لیکن آج کل کی ماڈرن عورت اپنے سر کے بال کٹا کر مغربی تہذیب کی نذر کر دیتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے دور کی مسلمان عورتیں پردہ نشین ہوتی تھیں اور ان کے سروں پر لمبے لمبے بال ہوتے تھے اور آج کل کی عورتوں کے کٹے ہوئے چھوٹے بالوں سے تو ایک چوہا بھی نہیں باندھا جا سکتا اور ان بالوں کو گندی نالیوں میں بہا دیتی ہیں۔

گناہوں کی پاکٹ بک

بغداد شریف میں ایک بڑا ہی بدکار شخص تھا، اس کا یہ قاعدہ تھا کہ جو گناہ کرتا تھا اسے ایک پاکٹ بک میں لکھ لیا کرتا تھا۔ اتفاقاً ایک رات کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اس نے دروازہ کھولا تو دیکھا ایک نہایت خوبصورت عورت کھڑی ہے۔ اس نے پوچھا، کیا کام ہے بولی میرے چند یتیم بچے ہیں جنہیں تین دن سے کھانا نہیں ملا کچھ ان کے کھانے کے لئے کرو اس نے کہا اندر آؤ تا کہ تمہیں کچھ دوں عورت اندر آئی تو اس بدکار کی نیت بگڑی اور اس نے دست درازی کرنا چاہی، عورت نے چونک کر کہا میں تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔ اس بدکار پر شیطان سوار تھا وہ باز نہ آیا اور اسے اپنی طرف کھینچا عورت نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے ہر سختی و شدت کے کھولنے والے! تو مجھے اس شخص سے محفوظ رکھ۔ پھر اس بدکار سے کہنے لگی پہلے میری بات ذرا توجہ کے ساتھ سن لے پھر اس نے عربی میں نہایت دردناک لہجہ میں چند اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

Marfat.com

اپنی فانی اس جوانی پر نہ پھول
اے جواں تُو موت کو ہرگز نہ بھول
جو گناہوں میں رہے ہر دم پھنسے
آخر اک دن وہ بھی یہاں سے چلے
لے گئے ساتھ اپنے کیا؟ بس اک کفن
ڈر خدا سے اِس کا تو باغی نہ بن
تو نے بھی تو اک دن جانا ہے مر
مت ستا مرنے کو رکھ پیش نظر

اس کے بعد وہ عورت زاروقطار رونے لگی اور سر اُٹھا کر کہنے لگی یا اللہ عزوجل مجھے اس شخص سے نجات عطا فرما۔ اس بار عصمت عورت کے ان پر سوز لہجہ میں پڑھے ہوئے شعروں سے اس شخص کا سارا بدن لرز اُٹھا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔

اس پر عورت نے کہا میں تجھ سے خدا کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ جبکہ تجھ میں اور تیرے مولا میں صلح واقع ہوگئی ہے۔تم بیچ والی یعنی مجھے مت بھولے گا یہ شخص اسی حالت میں اندر گیا اور اسے کچھ دے کر کہنے لگا، اے نیک بخت بی بی! یہ لے جا اور اپنے یتیم بچوں کو کھلا کر ان سے میرے حق میں یہ دعا کرایئے گا کہ میری پاکٹ بک میں جتنے گناہ لکھے ہیں وہ سب مٹ جائیں۔

وہ عورت اس سے یہ وعدہ کر کے جب اپنے گھر آئی اور بچوں کے آگے کھانا پکا کر رکھا تو اس شخص کے لئے دُعا کی درخواست کی بچوں نے کہا اے ماں! خدا کی قسم! جب تک ہم اس کے لئے دُعا نہ کرلیں گے کھانا نہ کھائیں گے کیونکہ مزدور اجرت کا مستحق اسی وقت ہوتا ہے جب کام کو انجام پر پہنچا دے، بچوں نے دُعا کی، کھانا کھایا اور اس شخص نے اپنی پاکٹ بک دیکھی تو تمام گناہ مٹ چکے تھے ساری پاکٹ بک صاف وسفید تھی کسی ایک گناہ کا بھی اس میں نشان نہ تھا۔ (نزہتہ المجالس ص 41 ص 2)

Marfat.com

سبق: پاکباز اور باعصمت عورت کسی قیمت پر بھی اپنی عزت وعصمت پر دھبہ نہیں آنے دیتی، مذکورہ بالا عورت کی حکایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرد کے ساتھ تخلیہ میں خدا سے خود بھی ڈرنے لگی اور بدکار مرد کو بھی ڈرانے لگی۔ لیکن فی زمانہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، اللہ عزوجل ہر مسلمان عورت کو اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

اس مزکورہ حکایت نے یہ بھی معلوم ہوا کہ یتیموں کی دعا اللہ ﷻ ضرور قبول فرماتا ہے نیز جو مسلمان گناہوں کے ذریعے اپنا نامہ اعمال سیاہ کر بیٹھے تو اگر وہ ایک بار بھی سچے دل سے اللہ عزوجل کے خوف کے سبب آنسو بہالے اور توبہ کرلے تو یہ ندامت کے آنسو سیاہ نامہ اعمال کو دھوڈالتے ہیں۔

ایک خوبصورت عورت اور جنید بغدادی

ایک عورت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آکر کہنے لگی میرا شوہر دوسرا نکاح کرنا چاہتا تھا، فرمایا اگر اس وقت اس کے نکاح میں چار عورتیں نہیں ہیں تو اسے دوسرا نکاح جائز ہے۔ عورت نے کہا! اے جنید! اگر غیر مرد کو عورتوں کی طرف دیکھنا جائز ہوتا تو میں اپنا چہرہ کھول کر آپ کو دکھاتی تاکہ آپ مجھے دیکھ کر کہتے کہ جس کے نکاح میں میرے جیسی خوبصورت عورت ہو اُسے میرے سوا دوسری عورت کی طرف رغبت کرنا لائق ہے کہ نہیں؟

حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عورت کی یہ گفتگو سن کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو کسی نے اس کا سبب پوچھا، تو فرمایا میرے ذہن میں اس وقت یہ خیال آیا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر دنیا میں کسی کو مجھے دیکھنا جائز ہوتا تو میں اپنا حجاب اُٹھا کر اس پر ظاہر ہو جاتا کہ وہ مجھے دیکھتا پھر اس وقت معلوم ہوتا کہ جس کا مجھ جیسا رب ہو اس کے دل میں میرے غیر کی محبت ہونی چاہیے کہ نہیں؟ (نزہۃ المجالس ص 34 ج 1)

سبق: دعویٰ اسلام میں سچے ہو کر
غیر کی جانب اُٹھے پھر کیوں نظر

Marfat.com

سچا مسلمان وہ ہے جو اپنے دل میں صرف خدا ہی کی محبت رکھے اور اس کے غیر یعنی بُت وغیرہ اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دے اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے۔

ایک نیک عورت کی آنکھیں

مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ معظمہ میں ایک خاتون کو دیکھا جن کی آنکھیں نہایت خوبصورت تھیں مکہ شریف کی عورتیں انہیں دیکھنے کے لئے آتی تھیں۔ یہ حال دیکھ کر وہ نیک دل خاتون رونے لگیں ان سے کہا گیا کہ آپ اس قدر روئیں گی تو آنکھیں خراب ہو جائینگی، فرمانے لگیں، اگر میرا شمار اہل جنت میں ہے تو اللہ عزوجل اس سے بہتر آنکھیں عطا فرمادے گا اور اگر خدانخواستہ جنت کے لائق نہ ہوئی تو ان آنکھوں کو بھی سخت عذاب ہوگا اتنا کہ کر وہ خاتون پھر رونے لگیں اور زندگی بھر یہی کیفیت طاری رہی اور خوف خدا سے رو رو کر ان کی آنکھیں بیکار ہوگئیں۔ (تاج کراچی جنوری 73ء)

سبق: اپنے ظاہری حسن و جمال پر ناز نہ کرنا چاہیے بلکہ حُسن و جمال عطا فرمانے والے کی یاد میں رہنا چاہیے اور اپنی عاقبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدا کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اس کے غضب و جلال سے بھی ڈرتے رہنا چاہیے۔ خدا کے خوف سے اگر آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں تو بقول مولانا رومی۔

ہر کجا آب رواں غنچہ بُود
ہر کجا اشک رواں رحمت شود

"جہاں پانی جاری ہو وہاں پھول کھلتے ہیں اور جہاں خوف خدا سے آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی جاری ہو، وہاں رحمت کے پھول کھلتے ہیں"۔

مگر افسوس کہ آج کل ان آنکھوں سے سینما، ٹیلی ویژن اور غیر محرم مردوں کو دیکھنے کا کام لیا جارہا ہے، خوف خدا سے رونے کا کام تو بہت دور کی بات ہے۔

اللہ ﷻ نے قرآن پاک میں مسلمان مردوں عورتوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم

Marfat.com

دیا ہے۔ نہ عورت کی آنکھیں غیر مرد کو دیکھیں نہ مرد کی آنکھیں کسی غیر عورت کو دیکھیں۔

اللہ ﷻ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

دو عورتیں اور ایک بچہ

بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں دو عورتیں اپنا اپنا بچہ لے کر گھر سے نکلیں، راستے میں جنگل آیا تو ایک بھیڑیئے نے ایک بچہ کو اُٹھالیا اور لے گیا اب دونوں عورتوں میں اس بات پر لڑائی ہونے لگی کہ بھیڑیا کس کے بچے کو اُٹھا کر لے گیا ہے ایک کہتی کہ تمہارے بچے کو لے گیا ہے میرا بچہ تو موجود ہے آخر کار لڑتے لڑتے یہ دونوں عورتیں حضرت داؤد علیہ السلام کے دربار میں پہنچیں آپ نے دونوں کا تصفیہ فرمایا کہ لڑکا بڑی عورت کو مل جانا چاہیے، ایک عورت بڑی بھی تھی اور بچہ تھا بھی اس کے پاس اس لئے بچہ اسی کو دے دیا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اس وقت وہاں موجود تھے فرمانے لگے ایک چھری لاؤ میں اس بچے کو درمیان سے کاٹ کر دونوں کو آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں یہ سُن کر چھوٹی عورت کی مادری شفقت نے جوش مارا اور بے تاب ہو کر کہنے لگی یا حضرت! آپ ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا ہے آپ اسی کو دے دیں لیکن خدارا اسے کاٹیں نہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میرا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ اسی چھوٹی عورت کا ہے جس کے دل میں مادری محبت کا جوش پیدا ہو گیا اگر یہ اس بچے کی ماں نہ ہوتی تو بڑی عورت کی طرح یہ خاموش رہتی حضرت داؤد علیہ السلام بھی اس فیصلہ پر خوش ہو گئے اور بچہ اسی چھوٹی عورت کو دے دیا گیا۔

(نزہۃ المجالس ص 166 ج 1)

سبق: ماں کا بہت بڑا درجہ ہے ماں اپنے بچے کی ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ نو ماہ شکم میں رکھ کر بچے کو تکلیف کے ساتھ جنتی ہے اور پھر دن رات اس کی نوکر بنی رہتی ہے اسی لئے شریعت میں ماں کا درجہ باپ سے تین گناہ زیادہ ہے لیکن آج کل کی

Marfat.com

ماڈرن ماؤں میں نسائیت نظر نہیں آتی مردوں کی طرح ننگے منہ ننگے سر اور مردوں کی طرح پتلون پہن کر بازاروں میں گھومنے والی ماؤں کے دلوں میں شفقت ذرہ بھر بھی باقی نہ رہی۔

ایک ہندو پروفیسر نے لکھا تھا کہ موجودہ زمانے کی عورت اب عورت نہیں رہی، عورت گھر کی مالکہ تھی لیکن اب یہ چلتی پھرتی گڑیا بن گئی ہے مغرب زدہ عورت نے گھریلو زندگی کے فرض میں آگ لگا دی ہے۔ اب اس میں نہ کنبہ کی محبت رہی ہے نہ بچوں کے ساتھ دلچسپی۔ اب یہ کتوں اور بلیوں سے محبت کرنے والی اور فرینڈز وکلب کی دلدادہ بن گئی ہے۔ (ماہ طیبہ اکتوبر 1862ء)

ایسی عورت کو اپنے بچے سے کیا اُنس ہو سکتا ہے بلکہ بعض ایسی عورتیں تو بچہ پیدا ہوتے ہی اس کا گلا گھونٹ کر کہیں پھینک آتی ہیں اور یورپ کے ہسپتال تو اس قسم کی ماؤں کی مہربانیوں سے حرامی بچوں سے بھرے رہتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

ایک عقل مند لڑکی کی حکایت

ایک شخص شن نامی عرب کے بڑے دانش مندوں میں سے تھا۔ اس نے قسم کھائی تھی کہ میں سفر میں ہی اپنا وقت گزارتا رہوں گا جب تک مجھے کوئی عورت اپنے جیسی ملے اور اس سے میں نکاح کرلوں مطلب یہ ہے کہ جب تک میں کسی عقل مند عورت سے نکاح نہ کر لوں گا اس وقت تک میں سفر میں ہی رہوں گا۔

ایک مرتبہ وہ سفر میں تھا کہ اس کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو اسی بستی میں جا رہا تھا جہاں پہنچنے کا شن نے ارادہ کیا تھا تو یہ اس کا ساتھی ہو گیا جب یہ دونوں روانہ ہوئے تو اس سے شن نے کہا تم مجھے اُٹھا کرلے چلو گے یا میں تمہیں اٹھاؤں تو اس کے ساتھی نے کہا "جاہل آدمی" ایک سوار دوسرے سوار کو کیسے اُٹھا سکتا ہے؟ پھر دونوں چل رہے تھے تو انہوں نے ایک کھیت کو دیکھا جو پکا ہوا کھڑا تھا تو شن نے کہا کیا تم کو اس بات کی خبر ہے کہ یہ کھیت کھایا جا چکا یا نہیں؟ اس نے کہا اے جاہل! کیا تو دیکھتا نہیں کہ یہ کھڑا ہے۔ پھر دونوں کا گزر ایک جنازہ پر ہوا تو شن نے کہا تمہیں خبر ہے صاحب جنازہ زندہ ہے یا مردہ؟ اس نے

Marfat.com

کہا میں نے تجھ سے زیادہ جاہل کوئی نہیں دیکھا کیا تیرا یہ خیال ہے کہ لوگ زندہ ہی کو دفن کرنے جا رہے ہیں۔

پھر وہ شخص شن کو اپنے گھر پر لے گیا اور اس شخص کی ایک بیٹی تھی جس کا نام طبقہ تھا اس شخص نے اپنی بیٹی کو شن کا سارا قصہ سنایا اور کہا یہ بڑا جاہل آدمی ہے۔ طبقہ نے اپنے باپ سے یہ سارا قصہ سُن کر کہا اے میرے باپ! وہ تو بڑا دانا آدمی ہے اس کا یہ قول کہ تم مجھے اٹھاؤ گے یا میں تمہیں اُٹھاؤں گا؟ اس خیال سے تھا کہ تم مجھے کوئی بات سناؤ گے یا میں تمہیں سناؤں تا کہ ہم اپنا راستہ تفریح کے ساتھ پورا کر لیں اور اس کا یہ کہنا کہ یہ کھیت کھایا جا چکا یا نہیں، اس کا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ کھیت والوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت خرچ کر لی یا نہیں؟ اور میت کے بارے میں اس کا پوچھنا کہ یہ زندہ ہے یا مردہ؟ اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ آیا اس نے اپنے پیچھے کوئی ایسا چھوڑا بھی ہے جو اس کے نام رکھ سکے یا نہیں؟

یہ شخص اپنی بیٹی سے یہ باتیں سُن کر شن کے پاس آیا اور اپنی بیٹی کی تمام باتیں اس کو سنائیں تو شن نے اسی سے نکاح کا پیغام دیا اور اس کے ساتھ اس کا نکاح ہو گیا۔

(کتاب الاذکیا ابن جوزی ص 436)

سبق: ہر کام کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن جو سمجھدار اور عقل مند ہیں وہ کلام کی تہ تک پہنچتے ہیں صرف ظاہر کو لینا اور باطن کی طرف توجہ نہ دینا عقلمندوں کا کام نہیں۔

ایک عقل مند بڑھیا کی حکایت

ابو جعفر صمیری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شہر میں ایک بہت نیک بڑھیا رہتی تھی جو بکثرت روزے رکھتی تھی اور بہت نماز پڑھتی رہتی تھی اور اس کا ایک بیٹا تھا جو صراف تھا اور وہ شراب اور کھیل میں منہمک رہتا تھا۔ دن میں تو وہ دکان میں مصروف رہتا اور شام کو گھر آ کر درہم و دینار کی تھیلی اپنی والدہ کے پاس رکھوا دیتا اور چلا جاتا اور رات بھر شراب خانوں میں رہتا ایک چور نے اس کی تھیلی اُڑانے کی ٹھان لی اور اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا اور اس طرح

Marfat.com

گھر میں داخل ہو گیا کہ اسے خبر نہ ہو سکی اور چھپ گیا اور اس شخص نے تھیلی اپنی ماں کے سپرد کر کے اپنی راہ لی اور ماں گھر میں تنہا رہ گئی اس مکان میں ایک ایسا کمرہ تھا جس کی دیواریں مضبوط اور دروازہ لوہے کا تھا وہ اپنی قیمتی اشیاء اس کمرے میں رکھتی تھی اور تھیلی بھی، چنانچہ تھیلی اس نے اسی کمرے کے دروازے کے پیچھے رکھ دی اور وہیں بیٹھ گئی اور اپنے سامنے افطار کا سامان رکھ لیا چور نے سوچا کہ اب وہ اس کو تالا لگائے گی اور سو جائے گی تو میں دروازہ الگ کر کے تھیلی لے لوں گا جب وہ روزہ افطار کر چکی تو نماز پڑھنے کو کھڑی ہو گئی اور نماز لمبی ہو گئی اور آدھی رات گزر گئی اور چور حیران ہو گیا اور ڈرنے لگا کہ صبح نہ ہو جائے اب وہ گھر میں پھرا وہاں اس کو ایک نئی لنگی مل گئی اور کچھ خوشبو، تو اس نے وہ لنگی باندھی اور خوشبو کو سلگایا اور سیڑھی سے اترنا شروع کیا اور بہت موٹی آواز بنا کر آواز نکالنا شروع کی تا کہ بڑھیا گھبرا جائے لیکن بڑھیا دلیر تھی، سمجھ گئی کہ یہ چور ہے تو بڑھیا نے کانپتی ہوئی آواز بنا کر پوچھا یہ کون ہے؟

تو چور نے جواب دیا کہ میں جبرائیل ہوں، رب العالمین کا بھیجا ہوا آیا ہوں اس نے مجھے تیرے بیٹے کے پاس بھیجا ہے وہ فاسق اور شرابی ہے تا کہ میں اسے نصیحت کروں اور اس کے ساتھ ایسا معاملہ کروں جس سے وہ گناہوں سے باز آ جائے تو بڑھیا نے یہ ظاہر کیا کہ گھبراہٹ سے اس پر غشی طاری ہو گئی ہے اور اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ اے جبرائیل! میں تجھ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے ساتھ نرمی کرنا کیونکہ وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے تو چور نے کہا میں اس کے قتل کرنے کو نہیں بھیجا گیا ہوں۔ بڑھیا نے پوچھا پھر کس لئے بھیجے گئے ہو، کہا کہ اس کی تھیلی لے لوں اور اس کے دل کو پریشان کروں۔ پھر جب وہ توبہ کر لے تو تھیلی اسے واپس کر دوں، بڑھیا نے کہا اچھا جبرائیل اپنا کام کرو اور جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ تو اس نے کہا تم کمرے کے دروازے سے ہٹ جاؤ، وہ ہٹ گئی اور اس نے دروازہ کھول دیا اور اندر داخل ہو گیا تا کہ تھیلی اور قیمتی سامان لے جائے، وہ سامان کی گٹھڑی

Marfat.com

بنانے میں مشغول ہو گیا تو بڑھیا نے آہستہ آہستہ جا کر دروازہ بند کر لیا اور زنجیر کو کنڈے میں ڈال دیا اور تالا لگا کر اُسے مقفل بھی کر دیا اب تو چور کو موت نظر آنے لگی اور باہر نکلنے کے لئے کوئی حیلہ سوچنے لگا مگر کوئی صورت نظر نہ آئی، پھر بولا اے بڑھیا! دروازہ کھول تا کہ باہر نکلوں کیونکہ تمہارا بیٹا نصیحت قبول کر چکا ہے تو بڑھیا نے کہا اے جبرائیل! مجھے ڈر ہے کہ اگر میں کواڑ کھولوں تو تیرے نور کے ملاحظہ سے میری بینائی نہ جاتی رہے تو اس نے کہا میں اپنے نُور کو بجھا دوں گا تا کہ تیری آنکھیں ضائع نہ ہوں۔ تو بُڑھیا نے کہا اے جبرائیل تیرے لئے کیا مشکل ہے کہ تو چھت سے نکل جائے یا اپنے پر سے دیوار کو پھاڑ کر چلا جائے اور مجھے یہ تکلیف نہ دے کہ میں اپنی نگاہ کو برباد کر ڈالوں۔ اب چور نے محسوس کیا کہ بڑھیا دلیر ہے اب اس نے نرمی اور خوشامد شروع کر دی اور توبہ کرنے لگا تو بڑھیا نے کہا یہ باتیں چھوڑ، اب نکلنے کی کوئی ترکیب نہیں جب تک دن نہ ہو جائے اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی اور وہ اس سے سوال کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور اس کا بیٹا بھی واپس آ گیا، ماں نے سارا واقعہ بیٹے کو سنایا وہ کوتوال پولیس کو بُلا لایا اس نے دروازہ کھول کر چور کو باندھ لیا۔

(کتاب الاذکیالا ابن جوزی ص 387)

سبق: خدا تعالیٰ کی عبادت و یاد سے روحانیت بڑھتی اور دلیری پیدا ہوتی ہے۔ عقل مند بڑھیا خدا تعالیٰ کی یاد میں مستغرق رہتی تھی اس نے بڑھاپے میں ایک شاطر چور کا مقابلہ کیا اور اپنی حُسن تدبیر سے اسے پکڑوا دیا برعکس اس کے کہ آج کل کی ماڈرن عورتیں چوہے سے بھی ڈرتی ہیں اور ڈر کر چیخ بھی مارتی ہیں۔

واقعی یہ سچ ہے کہ خدا سے ڈرنے والا کسی سے نہیں ڈرتا اور خدا سے نہ ڈرنے والا ہر کسی سے ڈرتا ہے اس لئے ہمیں اپنے دل میں خدا کا ڈر اور اس کی یاد پیدا کرنی چاہیے۔

Marfat.com

ایک معصوم لڑکی کی دیانت وحق گوئی

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام اسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں رات کو گشت کر رہے تھے ایک مکان سے آواز آئی، ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے کہ دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو لڑکی نے کہا امیر المومنین نے ابھی تو تھوڑے ہی دن ہوئے منادی کرائی ہے کہ دودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرو عورت نے کہا اب یہاں امیر المومنین ہیں نہ منادی کرنے والا لڑکی نے کہا یہ دیانت کے خلاف ہے کہ سامنے تو اطاعت کی جائے اور غائبانہ خیانت؟ یہ گفتگو سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت متاثر ہوئے۔لڑکی کی دیانت اور اس کی حق گوئی پر خوش ہو کر (جو درحقیقت انہی کے حق پرست عہد حکومت کا نتیجہ تھی) اپنے بیٹے عاصم سے اس کی شادی کر دی اس لڑکی سے ام عاصم پیدا ہوئیں جو عمر بن عبدالعزیز جیسے نیک بخت اور عابد وزاہد خلیفہ کی والدہ تھی۔

سبق: ہماری اسلاف کرام ہر حکم شرعی پر سختی کے ساتھ عامل نظر آتی تھیں۔ وہ دنیا کو آخرت پر زیادہ ترجیح دیتی تھیں اور دنیا ان کے نزدیک بالکل ہیچ تھی۔ ہماری آج کے دور کی مسلمان بہنوں کو بھی چاہیے کہ زندگی کے ہر معاملات میں دیانت اور ایمانداری کو اپنانے کی کوشش فرمائیں انشاء اللہ عزوجل دونوں جہاں میں اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

ایک کنیز کی حکایت

اصمعی نے بیان کیا کہ میں ہارون الرشید کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص ایک کنیز کو ساتھ لے کر آیا تاکہ اسے فروخت کرے،، ہارون رشید نے اسے غور سے دیکھا اور پھر کہا اپنی کنیز واپس لے جا، اگر اس کے منہ پر چھائیاں نہ ہوتیں اور ناک دبی ہوئی نہ ہوتی، تو میں اس کو خرید لیتا تو وہ شخص اس کو واپس لے جانے لگا جب وہ کنیز پردے کے قریب پہنچ گئی تو اس نے کہا اے امیر المومنین! مجھے اپنے پاس واپس بلا لیجئے میں آپ کو دو بیت سنانا چاہتی ہوں جو اس وقت موزوں ہونگے۔ ہارون رشید نے کہا سناؤ تو اس نے فی البدیہہ یہ شعر کہہ کر پڑھے۔

Marfat.com

ما سکم الظبی علی حسنہ

کلا ولا البدر الذی توصف

اما الظبی فیہ خنس بین

والبدر فیہ کلف یعرف

اب تو ہرنی بھی اپنے حسن پر سالم نہ رہی اور نہ چاند بچ سکا جس کی تعریف کی جاتی ہے کیونکہ ہرنی میں ناک بیٹھی ہونا کھلی بات ہے اور چاند میں جو چھائیاں ہیں وہ بھی صاف نظر آتی ہیں۔

اس کی اس بلاغت پر ہارون رشید حیران رہ گیا اور اُسے خرید لیا۔

(کتاب الاذکیاء امام ابن جوزی ص 428)

سبق: کتنا عالی دماغ تھا پہلے دور کی کنیزوں کا بھی کہ فی البدیہہ دو شعر کہہ کر بادشاہ کو حیران کر دیا اور کتنا پست دماغ ہے آج کل کی ماڈرن عورتوں کا کہ لڑائی میں فی البدیہہ گالیاں گھڑ کر محلہ بھر کو حیران کر دیتی ہیں۔

حالانکہ گالی فسق اور گناہ ہے تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور جواب میں اپنے ماں باپ کے لئے گالی سنتا ہے تو گویا وہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینے کے مترادف ہے۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ فحش کلامی اور بے حیائی کی باتیں کرنے والا قیامت کے دن کتے کی شکل میں آئے گا۔

تین دانا لونڈیاں

مامون رشید کو ایک مرتبہ ایک لونڈی کی ضرورت پیش آئی اس نے اعلان کیا تو اس کی خدمت میں تین لونڈیاں حاضر ہوئیں اور تینوں سامنے کھڑی ہوگئیں بادشاہ نے دیکھا تو کہا، مجھے تو ایک درکار ہے اور تم تین ہو۔ اچھا میں تم تینوں سے انتخاب کر لیتا ہوں۔ تینوں لونڈیاں سامنے ایک صف میں کھڑی تھیں، بادشاہ جب انتخاب کے لئے اٹھا تو پہلی بولی۔

Marfat.com

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

پہلی نے جب یہ آیت پڑھی تو دوسری جو دونوں کے وسط میں کھڑی تھی بولی:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

تیسری جو سب سے آخر کھڑی تھی اس نے یہ آیت پڑھی۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ط

مامون رشید تینوں پر بہت خوش ہوا اور تینوں کو خرید لیا۔

سبق: پہلے دور کی لونڈیاں بھی قرآن پاک سے شغف رکھتی تھیں اور آج کل کی یہ آزاد عورتیں قرآن پاک کے نام سے بھی واقف نہیں ہاں یہ بات بات میں فلمی گانوں کے شعر پڑھنے، ناول، ڈائجسٹ کی کہانیاں انہیں بہت حفظ کی ہوتی ہیں............

دو لونڈیوں کا پُر لطف مناظرہ

ہارون الرشید کو ایک لونڈی کی ضرورت تھی اس نے اعلان کیا کہ مجھے ایک لونڈی درکار ہے اس کا یہ اعلان سُن کر اس کے پاس دو لونڈیاں آئیں اور کہنے لگیں ہمیں خرید لیجئے، ان دونوں میں سے ایک کا رنگ کالا تھا اور ایک کا گورا۔

ہارون الرشید نے کہا کہ مجھے ایک لونڈی چاہیے دو نہیں۔ گوری بولی تو پھر حضور مجھے خرید لیجیے۔ کہ گورا رنگ اچھا ہوتا ہے۔ کالی بولی حضور! رنگ تو کالا ہی اچھا ہوتا ہے۔ آپ مجھے خریدیئے، ہارون الرشید نے ان کی یہ گفتگو سُنی تو کہا، اچھا تم دونوں اس موضوع پر مناظرہ کرو کہ رنگ گورا اچھا ہے یا کالا۔

جو جیت جائے گی میں اسے خرید لوں گا، دونوں نے کہا بہت اچھا۔

چنانچہ دونوں کا مناظرہ شروع ہوا اور کمال یہ کہ دونوں نے اپنے اپنے رنگ کے فضائل و دلائل پر عربی زبان میں اور فی البدیہہ شعروں میں بیان کئے یہ اشعار عربی زبان میں ہیں مگر ان کا منظوم ترجمہ پیش کیا جائے گا۔

لیجئے آپ بھی سُن لیجئے اور سر دھنیئے اور غور کیجئے کہ پہلے زمانہ میں لونڈیاں بھی کس

Marfat.com

قدر فہم وفراست کی مالک تھیں۔

گوری بولی: موتی سفید ہے اور قیمت ہے اس کی لاکھوں
اور کوئلہ ہے کالا پیسوں میں ڈھیر پالے

بادشاہ سلامت! دیکھ لیجئے موتی سفید رنگ کا ہوتا ہے اور کس قدر قیمتی ہوتا ہے مگر کوئلہ جو کالا ہوتا ہے کس قدر سستا ہوتا ہے کہ چند پیسوں میں ڈھیروں مل جاتا ہے۔

اور سنئے!

اللہ کے نیک بندوں کا منہ سفید ہوگا
اور دوزخی جو ہونگے منہ ان کے کالے

یعنی اللہ والوں کے منہ کل قیامت میں گورے اور سفید ہونگے اور جہنمیوں کے منہ کالے ہونگے۔

بادشاہ سلامت! اب آپ ہی انصاف کیجئے گا کہ رنگ گورا اچھا ہے یا نہیں۔ بادشاہ گوری کے یہ اشعار سن کر بڑا خوش ہوا اور پھر کالی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا سُنا تم نے بھی؟ اب تم بتاؤ کیا کہتی ہو کالی بولی حضور!

ہے مشک نافہ کالی قیمت میں بیش عالی
روئی سفید ہے اور پیسوں میں ڈھیر پالی

قبلہ کستوری کالی ہوتی ہے مگر بڑی گراں قدر، مگر روئی جو سفید ہوتی ہے بڑی سستی مل جاتی ہے اور چند پیسوں میں ڈھیروں مل جاتی ہے اور سنئے۔

آنکھوں کی پتلی کالی ہے نُور کا وہ چشمہ
اور آنکھ کی سفیدی ہے نور سے وہ خالی

یعنی دیکھ لیجئے آنکھ کی پتلی جس سے نظر آتا ہے وہ کالی ہوتی ہے سارا نور اسی میں ہوتا ہے اور اس پتلی کے اردگرد جو سفیدی ہے اس میں قطعاً کوئی نور نہیں۔

بادشاہ سلامت! اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ رنگ کالا اچھا ہے یا نہیں۔ کالی کے

Marfat.com

یہ اشعار سُن کر بادشاہ اور بھی زیادہ خوش ہوا اور پھر گوری کی طرف دیکھا تو فوراً بولی۔

کاغذ سفید ہیں سب قرآن پاک والے

کالی نے جھٹ جواب دیا:

اور ان پہ جو لکھے ہیں قرآن کے حرف کالے

گوری نے پھر کہا:

میلاد کا جو دن ہے روشن وہ بالیقین

کالی نے جھٹ جواب دیا کہ:

معراج کی جو شب کالی ہے یا نہیں ہے

گوری بولی، کہ

انصاف کیجئے گا، کچھ سوچئے گا پیارے

سورج سفید روشن تارے سفید سارے

کالی نے جواب دیا کہ:

ہاں سوچئے گا آقا! ہیں آپ عقل والے

کالا غلافِ کعبہ، حضرت بلال کالے!

گوری کہنے لگی کہ:

رُخ مصطفیٰ ﷺ ہے روشن دانتوں میں ہے اُجالا

کالی نے جواب دیا کہ:

اور زُلف ان کی کالی کمبل کا رنگ کالا

بادشاہ نے ان دونوں کے علمی اشعار سُن کر کہا مجھے لونڈی تو ایک درکار تھی مگر میں تم دونوں ہی کو خریدتا ہوں۔ (لولو الشرع)

سبق: سبحان اللہ کیا ہی پُر لطف مناظرہ ہے کہ ان کی بدیہہ گوئی سے ایمان تازہ ہو گیا۔ ایک آج کل عورتوں کے آپس میں جھگڑے بھی ہیں کہ جنہیں شیطان سن کر راضی ہوتا ہے

Marfat.com

ان لونڈیوں کے اشعار سے ان کی دانش و فراست کا اظہار ہوتا ہے اور آجکل کی عورتوں کے ڈھولک گیتوں سے ان کی حماقت و جہالت آشکار ہے۔

اے کاش فلمی ڈراموں اور گیتوں سے دلچسپی کی بجائے، ذکر و درود، تلاوت قرآن پاک اور نعت پاک مصطفیٰ ﷺ ہماری مسلمان ماں بہنوں کی زبان پر جاری ہو جائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

صبر کی پہاڑ عورت

طوافِ بیت اللہ کے دوران شیخ ابوالحسن سراج کی نظر ایک عورت پر پڑی وہ نہایت حسین و جمیل اور خوبرو تھی آپ نے فوراً نگاہیں ہٹاتے ہوئے اپنے آپ سے کہا "بخدا میں نے آج تک ایسا چہرہ نہیں دیکھا، شاید یہ اس کی خوشحالی اور علم و فکر سے آزادی کا نتیجہ ہے"۔

عورت نے آپ کی یہ بات سُن لی اس نے کہا آپ کیا کہہ رہے ہیں؟...... واللہ! میں غموں سے چُور چُور ہوں اور میرا دل رنج و غم سے زخمی ہے آپ نے دریافت فرمایا "تجھے کون سا غم لاحق ہے؟......... وہ بولی ایک دن میرے شوہر نے ایک بکری کو قربان کیا، قریب ہی میرے دونوں چھوٹے بچے کھیل رہے تھے، ایک شیر خوار میری گود میں تھا، میں کھانا پکانے میں مصروف ہوگئی دونوں لڑکوں میں سے بڑے نے دوسرے سے کہا میں تجھے بتاؤں کہ ابا جان نے بکری کو کیسے ذبح کیا؟

چھوٹے نے کہا ہاں بتاؤ۔ بڑے نے چھری ہاتھ میں لے لی، بھائی کو زمین پر لٹایا اور ذبح کر دیا۔ بھائی کا خون اور تڑپنا دیکھ کر خود پہاڑ پر بھاگ گیا۔ اس کا باپ اس کی تلاش میں گیا مگر اسے نہ پا سکا کیونکہ بھیڑیئے نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔ میرا شوہر بھی پہاڑ سے زندہ واپس نہ آسکا۔ پیاس کی شدت اور گرمی نے اس کی بھی جان لے لی۔ ذبح شدہ لڑکے کی آواز سن کر میں اسے دیکھنے گئی اور شیر خوار بچہ چولھے کے پاس چھوڑ گئی اس نے گرم ہانڈی اپنے اوپر انڈیل لی اور جل کر ہلاک ہوگیا۔

میری ان تمام بچوں سے بڑی ایک بیٹی بھی تھی جس کی شادی ہو چکی تھی اور اپنے

Marfat.com

شوہر کے گھر رہتی تھی، ان واقعات کی خبر اس تک پہنچی تو وہ صدمہ کو برداشت نہ کر سکی اور تڑپ تڑپ کر مرگئی۔

اب صرف تنہا میں رہ گئی ہوں، جو ان تمام غموں کا بوجھ لئے زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں آپ نے اس کی داستانِ غم سنی تو بے حد متعجب ہوئے اور پوچھا آخر تو نے ان تمام آزمائشوں پر صبر کیسے کر لیا؟

اس نے جواب دیا جو بھی صبر اور بے صبری پر غور کرے گا تو ان کو الگ الگ پائے گا، پس اگر خوشحالی ظاہر کر کے صبر اختیار کیا تو اس کا انجام بہتر اور پھل میٹھا ہوگا اور اگر بے صبری میں مبتلا رہا تو اس کا انجام بُرا اور اجر و ثواب سے محروم رہے گا لہٰذا میں بھی صبر کر رہی ہوں اور ان مصیبتوں کے باعث پیدا ہونے والے آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں۔

اتنا کہہ کر وہ عورت آپ کے پاس سے رخصت ہوگئی۔ (روض الریاحین)

محترم اسلامی بہنو! مصیبت پر صبر کرنا یقیناً اہم و عظیم و باعث برکت کام ہے اس کی عظمت کا اندازہ اس آیت پاک سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

”مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے“۔ (ترجمہ کنز الایمان پ 12 ھود 11)

اس میں ثواب کی کثرت اور اس میں پوشیدہ عظمت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے جس پر بے شمار احادیث گواہ ہیں جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے جو کہ ابن رسول، سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رضاعی والد تھا۔ رحمت عالم ﷺ نے اپنے صاحبزادے کو گود میں اٹھایا انہیں چوما کچھ عرصہ بعد ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوبارہ وہاں گئے اس وقت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان کنی کے عالم میں تھے ان کی اس تکلیف میں مبتلا دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی اشک

Marfat.com

باری کر رہے ہیں؟ رحمت عالم ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا اے ابن عوف! یہ تو رحمت ہے (یعنی یہ شفقت کی بناء پر ہے، بے صبری کا رونا نہیں) یہ فرما کر دوبارہ رونے لگے، پھر فرمایا بلاشبہ آنکھیں بہہ رہی ہیں اور دل غمگین ہے، مگر ہم وہی کریں گے جس سے ہمارا رب عزوجل راضی ہو (یعنی ہم صبر فرمائیں گے) اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی میں غمگین ہیں۔

(بخاری ومسلم)

لہٰذا معلوم ہوا کہ صبر کرنا ہی ہمارے لئے باعث برکت ہے اس کے برعکس بے صبری نہ صرف ثواب کو ضائع کروا دیتی ہے بلکہ انسان اللہ عزوجل کے غضب میں بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ رحمت عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ بڑا ثواب بڑی آزمائش کے ساتھ ملتا ہے۔

اللہ عزوجل جب کسی قوم کے ساتھ محبت فرماتا ہے تو انہیں آزمائشوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جو راضی ہوتا ہے یعنی صبر کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ عزوجل کی رضا ہے اور جو ناراض ہو جائے یعنی بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے، تو اس کے لئے ناراضگی ہے۔ (ترمذی)

اس سے ہماری وہ بہنیں درس عبرت حاصل فرمائیں جو اس قسم کے موقعوں پر شکوہ و شکایت کر کے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ، بلکہ بسا اوقات کلماتِ کفر بک کر دائرہ اسلام ہی سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بہن کو صبر وتحمل کا پہاڑ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

ایک عورت کا قابلِ رشک مرتبہ

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اللہ ﷻ کی ایک مقبول ولیہ ہیں۔ جب آپ نے ہوش سنبھالا تو والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، قحط سالی کی وجہ سے آپ کی تینوں بہنیں بھی آپ سے جدا ہو کر کسی غیر معلوم مقام کی طرف روانہ ہوگئیں۔ آپ نے بھی ایک طرف سفر کا ارادہ فرمایا۔ راستے میں ایک ظالم نے پکڑ کر زبردستی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کنیز بنا لیا اور

Marfat.com

کچھ دنوں بعد بہت ہی قلیل رقم میں فروخت کر دیا اس نئے مالک نے آپ سے بے حد مشقت آمیز کام لینے شروع کر دیئے۔

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہیں جا رہی تھیں کہ اچانک کسی نامحرم کو اپنے ساتھ دیکھ کر اس زور سے گریں کہ ہاتھ ٹوٹ گیا اس وقت آپ نے سر بسجود ہو کر عرض کی کہ یا اللہ عزوجل! میں پہلے ہی بے یارو مددگار تھی اور اب ہاتھ بھی ٹوٹ گیا ہے، اس کے باوجود میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ آپ نے یہ بات زبان سے نکالی ہی تھی کہ ایک غیبی آواز آئی کہ اے رابعہ! غمگین نہ ہو، کل تجھے وہ مرتبہ حاصل ہو گا کہ مقرب فرشتے بھی تجھ پر رشک کریں گے، یہ سُن کر آپ خوشی خوشی اپنے مالک کے یہاں پہنچ گئیں۔ آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ دن میں روزہ رکھتیں اور رات بھر عبادت میں صرف کر دیتیں۔ ایک رات آپ کے مالک کی آنکھ کھلی تو وہ یہ منظر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ آپ ایک گوشہ میں سربسجود ہیں اور ایک نور آپ کے سر پر معلق ہے اور آپ اللہ عزوجل سے عرض کر رہی تھیں "اے مالک!! اگر میرے بس میں ہوتا تو اپنا ہر وقت تیری عبادت میں گزار دیتی لیکن چونکہ تو نے مجھے غیر محکوم بنا دیا ہے، اس لئے میں تیری بارگاہ میں دیر سے حاضر ہوتی ہوں"۔

آپ کے مرتبے کے انکشاف اور اس مناجات کو سُن کر آپ کا آقا بہت پریشان ہو گیا اور اس نے یہ عہد کر لیا کہ آئندہ آپ سے کسی قسم کی خدمت نہ لے گا بلکہ حتی الامکان آپ کی خدمت کرے گا۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ کو آزاد کر کے درخواست کی کہ آپ یہیں قیام فرمائیں تو میرے لئے باعث سعادت ہے، ویسے آپ اگر کہیں اور جگہ جانا چاہیں تو آپ کو اختیار ہے یہ سُن کر آپ حجرے سے باہر نکل آئیں اور ذکر و درود میں مشغول ہو گئیں۔ (تذکرۃ الاولیاء)

محترم اسلامی بہنو! اس واقعہ پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب ایسے انسان کو ہر قسم کی آفت و تکلیف سے محفوظ کر دیا جائے گا بلکہ جس طرح حالات مذکور ہوئے اس سے یہی پتا چلا کہ جب اللہ عزوجل کسی کو

Marfat.com

اپنا بناتا ہے تو اس پر آزمائش کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس طرح اس کے اخلاص کا امتحان فرماتا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کو مختلف آزمائشوں میں مبتلا فرمادیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

فی زمانہ ہماری صورتِ حال بالکل مختلف ہے، ہم اگر کچھ عبادت کر بھی لیں تو یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ اب ہم پر کوئی بھی مصیبت و آفت نہیں آنی چاہیے، چنانچہ اگر حکمت الٰہی کے تحت کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑ جائے تو فوراً زبان پر اس قسم کے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں کہ ہماری عبادت کرنے کا کیا فائدہ؟ اللہ عزوجل نے فلاں کو تو اس کی نافرمانیوں کے باوجود اتنا نوازا ہوا ہے اور ہم عبادت کر کے بھی محروم ہیں .... شاید اس قسم کی مسلمان بہنوں نے عبادت اختیار ہی اس لئے کی تھی کہ اس سے دنیوی فائدے حاصل کئے جائیں، تبھی تو اس قسم کی بات زبان پر آئی .... اگر واقعی ایسی ہی سوچ تھی تو یاد رکھئے کہ اس کا بالکل بھی ثواب حاصل نہ ہوگا عبادت صرف صرف اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اختیار فرمائیں۔

نیز ہمیں چاہیے کہ رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سنت کے مطابق ہر معاملے میں اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہیں، اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی خلافِ مرضی کام پر زبان و دل سے شکوہ جاری نہ ہو ہاں اگر بے اختیاری طور پر دل میں اضطراب پیدا ہو تو اس پر گرفت نہیں لیکن اس صورت میں بھی فوراً لاحول شریف پڑھ کر اللہ عزوجل سے صبر و تحمل کی ہمت طلب فرمائیں۔

ماقبل میں آپ کی کثرت عبادت کا بھی ذکر ہوا جس کے پیش نظر وہ مسلمان بہنیں اپنی حالت پر افسوس فرمائیں کہ جو نفلی عبادت تو درکنار مختلف حیلوں بہانوں سے فرض وواجب کردہ عبادات سے بھی جان چھڑانے میں سکون محسوس کرتی ہیں۔

کاش! ان کو یہ بات اچھی طرح سمجھ آجائے کہ یہ وقتی سکون، کل بروز قیامت بھی

Marfat.com

ختم نہ ہونے والی پریشانی میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔

اللہ عزوجل ہمیں عبادت کا ذوق و ہمت اور اپنی رضا پر راضی رہنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

پہلے دور کی عورتوں کی مدنی سوچ

امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ سابقہ زمانے میں جب کوئی شخص روزی کمانے کے لئے سفر پر روانہ ہوتا تو اس کے گھر کی عورتیں عرض کرتیں صرف رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنا، حرام کی طرف نظر بھی نہ کرنا، کیونکہ ہم بھوک و فاقہ پر تو صبر کر سکتے ہیں لیکن ہم سے جہنم کی آگ پر صبر نہیں ہو سکتا۔ (مکاشفتہ القلوب)

محترم اسلامی بہنو! ہماری رہنما اکابرین اسلام، گھر کی عمدہ تربیت کی بناء پر شروع ہی سے شرعی احکام کو سیکھنے اور اپنی عملی زندگی پر نافذ کرنے کی عادی ہوتی تھیں لہٰذا انہیں زندگی کے کسی بھی موڑ پر نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا نہیں بننا پڑتا تھا، بلکہ وہ نہ صرف خود شیطان کی راہ میں سیسہ پگھلائی دیوار ثابت ہوتی تھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا حوصلہ فراہم کرتی تھیں۔ زیر نظر واقعہ میں ان کی بہترین تربیت کے عمدہ نتیجے اور نفس و شیطان کی راہ میں زبردست رکاوٹ بننے کا بیان ہے۔

رزقِ حلال کے بارے میں خواتین کی تلقین اور جہنم کی آگ پر صبر نہ کر سکنے کا اقرار درجہ ذیل احادیث کی بناء پر تھا۔

(۱) شاہ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا "بیت المقدس میں ایک فرشتہ ہر شب یہ آواز دیتا ہے کہ جو حرام کھاتا ہے، اللہ ﷻ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ سنت۔ (کیمیائے سعادت)

(۲) سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جو گوشت حرام سے اُگا ہے اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔ (بیہقی)

(۳) سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے تو اگر اسے صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کر دے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں اور چھوڑ

Marfat.com

کر مرے گا تو جہنم میں جانے کا سامان ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

لیکن افسوس! کہ ہمارے موجودہ دور کی مسلمان بہنوں کی صورت حال بے حد خراب ہے گھر کے مردوں سے مختلف قسم کی فرمائشوں اور دنیا کے نامعقول تقاضوں کی خاطر حلال و حرام کی تمیز بھلا کر زیادہ سے زیادہ کمانے کے ایسے مطالبے روز کا معمول نظر آتے ہیں۔

دو صابر خواتین کی حکایت

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے محمد بن ابوبکر مصر میں 38ھ میں شہید ہوئے بعد شہادت دشمنوں نے ان کی لاش کو ایک گدھے کی کھال میں بند کر کے جلا دیا تھا۔ جب حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے نہایت صبر سے کام لیا اور مصلے پر کھڑی ہو گئیں۔ (اصابہ)

حاصل مطالعہ: اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ۝

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (پ 1 بقرہ 45)

محترم اسلامی بہنو! اسماء بنتِ عمیس کا اپنے بیٹے کی شہادت اور پھر اس کی لاش کو بے دردی کے ساتھ جلا دیے جانے کی خبر سُن کر صبر فرمانا اور پھر نماز کے لئے مصلے پر تشریف فرما ہونا ثابت کرتا ہے کہ انہیں غم سے زیادہ احکام خداوندی پر عمل پیرا ہونے کی فکر تھی۔ کاش ہماری فکروں اور عمل میں بھی ایسا ہی انقلاب برپا ہو جائے اور بڑی سے بڑی مصیبت ہمیں ہوش و حواس سے بیگانہ کر کے اطاعت رب العلیٰ سے دور نہ کر سکے۔

لاش نہ دیکھنے پائیں: غزوہ اُحد کے اختتام پر آقائے دو جہاں ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارکہ دیکھنے کے لئے تشریف لانے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کے بیٹے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ''میری پھوپھی اپنے بھائی کی لاش نہ دیکھنے پائیں''۔

Marfat.com

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھے اپنے بھائی کی لاش کے بارے میں کچھ معلوم ہو چکا ہے لیکن میں اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں کوئی بڑی قربانی نہیں سمجھتی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارکہ کے پاس گئیں اور یہ منظر دیکھا کہ پیارے بھائی کے کان، ناک، آنکھ سب کٹے پھٹے، شکم چاک اور جگر چبایا ہوا ہے، یہ دیکھ کر زاہدہ و عابدہ خاتون اور اسلامی تعلیمات کی قدر دان حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور اپنے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہوئی واپس ہو گئیں۔ (سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

محترم اسلامی بہنو! انسان کا کمال یہ ہی ہے کہ وہ کسی صورتِ حال میں اپنے رب کی اطاعت سے منہ نہ موڑے، چاہے اسے خوشیاں نصیب ہو رہی ہوں یا اس پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں اپنے بھائی کی کٹی پھٹی لاش کو دیکھ کر ہوش و حواس قابو میں رکھنا اور اللہ عزوجل کے حکم پر عمل پیرا ہونا بہت بڑی ہمت و حوصلے کا تقاضا کرتا ہے اور بظاہر بے حد مشکل نظر آتا ہے لیکن جن کے پیش نظر صرف اور صرف اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو، وہ اس قسم کی مصیبتوں اور آزمائشوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کر کے بارگاہِ الٰہی عزوجل سے مزید انعامات کے مستحق بنتے رہتے ہیں۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اس قسم کے مواقع پر دامنِ صبر ہاتھ سے نہ جانے دیں اور شکوہ شکایت و بے صبری سے بچنے کی کوشش کریں، کیونکہ اس سے آئی ہوئی مصیبت تو نہیں ٹلتی، ہاں بے شمار ثواب ضرور ضائع ہو جاتا ہے۔

یہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ ثواب اور درجے کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ صبر وہ ہے کہ جو کسی صدمے کی اطلاع ملتے ہی ابتداء میں کیا جائے کیونکہ بعد میں تو صبر کرنا سب کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے "صبر شروع صدمے پر ہی ہوتا ہے"۔ (مشکوۃ سے مختصراً)

Marfat.com

دین پر استقامت کی پہاڑ عورت

مروی ہے کہ فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا ایمان لانا فرعون سے پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ جب کسی طرح اسے خبر ہوئی تو اس نے آپ کو دین سے پھر جانے کا حکم دیا لیکن آپ نے اس کا کہنا نہ مانا۔ آپ کے انکار پر وہ سیخ پا ہو گیا اور اس نے طرح طرح کی سزائیں دینے کا حکم جاری کیا۔ آخر کار کیل لائے گئے اور انہیں بی بی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بدن میں ٹھونک دیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا تو نے اگرچہ میرے بدن پر قابو پا لیا لیکن میرا دل میرے رب کی حفاظت میں ہے، اگر تو میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے، تب بھی میرے ایمان اور محبت الٰہی میں اضافہ ہی ہوگا۔

ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے سے گزرے تو بی بی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو آواز دی اور کہا اے اللہ ﷻ کے نبی! مجھے بتایئے کہ میرا رب مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ انہوں نے ارشاد فرمایا اے آسیہ! آسمان کے فرشتے تیرے انتظار میں ہیں اور اللہ ﷻ ان کے سامنے تجھ پر فخر فرما رہا ہے تو "اللہ عزوجل سے اپنی حاجت کا سوال کر" آپ نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ اے میرے رب! میرے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر فرما دے اور مجھے فرعون، اس کے عمل اور ظالم قوم سے نجات عطا فرما"۔

اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرعون اپنی بیوی کو دھوپ میں سزا دیتا تھا جب سزا دینے والے چلے جاتے تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے اور وہ جنت میں اپنا گھر ملاحظہ فرمایا کرتی تھیں۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرعون نے اپنی بیوی کے بدن میں چار کیل لگوائے یعنی (دو ہاتھوں اور دو پیروں میں) اور ان کے سینے پر چکی کا پاٹ رکھ کر چہرہ سورج کی جانب کر دیا تھا، اسی حالت میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب نجات عطا فرمائی اور جنت میں ان کا رتبہ بلند کیا، وہ جہاں چاہے کھاتی پیتی ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب)

حاصل مطالعہ: اس ایمان افروز واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہماری اکابرین نے تقریباً ہر دور میں

Marfat.com

ہی دین کی خاطر سخت آزمائشوں کا سامنا کیا ہے لیکن ان کی زبان پر نہ تو کبھی کلمات شکوہ و شکایت جاری ہوئے اور نہ ہی ان مشقتوں کے باعث ان کی ہمت و استقامت میں کوئی کمی واقع ہوئی بلکہ جیسے جیسے ان پر سزاؤں کا سلسلہ سخت سے سخت تر ہوتا چلا جاتا ان کے ایمان میں اتنی ہی زیادہ پختگی بڑھتی چلی جاتی اور وہ اللہ ﷻ کی رضا اور اخروی انعامات کے سامنے ان سزاؤں کو معمولی سمجھ کر ہنسی خوشی برداشت کر لیا کرتی تھیں۔

اس پُرفتن دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک مسلمان گھرانے میں آنکھ کھل جانے کے باعث اگرچہ اسلام اختیار کرنے پر کسی بھی آزمائش کا سامنا نہیں کرنا پڑتا لیکن مغربی تہذیب کی محبت و الفت کی گندی موسلادھار بارش کے باعث ظاہر و باطن کو آلودہ کر لینے والوں کی طرف سے دین اسلام کی تعلیمات پر آزادانہ عمل پیرا ہونے کی راہ میں اب بھی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔

ذکر کردہ واقعہ، ایسی آزمائش میں مبتلا مسلمان بہنوں کے لئے ایک مرہم لاجواب اور رہنمائے کامل کی حیثیت رکھتا ہے انہیں بھی چاہیے کہ ان آزمائشوں کو اللہ عزوجل کی جانب سے "ہمت و استقامت" کا امتحان تصور کرتے ہوئے زبردست صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمائیں، کسی بھی موڑ پر ہمت نہ ہاریں اگر تکلیف ناقابل برداشت محسوس ہو تو بی بی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثل بارگاہ الٰہی میں نجات اور اپنے گھر والوں کی اصلاح کے لئے پُرخلوص دعا مانگیں انشاء اللہ عزوجل کوئی نہ کوئی بہتر راستہ ضرور نکل آئے گا۔

اللہ عزوجل ہماری بہنوں کو دین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

ایک جنتی عورت کی حکایت

حضرت عطاء ابن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟

میں نے عرض کی ضرور دکھایئے فرمایا وہ سامنے کھڑی ہوئی حبشی عورت۔ اس نے

Marfat.com

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس کے باعث میرا ستر ظاہر ہو جاتا ہے، آپ اللہ عزوجل سے میرے لئے دعا فرما دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر، اس کے بدلے میں اللہ عزوجل تجھے جنت عطا فرمائے گا اور اگر پسند کرے تو اللہ عزوجل سے تیرے لئے عافیت و تندرستی کی دُعا کروں.........

اس عورت نے عرض کی، میں انشاء اللہ صبر کروں گی لیکن آپ یہ دعا ضرور فرما دیجئے کہ اس حالت میں میرا ستر ظاہر نہ ہوا کرے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے حفاظتِ ستر کی دعا فرمائی۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: ان صحابیہ کا نام سقرہ یا سکیرہ یا شعیرہ تھا۔ آپ بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بال بنایا کرتی تھیں چونکہ یہ ضعیف خاتون تھیں لہٰذا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انہیں دیکھنا یا دکھانا ممنوع نہ تھا کیونکہ ''ہدایہ شریف میں ہے اگر بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ جسے دیکھ کر شہوت پیدا نہ ہوتی ہو واس سے مصافحہ کرنے میں حرج نہیں۔ (جب مصافحہ جائز ہوا تو دیکھنا تو بدرجہ اولیٰ روا ہو گا)۔

محترم اسلامی بہنو! صحابیات کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن صحبت سرکار ﷺ کی برکت سے اخروی انعامات کو ہمیشہ فوقیت دیا کرتی تھیں کیونکہ انہیں بخوبی معلوم تھا کہ اخروی انعام اسی کو عطا کیا جاتا ہے کہ جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ راضی و خوش ہوتے ہیں اسی یقین نے مذکورہ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیماری پر صبر کرنے کا حوصلہ و ہمت عطا فرمائی۔

ہماری اسلاف کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ ہر حال میں اللہ ﷻ کی رضا پر راضی رہا کرتی تھیں۔ شکوہ شکایت تو کبھی بھول کر بھی زبان پر جاری نہ ہوتا تھا، آپ کا بارگاہِ رسالت ﷺ میں بیماری کا ذکر کرنا بھی شکایۃً تکلیۃً نہ تھا بلکہ فقط ستر کی حفاظت میں ناکامی کی بناء پر تھا نیز ان پاکیزہ نفوس میں حیاء کا مادہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ پیارے آقا ﷺ سے جنت

Marfat.com

کی بشارت حاصل کر لینے کے باوجود آپ نے ستر کے معاملے میں دوبارہ درخواست پیش کی۔

نیز صحابیات رسول اللہ ﷺ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ پیارے آقا ﷺ کی ہر دُعا ضرور بارگاہِ الٰہی سے قبولیت کا پروانہ لے کر تشریف لاتی ہے اسی لئے وہ خصوصی دعائیں آپ ہی سے کروایا کرتی تھیں اور اس دُعا کے بعد ان کا دل مذکورہ مقصود کے حصول کے سلسلے میں بالکل مطمئن ہو جاتا کرتا تھا۔ اعلیٰ حضرت (قدس سرہٗ) فرماتے ہیں۔

اجابت کا سہرا، عنایت کا جوڑا
دلہن بن کر نکلی دعائے محمد (ﷺ)

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد (ﷺ)

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطورِ آزمائش آنے والی بیماریوں پر صبر و تحمل سے کام لیں، کیونکہ صبر کے بدلے میں جنت کا ثواب صرف ان صحابیہ تک محدود نہ تھا بلکہ یہ انعام پیارے آقا ﷺ کے ہر ایک امتی کے لئے ہے۔

Marfat.com

گیارہواں باب:

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلی حضور نبی کریم ﷺ کی بیوی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوہ تھیں اور مالدار و تاجرہ تھیں۔ دولت و ثروت کے علاوہ حُسن وصورت وحسنِ سیرت میں بھی وہ قریش خاندان سے ممتاز درجہ رکھتی تھیں۔ ان کی شرافت اور پاکدامنی کی بناء پر تمام مکہ والے ان کو ''طاہرہ'' کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق وعادات اور جمال صورت وکمال سیرت کو دیکھ کر خود ہی آپ ﷺ سے نکاح کی رغبت ظاہر کی۔

چنانچہ اشراف قریش کے مجمع میں باقاعدہ نکاح ہوا یہ رسول اللہ ﷺ کی بہت ہی جاں نثار اور وفا شعار بیوی ہیں اور حضور تاجدار انبیا ﷺ کو ان سے بہت ہی بے پناہ محبت تھی چنانچہ جب تک یہ زندہ رہیں آپ ﷺ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

جس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کے نکاح میں آ گئیں اس وقت حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف 25 سال اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 40 سال کی تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ ان سے اس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی وفات کے بعد آپ ﷺ اپنی محبوب ترین بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس وقت

Marfat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے اپنا سارا مال و سامان دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ عزوجل نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (زرقانی ج 3 ص 224)

ان کے فضائل میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی اور باکمال چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم، دوسری حضرت آسیہ، تیسری حضرت خدیجہ چوتھی حضرت فاطمہ۔ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ خدیجہ ہیں جو آپ ﷺ کے پاس ایک برتن میں کھانا لے کر آرہی ہیں جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو ان سے ان کے رب کا اور میرا سلام کہہ دیجئے اور ان کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہوگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

(بخاری ج 1 ص 539)

سرکار دو جہاں ﷺ نے ان کی وفات کے بعد بہت سی عورتوں سے نکاح فرمایا لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت آخری عمر تک حضور ﷺ کے قلب مبارک میں رچی بسی رہی، یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد جب بھی حضور اکرم ﷺ کے گھر میں کوئی بکری ذبح ہوتی تو آپ ﷺ حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے یہاں بھی ضرور گوشت بھیجا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ ﷺ بار بار حضرت بی بی خدیجہ کا ذکر فرماتے رہتے تھے ہجرت سے تین برس قبل پینسٹھ برس کی عمر پا کر ماہِ رمضان میں مکہ مکرمہ کے اندر انہوں نے وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان حجون (جنۃ المعلیٰ) میں خود حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی قبر انور میں اتر کر اپنے مقدس ہاتھوں سے ان کو سپرد خاک فرمایا اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے حضور ﷺ نے ان کے جنازہ پر نماز نہیں پڑھائی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سے تین یا پانچ دن پہلے حضور کے چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا تھا ابھی چچا کی وفات کے صدمہ سے حضور نبی کریم ﷺ کا قلب نازک رنج و غم سے نڈھال تھا ہی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ اس سانحہ کا قلب مبارک پر

Marfat.com

اتنا زبردست صدمہ گزرا کہ آپ ﷺ نے اس سال کا نام "عام الحزن" (غم کا سال) رکھ دیا۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کی مقدس بیوی اور تمام امت کی ماں ہیں ان کے باپ کا نام "زمعہ" اور ماں کا نام شموس بنت عمرو ہے۔ یہ بھی قریشی خاندان کی بہت ہی نامور اور معزز عورت تھی۔ یہ پہلے اپنے چچازاد "سکران بن عمرو" سے بیاہی گئی تھیں اور اسلام کی ابتداء ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے تھے اور کفار کے ظلم وستم سے تنگ آ کر حبشہ کو ہجرت بھی کر چکے تھے لیکن جب حبشہ سے واپس ہو کر دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ میں آ کر رہنے لگے، تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور حضور نبی کریم ﷺ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد رات دن مغموم رہا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت ﷺ میں یہ درخواست پیش کی یارسول اللہ ﷺ! حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح فرمالیں تاکہ آپ کا خانہ معیشت آباد ہو جائے۔ حضرت سودہ بنت زمعہ بہت ہی دیندار اور وفاشعار خاتون اور بے حد خدمت گزار بھی۔

آپ ﷺ نے حضرت خولہ کے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول فرمالیا، چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ سے بات چیت کر کے نسبت طے کرا دی اور نکاح ہو گیا اور یہ عمر بھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجیت کے شرف سے سرفراز رہیں اور جس والہانہ محبت وعقیدت کے ساتھ وفاداری وخدمت گزاری کا حق ادا کیا وہ ان کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حضور ﷺ کی محبت کو دیکھ کر انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی تھی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی مگر میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جمال صورت وحسن سیرت کو دیکھ کر یہ تمنا کیا کرتی تھی کہ کاش میں بھی حضرت سودہ جیسی ہوتی یہ اپنی دوسری قسم کی خوبیوں کے ساتھ بہت فیاض اور اعلیٰ

Marfat.com

درجے کی سخی تھیں۔

ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا۔

حاصل مطالعہ: حضرت اُم المومنین بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدس زندگی سے ماں بہنوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انہوں نے کیسے کٹھن اور مشکلات کے دور میں حضور نبی کریم ﷺ پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا اور سینہ سپر ہو کر تمام مصائب و مشکلات کا مقابلہ کیا اور پہاڑ کی طرح ایمان و عمل صالح پر ثابت قدم رہیں اور مصائب و آلام کے طوفان میں نہایت ہی جان نثاری کے ساتھ حضور ﷺ کی دلجوئی اور تسکین قلب کا سامان کرتی رہیں اور ان کی ان قربانیوں کا دنیا ہی میں ان کو یہ صلہ ملا کہ رب العالمین کا سلام ان کے نام لے کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشکلات اور پریشانیوں میں اپنے شوہر کی دلجوئی اور تسلی دینے کی عادت خدا کے نزدیک محبوب و پسندیدہ خصلت ہے لیکن افسوس کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں اپنے شوہروں کی دلجوئی تو کہاں اُلٹا اپنے شوہروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں کبھی طرح طرح کی فرمائشیں کر کے، کبھی جھگڑا تکرار کر کے، کبھی غصہ میں منہ پھلا کے۔

محترم ماں اور بہنو! خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے شوہروں کا دل مت دکھایا کریں اور ان کو پریشانیوں میں ڈالنے کی بجائے ان کی دلجوئی کرنی چاہیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کی ماں کا نام ''اُم رُومان'' ہے ان کا نکاح حضور نبی اکرم ﷺ سے قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانہ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال 2ھ میں آئیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ

Marfat.com

سے فرمایا کہ تین رات مسلسل مجھے ایک ریشمی کپڑے پر تمہاری تصویر دکھائی جاتی رہی جسے جبرائیل لے کر آتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ ہے آپ ﷺ کی بیوی؟

اے عائشہ! آج جو میں نے تمہارے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا تو تم اسی تصویر کے مطابق ہو۔ فرشتہ جب تمہاری تصویر لے کر آتا رہا تو میں نے کہا تھا کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اس لئے یہ رشتہ ہو کر رہے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص 566)

دوسری روایت میں یہ بھی ہے:

هٰذِهٖ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

یہ تمہاری بیوی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی چہیتی بیوی ہیں حضور نبی کریم ﷺ کا ان کے بارے ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی نہیں اتری مگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب میرے ساتھ نبوت کے بستر پر سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وحی اترتی رہتی ہے۔ (بخاری ج1 ص532)

فقہ و حدیث کے علوم میں حضور ﷺ کی بیبیوں کے درمیان ان کا درجہ بہت اونچا ہے۔ بڑے بڑے صحابہ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ عبادت میں بھی ان کا یہ عالم تھا کہ نمازِ تہجد کی بے حد پابند تھیں اور نفلی روزے بھی بہت زیادہ رکھتی تھیں۔ سخاوت اور صدقات و خیرات کے معاملہ میں بھی حضور ﷺ کی سب بیبیوں میں خاص طور پر بہت ممتاز تھیں۔ اُم درہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ کہیں سے ایک لاکھ درہم ان کے پاس آئے آپ نے اُسی وقت ان سب درہموں کو خیرات کر دیا۔ ان دن وہ روزہ دار تھیں میں نے عرض کیا کہ آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا اور ایک درہم بھی آپ نے باقی نہیں رکھا کہ اس سے آپ گوشت خرید کر روزہ افطار کرتیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگا لیتی آپ کے فضائل میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

17 رمضان بروز منگل کی رات میں 58ھ میں مدینہ منورہ کے اندر آپ کی وفات

Marfat.com

ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات میں دوسری ازواج مطہرات کے پہلو میں جنت البقیع کے اندر مدفون ہوئیں۔ (زرقانی ج3 ص234)

حاصل مطالعہ: یہ عمر میں حضور ﷺ کی تمام بیبیوں میں سب سے چھوٹی تھیں مگر علم و فضل، زہد و تقویٰ، سخاوت و شجاعت، عبادت و ریاضت میں سب سے بڑھ کر ہوئیں اس کو فضل خداوندی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بہر حال! پیاری بہنو! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے سبق حاصل کیجئے اور شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتی رہیں اور اپنے شوہروں کی تابعداری اور ان کو خوش رکھتی رہیں۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں آپ کو میسر آئیں گی۔

مشکل حل فرما دینے والیاں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث پاک سمجھنے اور کسی دوسرے مسئلہ کے سمجھنے میں اگر مشکل پیش آئی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حل دریافت کرتے۔ تو آپ اس مشکل کو حل فرما دیتیں کیونکہ آپ بہت بڑی عالمہ تھیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص566)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشورہ: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا۔ بارش ہوتی نہ تھی لوگ پریشان ہو کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ام المومنین! بارش نہیں ہوتی قحط پڑ گیا ہے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں فرمایئے کیا کیا جائے؟ ام المومنین نے فرمایا حضور اکرم ﷺ کی قبر انور پر جاؤ اور قبر شریف کے حجرہ مبارکہ کی جو چھت ہے اس میں سے چند ایک مقامات سے مٹی نکال کر روشندان بناؤ تاکہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے اور آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگے۔ آسمان جب قبر انور کو دیکھے گا تو آسمان رونے لگے گا اور بارش ہونے لگے گی۔

ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس تدبیر پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عمل کیا اور

Marfat.com

روضہ شریف کی چھت میں کچھ روشندان بنائے تو آسمان کو قبر شریف نظر آنے لگی تو بارش شروع ہوگئی اور اتنی بارش ہوئی کہ گھاس اُگ آئی اونٹ موٹے ہو گئے اور ان میں اتنی چربی اور گوشت پیدا ہو گیا گویا وہ موٹاپے سے پھٹنے لگے اس سال کا نام سالِ ارزانی رکھا گیا۔

(مشکوٰۃ شریف ص 537)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا امتیاز: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمتوں سے نوازا ہے جو میرے ہی حصہ میں آئی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال شریف میرے گھر ہی میں ہوا اور میری ہی نوبت میں۔

یعنی جس روز آپ ﷺ نے میرے گھر میں رہنا تھا اسی روز آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔ (حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے لئے دن مقرر فرما رکھے تھے کہ فلاں دن فلاں کے گھر اور فلاں دن فلاں کے گھر رہوں گا)۔

اور حضور ﷺ کا جب وصال ہوا تو آپ میرے سینے اور گردن سے تکیہ لگائے ہوئے تھے اور سب سے بڑی نعمت جس سے اللہ ﷻ نے مجھے مخصوص فرمایا وہ یہ کہ وصال کے وقت میرا لعاب دہن (تھوک) اور حضور ﷺ کا لعاب دہن شریف جمع فرمایا دیا اور وہ اس طرح کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور حضور اکرم ﷺ نے میرے جسم سے تکیہ لگایا ہوا تھا آپ ﷺ نے مسواک کی طرف دیکھا میں نے سمجھا کہ آپ ﷺ کو مسواک پسند ہے چنانچہ میں نے عرض کی کیا آپ ﷺ کے لئے مسواک لوں، حضور انور ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ ہاں! میں نے مسواک لے کر آپ ﷺ کو دے دی حضور ﷺ نے منہ مبارک میں ڈالی تو وہ سخت تھی میں نے عرض کی کیا اس کو نرم کر دوں فرمایا ہاں۔ میں نے مسواک کو اپنے منہ سے چبا کر اسے نرم کر کے حضور ﷺ کو دی اور آپ ﷺ نے لے کر اپنے منہ میں ڈال لی اس طرح میری تھوک اور حضور ﷺ کا لعاب دہن جمع ہو گئے۔

(مشکوٰۃ شریف ص 539)

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں:

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا کچھ سال پہلے یہ طریقہ تھا کہ میں ہر سال کچھ طعام پکا کر اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن و حسین علیہم الرضوان کو پہنچاتا تھا۔ ایک سال میں نے ایسا ہی کیا تو رات کو میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے میری طرف توجہ نہ فرمائی اور اپنا روئے انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے عرض کی سرکار اس کی کیا وجہ ہے تو فرمایا۔

''میں کھانا عائشہ کے گھر میں کھاتا ہوں جسے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ عائشہ کے گھر میں بھیجے''۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی عدم توجہ کا باعث یہ بات ہے کہ کھانے کا ثواب پہنچانے کے وقت میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نہیں لیتا اس کے بعد پھر میں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا کہ جب بھی کھانا پکاتا تو ثواب پہنچاتے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ ساری ازواج مطہرات کا نام بھی لیتا کیونکہ یہ سب اہل بیت میں شامل ہیں۔ (مکتوبات شریف ص 59 ج 2)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کی مقدس بیوی اور امت کی ماؤں میں سے ہیں، یہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند اقبال صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ جو ایک مشہور صحابیہ ہیں یہ پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں، اور میاں بیوی دونوں ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے مگر ان کے شوہر جنگ اُحد میں زخمی ہو کر وفات پا گئے تو 3ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرما لیا۔ یہ بھی شاندار، بلند ہمت اور سخی عورت تھیں اور فہم و فراست اور حق گوئی و حاضر جوابی میں اپنے والد ہی کا مزاج پایا تھا، اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں اور تلاوت قرآن مجید اور دوسری

Marfat.com

عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں، عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ وحدیث کے علوم میں بھی بہت معلومات رکھتی تھیں۔ شعبان 45ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی۔ حاکم مدینہ مروان بن حکم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور ان کے بھتیجوں نے قبر میں اُتارا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں بوقت وفات ان کی عمر ساٹھ یا تریسٹھ برس کی تھی۔

(زرقانی ج3 ص236 تا238)

حاصل مطالعہ: محترم اسلامی بہنو! ذرا غور فرمایئے کہ گھریلو کام دھندا سنبھالتے ہوئے روزانہ اتنی عبادت بھی کرنی پھر حدیث وفقہ کے علوم میں بھی مہارت حاصل کرنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بیبیاں آرام پسند اور کھیل کود میں زندگی بسر کرنے والی نہیں تھیں بلکہ دن رات کا ایک لحہ بھی وہ ضائع نہیں کرتی تھیں۔

شوہر کی خدمت گھر کا ضروری کام کاج عبادت یا علم حاصل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ سبحان اللہ۔

لیکن آہ! آج کے دور کی ماں بہنوں کا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہوتا نظر آتا ہے، ٹی۔وی اور فلم بینی نے انہیں کہیں کا نہ چھوڑا۔ یہ چیزیں وقت کی بربادی کے علاوہ کثیر گناہوں میں پھنسا ڈالتی ہیں جس سے دنیا اور عاقبت شدید خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

اللہ عزوجل ہماری ماں بہنوں کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنی مخزوم سے تھا۔ آپ کا پہلا نکاح آپ کے چچازاد حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد سے ہوا یہ اور کے شوہر دونوں ان لوگوں میں سے ہیں جن کو قدیم الاسلام کہا جاتا ہے جس طرح اسلام میں دوش بدوش تھے اسی طرح ہجرت میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہے۔ پہلے حبشہ کا رُخ کیا وہاں سے کچھ دنوں کے بعد مدینہ کی طرف

Marfat.com

ہجرت کی۔ ہجرت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو المناک واقعات پیش آئے وہ نہایت صبر آزما اور درد انگیز ہیں ابھی ہجرت کے مصائب تازہ تھے اور شوہر کے پاس زیادہ رہنے کا موقعہ نہ ملا تھا کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہاد غزوہ اُحد میں شریک ہونا پڑا میدان جنگ میں ان کا بازو زخمی ہو گیا ایک ماہ کے بعد صحت ہوئی مگر کچھ سالوں کے بعد زخم شق ہو گیا اور آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی وفات کی خبر حضور ﷺ کو سنانے آئیں۔ حضور ﷺ خود ان کے گھر تشریف لائے مکان محشرِ غم بنا ہوا تھا، ام سلمہ بار بار کہتیں ہائے غربت میں کیسی موت ہوئی حضور تاجدار رسالت ﷺ نے انہیں صبر کی تلقین فرمائی اور فرمایا ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو اور کہو اَللّٰھُمَّ اخْلُفْنِی خَیْراً مِنْھَا اے اللہ مجھے ان سے بہتر ان کا جانشین دے۔ پھر حضور ﷺ نے بڑے اہتمام سے ابوسلمہ کی خود نماز جنازہ پڑھائی، بعد القضائے عدت حضور ﷺ نے بحکم الٰہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذریعہ سے اپنے نکاح کا پیغام بھیجا، ام سلمہ راضی ہو گئیں اور 4ھ کے شوال کی آخری تاریخوں میں نکاح ہو گیا اُم سلمہ کی بے مائیگی اور غربت کا احساس ایسا نہ تھا جو سرکار ﷺ کو متاثر نہ کرتا۔ اسی متاثر کی بدولت حضرت ام سلمہ کے اس جاں گسل صدمہ کی تلافی ہو گئی جو ان کو ابو سلمہ کی وفات سے پیدا ہوا تھا بلکہ ان کی عارضی مدت حیات ابدی مسرت میں تبدیل ہو گئی۔

(طبقات ص 62 ج 8)

حاصل مطالعہ: محترم اسلامی بہنو! حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جس صبر و استقامت سے دشمنانِ اسلام کے مصائب و آرام کو برداشت کیا اور اپنے بارے استقلال میں لغزش نہیں آنے دی وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اسلام کی خاطر اپنے عزیز و اقارب اور وطن کو چھوڑا۔ پھر اپنے شوہر کی وفات کے بعد بھی صبر و شکر سے کام لیا اور حضور ﷺ کی تلقین صبر و استقلال پر اور آپ کی دُعا پر عمل کیا تو خدا تعالیٰ نے اس کا بدلہ دنیا میں بھی دیا کہ ان کے پہلے شوہر سے بھی بہتر شوہر عطا فرما دیا۔

Marfat.com

لیکن آج کل یہ مسئلہ بھی ہے کہ کوئی عورت بیوہ ہو جائے تو کہتی ہے میں تو اب ساری عمر انہی کے حق میں بیٹھی رہوں گی بالخصوص اگر کوئی عمر رسیدہ عورت یا مرد بیوہ یا رنڈوہ ہو جائے تو ان کے نکاح ثانی پر انگشت نمائیاں ہونے لگتی ہیں دیکھو جی اس عمر میں آ کر دوسری شادی کرتے انہیں شرم نہ آئی حالانکہ جو شرم والی باتیں ہیں ان پر انگشت نمائی کرنے والوں کو خود کیوں شرم نہیں آتی جبکہ خدا تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے۔

وَانکحوا لا یا می منکم والصالحین من عبادکم وامائکم۔ (پ18ع10)

اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں (مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے) اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔

یعنی تم میں سے جو بے نکاح ہوں، مرد ہوں یا عورتیں، کنوارے ہوں یا غیر کنوارے ان کا نکاح کر دو۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلی:

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام المحاسن حضرت ام سلمیٰ کی سہیلی تھیں اس لئے اکثر وہ مدینہ منورہ ہی میں رہتی تھیں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پیدا ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو گود میں لے لیا اور آپ کا نام حسن رکھا کیونکہ آپ کی صورت و شباہت نہایت دلکش تھی اور آپ مردانہ حُسن کے بہترین نمونہ تھے۔

حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ سے بے حد محبت تھی اور آپ کو ہر وقت اپنے پاس رکھتی تھیں۔ یہ شفقت ومحبت یہاں تک بڑھی ہوئی تھی کہ اگر آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف ہوتیں اور آپ بھوک کی وجہ سے بے قرار ہو جاتے تو حضرت ام المومنین آپ کو اپنے بچوں کی طرح کھلاتیں اور اپنا پستان مبارک آپ کے منہ میں دے دیتیں۔

قدرت الٰہی سے دودھ نکل آتا اور آپ خاموش ہو جاتے اس دودھ کا اثر بے شمار عظمتوں اور برکتوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔ آپ رئیس العارفین تسلیم کیے گئے اور آپ کے

Marfat.com

کلام میں بے حد تاثیر ہوگئی حضرت ام المومنین نے آپ کو قرآن شریف پڑھایا اور متعارف قرآنی سے آگاہ کیا جب آپ کی عمر گیارہ سال کی ہوئی اور اپنے ذوق علمی کا حال بیان کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو انتہائی محبت سے پڑھایا اور چند روز آپ فاضل اجل بن گئے۔ (تذکرۃ الواصلین بحوالہ ماہ طیبہ جنوری 1957ھ)

حاصل مطالعہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دودھ مبارک کا یہ اثر تھا کہ حضرت حسن بصری امام العارفین اور فاضل اجل بن گئے، ماں نیک ہو تو اس کے دودھ سے اولاد پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت، عزم و استقلال میں زیادہ تر اثر حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک دودھ کا تھا اور آج کل کار چلانے والی اور بن سنور کر بازاروں میں پھرنے والی ماؤں کا اول تو دودھ رہتا ہی نہیں ان کی اولاد اگر پلتی بھی ہے تو بوتل کے دودھ پر۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ام المومنین نے حضرت حسن کو قرآن پڑھایا اور اس کے معارف سے شناسا کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فاضل اجل بنایا اور آج کل کی ماؤں کی تمنا ہوتی ہے کہ میرا بیٹا ڈی سی بنے تھانیدار بنے اور انگریز نظر آئے۔

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ سردار مکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں ان کی ماں ''صفیہ بنت عاص'' ہیں جو امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پہلے عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا اور میاں بیوی دونوں اسلام قبول کر کے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے مگر حبشہ جا کر عبداللہ بن جحش نصرانی ہو گیا اور عیسائیوں کی صحبت میں شراب پیتے پیتے مر گیا لیکن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایمان پر قائم رہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ مصائب و مشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں۔ جب حضور اکرم ﷺ کو ان کے حال کی خبر ہوئی تو قلب نازک پر بے

Marfat.com

حد صدمہ گزرا اور آپ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی دلجوئی کے لئے حبشہ بھیجا اور نجاشی بادشاہ کے نام خط بھیجا کہ تم میرے وکیل بن کر حضرت ام حبیبہ کے ساتھ میرا نکاح کر دو، نجاشی بادشاہ نے اپنی لونڈی ''ابرہہ'' کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا جب حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خوشخبری کا پیام سنا تو خوش ہو کر ابرہہ کو انعام کے طور پر اپنا زیور اُتار کر دے دیا پھر اپنے ماموں زاد بھائی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے بہت سے مہاجرین کو جمع کر کے حضرت ام حبیبہ کا نکاح حضور ﷺ کے ساتھ کر دیا اور اپنے پاس سے مہر بھی ادا کر دیا اور پورے اعزاز کے ساتھ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیج دیا اور یہ حضور ﷺ کی مقدس بیوی اور تمام مسلمانوں کی ماں بن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خانہ نبوت میں رہنے لگیں یہ سخاوت وشجاعت ایک مرتبہ ان کا باپ ابوسفیان جو ابھی کافر تھے مدینہ میں ان کے گھر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بستر پر بیٹھ گئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذرا بھی باپ کی پرواہ نہیں کی اور باپ کو بستر سے اُٹھا دیا اور کہا کہ میں ہرگز یہ گوارا نہیں کرتی کہ ایک ناپاک مشرک رسول اللہ ﷺ کے اس پاک بستر پر بیٹھے۔ اسی طرح ان کے جوش ایمانی اور جذبہ اسلامی کے واقعات عجیب وغریب ہیں۔ آپ کو بہت سی حدیثیں بھی یاد تھیں اور انتہائی عبادت گزار تھیں۔

اور حضور ﷺ کی بے انتہا خدمت گزار اور وفادار بیوی تھیں 44ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات کے قطیرہ میں مدفون ہوئیں۔ (زرقانی ج 3 ص 242) (مدارج النبوۃ ج 2 ص 481)

حاصل مطالعہ: سردار مکہ کی شہزادی ہو کر دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر حبشہ کی دور دراز جگہ میں ہجرت کر کے چلی جاتی ہیں اور پناہ گزینوں کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگتی ہیں پھر ناگہاں یہ مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر پردیس میں تنہا ایک سہارا تھا۔ وہ بھی

Marfat.com

عیسائی بن کر الگ تھلگ ہو گیا مگر ایسے خطرناک وقت میں بھی ان کا قدم نہیں ڈگمگایا اور پہاڑ کی طرح دین اسلام پر قائم رہیں اور اپنے کافر بھائیوں اور بھتیجوں اور باپ سے کوئی مدد طلب نہیں کی اور خدا کے توکل پر پردیس کی زمین میں خدا کی عبادت میں لگی رہیں یہاں تک کہ خدا کے فضل وکرم اور رحمتہ اللعالمین کی رحمت نے ان کی دستگیری کی اور بالکل اچانک خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے محبوب کی محبوبہ بیوی اور ساری امت کی ماں بنا دیا۔

اے مسلمان عورتو! دیکھو ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور خدا پر توکل کرنے کا پھل کتنا میٹھا اور کس قدر لذیز ہوتا ہے؟ اور یہ تو دنیا میں اجر ملا ہے ابھی آخرت میں ان کو کیا کیا اجر ملے گا اور کیسے کیسے درجات کی بادشاہی ملے گی۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہیں حضور ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ حضرت زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا لیکن خدا کی شان کہ میاں بیوی میں نبھا نہ ہو سکا اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو طلاق دے دی جب ان کی عدت گزر گئی تو اچانک ایک دن یہ آیت نازل ہوئی کہ:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (احزاب)

جب زید نے حاجت پوری کر دی (طلاق دے دی اور عدت گزر گئی) تو ہم نے زینب کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیا۔

اس آیت کے نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری سنا دے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا ہے یہ سن کر ایک خادمہ دوڑتی ہوئی گئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ خوشخبری سنا دی، حضرت زینب کو یہ خوشخبری سن کر اتنی خوشی ہوئی کہ اپنے زیورات اتار کر خادمہ کو انعام کے طور دے دیئے اور خود سجدہ میں گر پڑیں اور پھر دو ماہ لگاتار شکرانے کے روزے رکھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے پر اتنی بڑی

Marfat.com

دعوت ولیمہ فرمائی کہ کسی بیوی کے نکاح پر اتنی بڑی دعوت ولیمہ نہیں کی تھی۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو آپ نے نان گوشت کھلایا۔ (بخاری ومشکوۃ ج2 ص278)

حضور نبی اکرم ﷺ کی مقدس بیویوں میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس خصوصیت میں سب بیویوں سے ممتاز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح خود اپنے پیارے حبیب ﷺ سے کر دیا ان کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اپنے ہاتھ سے کچھ دستکاری کر کے اس کی آمدنی فقراء ومساکین کو دیا کرتی تھیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے میری اس بی بی کی وفات ہو گی جس کے ہاتھ سب بیویوں سے لمبے ہیں یہ سُن کر سب بیویوں نے ایک لکڑی سے اپنا اپنا ہاتھ ناپا تو حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا لیکن جب حضور ﷺ کی وفات اقدس کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ ہاتھ لمبا ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی مراد کثرت سے صدقہ دینا تھا۔ بہر حال اپنی طرح طرح کی صفات حمیدہ کی بدولت یہ تمام ازواج مطہرات میں خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز تھیں 20ھ یا 21ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کر دیا ہر کوچہ و بازار میں کہ سب لوگ ام المومنین کے جنازہ میں شریک ہوں چنانچہ بہت بڑا مجمع ہوا۔ امیر المومنین نے خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو جنت البقیع میں حضور ﷺ کی دوسری بیویوں کے پہلو میں دفن کیا۔ (مدارج النبوۃ ج2 ص476)

حاصل مطالعہ: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے کس قدر والہانہ محبت اور عشق تھا کہ انہوں نے اپنے نکاح کی خبر سن کر اپنا سارا زیور خوشخبری سنانے والی لونڈی کو دے دیا اور سجدہ شکر ادا کیا اور خوشی میں لگاتار دو ماہ روزہ دار رہیں، پھر ذرا ان کی سخاوت پر بھی ایک نظر ڈالو کہ شہنشاہِ دارین کی ملکہ ہو کر اپنے ہاتھ کی دستکاری سے جو کچھ کمایا کرتی تھیں وہ فقراء و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اس لئے محنت و

Marfat.com

مشقت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی امداد کریں۔ اللہ اکبر! محبت رسول ﷺ اور مسکین نوازی و غریب پروری کے یہ جذبات تمام مسلمان عورتوں کے لئے نصیحت آموز و قابل تقلید شاہکار ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری تمام ماں بہنوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بچپن ہی سے بہت سخی تھیں غریبوں اور مسکینوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانا کھلایا کرتی تھیں اس لئے لوگ ان کو ''ام المساکین'' (مسکینوں کی ماں) کہا کرتے تھے۔ پہلے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا تھا لیکن جب وہ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے 3ھ میں ان سے نکاح کر لیا اور یہ ام المساکین کی جگہ ''ام المومنین'' کہلانے لگیں مگر یہ حضور سے نکاح کے بعد صرف دو یا تین مہینے زندہ رہیں اور ربیع الاول 4ھ میں بمقام مدینہ منورہ وفات پا گئیں اور جنت البقیع میں ازواج مطہرات کے پہلو میں مدفون ہوئیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کی وفات تک ان سے بے حد خوش رہے اور ان کی وفات کا قلب نازک پر بڑا صدمہ گزرا یہ ماں کی جانب سے حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں ان کی وفات کے بعد حضور ﷺ نے ان کی بہن میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ (زرقانی ج 3 ص 249)

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کے والد کا نام حارث بن حزن اور ان کی والدہ ہند بنت عوف ہیں پہلے ان کا نام برہ تھا مگر جب یہ حضور اکرم ﷺ کے نکاح میں آ گئیں تو حضور ﷺ نے ان کا نام میمونہ (برکت والی) رکھ دیا۔

7ھ عمرۃ القضاء کی واپسی میں حضور ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور مقام ''صرف'' میں یہ پہلی مرتبہ بستر نبوت پر سوئیں۔ کل چھہتر حدیثیں ان سے مروی ہیں ان کے انتقال کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض نے 51ھ بعض نے 61ھ لکھا لیکن ابن اسحٰق کا قول ہے کہ 63ھ میں ان کی وفات مقام سرف میں ہوئی جب ان کا جنازہ اُٹھایا گیا تو ان کے بھانجے

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے لوگو یہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہیں جنازہ بہت آہستہ آہستہ لے کر چلو اور ان کی مقدس لاش کو ہلنے نہ دو۔

حضرت یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام سرف اسی چھپر کے اندر دفن کیا گیا جس میں پہلی بار ان کو حضور سید عالم ﷺ نے اپنی قربت سے سرفراز فرمایا تھا۔ (زرقانی ج 3 ص 253 و ترمذی ج 1 ص 104)

ان کو رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت بلکہ عشق تھا انہوں نے خود حضور نبی کریم ﷺ سے نکاح کی تمنا ظاہر کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ میں اپنی جان رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کرتی ہوں اور مجھے مہر لینے کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ بنی مصطلق کے سردار اعظم حارث بن ضرار کی بیٹی ہیں غزوہ مریسیع میں ان کا سارا قبیلہ گرفتار ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قیدی بن چکا تھا اور سب مسلمانوں کے لونڈی غلام بن چکے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت جویریہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا لیا تو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادمانی و حسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اسلامی لشکر میں یہ خبر پھیلی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ سے نکاح فرما لیا۔ اس خاندان کا کوئی فرد لونڈی غلام نہیں رہ سکتا چنانچہ اس خاندان کے جتنے لونڈی غلام مسلمانوں کے قبضہ میں تھے سب کے سب آزاد کر دیئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دنیا میں کسی عورت کا نکاح حضرت جویریہ کے نکاح سے زیادہ مبارک نہیں ثابت ہوا کیونکہ اس نکاح کی وجہ سے تمام خاندان بنی مصطلق کو غلامی سے نجات مل گئی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میرے قبیلے میں آنے سے پہلے میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ مدینہ کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا

Marfat.com

آیا اور میری گود میں گر پڑا میں نے کسی سے اس خواب کا ذکر نہیں کیا لیکن جب حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمالیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے۔ ان کا اصلی نام برہ تھا مگر حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ ان کے دو بھائی عمرو بن حارث و عبداللہ بن حارث اور ان کی ایک بہن عمرہ بنت حارث نے بھی اسلام قبول کر کے صحابیت کا شرف پایا، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گزار اور دیندار تھیں۔ نماز فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ اپنے وظیفوں میں مشغول رہا کرتی تھیں۔ 50ھ میں پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

حاکم مدینہ مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں۔ (مدارج النبوۃ ج2 ص 481 و زرقانی ج 3 ص 255)

حاصل مطالعہ: ان کا زندگی بھر کا یہ عمل کہ نمازِ فجر سے نمازِ چاشت تک ہمیشہ لگاتار ذکر الٰہی اور وظیفوں میں مشغول رہنا، یہ ان عورتوں کے لئے تازیانہ سبق ہے جو نماز چاشت تک سوتی رہتی ہیں۔ اللہ اکبر! نبی اکرم ﷺ کی بیبیاں تو اتنی عبادت گزار اور دیانتدار اور امتیوں کا یہ حال کہ نوافل کا تو پوچھنا ہی کیا؟ فرائض سے بھی دور، بلکہ الٹے دن رات طرح طرح کے گناہوں کے آزار میں گرفتار۔ توبہ توبہ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خیبر کے سردار اعظم "حیی بن اخطب" کی بیٹی اور قبیلہ بنونضیر کے رئیس اعظم کنانہ بن الحقیق کی بیوی تھیں جو جنگ خیبر میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوا۔ یہ خیبر کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر آئیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی خاندانی عزت و وجاہت کا خیال فرما کر اپنی ازواجِ مطہرت اور اُمت کی ماؤں میں شامل فرمالیا جنگ خیبر سے واپسی میں تین دنوں تک منزل صہبا میں آپ نے ان کو اپنے خیمہ کے اندر اپنی قربت سے سرفراز فرمایا اور ان کے ولیمہ میں کھجور، گھی، پنیر کا مالیدہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کھلایا۔

Marfat.com

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی عبادت گزار اور دیندار ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث وفقہ سیکھنے کا بھی جذبہ رکھتی تھیں، چنانچہ دس حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے واقدی نے 50ھ اور ابن سعد نے 52ھ لکھا ہے۔ یہ بھی مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ ج 2 ص 483)

حاصل مطالعہ: حضور ﷺ نے ان سے محض اس بناء پر خود نکاح فرمالیا تاکہ ان کے خاندانی اعزاز واکرام میں کوئی کمی نہ ہونے پائے تاجدار رسالت ﷺ نے زیادہ ترجن جن عورتوں سے نکاح فرمایا وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بناء پر ہوا کچھ عورتوں کی بے کسی پر رحم فرما کر کچھ عورتوں سے اس بناء پر نکاح فرمالیا کہ وہ رنج وغم کے صدموں میں نڈھال تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کے لئے ان کو اعزاز بخش دیا کہ اپنی ازواج مطہرات میں ان کو شامل فرمالیا۔

بناتِ طیبات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں یہ ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہوگئی تھیں اور جنگِ بدر کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو مکہ سے مدینہ بُلا لیا تھا، مکہ میں کافروں نے ان پر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے ان کا تو پوچھنا ہی کیا؟

جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا اور ایک بدنصیب کافر جو بڑا ہی ظالم تھا یعنی ''ہبار بن الاسود'' اس نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کے صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہوگیا یہ دیکھ کر ان کے دیور ''کنانہ'' جو کہ اگرچہ کافر تھا ایک دم طیش میں آگیا اور اس نے جنگ کے لئے تیر کمان اُٹھا لیا یہ ماجرا دیکھ کر ''ابوسفیان'' نے درمیان میں پڑ کر راستہ صاف کرا دیا اور یہ

Marfat.com

مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے قلب کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا۔

هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِي اُصِيْبَتْ فِيَّ۔ یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے بہت فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔

پھر ان کے بعد ان کے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور دونوں ایک ساتھ رہنے لگے ان کی اولاد میں ایک لڑکا جن کا نام علی تھا اور ایک لڑکی جن کا نام امامہ تھا زندہ رہے۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ علی جنگ یرموک میں شہید ہو گئے۔ حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور ﷺ کو بے حد محبت تھی۔ بادشاہ حبشہ نے تحفہ میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربار نبوت میں بھیجی تو آپ ﷺ نے یہ انگوٹھی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمائی اسی طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی بیش قیمت اور انتہائی خوبصورت ایک ہار نذر کیا تو سب بیبیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضور یہ ہار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈالیں گے مگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ میں یہ ہار اس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈال دیا۔

8ھ میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا اور حضور ﷺ نے تبرک کے طور پر اپنا تہبند شریف ان کے کفن میں دے دیا اور نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو قبر میں اُتارا ان کی قبر شریف بھی جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

(زرقانی ج 3 ص 195 تا 197)

حاصل مطالعہ: حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کو اسلام لانے کی بناء پر کافروں نے جس قدر ستایا اور دکھ دیا اس سے مسلمان عورتوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ کافروں اور

Marfat.com

ظالموں کے ظلم پر صبر کرنا ہمارے رسول اور رسول کے گھر والوں کی سنت ہے اور خدا کی راہ میں دین کے لئے تکلیف اُٹھانا اور برداشت کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

لیکن آہ! آج ہماری اسلامی بہنوں کی یہ حالت ہے کہ اگر دین کے معاملہ میں ہمیں کوئی ذرا سا بھی ٹوک دے تو یہ دل برداشتہ ہو کر بیٹھ جاتی ہیں۔ حالانکہ تبلیغ کرنے والوں اور دین کے راستہ پر چلنے والوں کی راہ میں زمانہ ضرور رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے لیکن ہمیں صبر و استقامت کے ساتھ ان پریشانیوں اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مشن سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کی دوسری بیٹی ہیں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھوٹی اور ام کلثوم و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑی۔ اعلان نبوت سے سات برس قبل جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عمر شریف کا تینتیسواں سال تھا یہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں پہلے ان کا نکاح ابولہب کے بیٹے ''عتبہ'' سے ہوا تھا مگر ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی کہ سورہ تبت یدا نازل ہوئی اس غصہ میں ابولہب کے بیٹے عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا اور ان دونوں میاں بیوی نے حبشہ کی طرف پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں صاحب الہجرتین (دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔ جنگ بدر کے دنوں میں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زیادہ بیمار تھیں چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں رہنے کا حکم دیا اور جنگ بدر میں جانے سے روک دیا۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن جنگ بدر میں فتح مبین کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچے اسی دن بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیس برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ نے ان کو جنگ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا اور مجاہدین کے برابر

Marfat.com

مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔

حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے ایک فرزند پیدا ہوئے تھے جن کا نام ''عبداللہ'' تھا مگر وہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد 4ھ میں وفات پا گئے۔ بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور بھی جنت البقیع میں ہے۔ (زرقانی ج 3 ص 198)

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی تیسری صاحبزادی ہیں۔ نزولِ وحی سے قبل ان کا نکاح بھی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ سے کر دیا تھا اور ان سے بھی یہی واقعہ پیش آیا کہ سورہ تبت یدا میں ابولہب کی برائی سن کر عتبہ اس قدر طیش میں آ گیا کہ اس نے گستاخی کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ پر جھپٹ کر آپ کے پیراہن شریف کو پھاڑ ڈالا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ حضور رحمت عالم ﷺ کے قلب نازک پر اس گستاخی اور بے ادبی سے انتہائی صدمہ گزرا اور جوشِ غم سے آپ کی زبان مبارک سے بے اختیار یہ الفاظ نکل گئے کہ ''یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرما دے''۔

اس دعا نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ملک شام کے راستہ میں یہ قافلہ کے بیچ میں سویا تھا اور ابولہب کے قافلہ والوں کے ساتھ پہرہ دے رہا تھا مگر اچانک ایک شیر آیا اور عتبہ کے سر کو چبا گیا اور وہ مر گیا۔

حضرت بی بی رقیہ کی وفات کے بعد حضور ﷺ نے 3ھ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کر دیا مگر ان کے شکم مبارک سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ 9ھ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوگئی حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ کے قبرستان جنت البقیع میں ان کو دفن فرما دیا۔

(زرقانی ج 3 ص 200)

Marfat.com

حاصل مطالعہ: حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کافر سے طلاق ملی تو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا حضرت رقیہ کا جب انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت مغموم رہنے لگے حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا عثمان پریشان کیوں رہتے ہو عرض کیا حضور! مجھ پر بہت بڑی مصیبت پڑ گئی ہے۔ حضور ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا ہے ان کی وفات سے میری تو کمر ٹوٹ گئی ہے۔ آپ ﷺ سے جو رشتہ قرابت وابستہ تھا منقطع ہو گیا تو حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔

مجھے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک کے مرنے کے بعد دوسری سے تمہارا نکاح کرتا جاتا۔ یہ جبرائیل کھڑے ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ ﷻ کا حکم ہے کہ ام کلثوم کا نکاح میں تمہارے ساتھ کر دوں۔ (مواہب لدینہ ص 197 جلد 1)

چنانچہ حضرت رقیہ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم کا بھی نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گیا اور وہ رشتہ قرابت جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ سے حاصل تھا حضور ﷺ نے منقطع نہیں ہونے دیا بلکہ اپنی دوسری بیٹی دے کر اسے برقرار رکھا اور قسم فرما کر فرمایا کہ اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوں تو میں ایک کے مرنے کے بعد دوسری تمہیں دیتا ہی چلا جاؤں۔ (سبحان اللہ)

کیا شانِ عثمان ہے ہر مسلمان اس شان پر قربان ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر حضور ﷺ کی دو صاجزادیاں رہیں اسی لئے آپ کا لقب ذوالنورین مشہور ہے یعنی دو نوروں والا۔

اس لئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا ہے کہ:

نور کی سرکار سے پایا دو شالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

Marfat.com

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور تاجدار انبیاء ﷺ کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ چہیتی اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ ان کا نام فاطمہ اور لقب زہرا و بتول ہے، اللہ اکبر! ان کے فضائل کا ذکر ہے۔

حضرت مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا اور ان کے شکم مبارک سے تین صاحبزادگان حضرت امام حسن وحضرت امام حسین وحضرت محسن اور تین صاحبزادیاں زینب، ام کلثوم ورقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیدا ہوئیں۔

حضرت محسن ورقیہ تو بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ حضرت ام کلثوم کی شادی امیر المومنین حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے شکم مبارک سے ایک فرزند حضرت زید اور ایک صاحبزادی حضرت رقیہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی جن کے فرزند عون ومحمد کربلا میں شہید ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے چھ مہینے بعد 3 رمضان 11ھ منگل کی رات میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

بارھواں باب:

مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی دعائیں

کھانا سامنے آئے اس وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَارَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِo

ترجمہ: یا الٰہی تو نے جو رزق ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اللہ ﷻ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ (شمائل ترمذی شریف)

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُo

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ (اور) اے ہمیشہ قائم رہنے والے۔ (دیلمی)

پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا: یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِo

ترجمہ: اے بہت بخشنے والے (اپنی رحمت سے میری بھی بخشش فرما) (شمائل ترمذی شریف)

ہر لقمہ کھاتے وقت کی دعا:

یَاوَاجِدُ ترجمہ: اے بہت بڑے غنی۔

حاصل مطالعہ: اللہ ﷻ کے اس صفاتی نام کو ہر لقمہ کے کھاتے وقت پڑھنا دل میں نور پیدا کرتا ہے۔ (حصن حصین)

کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَo

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔ (ابن سنی)

Marfat.com

دعوت کھانے کے بعد کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَسْقِ مَنْ سَقَانِیْ○

ترجمہ: یا الٰہی اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔ (مسلم شریف)

حاصل مطالعہ: اگر کسی مسلمان کے گھر دعوت میں جائیں تو کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں

دسترخوان اٹھاتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدً کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنِیً عَنْہُ رَبَّنَا○

ترجمہ: سب تعریفیں عمدہ بابرکت حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس پر کفایت ہو اور نہ اس کو چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے نیازی ہو اور اے ہمارے رب (ہماری حمد اپنی بارگاہ میں قبول فرما)۔

مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے کھاتا ہوں۔ (ابوداؤد)

پانی پیتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ (ترمذی)

پانی پینے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ (ترمذی)

حاصل مطالعہ: پانی دائیں ہاتھ سے بیٹھ کر دیکھ کر تین سانس میں پئیں اول و آخر دعا بھی پڑھیں۔

دودھ پینے کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ○

ترجمہ: یا الٰہی ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔

(ابوداؤد)

Marfat.com

افطار کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ o

ترجمہ: یاالٰہی میں نے تیری رضا وخوشنودی کے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے حلال رزق سے روزہ افطار کیا۔ (ابوداؤد)

حاصل مطالعہ: معلوم ہوا روزہ اللہ عزوجل کی خوشنودی ورضا کے لئے رکھنا چاہیے نہ کہ دکھاوے کے لئے نمود ونمائش کے لئے روزہ رکھنا ایسا ہے کہ دن بھر بھوکا اور پیاسا رہا اور اجرو ثواب کچھ نہ ملا۔ (ابوداؤد)

افطار کے بعد کی دعا:

ذَھَبَ الظَّمَاُ وَبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ o

ترجمہ: پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ العزیز ثواب بھی ضرور ملے گا۔
(ابوداؤد)

آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًانَّا فِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ o

ترجمہ: یاالٰہی میں تجھ سے علم نافع کا رزق کی کشادگی کا اور بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔

حاصل مطالعہ: آب زم زم کھڑے ہوکر قبلہ کی طرف منہ کرکے پینا مستحب ہے۔
(بہارشریعت)

بدہضمی کے وقت کی دعا:

کُلُوْا وَاشْرَبُوْ ھَنِیْاً بِمَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o اِنَّا کَذَالِکَ نَجْزِیْ الْمُحْسِنِیْنَ o

ترجمہ: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اور اپنے اعمال کا صلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔
(سورۃ المرسلت، آیت نمبر 44,43) (کنزالایمان)

Marfat.com

لباس اتارتے وقت کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ○ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)

(ابن ابی شیبہ بحوالہ حصن حصین)

سوتے وقت کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسۡمِکَ اَمُوۡتُ وَاَحۡیٰی

ترجمہ: یاالٰہی میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

نیند سے بیدار ہونے کی دعا:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرِ○

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (بخاری شریف)

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا:

(۱) بِسۡمِ اللّٰہِ○ ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبۡثِ وَالۡخَبَائِثِ○

ترجمہ: اے اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری شریف)

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا:

(۱) غُفۡرَانَکَ ○ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(۲) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذۡھَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ○

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے، جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔ (نسائی)

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَیۡرًا لۡمَوۡلَجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرِجِ○

بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَبِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبَّنَا تَوَکَّلۡنَا○

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ کے نام سے باہر نکلے اور اللہ پر جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا۔ (ابو داؤد)

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے۔ (نیکیاں کرنے کی)

حاصل مطالعہ: اس دعا کو پڑھنے سے غیبی فرشتہ کہتا ہے کہ (اے دعا پڑھنے والے) تو نے (بِسْمِ اللّٰہِ) کی برکت سے ہدایت پائی اور (تَوَکَّلُ عَلَی اللّٰہِ) کے وسیلے سے کفایت اور (لَاحَوْلَ) کے واسطہ سے حفاظت تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں حقیقت میں جس قدر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کریں گے اسی قدر ہم پر انوار و تجلیات، انعام واکرام کے بادل برسیں گے۔

مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دعا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ ترجمہ: تم پر سلامتی ہو۔ (ابو داؤد)

حاصل مطالعہ: ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ سلام کرنے والے کو 90 نیکیاں اور جواب دینے والے کو 10 نیکیاں ملتی ہیں۔

مصافحہ کرتے وقت کی دعا:

مصافحہ کرتے وقت درود پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۝

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں

Marfat.com

اُتار جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

مصافحہ کرتے وقت کی دعا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوٰۃ)

حاصل مطالعہ: دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے۔

کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے ہنستا رکھے۔ (بخاری شریف)

حاصل مطالعہ: یاد رکھنا چاہیے اس دعا میں ہنسنے سے ٹھٹھا یا قہقہہ مراد نہیں ہے۔ کیونکہ آواز کے ساتھ قہقہہ مارنا مکروہ ہے۔ یہاں ضحک سے مراد تبسم یا بغیر آواز کے ساتھ مسکرانا ہے کہ دانت اور عام داڑھیں نظر آجائیں۔

محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دعا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے (احسان کرنے کی) جزائے خیر دے۔ (ترمذی)

حاصل مطالعہ: اگر کوئی ہم پر احسان کرے تو ہمیں شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے اور اس کے لئے دعائے خیر بھی کرنی چاہیے۔

ہدیہ لیتے وقت کی دعا:

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیرے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔ (بخاری شریف)

ادائے قرض کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ○

ترجمہ: اے اللہ مجھے کفایت دے اپنا حلال رزق دے کہ حرام رزق سے بچا اور مجھے اپنے

Marfat.com

فضل کے ساتھ اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کر دے۔ (ترمذی)

ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا: اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ ٥

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے پورا ثواب عطا فرمائے کہ تو نے میرا پورا قرض ادا کیا۔

لباس پہنتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ٥

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر عطا فرمایا۔ (ابوداؤد)

نیا لباس پہنتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ.

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔ (ترمذی شریف)

حاصل مطالعہ: اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اس سے زائد زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ تو اس کی نعمت کا اظہار ہو یہ مستحب ہے۔ (ردالمختار)

دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دعا:

تُبْلِیْ وَ یُخْلِفُ اللّٰہُ ٥

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے (اور) زیادہ دے۔ (ابوداؤد)

نیا عمامہ یا نئی چادر پہنتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ ٥

Marfat.com

ترجمہ: یااللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو نے ہی مجھے (یہ چادر یا عمامہ) پہنایا ہے اور میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جس کے لئے اس کو بنایا۔ (ابوداؤد)

سرمہ ڈالتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ o

ترجمہ: الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند (فائدہ اُٹھانے والا) کر۔ (ہمارا اسلام حصہ دوم)

عطر لگاتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

گلاب کے پھول کو سونگھتے وقت کی دعا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ o

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہِ o (نزہۃ المجالس)

جس نے گلاب کا پھول سونگھا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی۔ (الحدیث)

حاصل مطالعہ: معلوم ہوا پھول سونگھتے وقت درود پاک پڑھنا چاہیے تاکہ جفا کی بجائے وفا ہو انشاء اللہ عزوجل ہر مرض کی دوا ہو۔

نکاح کے بعد دولہا اور دلہن کے لئے دعا:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ o

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر رحمت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔ (بخاری)

Marfat.com

طلب اولاد کے لئے دعا:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ○

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ (سورۃ انبیاء)

سفر شروع کرتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ○

ترجمہ: یا الٰہی میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں اور تیری ہی مدد سے پھرتا ہوں۔ (بزار)

سفر کے وقت کی دعا:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ○

ترجمہ: اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔

(ابوداؤد)

حاصل مطالعہ: جب کوئی سفر پر جائے تو رخصت کرنے والا مسافت کے لئے یہ دعا کرے۔

مسافر کی رخصت کرنے والے کے لئے دعا:

اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَخِیْبُ اَوْلَا تُضِیْعُ○

ترجمہ: میں تجھے اللہ ﷻ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں کار ضائع نہیں ہوتیں۔

حاصل مطالعہ: اب مسافر رخصت کرنے والوں کے لئے یہ دعا کرے۔

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ۔ ترجمہ: اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں) (ابوداؤد)

Marfat.com

سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے (سواری کو) سفر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے۔ (ابوداؤد)

حاصل مطالعہ: جب گاڑی وغیرہ کی سیٹ پر بیٹھ جائے تو یہ دعا پڑھے۔

کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا رحم والا ہے اور انہوں نے اللہ کی قدر جیسے چاہیے تھی نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان لپٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے وہ پاک و برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بناتے ہیں۔ (طبرانی)

حاصل مطالعہ: جب کسی کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہوں تو یہ دعا پڑھ لیں۔

سفر سے بخریت واپس آنے کی دعا:

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ○ (بہار شریعت)

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے (بے شک سب بڑائی اسی کے لئے ہے) (بخاری)

بلندی سے اترتے وقت کی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ○ ترجمہ: اللہ پاک ہے۔

Marfat.com

کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت کی دعا:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ (کامل) کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ (ترمذی)

حاصل مطالعہ: دوران سفر کسی جگہ پر ٹھہریں تو یہ دعا پڑھیں گے جب تک وہاں سے کوچ نہیں کریں گے اس وقت تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

شہر دیکھتے وقت کی دعا:

اَسْئَلُکَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا○

ترجمہ: میں تجھ سے اس (شہر بستی یا گاؤں) کی بھلائی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ (طبرانی)

حاصل مطالعہ: جس شہر میں قیام کرنا ہے اس شہر کو دیکھ کر اگر یہ دعا پڑھے تو اس شہر کے لوگوں سے بھلائی پائے گا اور برائی سے محفوظ رہے گا۔

شہر میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا○ (تین مرتبہ) پھر اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا○

ترجمہ: الٰہی برکت دے ہمیں اس (شہر یا گاؤں) میں یا الٰہی ہمیں اس (شہر یا گاؤں) کے ثمرات نصیب کیجئے اور ہمیں اس کے رہنے والوں کا محبوب کر دے اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا دوست بنا دے۔

سفر میں خوشحالی کے لئے دعا:

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ○ (ایک مرتبہ)

Marfat.com

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ○ (ایک مرتبہ)

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ○ (ایک مرتبہ)

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ○ (ایک مرتبہ)

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ (ایک مرتبہ)

حاصل مطالعہ: سفر شروع کرنے سے پہلے ان پانچوں سورتوں کو ایسی ترتیب سے پڑھے اول و آخر بسم اللہ پڑھے اسی طرح کل سات مرتبہ بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ اس سے انشاء اللہ العزیز سفر میں خوشحالی ہوگی۔

نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذۡھِبۡ حَرَّھَا وَبَرۡدَھَا وَوَصَبَھَا○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے یا الٰہی اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر دے۔ (نسائی)

حاصل مطالعہ: جب کسی کو یا خود کو نظر لگ جائے تو یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔

جانور کو نظر لگ جانے کی دعا:

لَا بَاۡسَ اَذۡھِبِ الۡبَاۡسَ رَبَّ النَّاسِ اِشۡفِ اَنۡتَ الشَّافِیۡ لَا یَکۡشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنۡتَ○

ترجمہ: کوئی ڈر نہیں ہے (اے) انسانوں کے رب ہماری مدد کر دے اور شفا دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی نقصان دور نہیں کر سکتا۔

آگ بجھانے کی دعا:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ○ ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

غصہ آنے کے وقت کی دعا:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ○

Marfat.com

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (بخاری)

وسوسہ دور کرتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

تھکن کے وقت کی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ○ تمام پاکیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ (33 بار)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ○ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ (33 بار)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ○ اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ (34 بار) (بخاری شریف)

چھینک آنے پر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ○ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

حاصل مطالعہ: جب چھینک آئے تو یہ دعا سنت کی ادائیگی میں کفایت کرتی ہیں پڑھیں۔

چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کے لئے دعا:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ○ ترجمہ: اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

حاصل مطالعہ: جب کوئی چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو سننے والے پر جواب دینا واجب ہے یعنی وہ یہ دعا پڑھے۔ (درمختار)

چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو اس وقت کی دعا:

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

Marfat.com

غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دعا:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ حَمِدْتَّ اللّٰهَ○

ترجمہ: اگر تو نے اللہ کی حمد کی ہو تو اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس کی دعا:

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ○

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جماہی کے وقت کی دعا:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○

ترجمہ: نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں قوت (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند و بالا عظمت والا ہے۔

کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

ترجمہ: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

علم میں اضافے کی دعا: رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا○

ترجمہ: اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (کنزالایمان)

کفر کی نشانی (مثلاً مندر، گرجا، گردوارہ وغیرہ) دیکھنے کی دعا:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَلَّا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ○

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ معبود یکتا ہے۔ ہم عبادت نہیں کرتے مگر اس کی۔

Marfat.com

لباس پہنتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّۃٍO

مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاًO

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِO

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے۔

آئینہ دیکھتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْO

ترجمہ: یا اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی میری سیرت بھی اچھی کر دے۔

ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ ط فَقِنَا عَذَابَ النَّارِO

ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے اس کو بے کار نہ بنایا۔ پاکی تیرے لئے پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔

مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَO

ترجمہ: یا الٰہی میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

Marfat.com

حدیث پاک میں ہے کہ مرغ فرشتوں کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے۔

گدھے کے رینگتے کتے کے بھونکنے پر پڑھنے کی دعا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ (ترمذی)

طلب باراں کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا○ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا○

ترجمہ: یا الٰہی ہمیں پانی دے، یا الٰہی ہمیں بارش دے۔ (بخاری شریف)

بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْهِ○

ترجمہ: یا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے اس میں (یعنی بادلوں سے برسنے والی وہ بارش جو جانی و مالی نقصان کا باعث ہے)۔

بادل کے کھلتے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (ابوداؤد)

بارش کے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ سُقْيًا نَّافِعًا○

ترجمہ: یا الٰہی ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔ (ابوداؤد)

بارش کی زیادتی کے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ○

Marfat.com

ترجمہ: یاالٰہی ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہ برسا یا الٰہی ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں اور درخت اُگنے کے مقامات پر (یعنی جہاں جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو)

حاصل مطالعہ: جب بارش حد سے زیادہ ہو کر اب نقصان کا باعث ہو اس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

بادل کے گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَo

ترجمہ: یاالٰہی تو اپنے غضب سے ہم کو قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس کے آنے کے قبل ہمیں عافیت دے۔ (ترمذی)

آندھی کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا اُرْسِلَتْ بِہٖo

ترجمہ: یاالٰہی میں تجھ سے اس (یعنی آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو کچھ اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ (مسلم)

طلوع آفتاب کے وقت کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَاقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَاo

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے آج کے دن ہمیں معافی دی اور ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کیا۔ (مسلم)

غروب آفتاب کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتِ دُعَآئِکَ فَغْفِرْلِیْo

Marfat.com

ترجمہ: یا الٰہی یہ رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والے (مؤذنوں) کی آواز (اذان) کا وقت ہے۔ پس مجھے بخش دے۔ (ابوداؤد)

ستارہ ٹوٹتا دیکھتے وقت کی دعا:

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی (مدد) سے۔ (ابن السنی)

پھل لیتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا آخِرَهٗ ٥

ترجمہ: یا الٰہی جس طرح تو ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا۔ (بہار شریعت)

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ (ایسا) زندہ ہے جسے موت نہیں، تمام بھلائیاں اسی کے دست قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ترمذی)

وضو سے پہلے کی دعا:

پہلے بسم اللہ شریف پھر بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ٥

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے۔ (معجم صغیر طبرانی)

وضو کے درمیان پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ٥

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے گھر میں برکت و کشادگی دے اور میرے گھر

Marfat.com

روزی میں برکت عطا فرما۔

جل جانے پر پڑھنے کی دعا:

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيْ اِلَّا اَنْتَ ۝

ترجمہ: اے انسانوں کے رب تکلیف دور فرما شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ (نسائی)

پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی سے جو ہم میں سے کسی تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفایاب ہو۔

حاصل مطالعہ: جب خود، یا کسی کو پھوڑا یا پھنسی نکلے تو شہادت کی انگلی کو تھوک لگا کر زمین پر رکھے تا کہ کچھ مٹی لگ جائے اب پھوڑے یا پھنسی پر لگائے۔

پاؤں سن ہونے کے وقت کی دعا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے محمد ﷺ پر۔ (ابن سنی)

بچھو اور دوسرے موذی کیڑوں سے محفوظ رہنے کی دعا:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی تمام مخلوق کی برائی سے۔ نوح علیہ السلام پر سلام ہو جہاں والوں میں۔

Marfat.com

آشوب چشم (آنکھوں کا دکھنا) کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ مِنَ الْعَدُوِّیْ ثَأرِیْ وَالْصُدِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ ○ (حاکم)

ترجمہ: یاالٰہی مجھے فائدہ دے ساتھ میری بنائی ہے کہ اور اس کو میرا وارث بنا اور مجھے دشمن میں میرا بدلہ دکھا اور مجھے فتح دے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

بخار آجانے کے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ○ (حاکم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے نام سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ برکت والے کو خون سے جوش مارنے والی ہر آگ کی برائی سے آگ کی حرارت کے شر ہے۔

کان بجتے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَکَرَ اللّٰہِ بِخَیْرِ مَّنْ ذَکَرَنِیْ○

ترجمہ: یا الٰہی محمد ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرما اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے بھلائی سے یاد کیا۔

جزام (کوڑھ) اور دوسرے موذی امراض سے پناہ کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُزَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ○

ترجمہ: یاالٰہی میں تجھ سے برص اور جزام اور جنوں اور دوسری بیماریوں سے پناہ چاہتا ہوں۔

فالج سے حفاظت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَآءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ (ترمذی)

Marfat.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تمام امراض سے شفایابی کی دعا:

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ (۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُo

ترجمہ: اللہ کے نام سے پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی اس (تکلیف کی) برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس کا اندیشہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دعا:

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُo

ترجمہ: اے حی قیوم تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔ (ترمذی)

خوشی پیش آنے یعنی مرضی کے موافق بات ہونے پر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّلٰوتُo (ابن ماجہ)

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس کے انعام کی چیزیں کمال کو پہنچی ہیں۔

ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍo (ابن ماجہ)

ترجمہ: اور رب العزت کا شکر ہے ہر حال میں۔

کوئی بیماری ہو تو یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَo (حاکم)

حاصل مطالعہ: چالیس مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اگر اسی بیماری میں فوت ہوا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ اگر شفایاب ہوگا تو اس حالت میں اچھا ہوگا کہ اس کے سارے گناہ

Marfat.com

معاف ہو جائے گا۔

دانت کے درد کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَزْہٗ مَایَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمِسْکِیْنِ الْمُبَارَکِ عِنْدَکَ○ (بیہقی)

ترجمہ: الٰہی (جو تکلیف یہ محسوس کر رہا ہے) اس کو اور اس کی تکلیف کو دور فرما دے نبی مسکین کی دعا سے جو تیرے نزدیک مبارک ہے۔

کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ○ (احمد، ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ ہم ان کفار ومشرکین کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

سخت خطرے کے وقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا○ (مسند احمد)

ترجمہ: الٰہی ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔

کفر وفقر سے پناہ کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ○ (نسائی)

ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقیری سے۔

دردسر کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ○ (مدارج النبوۃ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر اچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی اور نقصان سے۔

Marfat.com

ستر بلاؤں سے عافیت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِo (مدارج النبوۃ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر عظمت والے کی مدد سے۔

ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دعا:

وَقِیْلَ یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَ کِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُo

ترجمہ: اور حکم فرمایا گیا اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا۔ (کنزالایمان)

زبان کی لکنت کی دعا:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْo وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْo یَفْقَهُوْا قَوْلِیْo

ترجمہ: اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔ (کنزالایمان)

موت مانگنے کی جائز دعا:

اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَاکَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًالِیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًالِیْo

ترجمہ: یا الٰہی جب تک میرے لئے جینا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

عیادت کرتے وقت کی دعا:

لَابَاْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُo اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖo

ترجمہ: کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے یا الٰہی

Marfat.com

اسے شفا دے یا الٰہی اسے تندرست فرما۔

جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ (مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

جانکنی کے وقت مرنے والا کیا دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَالْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ○ (بخاری)

ترجمہ: یا الٰہی میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔

تعزیت کے وقت کی دعا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰی وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَالْتَحْتَسِبْ ○ (بخاری)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز مقررہ وقت تک ہے۔ بس تمہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنا چاہیے۔

جنازہ دیکھتے وقت کی دعا:

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ○

ترجمہ: پاکی ہے اس رات (اللہ تعالیٰ) کہ جو زندہ ہے جسے موت نہیں۔

مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ○ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ ○ (جذب القلوب دیار المحبوب)

انگوٹھے چومتے وقت کی دعا:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُرَّةُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ○ (بشیر القاری شرح صحیح بخاری)

Marfat.com

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کاملہ نازل فرمائے یارسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے (کی قوت سے) فائدہ اُٹھانے والا کر۔

قرآن پڑھتے وقت کی دعا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔ (کنزالایمان)

شب قدر کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ○ (ترمذی)

ترجمہ: الٰہی تو بہت معاف فرمانے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔

دعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ○ (حاکم)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کے غلبہ و بزرگی کے سب اچھے کام پورے ہوجاتے ہیں۔

کوئی گناہ کر بیٹھے تو سچے دل سے توبہ کرتے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ.

ترجمہ: الٰہی تیرا عفو درگزر میں گناہوں سے بے حد و حساب بڑھا ہوا ہے اور مجھے اپنے عمل کے بجائے تیری رحمت ہی سے بہت امید ہے۔

دیدارِ مصطفےٰ ﷺ کی دعا:

کثرت کے ساتھ درود و سلام کے نورانی گلدستے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنا ہے۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبْ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدْ

Marfat.com

تیرہواں باب:

حصہ علاج الامراض

حیض کی تکالیف

بندش حیض: بندش حیض کے سلسلہ میں چند مختلف قسم کے عوارض ظہور پذیر ہوتے ہیں جن میں حیض کی کمی، حیض کا دیر سے آنا، حیض درد سے آنا، حیض کا مکمل بند ہونا شامل ہیں۔

بندش حیض کے کئی اسباب ہیں عام طور پر بندش حیض کے معالجہ میں مریضائیں شفایاب نہیں ہوتیں اس کی وجہ محض یہ ہے کہ بندش حیض کے اصل سبب تک رسائی ذرا مشکل طریقے سے ہوتی ہے اور عموماً معالجین اتنی محنت سے گریزاں رہتے ہیں۔

بندش حیض کی وجوہات: افعال جگر میں کمزوری کی وجہ سے خون کی کمی، جریان خون بصورت بواسیر اور نکسیر وغیرہ، جسم میں موٹاپے کا رجحان، رحم کی سوجن، خون میں کثافت نیز سردی لگنا یا زیادہ سرد چیزوں کا استعمال، ایام حیض میں سرد پانی سے غسل وغیرہ۔

بندش حیض میں جسم کے ایک اہم غدہ پیچوٹری کا بھی مرکزی کردار ہے اس غدہ میں کسی قسم کی فعلی کمزوری کے کسی نقص کے سبب حیض کی کمی یا بندش حیض کی صورت رونما ہو سکتی ہے ایسی صورت میں دماغی کمزوری خصوصاً حافظہ کی کمزوری کا احساس واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔

بندش حیض کی ماہیت کو پرکھنے کے لئے ہمیں تشخیص کرنی پڑے گی تاکہ درست سمت کا تعین کر کے علاج کیا جائے ایسی صورت میں درجہ ذیل امور بروئے کار لانے ضروری ہیں کیونکہ سرسری طور پر پوچھنے یا مریضہ کی باتوں سے مرض کی اصل حقیقت پوشیدہ رہتی ہے۔

(۱) خون کی کمی چیک کرنے کے لئے خون کا امتحان۔

Marfat.com

(۲) بول شکریت کے لئے امتحان بول۔

(۳) لاغری میں دقی اثرات کے چیک کرنے کیلئے .E.S.R ٹسٹ ضروری ہے۔

(۴) آئسٹروجن اور پروجسٹرون کے فنکشن کو چیک کرنا کہ وہ جزوی طور پر یا کلی طور پر معطل ہے۔

(۵) پریگینڈیال چیک کرنا جو کہ حمل کی صورت میں حاملہ کے پیشاب سے الگ کیا جاتا ہے۔

(۶) آلسٹرا سونوگرافی کے ذریعے زیریں حصہ کا مکمل چیک کرانا تا کہ معلوم ہو سکے کہ رحم کا سائز، رحم میں کوئی ٹیومر وغیرہ رحم کی ساخت وحجم میں تبدیلی، رحم کی موجودگی یا عدم موجودگی۔

علاج: اگر بندش حیض کمی خون کی وجہ سے ہو تو مقویات جگر اور مولد خون ادویات دیں یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

مجیٹھ (۱۰ گرام) کشتہ فولاد (۱۰ گرام) آملہ (۱۰ گرام) پوست بلیلہ (۱۰ گرام) پوست ہلیلہ (۱۰ گرام)

تمام ادویات کا باریک سفوف بنالیں۔

خوراک: دو گرام صبح، دو گرام شام، صبح کے وقت دہی اور شام کے وقت دودھ یا پانی کے ساتھ مقوی اور عمدہ غذاؤں کا استعمال بھی ساتھ کرائیں۔

اگر بندش حیض موٹاپا کی وجہ سے ہو تو مریضہ کی غذا کم کر دی جائے اور محنت زیادہ کرائی جائے مرطوب اشیاء سے پرہیز کرایا جائے۔

ریوند خطائی (۵۰ گرام) قلمی شورہ (۲۵ گرام) نوشادر (۲۵ گرام)

تمام ادویات کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔

دو گرام صبح و شام ہمراہ عرق اجوائن شہد دو تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر مریضہ کو سردی لگ گئی ہو تو مقام رحم پر سینک کریں اور یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

Marfat.com

ہینگ بریاں خالص (۳ گرام) جند بیدستر (۳ گرام) مجیٹھ (۳ گرام) مرکی (۳ گرام) مصبر (۳ گرام) ہیرا کسیس (۳ گرام)

تمام اشیاء کو باریک پیس کر آپس میں ملا لیں اور چنے کے برابر گولیاں بنا لیں مقدار خوراک ایک گولی صبح اور شام حیض آنے کے چار پانچ دن پہلے شروع کر دیں۔

نوٹ:- ہینگ کو گھی میں ڈال کر آگ پر بھون لیں۔

موٹی اور بھدے جسم والی عورتوں کو یہ نسخہ عام استعمال کروایا جا سکتا ہے۔ صفراوی مزاج اور دبلی پتلی عورتوں کو حتی المقدور اس کا استعمال سوچ کر کروایا جائے۔

حرارت کے سبب سے اگر مریضہ کے حیض میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو تو یہ نسخہ مفید رہے گا۔

مغز خربوزہ (۲۵ گرام)، کاسنی (۲۵ گرام)، زیرہ سفید (۲۵ گرام)، قلمی شورہ (۱۰ گرام)، نوشادر (۱۰ گرام)

تمام ادویات کا باریک سفوف کر کے رکھ لیں۔

۳ گرام صبح ۳ گرام شام ہمراہ شربت بزوری کے دیں۔

شربت برائے ادرار حیض: تخم سویا، تخم مولی، کاسنی بادیان، جڑ بادیان، جڑ کاسنی، تخم کرفس، جڑ کرفس، تخم خربوزہ، تخم مکتھی، جڑ اذخر، ابہل۔

ہر ایک 20 گرام تین کلو پانی میں پکائیں جب پانی تین پاؤ رہ جائے تو چھان کر اس میں تین پاؤ چینی ملا کر شربت تیار کریں۔

ترکیب استعمال: حیض و نفاس کو جاری کرنے کے لئے صبح و شام بمقدار پانچ تولہ شربت نیم گرم پانی میں پہلے ایک ماشہ قلمی شورہ کی پڑیہ کھلا کر اوپر سے شربت پلائیں۔

جوشاندہ کا نسخہ: پودینہ خشک 5 گرام بادیان 5 گرام انیسون 5 گرام، پرسیاؤشاں 5 گرام، گاؤزبان 5 گرام ابہل 3 گرام جڑ اذخر 5 گرام، تخم خربوزہ نیم کوفتہ

Marfat.com

10 گرام پوست املتاس نیم کوفتہ 10 گرام پانی میں جوش دے کر اور چینی ملا کر ایام حیض میں پلائیں۔

ہدایات: اگر خلقی خرابیاں باعث مرض ہوں تو علاج سے کوئی امید وابستہ کرنا بے سود ہے ہاں ایسی حالت میں عوارض کا حتی الامکان تدارک کیا جائے۔

اگر مزمن امراض یا رحم کے امراض کی وجہ سے بندش حیض لاحق ہو تو ان امراض کا علاج کیا جائے امراض رحم کی موجودگی میں مریضہ کو زیادہ چلنے پھرنے کی اجازت نہ ہونی چاہیے۔ پھر اصلی امراض کے ازالہ کے بعد مدرات کے ذریعہ ادرار حیض کی تحریک دی جائے۔

آتشک یا سوزاک اگر سبب مرض ہو تو ظاہر ہے کہ اصولاً پہلے ان امراض کا علاج و مداوا کیا جائے۔

دردِ حیض

دردِ حیض کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ابتدائی درد حیض: اس عارضہ کی ابتداء سن بلوغت کے آغاز میں آلیتی ہے، رحم کے دہانہ کی حرکت سے احساس درد ہوتا ہے، البتہ رحم کا منہ کھل جانے اور پہلی ڈلیوری کے بعد یہ درد عموماً ختم ہو جاتا ہے یہ تکلیف حیض کی خرابی کی بناء پر وقوع پذیر ہوتی ہے اس قسم کے ابتدائی درد حیض کا کوئی خاص علاج کرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ عموماً شادی کے بعد رفع ہو جاتا ہے البتہ ایام حیض میں ہلکی ہلکی ٹکور کر لینے سے تکلیف کی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔

ثانوی دردِ حیض: یہ تکلیف عموماً نارمل حیض شروع ہونے کے چند سالوں بعد وقوع پذیر ہوتا ہے اس کے چند اسباب یہ ہیں۔

نفسیاتی اثرات، افسردگی اور فکر و غم، کثرت جماع، ہارمون میں بگاڑ، فلوپن ٹیوب کا ورم، رحم کا ٹل جانا، رحم کا ورم، رحم کا عروقی تشنج، عضلی رحمی فقر الدم، تناسلی قنات میں دوری تغیرات۔

Marfat.com

غلیظ غذاؤں کے استعمال سے سودا اور بلغم زیادہ مقدار میں پیدا ہو کر خون میں گاڑھاپن پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے خون عروق شعریہ سے بآسانی نہیں گزر پاتا۔

مندرجہ بالا دو اقسام کے علاوہ درد حیض کی ایک اور قسم جسے غشائی درد حیض کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے لیکن یہ عارضہ بہت کم یاب ہے اور موروثی طور پر کچھ خاندانوں میں پایا جاتا ہے اور عموماً بعد از حمل ظہور پذیر ہوتا ہے ایسے حیض میں غشائی چھوٹے ٹکڑے بھی خارج ہوتے ہیں۔

علاج: اصل سبب کی تلاش کر کے اس کے مطابق اسے اپنے مقامی کسی سمجھدار طبیب سے نسخہ تجویز کرالیں۔

(۱) ابہل (۱۰ گرام)، رائی (۱۰ گرام)، مرکی (۱۰ گرام)، اسارون (۱۰ گرام)

تمام ادویات کو باریک سفوف کر کے کسی ڈبہ میں رکھ لیں۔

مقدار خوراک: تین گرام صبح و شام حیض آنے سے تین دن قبل استعمال کرنا شروع کر دیں۔ دوران حیض بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر اس دوا کو زیادہ قوی کرنا چاہیں تو مصبر (۱۰ گرام) کا اضافہ کر کے گولیاں بقدر چنے سے ذرا بڑی بنالیں۔ مقدار 1 گولی صبح و شام یا بوقت ضرورت۔

(۲) ریوند خطائی (۲۵ گرام)، قلمی شورہ (۵۰ گرام)، نوشادر (۵۰ گرام)، جوکھار (۲۵ گرام)، رائی (۲۵ گرام)

تمام ادویات کو باریک پیس کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: 3 گرام ہر گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ سے پانی کے ساتھ کھلاتے رہیں۔ انشاء اللہ عزوجل درد رفع ہو کر حیض کھل کر آنے لگے گا۔

بودار حیض

ایسی صورت میں عموماً رحم کی تکالیف جن میں اندرونی زخم اور سرطانی اثرات سبب

Marfat.com

ہوتے ہیں اور رحمی نظام میں جزوی مزاج اگر گرم تر ہو جائے تو حیض خمیرہ زرد ہو کر تعفن کا باعث بنتا ہے اور خون میں زہریلا پن بھی بسا اوقات یہ صورت پیدا کر دیتی ہے۔

علاج: اس مرض میں مصفیٔ خون ادویات مفید ثابت ہونگی۔

دھماسہ، شاہترہ ہموزن باریک پیس کر گولیاں چنے کے برابر بنالیں یہ گولیاں زبردست مصفیٔ خون ہونے کے علاوہ اگر حاملہ ایام حمل میں ایک گولی روزانہ کھاتی رہے تو اس کا بچہ اٹھرا کے عارضہ سے محفوظ رہتا ہے قبل از وقت اسقاط نہیں ہوتا۔

قلتِ حیض

قلتِ حیض کی شکایت رحم کی خرابی، خون کی کمی، عام بدنی کمزوری، موٹاپا، ایام حیض میں سردی سے متاثر ہونا، ایام حیض میں وظیفہ زوجیت ادا کرنا، قلتِ حیض کا سبب معدی افعال میں عدم تعاون بھی ہے جس کی وجہ سے بدن میں کمزوری، قبض کی شکایت اور پیشاب کثیف ہوتا ہے نیز قلت حیض کی شکایت تھائرائڈ گلینڈ کے افعال میں فتور کی وجہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

علاج: اصل سبب کا کھوج لگا کر اس کا علاج کروائیں اس کے مطابق اپنے کسی سمجھدار طبیب سے نسخہ تجویز کروائیں۔

برگ سداب (۳ گرام)، پودینہ (۳ گرام)، تخم کرفس (۳ گرام)، بادیان (۳ گرام)، انجیر (۴ عدد)، منقی (۱۰ عدد)، انیسوں (۶ گرام)۔

قبل از وقت حیض

کچھ خواتین میں سنِ بلوغت کو پہنچنے سے پہلے حیض جاری ہو جاتا ہے یہ عموماً لڑکی کی صحتِ عامہ میں انتہائی کمزوری کی وجہ سے نیز جنسی لٹریچر اور ٹی۔وی وغیرہ پر فحش مناظر کی وجہ سے ہارمون تحریک پا کر قبل از وقت ادرارِ حیض کا سبب بنتے ہیں۔ اس سبب کا تدارک کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر جسمانی کمزوری کی وجہ سے شکایت ہو اور بدنی رنگ پیلاہٹ

Marfat.com

لئے ہوئے اور جسم میں تھکاوٹ کا غلبہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔

کچلہ مدبر (۱۰ گرام)، جدوار خطائی (۵ گرام)، کشتہ فولاد (۲ گرام)، فلفل سیاہ (۳ گرام)، زعفران (ڈیڑھ گرام)، (گوند کیکر ۳ گرام)

تمام ادویات کو باریک پیس کر پانی کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

صبح و شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے دو گھنٹہ بعد۔

تمام ادویات کو چار سو گرام پانی میں جوش دیں جب دو سو گرام رہ جائے تو چھان لیں اس میں گلقند اعلیٰ قسم 30 گرام خوب باریک کر کے ملالیں اور نیم گرم حالت میں قبل از حیض کم از کم 10 سے 11 دن صبح، شام استعمال کریں۔ ذیل کا شافہ بھی مفید ہے۔

جڑ تمہ اور خربق سیاہ دونوں ہموزن حسب ضرورت لے کر باہم ملائیں اور شافے تیار کر لیں اور مقامی طور پر استعمال کے لئے مہبل میں رکھوائیں اس شافے سے پہلے رطوبات کا اخراج ہوگا بعد ازاں خونِ حیض جاری ہوگا۔

کثرت حیض

گرم و تیز اشیاء کا استعمال، خون کی فراوانی، کثرت مباشرت، ضعف رحم، اسقاط حمل، رحم میں کسی رگ کا کھل جانا، رحم کا ٹل جانا یا کسی طرف جھک جانا، سوزش حمل، رحم کی رسولی نیز کثرت صفرا کی وجہ سے خون کا پتلا ہو جانا وغیرہ کثرتِ حیض کے اسباب میں سے ہیں۔

علامات: پیڑو اور کمر میں درد ہوتا ہے، بھوک میں کمی ہونے کی وجہ سے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے پیشاب بھی سرخی مائل آتا ہے۔ بدن میں کمزوری محسوس ہوتی ہے بقیہ ہر ایک سبب کی تشخیص اس کی خاص علامات سے ہو سکتی ہے۔

علاج: سنگ جراح (۵۰ گرام)، پھٹکوی بریاں (۲۵ گرام)، گل ارمنی (۲۵ گرام) دم الاخوین (۱۲ گرام)۔

تمام ادویات کو باریک پیس کر سفوف تیار کر لیں۔

Marfat.com

مقدار خوراک: 1 گرام سے 2 گرام تک ہمراہ پانی لیکن بہتر ہوگا کہ شربت انجبار سے دن میں تین مرتبہ دیں۔

شدید حالات میں مذکورہ خوراکی ادویات کے ساتھ مقامی طور پر یہ دوا بھی استعمال کیجئے۔

مائیں (۱۰ گرام)، مازو (۳ گرام)، پوست انار (۱۰ گرام)، پھٹکری (۱ گرام)، سمندر سوکھ (۲ گرام)

تمام ادویات کو باریک کر کے تین تین ماشہ کی پوٹلیاں بنائیں۔ اندام نہانی میں بوقت ضرورت ایک پوٹلی رکھوا دیں۔ 2 گھنٹہ کے بعد دوسری۔

ہدایت: دورہ مرض کے وقت مریضہ کو چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے روک دیں اور آرام سے چت لٹائے رکھیں، پلنگ کی پائنتی کو سرہانے کی بہ نسبت اونچا کریں تا کہ رحم کی جانب دورانِ خون کم ہو جائے اور ناف کے مقام پر برف کی تھیلی، یا سرد پانی میں کپڑا تر کر کے رکھیں یا پھٹکری کو ٹھنڈے پانی میں حل کر کے اور اس سے کپڑا تر کر کے بار بار رکھیں۔

ورم رحم (رحم کی سوزش)

اس مرض میں مریضہ کے پیڑو اور کمر میں درد ہوتا ہے ماہواری کے دنوں میں اور جماع کے وقت زیادہ ہوتا ہے بدبو دار مادہ خارج ہوتا ہے پنڈلیوں میں درد اور بخار کی شکایت اکثر رہتی ہے۔

علاج: سونف (۵ گرام)، مکوخشک (۵ گرام)، برنجاسف (۵ گرام)، تخم کشوث (۳ گرام)، بھکھڑا (۵ گرام)، تخم کاسنی (۵ گرام)، اذخر (۳ گرام)۔

تمام ادویات کو دو پیالی پانی میں رات بھگو دیں صبح آگ پر جوش دیں اور چھان کر پی لیں اور بقیہ پھوک کو دوبارہ پانی ڈال کر شام کو استعمال کریں۔ اگر ضرورت محسوس ہو اور مریضہ کے دیگر حالات کے مطابق کھانے کے دونوں وقت معجون دبید الورد اور مقامی طور پر

Marfat.com

مرہم داخلیون ۳ گرام روغن گل میں ملا کر لتھیڑ کر مہبل میں رکھیں اور صبح نکال لیں۔
نوٹ:- بخار کی حالت میں مذکورہ بالا جوشاندہ میں خاکسی ۳ گرام کا اضافہ ضرور کر لیں۔

لیکوریا

اس مرض میں عورت کی اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا مرض ہے جو کہ ایک صحت مند خاتون کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلا کر دیتی ہے بظاہر یہ مرض اتنا خطرناک دکھائی نہیں دیتا لیکن اس کے مابعد اثرات ایک مسلسل پریشانی کا سبب بن جاتے ہیں۔

اسباب مرض: عام کمزوری، خون کی کمی، احتباس حیض، رحم کا ورم، اندام نہانی کا ورم، رحم کا ٹل جانا، اوائل عمری میں حاملہ ہونا، تقرس، وجع المفاصل، سوزاک نیز دورِ حاضر کا میڈیا اس مرض کے اسباب کا اہم رکن ہے جس نے نئی نسل کو ذہنی طور پر وقت سے پہلے بالغ کر دیا جس کی وجہ سے ایسی خواہشات ابھرتی ہیں جن کا ہمارے معاشرہ میں عمل ممکن نہیں جس کے ردِعمل میں رحم میں مخصوص تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے عموماً یوں بھی ہوتا ہے کہ مریضہ بظاہر میڈیا سے متاثر تو نہیں ہوتی لیکن لاشعوری طور پر اسے اس کی تحریک ملتی رہتی ہے کیونکہ ماضی میں نگاہ ڈالیں تو اس عارضہ میں مبتلا ہمیں محض چند خواتین نظر آتی ہیں اور کنواری دوشیزہ تو بہت کم، لیکن آج ایک خاصی تعداد اس مرض میں مبتلا نظر آتی ہے۔

میڈیا کے علاوہ اس مرض کا ایک اہم محرک ہمارے اخلاقی پن کا دیوالیہ بھی ہے کہ آج چھوٹے بڑے میں شرم وحیاء کا فقدان ہے ماضی میں اس قسم کی گفتگو کرنا گالی تصور ہوتا تھا لیکن آج گپ شپ میں سن بلوغت کے اور بعد کے اوقات کو فخریہ بیان کیا اور سنا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں اور ہماری بہنوں کو عقل سلیمہ اور شرم وحیا کی چادر نصیب فرمائے۔

Marfat.com

علامات مرض: طبیعت سست، پیڑو میں بوجھ نما درد، کمر اور پنڈلیوں میں درد، مزاج میں چڑچڑاپن، شرمگاہ میں خارش، حیض کا درد سے آنا، ہاتھ پاؤں میں جلن، بھوک کی کمی، کم وبیش قبض، چہرہ زردی مائل، پیشاب بار بار، آنکھیں پھول جاتی ہیں اوران میں ورم پیدا ہو جاتا ہے، رحم سے سفید زردی یا ملی جلی رطوبت کا اخراج بلحاظ اخراج رطوبت یہ مرض پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) سیلان فرجی: جس میں اندام نہانی کے بیرونی حصے سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۲) سیلان مہبلی: جس میں اندام نہانی کے اندرونی حصے سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۳) سیلان عنقی: جس میں گردن رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۴) سیلان رحمی: جس میں رحم کے اندر سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۵) سیلان مبضی: جس میں معبر بیضہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۱) پہلی قسم کا مرض نوجوان عورتوں کو ہوا کرتا ہے اس میں لیسدار اور چمکدار رطوبت خارج ہوتی ہے جس سے اندام نہانی کے لب چپک جایا کرتے ہیں اور کبھی ران کے بالائی حصہ میں رطوبت لگ کر جم جایا کرتی ہے۔

(۲) دوسری قسم کا مرض اکثر نئی دلہنوں کو ہوا کرتا ہے چنانچہ مریضہ کی اندام نہانی میں خراش اور سوزش ہوتی ہے اوراس سے سفیدی مائل ترش رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۳) تیسری قسم کا مرض اکثر ایسی عورتوں کو ہوا کرتا ہے جنہیں چند اولادیں ہو چکی ہوں اس قسم کی بیماری میں انڈے کی سفیدی کی مانند ایک شفاف لیسدار اور کھاری رطوبت اندام نہانی سے خارج ہوا کرتی ہے جو کبھی خون و پیپ کی آمیزش کے سبب سرخی یا زردی مائل رنگت کی ہوا کرتی ہے اس قسم کا مرض اکثر مرض سوزاک سے بھی ہو جایا کرتا ہے۔

(۴) چوتھی قسم کے مرض میں باکرہ نوجوان لڑکیاں یا نئی دلہنیں یا وہ عورتیں جن کا زمانہ

Marfat.com

حیض ختم ہونے کو ہو اکثر مبتلا ہوا کرتی ہیں اس قسم کے مرض میں جو رطوبت رحم کے اندر سے خارج ہوتی ہے وہ مثل انڈے کی سفیدی کے ہوتی ہے لیکن وہ زیادہ لیسدار نہیں ہوا کرتی اور اگر مرض پرانا ہو جائے تو رطوبت کی رنگت گہری اور زردی مائل ہوا کرتی ہے۔

(۵) پانچویں قسم کے مرض کا تشخیص کرنا ذرا مشکل ہوا کرتا ہے۔

علاج: طبی نقطہ نظر اور مزاج کے اعتبار سے ہم اس مرض کو تین اقسام میں تقسیم کریں گے۔

(۱) اگر لیکوریا سفید زردی مائل اور بدبودار ہو اور پیشاب کا رنگ بھی رطوبت لیکوریا کے موافق ہو اور رحم میں جلن محسوس ہو تو ایسی صورت میں ہم مریضہ کے جسم میں تری گرمی کا غلبہ تصور کریں گے۔

(۲) اگر لیکوریا کی رطوبت سفید اور بکثرت ہو تو اور ساتھ پیشاب بھی سفید آئے تو ایسی صورت میں مریضہ کے جسم میں سردی خشکی کا غلبہ ہوگا ایسی تبدیلی عموماً فربہ خواتین میں جلد وقوع پذیر ہوتی ہے۔

(۳) اگر لیکوریا زردی سفیدی مائل رنگ لئے ہو اور ساتھ پیشاب جل کر آتا ہو تو مریضہ گرم تر مزاج کے زیر اثر ہوگی۔

قسم اول اور دوم میں یہ نسخہ استعمال کریں۔

آملہ مقشر (۱۰ گرام)، ہلیلہ سیاہ (۱۰ گرام)، گندھک ڈنڈا (۱۰ گرام)، سپاری کاٹھی (۲۰ گرام)، مازو (۲۰ گرام)، کشتہ بیضہ مرغ (۱۰ گرام)۔

تمام ادویات کو باریک پیس کر رکھ لیں۔

تین گرام صبح وشام پانی کے ساتھ استعمال کریں سردیوں میں چائے کے ساتھ۔

قسم سوم کے لئے یہ نسخہ استعمال کیجئے۔

پھلی کیکر (۲۵ گرام)، کشتہ فولاد (۵ گرام)، کشتہ قلعی (۵ گرام)، طباشیر (۱۲ گرام)، دانہ الائچی خورد (۱۲ گرام)، سنگجراحت (۱۲ گرام)۔

Marfat.com

تمام ادویات کو باریک پیس کر ملالیں۔

مقدار 2 گرام صبح وشام ہمراہ شربت صندل سردیوں میں تازہ پانی کے ساتھ۔

اگر حمل کے زمانہ میں سیلان کی شکایت ہو تو یہ نسخہ استعمال کیجئے۔

طباشیر اصلی (۵ گرام)، دانہ الائچی خورد (۵ گرام)، تالمکھانہ (۵ گرام)، کشتہ صدف مرواریدی (۱۰ گرام)، نبات سفید (۱۵ گرام)۔

تمام ادویات کو پیس کر ملالیں۔

مقدار خورات 3 گرام صبح کے وقت دودھ کے ساتھ دیا جائے۔

اگر سیلان کی وجہ سے عام کمزوری ہوگئی ہو تو دوالمسک معتدل جواہر والی کشتہ فولاد چار چاول یا اس کا ایک قرص میں ملا کر صبح کے وقت استعمال کریں اور رات کے وقت حب مرواریدی 1 عدد دودھ کے ساتھ دیا جائے قبض کسی حالت میں نہ ہونے دیجئے۔

نوٹ:- اگر سیلان، احتباس طمث (حیض کا رک جانا) سوزاک یا رحم کے کسی مرض کی وجہ سے ہو تو پہلے اس کا علاج کریں۔ اکثر رطوبت رحم کی سوزش اور مہبل کی سوزش کے تحت آ رہی ہو تو یقیناً سوزش اتارنے والی دواؤں سے افاقہ ہوگا اگر یہ صورت ہو تو جو علاج ورم رحم میں لکھا ہے وہ نسخے استعمال کریں۔

پرہیز: ترشی، لال مرچ، گرم مصالحے وغیرہ۔

اختناق الرحم

یہ مرض مرگی کے دورے کی طرح ہوتا ہے پہلے کولہے میں درد پھر دردِ سر اور آنکھوں میں پانی آجاتا ہے پھر پیٹ سے ایک گولہ اُٹھ کر گلے میں اٹک جاتا ہے جس سے مریضہ چیخ مار کر ہنستی ہے یا روتی ہے اور بے ہوش ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں مارتی ہے اور گلے کی طرف اشارہ کرتی ہے گردن پیچھے کو جھکاتی ہے آرام آنے پر بے اختیار ہنستی ہے نیز پیشاب کثرت سے آتا ہے۔

Marfat.com

اسبابِ مرض: احتباس حیض، دائمی قبض، نفخ شکم، جوان لڑکیوں کی عرصہ تک شادی نہ کرنا یا شہوانی خیالات کا غلبہ رہنا اور زیادہ جاگنے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج: اختناق الرحم کی مریضہ کو پہلے دست آور دوا دیں جس سے تین چار دست آجائیں پھر یہ نسخہ بنا کر دیں۔

اسرول (۱۰ گرام)، بالچھڑ (۱۰ گرام)، بروما ئیڈ (۱۰ گرام)

تینوں ادویات لے کر کوٹ چھان کر پانی کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی عرق سونف کے ساتھ استعمال کرائیں۔ معجون نجاح بھی اس مرض میں انتہائی مفید ہے۔

اندام نہانی کی خارش

اس مرض میں فتور حیض یا صفائی نہ کرنے سے خارش اور جلن ہوتی ہے نیز پیشاب کرتے وقت جلن محسوس ہوتی ہے اور بے چینی رہتی ہے۔

بسا اوقات خون کی حدت وصفراویت کی وجہ سے شرمگاہ میں کھجلی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج: منڈی (۵ گرام)، عناب (۱۰ اعدد)، شاہترہ (۳ گرام)، صندل سفید (۳ گرام)، گل نیلوفر (۳ گرام)۔

1 پاؤ پانی میں رات کو بھگو کر صبح مل چھان کر میٹھا ملا کر استعمال کریں یہ نسخہ خون میں حدت ہو تو استعمال کیا جائے۔

بیرونی طور پر شرمگاہ کو نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دھوئیں اس کے بعد سفیدہ کاشغری (۵ گرام)، مردار سنگ (۲ گرام)، گندھک آملہ سار (۳ گرام) کافور (اگرام)۔

تمام ادویات کو پیس کر ویزلین سفید یا مکھن میں ملا کر رکھ لیں اور خارش کے مقام پر لگاتے رہیں دو تین روز میں ہی فائدہ ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ عزوجل)

Marfat.com

یہ پوڈر بھی مفید ہے۔

کتھ سفید، بورک ایسڈ، کافور برابر وزن

تمام ادویات کو باریک پیس کر خارش کی جگہ پر لگائیں۔

علاماتِ حمل

(۱) تغیراتِ حمل: حمل قرار پانے سے پہلے رحم کا طول ڈھائی انچ اور وزن ایک اونس ہوتا ہے لیکن حمل کے آخری ایام میں اس کا طول 12 انچ تک اور وزن قریباً 1/2 پونڈ ہو جاتا ہے کیونکہ حمل قرار پاتے ہی رحم بڑھنے لگتا ہے اور وقت ولادت تک بڑھتا رہتا ہے۔

حمل کے پہلے تین ماہ تک رحم پیڑو میں معلوم نہیں ہوتا، پھر رفتہ رفتہ رحم بڑھ کر چوتھے مہینے میں پیڑو کے اوپر ٹٹولنے سے محسوس ہوتا ہے، پانچویں مہینے میں رحم ناف کے قریب آجاتا ہے، چھٹے مہینے میں ناف تک پہنچ جاتا ہے، ساتویں مہینے میں ناف سے دو انچ اوپر اور آٹھویں مہینے میں ناف سے 5 انگشت اوپر محسوس ہوتا ہے اور نویں ماہ میں محراب شکم کے قریب تک بڑھ جاتا ہے۔

(۲) حیض کا بند ہونا: اگرچہ حمل پا چکنے کی یہ ایک مقدم علامت ہے لیکن مرض احتباس طمث سے بھی اس علامت کا دھوکہ ہوسکتا ہے۔ اگر ایک تندرست عورت کو معمولی حیض آتا ہوا کسی ماہ میں فوراً بند ہو جائے تو یہ بات اکثر استقرار حمل کی ایک بڑی بھاری علامت ہوا کرتی ہے۔

(۳) تھوک کا بکثرت پیدا ہونا: یہ بھی حمل کی ایک علامت ہے جو شروع حمل میں واقع ہوا کرتی ہے کبھی کبھی حاملہ کے منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ وہ تھوکتے تھوکتے تنگ آجاتی ہے۔

(۴) متلی و قے: حمل ٹھہر جانے کے ایک سے چار ہفتے بعد صبح کے وقت اکثر

Marfat.com

حاملہ کا جی متلاتا اور بعض وقت اس کو ابکائیاں بھی آیا کرتی ہیں جو چوتھے مہینے میں خود بخود بند ہو جاتی ہیں لیکن بعض عورتوں کو پورے دنوں تک بھی یہ شکایت رہا کرتی ہے جس سبب سے حاملہ کبھی اس قدر لاغر اور کمزور ہو جایا کرتی ہے کہ اس کی حفظ صحت و حیات کے لئے حمل کو گرا دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۵) تغیر پستان: تغیر پستان استقرار حمل کے دو ماہ بعد چھاتیاں بڑھ جاتی ہیں بھٹنیوں کے گرد کے حلقوں کی رنگت گہری ہو جاتی ہے اور وہ کشادہ اور ابھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں شروع میں تو انہیں دبانے سے سفید رطوبت نکلا کرتی ہے لیکن اخیر زمانہ حمل میں دودھ نکلتا ہے پستان میں یہ تبدیلی تیسرے مہینے کے قریب ہوا کرتی ہے اور جس عورت کو پہلی بار حمل قرار پائے اس میں یہ علامات زیادہ قابل اعتبار ہوا کرتی ہیں۔

(۶) حرکت جنین: چوتھے پانچویں مہینے میں حمل کی علامات یقینی حرکات جنین و ضربات قلب جنین محسوس ہوا کرتی ہیں چنانچہ رحم کے دونوں طرف سرد ہاتھ رکھنے سے حرکت جنین معلوم ہوتی ہے اور رحم پر مسماع صدریہ یا سینہ بین لگا کر سننے سے آواز قلب جنین سنائی دیا کرتی ہے۔

نوٹ:- جنین میں ضربان قلبی کی تعداد فی منٹ 120 سے 140 تک ہوتی ہے چنانچہ بعض ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ اگر تعداد ضربان قلب فی منٹ 124 ہوں تو جنین مذکر اور اگر فی منٹ 144 ہوں تو مونث ہوا کرتا ہے۔ جنین کے دل کی حرکات فی منٹ 120 سے 140 تک ہوا کرتی ہیں مگر حاملہ کی حرکت قلب صرف 75 مرتبہ فی منٹ ہوا کرتی ہے۔

(۷) چھٹے مہینے میں دیوار شکم بھر کر پیٹ تن جاتا ہے اور اس کا درمیانی خط نمودار ہو جاتا ہے۔ ساتویں مہینہ میں دیوار شکم ہر چند ایک زردی مائل دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اکثر عورتوں کا فم رحم کھل جاتا کرتا ہے۔

(۸) استقرار حمل کے دو ماہ بعد سے اخیر وقت یعنی وضع حمل تک پیشاب میں خفیف البیومن اور کسیین (جس میں چربی اور چونہ وغیرہ کے اجزاء ہوتے ہیں) خارج ہوتے

Marfat.com

رہتے ہیں جس کی موجودگی سے تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حمل کی تشخیص کر لیا کرتے ہیں۔

جھوٹا حمل

کبھی کبھار خواتین میں حمل قرار پانے کی علامات سے مشابہ علامات وقوع پذیر ہوتی ہیں جن میں بندشِ حیض، بندنی رنگت میں تبدیلی، چہرے کا بے رونق ہونا، بھوک کی کمی، فم رحم کا بند ہونا، رحم کے اندر گوشت لوتھڑا پیدا ہونا اور کبھی تو مریضہ جنین نما حرکت بھی محسوس کرتی ہے لیکن یہ حرکات تو ضرور ہوتی ہے مگر حرکت جنین سے الگ ہوتی ہے اور عورت کا پیٹ بڑھتے ہوئے جنین کے مشابہ ہوتا ہے اور پستانوں میں سختی آ جاتی ہے، طبیعت ست ہو جاتی ہے مریضہ بنسبت حاملہ کے زیادہ فکر مند اور پریشان دکھائی دیتی ہے۔

یہ عارضہ مختلف مادوں کی کثرت سے رحم میں ایک لوتھڑے کی شکل وجود میں آتی ہے جس کی کوئی مخصوص شکل نہیں ہوتی۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ صورت زمانہ مدت حمل سے تجاوز کر جاتی ہے کیونکہ سچے حمل میں بچہ 9 ماہ اور چند دن میں باہر آ جاتا ہے لیکن جھوٹے حمل کی صورت میں یہ صورت کئی کئی سال برقرار رہتی ہے۔

جب یہ عارضہ بہت پرانا ہو جائے تو یہ مرض استسقاء سے بھی مشابہ محسوس ہوتا ہے لیکن یہاں فرق یہ ہے کہ اس عارضہ میں سختی نمایاں ہوتی ہے اور استسقاء کی دیگر علامات نظر نہیں آتیں۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ یہاں مرض کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو یہ مرض استسقاء میں بدل سکتا ہے۔

حفظ صحت حاملہ

زمانہ حمل میں حاملہ کو اپنی اور جنین کی حفظ صحت کے لئے درج ذیل قواعد حفظان صحت کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیے۔

(۱) **ہوا اور پانی:** صاف ہوا اور پاک و صاف پانی کی دیگر تندرست اشخاص کی نسبت حاملہ کو زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے۔

Marfat.com

(۲) غذا: سب سے مقدم حاملہ کی غذا کا مناسب انتظام ہے چنانچہ حاملہ کو اپنی معمولی غذا کھانی چاہیے اور اگر ممکن ہو تو غذا لطیف اور زود ہضم مقوی ہونی چاہیے مثلاً شوربا یا مونگ کی دال دھلی ہوئی۔ دال چپاتی عمدہ پکا ہوا تھوڑا گوشت، سبزی ترکاری، دودھ چاول، فیرنی، ساگو، کھچڑی، دلیہ وغیرہ مناسب غذائیں دیں۔ گھی اور مکھن وغیرہ بھی مناسب مقدار میں کھانا چاہیے عمدہ پکے ہوئے میوے مثل آم و خربوزہ و انار و انگور و سیب و سنگترہ وغیرہ کھا سکتی ہے۔ لیکن ہر قسم کی ثقیل قابض اور نفاخ اغذیہ مثلاً چنے کی دال یا کھچڑی وغیرہ سے نیز آلو دار دی، سیم و مٹر وغیرہ سے ایسا ہی کھیرا، ککڑی، امرود، سنگھاڑا اور شکر قندی وغیرہ سے نیز زیادہ مصالحہ دار غذاؤں اور چائے و قہوہ وغیرہ سے (خاص کر جبکہ موسم زیادہ سرد نہ ہو) پرہیز رکھنا چاہیے حاملہ کو غذا ہمیشہ پکی ہوئی وقت معینہ پر چبا چبا کر کھانا چاہیے تا کہ اس سے نفخ یا درد شکم یا قبض یا پیچش وغیرہ کی شکایت نہ ہو جائے کیونکہ یہی شکایات ایام حمل میں بہت مضر ہوا کرتی ہیں۔

(۳) لباس: بلحاظ موسم کے حاملہ کو سرد یا گرم لباس ضروری ہوتا ہے اسے سردی اور نمی سے محفوظ رہنا چاہیے سردی میں گرم لباس اور موزے پہننا ضروری ہے پاجامہ تنگ مگر اس کا آزاد بند کس کر نہ باندھنا چاہیے میلا یا سیلا لباس پہننا سردی میں رہنا یا بارش میں بھیگنا یا نمناک جگہ پر سونا نہایت مضر ہے۔

(۴) غسل: اگرچہ بلحاظ موسم گرم یا سرد غسل مضر نہیں ہوتا لیکن حاملہ کو ہمیشہ نیم گرم غسل کرنا زیادہ مفید ہوا کرتا ہے گرمیوں میں ہر روز ایک یا دو بار اور سردیوں میں ہفتے میں کم از کم دو بار ضرور غسل کرنا چاہیے اور اندام نہانی کو ہر روز دو دفعہ یا کم از کم ایک دفعہ ضرور دھونا چاہیے۔

(۵) نیند: حاملہ کو رات کو متواتر سات گھنٹے سونا چاہیے اور دن میں بھی ایک دو گھنٹے آرام کرنا چاہیے خصوصاً گرمی کے دنوں میں۔

Marfat.com

(۶) **ریاضت یا ورزش:** قیام صحت کے لئے حاملہ کو بھی معتدل ریاضت مناسب ہے کیونکہ سستی یا آرام طلبی فتور ہضم پیدا کر کے باعث مرض ہوا کرتی ہے عورتوں کے لئے گھر کا معمولی کام کاج بھی معتدل ریاضت ہوتی ہے ایام حمل میں خصوصاً حمل کے پہلے تین مہینوں میں چلتے ہوئے ٹھوکر کھانا یا پاؤں پھسلنا یا کودنا یا پھاندنا یا کوتھنا یا بھاری چیز اُٹھایا یا تانگے وغیرہ کی سواری کرنا جس سے بہت ہچکولے لگیں وغیرہ اس قدر مضر ہوتا ہے کہ بسا اوقات اسقاط حمل ہو جاتا کرتا ہے۔

(۷) **امراض نفسانی:** یعنی رنج وغم، فکر و تردد، خبالت وغصہ اور خوف سے حاملہ کو بہت بچنا چاہیے کیونکہ اچانک خوف .... وغیرہ سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پس شوہر یا دیگر گھر والوں کو چاہیے کہ ایام حمل میں حاملہ سے نہایت حسن وسلوک روا رکھیں اس کو حتی الامکان ہرگز رنجیدہ یا غمگین نہ ہونے دیں جس سے جنین پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔

(۸) **فصد یا مسہل:** حاملہ کو ایام حمل میں نہ خون نکلوانا چاہیے اور نہ تیز مسہل یا مقی یا مدر دواؤں کا استعمال کرنا چاہیے کیونکہ فصد کرانے یا تیز مسہل وغیرہ لینے سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۹) **معتدی امراض:** حاملہ کو امراض وبائی چیچک، خسرہ، سرخ بخار وغیرہ کی چھوت سے بہت بچنا چاہیے کیونکہ خدانخواستہ اگر کسی متعدی مرض کی چھوت لگ جائے تو جنین اور حاملہ دونوں کی زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

(۱۰) والدہ کو خصوصیت سے یہ چاہیے کہ ایام حمل میں انفعالات نفسانیہ تصورات و منظرات مہیبہ اور تخیلات فاسدہ سے دور رہے نیز مجامعت و مسکرات و منشیات کے نزدیک نہ جائے بلکہ اپنے خیالات و حالات میں تزکیہ و تصفیہ کو مدنظر رکھے تا کہ مولود ضعیف الجسم اور خفیف العقل پیدا نہ ہو بلکہ وہ خوبصورت اور خوش سیرت ہو۔

Marfat.com

حاملہ خواتین کے لئے مفید غذائیں

زمانہ حمل میں ماں کی متوازن اور صحت بخش غذا اس کے شکم میں پرورش پانے والے بچے کے لئے زندگی کے بہترین آغاز کی ضمانت ہے نہ صرف آغاز میں بلکہ آئندہ زندگی میں بھی یہ بچہ ماں کی اس متوازن اور صحت بخش غذا کے فائدے اُٹھاتا رہتا ہے بچے کی پیدائش کے بعد بھی اگر ماں متوازن اور صحت بخش غذا کا سلسلہ جاری رکھے تو نہ صرف اس کا دودھ پہلے والے بچے کو فائدہ پہنچائے گا بلکہ آئندہ بچے کی غذائی عادات اور معمولات پر بھی اس کے مثبت اثرات مرتب ہونگے لہٰذا جو خواتین ماں بننے کا منصوبہ بنا رہی ہیں یا جو ماں بننے والی ہیں (یعنی حاملہ ہیں) ان سب کو فوری طور اپنی غذا کی جانب توجہ دینا چاہیے اور ماں بننے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیے۔

جو خواتین ماں بننے کی خواہش مند ہیں انہیں یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اگر عورت کا وزن معمول سے کافی کم یا کافی زیادہ ہو تو دونوں صورتوں میں استقرار حمل کے امکانات کم ہو جاتے ہیں تاہم جن خواتین کا وزن زیادہ ہے انہیں اسے کم کرنے کے لئے شدید قسم کی ڈائیٹنگ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس عمل سے ان کا جسم بعض ضروری حیاتین اور معدنیات سے محروم ہوسکتا ہے۔

غذا کے سلسلے احتیاط برتنے کے ساتھ ساتھ خواتین کو چاہیے کہ وہ ماں بننے کا منصوبہ بناتے ہی روزانہ گولی کی صورت میں (400 مائیکروگرام) فولک ایسڈ کھانا شروع کر دیں اور سلسلہ استقرار حمل کے پہلے بارہ ہفتے تک جاری رکھیں تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ فولک ایسڈ سے (Spina Bifida) کا خطرہ کافی کم ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ اپنی غذا میں یہ خواتین ایسی اشیاء شامل کریں جن میں فولک ایسڈ زیادہ پایا جاتا ہے بہتر ہوگا کہ وہ بند گوبھی، پالک، بھنا ہوا لوبیا، دالیں، دلیا، چوکر والی روٹی اور سنترا، مالٹا وغیرہ کھائیں یاد رکھیے کہ کھانے کو زیادہ پکانے سے فولک ایسڈ ضائع ہو جاتا ہے لہٰذا سبزی کو بھاپ میں پکائیں یا بہت کم تیل میں ہلکا سا پکائیں۔

Marfat.com

ماں بننے کی خواہشمند عورت کو تو احتیاط کی ضرورت ہے ہی لیکن باپ بننے کے خواہش مند مرد کو بھی اپنے طرز زندگی میں احتیاط کی ضرورت ہے اسے بھی صحت بخش غذا کھانا چاہیے ان دونوں کو چاہیے کہ جب بچہ پیدا کرنے کا منصوبہ بنا لیں تو وہ کیفین کا استعمال بھی کم کر دیں کیونکہ بعض تحقیقی جائزوں سے معلوم ہوا ہے کہ کیفین کی زیادتی ماں اور باپ بننے کی صلاحیت کو متاثر کر سکتی ہے۔

یوں تو ایک حاملہ عورت کے لئے صحت بخش غذا وہی ہے جو استقرار حمل سے قبل اس کے لئے صحت بخش تھی تاہم بعض غذائی اشیا ایسی ہیں جنہیں حمل کے زمانے میں زیادہ کھانا چاہیے اور بعض ایسی ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیے، چاول، پاستا، دلیا اور آلو جیسی نشاستہ دار اشیاء سے جسم کو توانائی ملتی ہے جس کی حمل کے دوران میں بہت ضرورت رہتی ہے۔ اگرچہ چاول غیر مصفیٰ اور روٹی چوکر والی ہو تو اس سے جسم کو ریشہ بھی خوب ملے گا۔ پھلوں اور سبزیوں میں حیاتین اور معدنیات بہت پائے جاتے ہیں لہٰذا مناسب مقدار میں روزانہ کم از کم پانچ بار یہ غذائیں کھائیں ۔ یوں تو یخ بستہ اور ڈبوں میں بند پھل اور سبزیاں بھی مقویات کے حصول کا بہت اچھا ذریعہ ہیں، لیکن بہتر ہوگا جب بھی آسانی سے ملیں، تازہ سبزیاں اور پھل کھاتے جائیں۔ زمانہ حمل میں پروٹین بہت اہم ہے، کیونکہ یہ بچے کے عضلات، ہڈیوں اور اعضاء کی تشکیل اور نشوونما میں بڑا نمایاں کردار ادا کرتی ہیں لہٰذا اس زمانے میں گوشت، مچھلی، دالیں، انڈے، مرغی کا گوشت وغیرہ استعمال کیجئے یہ وہ غذائیں ہیں جن سے پروٹین حاصل ہوتا ہے۔

دودھ اور دودھ سے بنی اشیاء میں حیاتین د (وٹامن ڈی) اور کیلشیم خوب ہوتا ہے جو بچے کے جسمانی ڈھانچے اور دانتوں کی تشکیل کے لئے بہت ضروری ہے لہٰذا روزانہ تھوڑا سا دودھ، دہی، پنیر وغیرہ ضرور کھانا چاہیے کم بالائی والا دودھ پئیں یا اس دودھ سے بنی چیزیں کھائیں۔

زمانہ حمل میں جسم کو حیاتین اور معدنیات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اس

Marfat.com

زمانے میں خواتین کو ایسی غذا کھانا چاہیے جس میں یہ مقویات خوب ہوں۔

ہیموگلوبن پیدا کرنے کے لئے فولاد کی ضرورت ہوتی ہے ہیموگلوبن کے ذریعے سے ماں اور بچے دونوں کے خون کے سرخ خلیوں کو آکسیجن فراہم ہوتی ہے جن غذاؤں میں فولاد زیادہ ہوتا ہے وہ ہیں گوشت، انڈا، خشت میوے، دالیں اور دلیا۔

ہڈیوں اور دانتوں کے لئے کیلشیم کی ضرورت ہوتی ہے جو دودھ اور دودھ سے بنی اشیاء گوبھی، بیج یا مغز اور سارڈین مچھلی میں بہت ہوتا ہے۔ قیاس یہ ہے کہ جسم میں جست کی کمی اکثر اسقاط حمل یا پیدائش کے وقت بچے کی کم وزنی کا سبب بن جاتی ہے جست کا حصول کے لئے مغزیات یا مغز، پیاز، انڈے اور تخم گندم کھایئے۔

حمل کے ابتدائی دور میں فولک ایسڈ کے سوا کسی اور مقوی شئے سے تیار گولیوں یا دواؤں کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ اگر معالج کسی وجہ سے کسی گولی یا دوا کا مشورہ دے تو کھالی جائے جن عورتوں میں خون کی کمی ہو انہیں فولاد سے تیار شدہ شربت وغیرہ پینے کا مشورہ دیا جاتا ہے جن عورتوں کو خون کی کمی کی شکایت ہو وہ چائے سے بھی پرہیز کریں۔

زمانہ حمل میں بعض غذائی اشیاء سے لازمی طور پر پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ ان سے تعدیہ (انفیکشن) پیدا ہوسکتا ہے جو شکم میں پرورش پانے والے بچے کو شدید طور پر متاثر کرسکتا ہے۔ آئس کریم، غیر یا سچر شدہ دودھ کی اشیاء کم پکے ہوئے یا کچے گوشت کچے انڈے یا کچے انڈوں سے بنی ہوئی چیزوں، کچی مچھلی، بغیر دھلی ہوئی سبزیوں، پھل، کلیجی سے پرہیز کیا جائے، نئی تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جن عورتوں کو یا ان کے شوہروں کو یا ان کے پہلے والے بچوں کو دمہ، چنبل، تپ کاہی یا مونگ پھلی سے الرجی کی شکایت رہی ہے یا اب ہے یا پھر خاندان میں یہ شکایت رہی ہیں تو انہیں مونگ پھلی، مونگ پھلی والی غذاؤں اور مونگ پھلی والے تیل سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اگر زمانہ حمل اور زمانہ رضاعت (بچے کو اپنا دودھ پلانے کا زمانہ) میں یہ پرہیز جاری رکھا جائے تو بچے کے لئے الرجی کا خطرہ کم ہو جائے گا۔

Marfat.com

زمانہ حمل میں غذائی سمیت (فوڈ پوائزننگ) کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اگر کھانا پکانے سے پہلے اور کچا گوشت، کچی مچھلی اور کچے انڈے چھونے کے بعد صابن سے اچھی طرح ہاتھ دھو لئے جائیں تو سمیت غذا کے خطرہ سے بچا جاسکے گا۔

ریفریجریٹر میں کچی غذا اور پکاتے ہوئے کھانوں کو علیحدہ علیحدہ رکھئے۔ گوشت کو ہمیشہ ریفریجریٹر کے اندر ڈی فروسٹ کیجئے، لیکن یہ خیال رکھئے کہ اسے اس طرح پگھلانے سے جو پانی نکلتا ہے وہ ریفریجریٹر میں رکھی ہوئی دیگر غذائی اشیاء پر نہ ٹپکے اور سبزیاں کھانے اور پکانے سے پہلے خوب دھو لیجئے اور کھانے کو پوری طرح پکا لیجئے اس کپڑے کی صفائی کا خاص خیال رکھئے جس سے برتن پونچھے جاتے ہیں۔ زمانہ حمل میں روزانہ کم از کم دو لیٹر پانی، پھلوں کے رس اور دودھ پینا چاہیے تاکہ جسم سے بیکار مادے اچھی طرح خارج ہوسکیں پانی اور رس پینے سے قبض سے بھی بچا جاسکتا ہے۔

یہ بات ابھی تک متنازعہ ہے کہ کیا کیفین (جو چائے، کوفی، کولا مشروب اور چوکلیٹ میں شامل ہوتی ہے) کا استعمال حمل کے زمانے میں مناسب ہے؟ زیادہ تر تحقیقی مطالعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتدال کے ساتھ چائے یا کافی پی جائے تو مناسب ہے اور اس کا نقصان نہیں۔

زمانہ حمل میں انڈے کم کھائیں، پھل اور سبزیاں، زیادہ ریشے والے دلیے، چوکر والی روٹی، دالیں اور چھلکے سمیت بھنے ہوئے آلو کھانے سے قبض سے بچا جاسکتا ہے۔ اکثر زمانہ حمل قے اور متلی کا زور ہوتا ہے لہٰذا روغنی کھانوں سے پرہیز کیجئے ادرک اور لیموں کو چائے کی طرح پیجئے یاد رہے کہ کیلے، ادرک، سبزیوں، غیر مصفا چاول مچھلی اور ناشپاتی سے متلی میں کمی واقع ہوتی ہے۔

صبح بستر سے اُٹھنے سے قبل حاملہ خواتین کو کوئی چیز کھالینا چاہیے اس سے بھی متلی کو روکا جاسکتا ہے اگر متلی بہت زیادہ ہوتو معالج سے مشورہ کیجئے۔

حمل کے زمانے میں سینے کی جلن سے بچنے اور مسالے دار کھانوں سے پرہیز کیجئے

Marfat.com

کھانا تھوڑا تھوڑا کر کے کھایئے کھانے کے فوراً بعد لیٹنے یا بیٹھنے کے بجائے تھوڑا سا ٹہل لیا جائے تو ہضم میں مدد ملتی ہے رات کو سونے سے قبل دودھ کا چھوٹا گلاس پی لینے سے بھی سینے کی جلن کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے اور اگر عام چائے کے بجائے پودینے کی چائے نیز عام کافی کی بجائے پیپر منٹ کی چائے پئیں تو اس سے بھی سینے کی جلن میں افاقہ ہو سکتا ہے۔

جو خواتین عام دنوں میں گوشت کھاتی ہیں ان کے لئے یہ مناسب نہ ہو گا کہ وہ پہلی بار زمانہ حمل میں گوشت ترک کر کے مکمل طور پر سبزی خور بن جائیں اس کے علاوہ زیادہ پروٹین والی اشیاء کو اپنی غذا میں شامل کر کے اسے متوازن بنائیں زیادہ پروٹین والی اشیاء یہ ہیں۔ پھل، سبزیاں، دالیں، مغز، بیج اور سویابین۔

حاملہ خواتین کو یہ بات یقینی بنانا چاہیے کہ وہ دودھ والی چیزوں سے حیاتین ب 12، گہری ہری ترکاریاں، دالوں اور دودھ والی چیزوں سے کیلشیم اور خشک میوے اور بیج اور دلیے سے فولاد حاصل کرتی رہیں۔

آخر میں ایک بار پھر آپ کو وہ غذائی اشیاء یاد دلا دیں جو بہت مفید ہیں اور جنہیں ادل بدل کر روزانہ کھاتے رہنا چاہیے یہ ہیں: کیلا، کینو اور دیگر تازہ پھل، خشک خوبانی اور آلوچہ، بند گوبھی اور دوسری سبزیاں، سلیمانی اور دیگر روغنی مچھلیاں، چوکر والی روٹی، غیر مصفا چاول، بغیر چربی والا گوشت، مرغی، دہی، دالیں، مغزیات (مونگ پھلی نہیں) اور بیج مثلاً تل۔ (بحوالہ ماہنامہ صحت)

ایام حمل کے امراض و علاج

حاملہ کو دوران حمل بے شمار امراض سے سابقہ پڑتا ہے اگرچہ ان کا علاج دیگر مریضوں کی طرح کیا جا سکتا ہے مگر ان کے علاج میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ کوئی ایسی قوی دوا نہیں دی جا سکتی جس کا اثر جنین یا حاملہ کی صحت پر پڑے اس لئے ضرورت ہے کہ حاملہ کے امراض کا طریق علاج کا علیحدہ ذکر کیا جائے۔

نیز حاملہ کے علاج میں یہ نقطہ بھی قابل یادداشت ہے کہ اس کے علاج میں جہاں

Marfat.com

تک بیرونی تدابیر سے کام نکل سکے بہتر ہے کھانے کی دوا نہ دیں اس طرح اگر کھانے کی دوا کے بغیر چارہ نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو خفیف قسم کی دوا استعمال کریں جس سے بدن کے اندر کوئی تغیر واقع نہ ہو، حاملہ کے لئے دوا کی نسبت اس کی غذا کی اصلاح زیادہ بہتر ہے۔

متلی اور قے: آلو بخارا (۲ دانہ)، زرشک (۳ گرام)، پودینہ (۱ گرام)، الائچی خورد (۵ عدد)، انار دانہ (۳ گرام)۔

ڈیڑھ کپ گرم پانی میں جوش دے کر جب ایک کپ رہ جائے تو چھان کر تھوڑا سا میٹھا کر کے پی لیں۔

دردِ سر: اگر قبض یا نفخ ہو تو اسے رفع کریں اور پیشانی پر منتھال مل دیں یا صندل گلاب میں گھس کر طلا کریں۔

قبض: رفع قبض کے لئے کوئی تیز دوا ہرگز استعمال نہ کریں جہاں تک ممکن ہو غذا کی اصلاح اور مناسب غذا دینے سے قبض رفع کریں۔ رات کو سوتے وقت روغن بادام یا روغن زیتون 1 تولہ آدھ سیر دودھ میں ملا کر پلائیں یا مربہ ہرڑ یا گلقند 3 تولہ کھلائیں۔

بدہضمی: جوارش مصطگی یا جوارش کمونی ہمراہ عرق سونف استعمال کریں غذا ہمیشہ اس قدر کھلائیں جو ہضم ہو سکے اور بھوک کا ازالہ کریں۔

کھانسی: حمل کے آخری مہینوں میں عموماً حاملہ کو کھانسی کی شکایت ہو جاتی ہے جو بعض اوقات سخت خطرناک ثابت ہوتی ہے چنانچہ اس کے لئے شربت اعجاز چٹائیں یا لعوق سپستان کھلائیں۔

دل دھڑکنا: مربہ آملہ یا مربہ سیب پر ورق چاندی لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے عرق بید مشک اور گاؤزبان پلائیں۔ گلاب نیم گرم تھوڑا تھوڑا پیتے رہیں۔

قلتِ خون: اگر حاملہ بسبب قلتِ خون کمزور ہو جائے تو اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے

Marfat.com

ایسی صورت میں غذا اور مقوی دوا دیں مثلاً مکھن، دودھ، بالائی، شوربا، بیضہ مرغ نیم برشت پلاؤ، میوہ جات اور بطور دوا مرکبات فولاد استعمال کرائیں۔

سفید رطوبت: اگر سفید رطوبت بکثرت آنے لگے تو رحم کو سرد پانی سے دن میں کئی بار دھوئیں اور پھٹکڑی چار ماشہ کو 10 چھٹانک نیم گرم پانی میں ملا کر اس سے اندام نہانی کو بذریعہ حقنہ دھوئیں جاذب رطوبات اور تقویت معدہ کے لئے جوارش مصطگی یا انوشدارو استعمال کریں اگر فائدہ نہ ہو تو سیلان الرحم کی یہ دوا استعمال کریں۔

تالمکھانہ (۱۰ گرام)، طباشیر (۱۰ گرام)، کشتہ صدف (۵ گرام)، موچرس (۱۰ گرام)، گوند ڈھاک (۱۰ گرام)

تمام ادویات کو ملا کر رکھ لیں۔

مقدار خوراک: صبح وشام 5 گرام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

درد دانت: مرچ سیاہ، نمک اور پھٹکڑی پیس کر ملیں یا امرت دھارا ذرا سا روئی پر لگا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

حاملہ کو نیند نہ آنا: اگر حاملہ کو نیند بخوبی نہ آتی ہو تو روغن کدو یا روغن خشخاش کی کنپٹی پر مالش کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ کوئی تیز خواب آور دوا مثلاً ڈورس پوڈر وغیرہ استعمال نہ کرائیں۔

حاملہ کو دست آنا: جوارش زرشک، جوارش آملہ یا قرص طباشیر 5 گرام استعمال کریں اگر اسہال خونی آنے لگیں تو ریشہ خطمی 4 ماشہ جڑ انجبار 4 ماشہ جوش دے کر چھان لیں اور اسغبول 6 ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

درد پستان: چھاتیوں کو گرم پانی سے دھو کر ان پر روغن گل یا روغن چنبیلی لگائیں۔

تھوک کی کثرت: تھوک کی شکایت شروع حمل میں ہو جایا کرتی ہے تو چھال کیکر

Marfat.com

5 گرام ایک گلاس میں پانی میں جوش دیں اور اس میں پھٹکری 2 گرام ملا کر کلیاں کریں۔
بطور دوا جوارش مصطگی کھلائیں۔

بخار: اگر حاملہ کو بخار ہو جائے تو تیز دوا ہرگز نہ دیں رفع حرارت کے لئے سرد یا نیم گرم پانی سے بدن کو اسفنج کریں۔قبض ہو تو اس کا ازالہ کریں۔

گل بنفشہ (۵ گرام)، عناب (۱۰ عدد)، سپستان (۱۰ عدد)، خوب کلاں (۳ گرام)، بہیدانہ (۳ گرام)

تمام ادویات کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں اور پلائیں اگر نوبتی بخار لرزہ سے آتا ہو تو یہ گولیاں قبل نوبت کھلائیں۔

زہرہ مہرہ (۵ گرام)، طباشیر (۵ گرام)، دانہ الائچی خورد (۵ گرام)، کونین (ڈیڑھ گرام)، کافور (آدھا گرام) گولیاں بقدر نخود بنائیں۔

خوراک ایک گولی نوبت سے ایک دو گھنٹے پہلے کھلائیں۔

ولادت وامراض زچہ بچہ

بچہ پیدا ہونا: جب پورے دنوں یعنی نو مہینے اور آٹھ یا دس روز بعد بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے طب میں ولادت اور ڈاکٹری میں پارچوریشن یا لے بر کہتے ہیں وضع حمل کا وقت حاملہ کے لئے بہت نازک ہوا کرتا ہے پس اس وقت اگر کامل احتیاط نہ کی جائے تو حاملہ کی زندگی معرض خطر میں ہوتی ہے اس لئے سب سے پہلے زچہ خانہ اور اس کے متعلقہ ضروری سامان کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

ولادت خانہ: وقت ولادت سے پہلے زچہ اور دایہ دونوں کو پاک وصاف لباس پہننا نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان میں یہ نہایت مضر اور خطرناک رسم ہے کہ وقت ولادت دایہ اور زچہ دونوں کا لباس نہایت کثیف ہوتا ہے جس سبب سے زچہ اور بچہ دونوں کو مختلف شدید اور مہلک امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسی بے احتیاطی سے زچہ کے

Marfat.com

اندام نہانی یا پیڈو میں ورم ہو کر پرسوت کا بخار ہو جایا کرتا ہے کبھی اس سے سرخباد ہو کر موت کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس قسم کی بے احتیاطی یا غفلت سے ہی نوزائیدہ بچے کو تشنج یا کزاز یا چاندنی وغیرہ امراض ہو جایا کرتے ہیں اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ زچہ خانہ کا کمرہ فراخ وصاف وخشک و روشن اور ہوا دار ہونا چاہیے جس میں سے تمام فالتو اسباب اُٹھا دینا چاہیے یہ نہایت ہی بُری بات ہے کہ زچہ کا کمرہ اکثر کثیف ونمناک و بند اور بدبودار ہوتا ہے جس میں روشنی اور ہوا کا گزر تک نہیں ہوتا اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زچہ اور بچہ دونوں طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ سردی کا موسم ہو تو کمرے کو گرم رکھنا چاہیے مگر کمرے میں دھواں ہرگز نہ ہونا چاہیے اور نہ ہی کمرے کے اندر کوئلے سلگانے چاہئیں کوئلے باہر انگیٹھی میں دہکا کر پھر کمرے میں لا کر رکھنے چاہئیں بلکہ کمرے کو گرم کرنے کے لئے اس کے دروازے اور کھڑکیاں بند نہ کرنی چاہئیں بلکہ کمرے میں تازہ ہوا کی آمد و رفت ضروری ہے صرف اتنی احتیاط رکھیں کہ زچہ کی چارپائی دروازہ کے سامنے نہ ہو تاکہ سرد ہوا کا جھونکا نہ لگے اور کمرے میں انگیٹھی روشن ہوتا کہ کمرہ گرم رہے۔

وضع حمل کے وقت زچہ کے پاس سوائے دایہ اور ایک دو ہوشیار عورتوں کے اور زیادہ عورتوں کو ہرگز نہ رہنے دیں دایہ ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خود تندرست ہو اور جو گزشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں کسی متعدی مریض یا مریضہ کے پاس نہ گئی ہو ورنہ اس سے زچہ یا بچہ کو اسی متعدی مرض کے لگ جانے کا سخت اندیشہ ہوا کرتا ہے دایہ کے ناخن کٹے ہوئے اور اس کی انگلیاں بالکل صاف ہونی چاہئیں۔

ولادت خانہ کا ضروری سامان

(۱) ایک تخت یا اچھا پلنگ جو خوب کسا ہوا اور ذرا اونچا ہو نیچا نہ ہو زچہ کے لئے اور اگر کمرے میں کافی جگہ ہو تو ایک اور چارپائی جس پر بچے کے کپڑے وغیرہ رکھ دیں دو کرسیاں اور ایک میز زچہ کے پلنگ پر ایک صاف گدا یا دوشک (توشک) یا تہ کیا ہوا کمبل بچھا کر اس پر آئل کلاتھ (موم جامہ) بچھائیں اور اس کے اوپر ایک دو

Marfat.com

صاف چادریں تہ کر کے بچھائیں تا کہ وضع حمل کے بعد موم جامہ کو نیچے سے نکال لیا جائے و گدا وغیرہ خراب نہ ہو۔

(۲) کچھ صاف روئی چند ایک صاف تولیے خصوصاً انٹی سپٹک یعنی جو کار بالک لوشن میں بھگو کر خشک کیے ہوئے ہوں۔ موٹی ململ کے 27 انچ مربع دو درجن رومال تہ کر کے بطور گدی زچہ کے استعمال کرنے کے لئے کچھ دھوئے ہوئے پاک و صاف چیتھڑے وقت ضرورت استعمال کرنے کیلئے۔

نوٹ:- ان ململ کے رومالوں اور چیتھڑوں کو صاف کھولتے ہوئے پانی میں ایک گھنٹہ تک جوش دے کر اور خشک کر کے کاغذوں میں لپیٹ کر باحتیاط رکھنا چاہیے۔ زچہ کے لئے ایک موٹی ململ وغیرہ کی پٹی ساڑھے چار فٹ لمبی اور چودہ انچ چوڑی اور ایک فلالین کی پٹی یا گدی وغیرہ ایک ٹکڑا فلالین کا جس میں بچہ لپیٹا جا سکے۔

(۳) دو بکس چھوٹی بڑی سیفٹی پنز اور معمولی پنز کے وقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے بچے کی ناف کاٹنے اور باندھنے کے لئے اون کی ایک گچھی یا ریشم کا باریک فیتہ چنانچہ پانچ پانچ انچ کے دو ڈورے۔ ایک تیز قینچی جو کار بالک لوشن میں دھوئی ہوئی ہو ناف کاٹنے کے لئے تھوڑی سی لسٹ یا ملائم کپڑا وغیرہ

(۴) جوش دیکر پاک وصاف کئے ہوئے پانی کی چند بوتلیں، کانڈیز فلویڈ کی ایک بوتل، کاربالک سوپ، گرم اور سرد پانی کے دو کونڈے یا لگن، ایک لوٹا اور ایک چلمچی دایہ کے ہاتھ وغیرہ اور بچے کو دھونے کے لئے ایک ڈوش یا سرنج یا انیما سرنج (ربڑ کی پچکاری) وقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے۔

(۵) میٹھا تیل یا ناریل کا تیل جس میں فی آدھی چھٹانک 20 قطرہ کار بالک ایسڈ یا ایک ماشہ کافور ملا دیا گیا ہو۔ دایہ کی انگلیوں وغیرہ پر لگانے کے لئے تیز بورک ایسڈ اور فلزا ایرتھ۔

Marfat.com

(۶) سفوف ارگٹ 4 ڈرام یا لیکویڈ ایکسٹریکٹ آف ارگٹ دو ڈرام، ٹنکچر اوپیم اور کلورل ہر ایک ایک ڈرام وقت ضرورت زچہ کے دینے کے لئے۔

علامات ولادت

پیدائش سے ہفتہ عشرہ پہلے رحم کسی قدر پیڑو میں اتر آیا کرتا ہے جس سبب سے سانس لینے کی دشواری اور چلنے پھرنے کی تکلیف تو کم ہو جاتی ہے لیکن مثانہ، مقعد اور پیڑو کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے بول و براز کی حاجت بار بار ہوتی ہے یا بول و براز رک جایا کرتا ہے جس سے حاملہ کو نہایت تکلیف ہوتی ہے ٹانگوں میں ورم اور درد ہو کر چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے نیز ایک لیسدار خون آمیز رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جس کو انگریزی میں شو یا غود کہتے ہیں چونکہ مقعد پر رحم کا دباؤ پڑنے سے اکثر قبض ہو جایا کرتا ہے اس لئے اس وقت کاذب دردزہ ہونے لگتا ہے اس قسم کا دردزہ سامنے پیٹ کی طرف اُٹھا کرتا ہے اور بے قاعدہ ہو جاتا ہے یعنی اس میں صادق دردزہ کی طرح نہ تو باقاعدہ وقفہ ہوتا ہے اور نہ وہ بتدریج بڑھتا ہے۔ ایسی حالت میں بعض ناتجربہ کاریاں اپنی بے وقوفی سے اس چھوٹے دردزہ کو سچا دردزہ سمجھ کر بچہ جنانے کی فکر میں ہو جاتی ہیں اور طرح طرح کی دست اندازیاں کر کے زچہ اور بچہ دونوں کی سخت تکلیف کا موجب ہوا کرتی ہیں۔ پس مذکورہ بالا تینوں علامات (۱) پیٹ کا نیچے کو دب جانا (۲) بول و براز کا بار بار رک کر آنا (۳) لیسدا خون آمیز رطوبت کا خارج ہونا ولادت کی ابتدائی علامات ہیں۔

نوٹ:۔ کاذب دردزہ میں جو عموماً قبض کے سبب سے ہوا کرتا ہے گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں یا تین ڈرام کیسٹرائیل پلا دیں اگر جس بول کی شکایت ہو تو قاطیر یا ربڑ کی سلائی سے نکالیں اور اگر ٹانگوں میں ورم وغیرہ ہو تو ان پر گل روغن وغیرہ کی مالش کریں بعض

Marfat.com

خاص خاص علامات کے لحاظ سے ولادت کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو ترتیب وار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

ولادت کا پہلا درجہ

اس درجہ کے مدت 2 سے 8 گھنٹے لیکن بالعموم 6 گھنٹے تک ہوا کرتی ہے اس درجے میں رحم کا منہ کشادہ ہونے لگتا ہے اور رحم بار بار زور سے سکڑ کر اس پانی کی بھری ہوئی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے اس لئے رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے آخر رحم کا منہ قریب پندرہ، انگشت کے کھل جاتا ہے اور تھیلی مذکور پھٹ کر اس کے پانی کا کچھ حصہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی بچے کے فم رحم میں آ جانے کے باعث بند ہو جاتا ہے اگر اس وقت زچہ کو قے شروع ہو جائے تو فکر نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ مفید ہوا کرتی ہے۔

(۱) درد شروع ہوتے ہی زچہ کو مذکورہ بالا زچہ خانہ میں لے جانا چاہیے اور دایہ یا ڈاکٹر کو بلانا چاہیے۔ زچہ خانہ میں ضروری سامان ہونے کے علاوہ زچہ کے لئے صاف جوڑہ کپڑے وغیرہ بھی ہونا چاہیے۔

(۲) اس درجہ ولادت میں زچہ کو گرم دودھ دیا جائے یا شوربا پلانا چاہیے اور اسے آہستہ آہستہ کمرہ میں ٹہلانا چاہیے تاکہ تھیلی مذکور پھٹ کر اس سے پانی جاری ہو جائے اگرچہ چلنے پھرنے سے زچہ کو کسی قدر تکلیف تو ہوگی لیکن اس سے فائدہ بہت ہوا کرتا ہے چنانچہ ایک تو فم رحم خوب کشادہ ہو جاتا ہے دوسرے ولادت عموماً طبعی ہوا کرتی ہے یعنی بچے کا سر نیچے رہتا ہے۔

(۳) اس درجہ ولادت میں اگرچہ قبض ہو یعنی اگر درد اُٹھنے سے چھ گھنٹے قبل پاخانہ فراغت سے نہ آیا ہو تو اسے 4 ڈرام کیسٹرائیل تھوڑے سے گرم دودھ میں ملا کر پلائیں اور اگر اس کے پینے کے بعد دو گھنٹے تک کوئی اجابت نہ ہو تو ڈیڑھ پاؤ نیم گرم پانی میں 3 ماشہ نمک ملا کر اس سے انیما (حقنہ) کر دیں اور اگر درد اُٹھنے سے

Marfat.com

چند گھنٹے پہلے اجابت بافراغت ہو چکی ہو تو تین پاؤ شیر گرم پانی میں 6 ماشہ نمک ملا کر اس سے حقنہ کر دینا چاہیے اگر زچہ کو پیشاب نہ آیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ ضرور پیشاب کر دے ایسی حالت میں چونکہ بیٹھنا مشکل ہوتا ہے اس لئے کھڑے کھڑے پیشاب کر دینا چاہیے۔ یا دونوں ٹانگوں کے درمیان ایک چھوٹا سا برتن رکھ کر اس میں پیشاب کر دینا چاہیے ورنہ اگر پیشاب مثانہ میں بھرا رہے تو درد بھی دیر تک اُٹھتے رہتے ہیں اور بچہ بھی جلد پیدا نہیں ہوتا۔

(۴) بعض نادان دائیوں کی یہ سخت غلطی ہوتی ہے کہ زچہ کو درد شروع ہوتے ہی بیٹھنے اور کودنے کی تاکید کرتی ہیں جو بہت ہی مضر ہوتی ہے کیونکہ ایک تو زچہ تھک کر ولادت کے دوسرے درجوں میں زور لگانے کے قابل نہیں رہتی اور دوسرے فم رحم کی کافی کشادہ ہونے سے پہلے ہی تھیلی مذکورہ کے پھٹ جانے سے اس کا پانی خارج ہو جاتا ہے جس کے سبب سے پھر ولادت میں سخت تکلیف ہوا کرتی ہے۔

(۵) اس درجہ ولادت میں اول تو مذکورہ آبی تھیلی عموماً خود بخود پھٹ جایا کرتی ہے اور شاذ و نادر ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ ساری تھیلی کی تھیلی بمع بچہ باہر آ جاتی ہے اور بعض بیوقوف دائیاں یہ نہیں جانتی کہ اس میں زندہ بچہ موجود ہوتا ہے پس ایسی صورت میں اس تھیلی کو فوراً احتیاط سے چیر کر اس میں سے بچے کو نکال لینا چاہیے ورنہ بچہ کے دم گھٹ کر مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ولادت کا دوسرا درجہ

اس درجہ ولادت میں بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس درجہ کی مدت ایک سے، دو گھنٹہ تک ہوتی ہے یہ مدت رطوبت کے خارج ہونے سے لے کر بچے کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔ اس درجہ میں زچہ کو بستر پر لیٹے رہنا چاہیے۔ بائیں کروٹ پر لیٹنا مفید ہوتا ہے۔ اگرچہ زچہ کو بول و براز کی حاجت ہو تو اسے بار بار بیٹھنا نہیں چاہیے بلکہ لیٹے لیٹے پیشاب وغیرہ کر لینا چاہیے۔

Marfat.com

جب اندام نہانی سے پانی آنا بند ہو جائے تو زچہ کا بستر اور اس کے کپڑے بدل دینے چاہئیں اور اگر شرمگاہ پر بال ہوں تو انہیں قینچی سے کاٹ ڈالنا چاہیے اور شرمگاہ کو گرم پانی اور کاربالک صابن سے یا نصف سیر گرم پانی میں ایک بڑا چمچہ لائی سول ڈال کر اس سے اندام نہانی کو دھو کر صاف کر کے خشک کر دینا چاہیے اور اس کے آگے ایک رومال رکھ کر باندھ دینا چاہیے۔

(۱) جب بچہ باہر آنے لگتا ہے تو پہلے اس کا رحم سر سے نکل کر پیڑو میں اترتا ہے اس وقت زچہ کو زور زور سے درد ہونے لگتا ہے اور دم بند کر کے خوب نیچے کو زور لگاتی ہے۔ آخر کار پہلے بچے کا سر باہر نکلتا ہے پھر تھوڑی دیر بعد درد اُٹھ کر ایک کندھا باہر آ جاتا ہے۔ پھر ادوسرا کندھا اور پھر سارا جسم اس درجہ ولادت میں اگر زچہ کو دودھ وغیرہ دینا ہو تو وہ سرد ہونا چاہیے کیونکہ گرم دودھ دینے سے خون کے زیادہ جاری ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲) اگر بچے کا سر نکلتے وقت سیون پر زیادہ زور پڑے جس کے سبب اس کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو دایہ کی مددگار عورت کو چاہیے کہ اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلا کر ہتھیلی کو اس طریق سے زچہ کی سیون پر رکھے کہ انگوٹھا اندام نہانی سے ایک طرف اور باقی تمام انگلیاں دوسری طرف کو ہوں اور اس ہتھیلی سے سیون کو صرف ذرا سہارا دینا چاہیے زیادہ دبانا نہ چاہیے۔

(۳) جب بچے کا سر باہر نکل آئے تو اس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں اور اگر اس پر نال لپٹی ہوئی ہو تو اسے آہستہ آہستہ تھوڑا باہر کھینچ کر سر کے اوپر کو کر دیں اور اگر گردن پر نال کے چار پانچ بل پڑے ہوئے ہوں جس سے بچے کے گلے گھٹنے کا احتمال ہو یا خود بخود نال کے ٹوٹنے سے جریان خون کا اندیشہ ہو تو پھر نال کو باندھ دینا چاہیے، چنانچہ اس پر ایک بند تو بچے کی ناف کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر پھر ان دونوں بندوں کے درمیان سے بذریعہ ایک صاف قینچی کے

Marfat.com

نال کو کاٹ کر اسے بچے کی گردن پر سے ہٹا دینا چاہیے۔

(۴) جب بچے کا سر باہر نکل آئے تو دایہ کو چاہیے کہ اسے اپنے دائیں ہاتھ پر رکھے اور اپنے بائیں ہاتھ سے پیٹ کے اوپر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے اور جوں جوں رحم سکڑ جائے اسے نیچے کی طرف دباتی جائے۔

(۵) جب بچے کا سر باہر نکل کر اس کے باقی جسم کے باہر نکلنے میں دیر لگے تو بچے کو کھینچ کر باہر نکالنے کیلئے اس کے سر کو پکڑ کر باہر ہرگز ہرگز کھینچنا نہیں چاہیے۔

کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کی گردن کی ہڈی اکھڑ کر فوراً مر جایا کرتا ہے۔ اس لئے دایہ کو چاہیے کہ وہ اپنی انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر اسے آہستہ آہستہ باہر کو کھینچے اور اس طرح جب بچہ کا ہاتھ باہر نکل آئے تو پھر اسی طرح سے دوسرا ہاتھ بھی نکال لینا چاہیے لیکن اگر وقت ولادت دایہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر سے اس کے رحم کو خوب دباتی رہے تو پھر ان ترکیبوں کی ضرورت نہیں پڑا کرتی۔

انتباہ: جب بچے کو کھینچ کر نکالا جائے تو دایہ کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر برابر دباؤ رکھے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو سخت جریان خون ہو کر زچہ کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے یہ نہایت ضروری بات ہے کہ جب تک آنول باہر نہ آجائے یا جب تک زچہ کے پیٹ پر پٹی یا پٹکا وغیرہ نہ باندھ دیا جائے تب تک اس کے پیٹ پر ہاتھ کا دباؤ برابر رکھنا چاہیے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے منہ میں انگلی ڈال کر اس تمام آلائش کو جو وقت ولادت لگ گئی ہو صاف کر دینا چاہیے منہ صاف کرتے ہی بچہ رونے لگتا ہے جو اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اس کو سانس آنے لگ گیا ہے لیکن اگر بچہ نہ روئے تو پھر فوراً مصنوعی طور پر اس کا تنفس جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اول: بچے کے منہ پر فوراً سرد پانی کے چھینٹے ماریں پس ایسا کرنے سے بچہ سسکیاں لے کر رونے لگے تو بہتر ورنہ یہ دوسرا عمل کریں۔

Marfat.com

دوم: بچے کو فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں اگر ایسا کرنے سے وہ سسکیاں لے کر رونے لگے تو خوب ورنہ یہ تیسرا عمل کریں۔

سوم: بچے کو پہلے گرم پانی میں بٹھائیں پھر اس میں سے اُٹھا کر فوراً سرد پانی میں بٹھائیں اسی طرح سے چار پانچ مرتبہ باری باری گرم اور سرد پانی میں بٹھائیں ایسا کرنے سے بچہ اکثر سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیتا ہے ورنہ پھر اس آخری تدبیر سے بچے کو مصنوعی تنفس جاری کریں۔

چہارم: بچے کو اس طرح سیدھا چت لٹائیں کہ اس کے دونوں کندھے جسم سے ذرا اونچے ہوں لیکن سر قدرے نیچے ہو پھر دونوں کہنیوں سے بچے کے دونوں بازو پکڑ کر اوپر کو سیدھا سر کی طرف کھینچیں اور پھر بچے کے منہ میں پھونک ماریں تا کہ ہوا اس کے پھیپھڑوں میں چلی جائے اور پھر اس کے دونوں بازو کو سینہ پر لے جا کر دبا دیں تا کہ سینہ پر دباؤ پڑنے سے اس کے اندر کی ہوا دب کر باہر نکل جائے پھر اسی طرح سے بازوں کو اوپر سر کی طرف اُٹھا کر منہ میں ماریں اور پھر بازوؤں کو سینہ پر دبا دیں دو گھنٹے تک یہ عمل کرنے سے اگر بچے کو سانس آنے لگ گیا ہو تو بہتر ورنہ یہ سمجھیں کہ بچہ مر چکا ہے اور اس کے جینے کی کوئی امید نہیں۔

نوٹ:- ایک منٹ میں اٹھارہ مرتبہ تک کندھوں کو حرکت دینی چاہیے۔

(۷) جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچے کے پیٹ کی طرف ذرا سوتنا چاہیے تا کہ اس کا خون بچے کے پیٹ میں چلا جائے پھر فوراً بچے کی ناف تین انگشت اور نال کو ایک سوت یا پشم کے ڈورے سے مضبوط باندھیں اور پھر انہیں اس بند سے ایک انگشت کے فاصلے پر ایک اور ویسا ہی بند لگائیں اور پھر ایک تیز صاف قینچی سے دونوں بندوں کے درمیان سے نال کو کاٹ ڈالیں اور پھر بچے کے جسم کو گرم پانی اور صابن کے ساتھ صاف کر کے اور کسی ملائم اور صاف کپڑے سے خشک کر کے فلالین میں لپیٹ کر گھر کسی دوسری عورت کے پاس اس وقت تک پکڑائے رکھیں

Marfat.com

جب تک کہ زچہ کی آنول خارج ہو جائے۔

انتباہ: (الف) بعض بیوقوف دائیاں بچے میں تنفس جاری کرنے کے لئے اس کے سر پر سرد پانی ڈال دیتی ہیں یا مرچ سیاہ پیس کر اس کے ناک اور منہ میں پھونک دیتی ہیں جو سخت مضر ہوتی ہے وہ نال کو بجائے تیز قینچی کے کاٹنے کے چاقو یا ہنسلی یا ہچک کے ڈورے سے رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہیں جو ایک نہایت ہی خراب بات ہے کیونکہ اس سے بچے کو سخت تکلیف ہوا کرتی ہے اور مرض کزاز (چاندنی) وغیرہ ہو کر بچے کے تلف ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے، بعض اناڑی دائیاں نال کو فیتہ یا پشم کے ڈورے وغیرہ سے باندھنے کی بجائے اسے تانت سے باندھ دیتی ہیں جس نال کٹ کر جریان خون کا اندیشہ ہوتا ہے اور بعض احمق دائیاں بچہ کی نال کاٹ کر پھر سے اسے آگ یا گرم لوہے سے داغ دیتی ہیں۔ ایسا کرنے سے بھی مرض کزاز کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔

(ب) اگر بچہ پیدا ہو کر نہ روئے اور اس کا چہرہ اور آنکھیں نیلگوں ہوں تو نال کو کاٹ کر اسے بچے کی ناف کی طرف سے اوپر کو سوت کر ایک دو تولہ خون نکال دیں اور پھر نال کو باندھ دیں اگر پھر بھی بچہ نہ روئے تو مذکرہ بالا طریق سے مصنوعی تنفس جاری کریں۔

نوٹ:- اگر بچے پیدائش کے وقت بچہ ضعیف ہو اور اس کا چہرہ کا رنگ پھیکا ہو تو پہلے نال کو بچے کی طرف کو سوت کر نال کا خون بچے کے اندر پہنچا دیں اور پھر بطریق مذکور بالا نال کو کاٹیں۔

(ج) اگر پیدائش کے دو تین گھنٹے کے بعد بچہ کو کھل کر ایک دست آ جائے تو بہتر ورنہ تین ماشہ کیسٹر آئل اور ایک ماشہ شہد ملا کر اسے چٹائیں تا کہ اس کا پیٹ صاف ہو جائے اور اسے قبض نہ ہو جائے کیونکہ قبض ہو جائے تو نوازئیدہ بچہ بہت جلد بیمار ہو جایا کرتا ہے۔

Marfat.com

ولادت کا تیسرا درجہ

اس درجے کی مدت نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے اور اس میں آنول خارج ہو جاتی ہے چنانچہ بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال لینا چاہیے اب یا اس کے بعد زچہ کو اُٹھنے کی ہرگز کوشش نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی کونتھنا چاہیے۔ اس حالت میں زچہ کو اکثر سردی محسوس ہونے لگتی ہے اور کبھی کانپنے بھی لگتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیے اس پر کمبل وغیرہ ڈال دینا چاہیے۔ بچہ پیدا ہو جانے کے بعد عموماً پندرہ بیس منٹ بعد آنول رحم سے خارج ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر نصف گھنٹے تک خارج نہ ہو تو دایہ یا اس کی مددگار کو چاہیے کہ اپنا بایاں ہاتھ ترچھا کر کے زچہ کے پیٹ پر رکھ کر نیچے کو دبایا جائے اور درد اُٹھنے کے ساتھ ہی رحم کو پکڑ کر زور سے بھینچے تاکہ آنول رحم سے نچڑ کر باہر نکل آئے بلکہ آنول خارج ہو جانے کے بعد بھی دس پندرہ منٹ تک رحم کو دباتے اور نچوڑتے رہنا چاہیے تاکہ خون کے چھچھڑے وغیرہ بھی رحم کے اندر سے صاف ہو جائیں۔ آنول خارج ہو جانے کے بعد دو ڈرام میکویڈ ایکسٹریکٹ آف آرگٹ دو اونس پانی میں ملا کر زچہ کو پلا دیں پیڑ رانوں کو خوب صاف اور خشک کر دیں پھر کثیف کپڑے وغیرہ زچہ کے نیچے سے ہٹا کر اور پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین کی ایک گدی رکھ کر اوپر سے ایک ساڑھے چار فٹ لمبی اور 14 انچ چوڑی ململ وغیرہ کی پٹی ذرا کھینچ کر شکم پر لپیٹ دیں اور اس کے سرے پر سیفٹی پن لگا دیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو پرفیکشن نامی پٹی (ساختہ میسر ہیملی) کام میں لاویں۔ آنول خارج ہو جانے کے بعد جب زچہ کے پیٹ پر گدی پر پٹی لگائی جا چکے تو زچہ کو آرام سے سو جانے دیں اس طرح اس کو کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں اور اس کمرے میں کسی قسم کا شوروغل نہ ہونے دیں۔

نوٹ:- (۱) نال کو پکڑ کر کھینچنا یا ہاتھ ڈال کر آنول کو زور سے نکالنا نہایت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس طرح سے جریان خون ہو کر زچہ نے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲) اگر آنول کے ساتھ بچے کی جھلی باہر نہ نکلے تو اس کو رسی کی طرح بل دے کر اور ہولے ہولے کھینچ کر نکال لینا چاہیے۔

Marfat.com

(۳) خارج شدہ آنول کو کسی چلچی وغیرہ میں رکھ کر ہر طرف سے دیکھ لیں کہ اس کا کوئی حصہ رحم میں باقی نہ رہ گیا ہو اور اگر رہ گیا ہو تو اس وقت اس کے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ بعد میں وہ بہت تکلیف کا باعث ہوا کرتی ہے کیونکہ اس سے رحم میں کئی طرح کے امراض ہو جایا کرتے ہیں۔

انتظام وحفاظت زچہ

چونکہ وضع حمل کے وقت زچہ کو بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ جس سے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہو جایا کرتی ہے۔ لہٰذا یہ ضروری بات ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی مناسب خبر گیری اور حفاظت پس ہدایات وتدابیر مندرجہ ذیل پر عمل کرنا چاہیے۔

(۱) وضع حمل کے بعد زچہ کو بالکل آرام کرنا چاہیے۔ اس لئے اس کمرے میں کسی قسم کا ہجوم یا شور وغل یا کثافت وغلاظت نہ ہونی چاہیے نیز زچہ کو کامل طور پر صاف اور خشک رکھنا چاہیے۔ البتہ سردی میں کمرے کو قدرے گرم رکھنا چاہیے۔ زچہ کا لباس اور بستر بھی صاف رکھنا نہایت ضروری ہے ورنہ مختلف امراض مثلاً دردِ رحم یا درد معدہ یا پیچش یا اسہال یا تشنج یا کزاز یا گھنٹیا بخار وغیرہ کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا۔

(۲) بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ تک زچہ کو اپنے جسم پر سرد پانی نہ ڈالنا چاہیے ورنہ نفاس بند ہو کر بیمار ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے منہ ہاتھ دھونے اور نہانے میں بھی گرم پانی استعمال کرنا چاہیے۔

نوٹ:- پہلے دس روز زچہ کے بدن کو آب گرم میں سپنج یا تولیہ بھگو کر اس سے صاف کرنا چاہیے بعد ازاں 20 روز تک گرم پانی سے غسل دینا نہایت مناسب ہوتا ہے سرد پانی سے زچہ کو ہرگز نہ نہلانا چاہیے ورنہ کھانسی یا وجع المفاصل یا تشنج وغیرہ امراض کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد دس روز تک زچہ کو بستر پر سے اٹھنا نہ چاہیئے ورنہ زخم سے خون جاری ہونے کا اندیشہ ہے نیز رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت میں نہیں آتا بلکہ

Marfat.com

ہمیشہ کے لئے بڑھا ہوا رہ جاتا ہے۔
نیز بچہ پیدا ہونے کے بعد تین ہفتہ تک زچہ کو اپنا معمولی کام کاج نہ کرنا چاہیے ورنہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر ساری عمر کی تکلیف کا احتمال ہوتا ہے۔

(۳) بچہ پیدا ہونے کے بعد چھ گھنٹے تک زچہ کو پیشاب آ جانا چاہیے اگر اس سے زیادہ دیر لگے تو اس کے پیڑو اور اندام نہانی پر سینک کرنا چاہیے۔
ولادت کے 24 گھنٹے بعد زچہ کو اجابت ہونی چاہیے اگر زیادہ دیر لگے تو نصف سے ایک اونس تک کسٹرائیل دے کر پیٹ کو صاف کرنا چاہیے اور بعد میں قبض نہ ہونے دیں۔

(۴) بچہ پیدا ہونے کے بعد اکثر 12 گھنٹہ بعد زچہ کی چھاتیوں میں گرانی وتناوٹ اور سرسراہٹ معلوم ہوا کرتی ہے اور عموماً 48 گھنٹے تک دودھ اتر کر پستان متورم ہو جایا کرتی ہیں جس کی وجہ سے اسے خفیف بخار ہو جاتا ہے جسے عام دودھ کو بخار کہتے ہیں ولادت کے چھ سات گھنٹہ بعد بچہ کو اس کی ماں کا دودھ پلانا شروع کیا جائے تو بچہ اور زچہ دونوں کے لئے مفید ہوتا ہے کیونکہ رحم اور پستان میں عصبی تعلق ہوتا ہے اس لئے جب بچہ پستان کو منہ میں لے کر کھینچتا ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے جو زچہ کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے نیز دودھ کے نکلنے سے چھاتیوں میں تناوٹ نہیں ہوتی علاوہ ازیں پہلا دودھ قدرتی طور پر دست آور ہوتا ہے اس لئے وہ بچے کے لئے مسہل کا کام دیتا ہے جس سے بچہ کا پیٹ صاف ہو جاتا ہے لہٰذا یہ سخت غلطی ہے کہ بچے کو ایک دو روز تک ماں کا دودھ نہیں دیا جاتا جس سبب سے زچہ کے پستان میں تناؤ ہو کر اسے تیز بخار ہو جاتا ہے کبھی پستان میں پھوڑا ہو جاتا ہے اور شہد یا گھی یا چٹنی وغیرہ چٹانے سے بھی بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔

(۵) وضع حمل کے بعد تقریباً ایک ماہ تک رحم سے ایک رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جسے طب میں نفاس اور ڈاکٹری میں لوکیا کہتے ہیں نفاس کا کھل کر جاری رہنا زچہ

Marfat.com

کے لئے صحت یابی کی علامت ہوتی ہے۔
پہلے چھ روز تک تو نفاس خون آمیز اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن ساتویں سے گیارہ دن تک اس کی رنگت سبزی مائل ہو جاتی ہے پھر اس کی رنگت گدلے پانی کی طرح ہو جاتی ہے اگر نفاس جلدی کم یا بند ہو جائے یا بدبودار ہو جائے تو زچہ کو پرسوت کا بخار وغیرہ ہو جایا کرتا ہے پس اگر نفاس متعفن ہو تو نیم گرم کاربالک لوشن سے اندام نہانی کو بذریعہ ڈوش یا انیما سرنج وغیرہ کے ہر روز دھوتے رہنا چاہیے۔

(۶) وضع حمل کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہا کرتا ہے خصوصاً جبکہ وضع حمل پہلی مرتبہ ہو ایسے ورم کو سینک کرنے سے تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ ولادت کے چند گھنٹے بعد رحم میں تشنج ہو کر درد ہونے لگتا ہے جس سے رحم کی بقیہ اندرونی آلائش وغیرہ خارج ہو جایا کرتی ہے اور اگر وہ آلائش وغیرہ رحم کے اندر رک جائے تو بخار اور ورم کا اندیشہ ہوتا ہے پس اگر درد کی شدت ہو تو مقام درد پر سینک کریں اور 10 بوند لاڈنم ذرا سے گرم پانی میں ملا کر پلا دیں۔

(۷) بچہ پیدا ہونے کے بعد تین دن تک زچہ کو لطیف اور سریع الہضم غذا مثلاً دودھ سا گو اراروٹ کھچڑی وغیرہ دیں اور تین دن بعد رفتہ رفتہ معمولی غذا دیں مگر نفاخ اور ثقیل غذا سے پرہیز لازم ہے۔

نفاس کا بند ہو جانا

جب رحم میں خون کے تھکے پھنس جاتے ہیں تو نفاس نہیں آتا جس سبب سے پرسوت کا بخار ہو جایا کرتا ہے ایسی حالت میں بطریق مذکورہ بالا رحم کو نیم گرم کاربالک لوشن سے شبانہ روز میں دو تین بار دھوئیں۔ پیڑو اور اندام نہانی پر سینک کریں۔

علاج: پوست املتاس (۹ گرام)، مشکطرامشیع (۱۰ گرام)، پوست خریزہ (۷ گرام) بادیان (۷ گرام)، پرسیاؤشاں (۷ گرام)

Marfat.com

تمام ادویات کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب تہائی پانی رہ جائے تو صاف کر کے موسم گرما میں شربت بزوری 2 تولہ اور موسم سرما میں قند سیاہ کہنہ 4 تولہ ملا کر تین روز تک بجائے آب وغذا تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں اگر ضرورت ہو تو پانی کی جگہ عرق مکو پلائیں۔

اگر احتباس نفاس کے ساتھ بخار اور ہاتھ پاؤں پر ورم وسوزش ہو تو یہ نسخہ چند روز پلائیں۔ تخم خطمی (۵ گرام)، بادیان (۵ گرام)، مکوخشک (۵ گرام)، اصل السوس (۵ گرام)، تخم خربوزہ (۵ گرام)، خاکسی (۵ گرام)۔

عرق مکو 12 تولے میں جوش دے کر اور خمیرہ بنفشہ 2 تولہ ملا کر پلائیں اور بجائے پانی کے عرق مکو پلائیں اور جب حالت ٹھیک ہونے لگے تو بطور غذا دن کو مونگ کی کھچڑی اور رات کو یخنی بغیر گھی کے دیں۔

بادی، ثقیل اور زیادہ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

دودھ کا بخار

ولادت کے بعد عموماً تیسرے دن زچہ کی چھاتیوں میں دودھ سے تناؤ ہو کر اسے لرزنے سے بخار ہو جایا کرتا ہے لیکن چھاتیوں سے دودھ نکلنے کے ساتھ ہی بخار رفع ہو کر طبیعت درست ہو جایا کرتی ہے۔ پس زچہ کو چاہیے کہ ولادت کے چھ سات گھنٹے بعد بچے کو اپنا دودھ پلانے لگ جائے اگر چھاتیوں میں زیادہ تناؤ ہو تو بذریعہ بریسٹ پمپ کے دودھ نکال دیں (بریسٹ پمپ ایک قسم کا آلہ ہوتا ہے) جس کو چھاتی پر لگانے سے دودھ کو کھینچ لیتا ہے اس قسم کا عمدہ آلہ ڈیڑھ یا دو روپے کا انگریزی دوا فروشوں یا سوداگروں سے مل سکتا ہے۔ وضع بخار کے لئے معمولی فیوِ مکسچر دیں اور دو ڈرام میگنیشیا بھی دیں تا کہ ایک دو دست آ کر پیٹ صاف ہو جائے اور پستان کا تناؤ کم ہو جائے۔

علاج: ہدایات مذکورہ بالا کو مدنظر رکھیں اور بخار کی حالت میں زچہ کوئی گرم چیز مثلاً حسب رسم و رواج اچھوانی اور پنجیری اور گھی وغیرہ ہرگز نہ دیں بلکہ بجائے ان چیزوں کے یہ حریرہ پلائیں۔

Marfat.com

شیرہ عناب (۹ دانہ) ، شیرہ تخم خریزہ (۳ تولہ)، عرق مکو پاؤ بھر میں نکال کر اور مصری (۳ تولہ) میں ملا کر حریرہ پکا کر پلائیں اور بطور دوا یہ نسخہ دیں۔

تخم خربوزہ (۵ گرام)، عناب (۵ دانہ)، بادیان (۵ گرام)، گاؤ زبان (۵ گرام)، خوب کلاں (۵ گرام)۔

مکو اور عرق بادیان ہر ایک 9 تولہ میں جوش دے کر اور صاف کر کے شربت بزوری 4 تولہ ملا کر پلائیں۔

دودھ کی کمی

اس مرض میں کمی خون یا پستانوں کی قوت جاذبہ کا کم ہونا، غصہ اور رنج وغم میں رہنا اور عام جسمانی کمزوری وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج: ستاور (۲۵ گرام)، بنولہ کی گری (۲۵ گرام)، شکر (۵۰ گرام)

تمام ادویات کا باریک سفوف بنالیں اور شکر ملا کر رکھ لیں۔ 10 گرام ایک پیالی دودھ کے ساتھ دن میں دو مرتبہ لے لیں۔

کمی خون کی صورت میں مرکبات فولاد کا استعمال کیجئے۔ یہ شربت انتہائی مفید ہے۔ معدہ جگر اور کمی خون میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔

پستانوں کا ڈھیلا ہو جانا

کمی خون، بچہ کو عرصہ تک دودھ نہ پلانا، پستانوں کی رگوں کا خون سے خالی ہونا گرم پانی سے نہانا، بسا اوقات بلغم رطوبت زیادہ ہو کر پستانوں میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج: انار کا پوست، کزمازج، گلنار، مازو سبز، جفت بلوط، اقاقیا ہر ایک 5 گرام سرکہ میں پیس کر لیپ کریں خصوصاً ایام کے بعد دن میں دو مرتبہ ضرور لیپ کیا جائے۔

Marfat.com

رطوبات بلغمیہ کی صورت میں اگر بلغم بہت زیادہ غالب ہو تو بہتر ہے کہ منضج پلا کر مسہلوں سے تنقیہ کریں اس کے بعد جوارش جالینوس یا جوارش بسباسہ سات ماشہ صبح وشام استعمال کی جائے۔

اسقاط حمل کے اسباب اور علاج

اس مرض میں عورت کا حمل قبل از وقت گر جاتا ہے اسقاط حمل کا اندیشہ پہلے سے تیسرے ماہ تک اور پھر ساتویں سے آٹھویں ماہ تک ہوتا ہے اس لئے ان مہینوں میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

بعض عورتوں میں جب ایک دو بار اسقاط حمل ہو جاتا ہے تو ان کا ہر سال حمل گر جانے کی ایک عادت سی ہو جاتی ہے جس سے ایک تو اولاد پیدا نہیں ہوتی دوسرا عورت کی صحت پر نہایت بُرا اثر پڑتا ہے۔

ناگہانی صدمات، امراض رحم، کثرت مجامعت، حاملہ کی عام جسمانی کمزوری، خون کی کمی، زور سے اچھلنا کودنا، ٹھوکر کھا کر گرنا، کسی وزنی چیز کا اُٹھانا، پیٹ پر چوٹ لگنا، دہشت رنج وغم، تفکرات اور تیز مسہل، آتشک، سوزاک وغیرہ حمل گرنے کے اسباب میں سے ہیں۔

جن عورتوں کو اسقاط حمل کی عادت ہو ان کے متعلق طبیب کو خاص توجہ سے تشخیص مرض کی ضرورت ہے دایہ کی امداد سے اندرونی کیفیات معلوم کی جاسکتی ہیں اور پھر اس سبب کو رفع کیا جاسکتا ہے۔

عادتی اسقاط میں حمل کے بعد عورت اور مرد کو بالکل علیحدہ رہنا چاہیے نیز اس عادت کو روکنے کی تدابیر یہ بھی ہے کہ حمل کے ضائع ہو جانے کے بعد مریضہ کو کئی دن تک کسی قسم کی نقل وحرکت نہ کرنی چاہیے عام طور پر عورتیں اسقاط حمل کے بعد دو چار دن بعد ہی چلنے پھرنے لگتی ہیں سراسر مضر صحت ہے۔

Marfat.com

علاج: برادہ دندان فیل (۲ گرام)، فوفل (۲ گرام)، گلنار (۲ گرام)، ابریشم مقرض (۲ گرام)، مرجان (۴ گرام)، شاخ مرجان (۴ گرام)، یشب (۴ گرام)، صدف مروارید ی (۴ گرام)، کشنیز (۴ گرام)، عود ہندی (۴ گرام)، مصطگی (۴ گرام)، کباب چینی (۴ گرام) ،گل سرخ (۴ گرام)، گل ارمنی (۴ گرام)۔

تمام ادویات کو کوٹ چھان کر سہ چند چینی کے قوام میں معجون بنائیں۔ جس ماہ میں اسقاط حمل کا اندیشہ ہو اس سے چالیس یوم قبل 4 ماشہ یومیہ دیں۔

دوسرا نسخہ: دارچینی (۷ گرام)، زرنباد (۷ گرام)، درونج (۷ گرام)، بسد (ساڑھے تین گرام)، ابریشم مقرض (ساڑھے تین گرام)، قرنفل (ساڑھے تین گرام)، دانہ الائچہ خورد (ساڑھے تین گرام)، زعفران (ساڑھے تین گرام)، مروارید (ساڑھے تین گرام)، کہربا (ساڑھے تین گرام)، عود خام (ساڑھے تین گرام)، جند بیدستر (۵ ماشہ)، اشنہ (۱۲ ماشہ)، بالچھڑ (۴ ماشہ)

تمام ادویات کو پیس کر سہ چند شہد میں معجون بنالیں۔

ترکیب استعمال: دوسرے ماہ کے شروع میں ساڑھے چار ماشہ یومیہ کھلاتے رہیں۔

چہرے کیلئے مختلف ماسک

(۱) انڈے کی سفیدی چکنی اور داغدار جلد کے لئے بہترین ماسک کا کام کرتی ہے۔ اسے پھینٹ کر نفیس ماسک کے طور پر لگائیں انڈے کی سفیدی چہرے کے مسام کو ٹھیک کر کے جلد کو نرم اور ملائم کرتی ہے اس کو زیادہ جدت اور بہتر بنانے کے لئے اس میں آدھے لیموں کا رس اور تازہ پودینہ کی آدھی چمچی اس میں ملالیں۔

(۲) انڈے کی زردی کا ماسک خشک جلد کے لئے بہترین ماسک کا کام کرتا ہے اسے زیادہ مفید اور بامقصد بنانے کے لئے اس میں کسی سبزی کا تیل ایک چمچ اور ایک چمچ شہد ملا کر بطور ماسک لگائیں یہ ماسک حساس جلد کے لئے بہت کارآمد ہے۔

Marfat.com

(۳) شہد بذاتِ خود ایک ماسک ہے، جو صدیوں سے صحت کے علاوہ حُسن افزائی کے لئے استعمال ہو رہا ہے شہد میں موجود معدنی اجزاء اور حیاتین جلد کے لئے مفید ہوتے ہیں اس کے علاوہ شہد میں جلد کی نمی برقرار رکھنے کی بھی بڑی عمدہ صلاحیت ہوتی ہے۔

(۴) جئی (اوٹس) کے ایک چمچ آٹے میں شہد کا ایک چمچ ملا کر چہرے پر بطور ماسک لگائیں یہ ماسک چکنی جلد کے لئے نہایت کارآمد ہے۔

(۵) خشک جلد پر سیب کا ماسک کرنے سے پہلے چہرے کو اچھی طرح صاف کرلیں اور پھر سیب کے گودے کے ایک بڑے چمچ میں آدھا چائے کا چمچ دودھ اور کھانے کا ایک چمچ شہد ملا کر ماسک کریں۔

(۶) ایک انڈے کی سفیدی پھینٹ کر اس میں چار چائے کے چمچ دہی اور جئی کا آٹا اتنا ملالیں کہ گاڑھا لیپ بن جائے، اسے چہرے اور گردن پر لیپ کریں۔

(۷) گھی کوار جسے گوار پاٹھا، کنوار گندل اور کنوار بوٹی بھی کہا جاتا ہے اس کا گودا بہترین ماسک کا کام کرتا ہے، اس کا ایک تا دو چائے کے چمچے گودہ روزانہ لگنے سے جگر، معدے اور آنکھوں کا فعل بھی تیز ہوتا ہے جس سے تازہ اور عمدہ خون تیار ہو کر چہرے پر نکھار آجاتا ہے۔

(۸) گھیکوار کے پتوں کا رس جو زرد رنگ کا ہوتا ہے پندرہ منٹ تک چہرے پر بطور ماسک لگا کر رکھیں اور پھر چہرہ اچھی طرح دھولیں۔

(۹) پیلی اور پھیکی جلد کے لئے دس گرام بادام پیس کر لیپ سا بنالیں اسے چہرے اور گردن پر آہستہ آہستہ ملیں اور پھر پندرہ منٹ بعد تازہ پانی سے دھولیں درج بالا مضمون میں نو قسم کے ماسک بنانے کے جو نہایت آسان اور سستے نسخے بتائے گئے ہیں۔ان میں کسی قسم کا کوئی ایسا جزو موجود نہیں ہے جو انسانی جلد کے لئے نقصان دہ ہو انہیں بلا خوف وخطر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

چہرے کی خشک جلد، پھٹے ہوئے مساموں، سرخ شریانوں اور سکری وغیرہ کے لئے درج بالا قدرتی عناصر سے تیار کیے جانے والے نسخوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

ماسک لگانے کے لئے ہدایات

(۱) ماسک لگانے سے پہلے چہرہ اچھی طرح صاف کر لیجئے۔

(۲) ماسک لگانے سے پہلے آپ اپنے بال پیچھے کر کے ان پر کوئی کپڑا باندھ لیں تا کہ بال اور کپڑے محفوظ رہیں۔

(۳) ماسک یا لیپ کو گاڑھا ہونا چاہیے تا کہ اس میں شامل اشیاء جلد پر اچھی طرح لگ جائیں لیکن اتنا گاڑھا بھی نہ ہو کہ اسے لگانے کے لئے زیادہ زور لگانا پڑے۔

(۴) ماسک آنکھوں اور ہونٹوں پر نہ لگے۔

(۵) ماسک کو چہرے پر 15 منٹ تک لگا رہنے دیں اور پھر پانی سے اچھی طرح دھو لیں اور یہ یاد رکھیں کہ پانی سے دھونے کے بعد جلد خشک ہو سکتی ہے، اس لئے چہرے پر جلد کی نمی کو برقرار رکھنے کے لئے عرق گلاب میں گلیسرین کی چند بوندیں شامل کر لیں اور چہرے پر روئی سے لگائیں۔

(۶) ان سے فائدہ کے لئے ضروری ہے کہ تازہ پھل اور سبزیاں حاصل کی جائیں یہ بھی ضروری ہے کہ انہیں قدرتی کھاد دی گئی ہو یہ زیادہ فائدہ مند ہوں گے۔

(۷) استعمال سے پہلے ان پھلوں اور سبزیوں کو اچھی طرح دھو لیں کیونکہ ان پر کیڑے مار دوائیں وغیرہ بھی چھڑکی جاتی ہیں۔

(۸) یہ قدرتی لیپ چونکہ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اس لئے جتنی مقدار درکار ہو اس کے مطابق تیار کرنے چاہئیں ان کی تیاری بھی مشکل نہیں ہوتی اپنے باورچی خانے کا جائزہ لیں تو ان میں سے کئی چیزیں مثلاً دہی، انڈے اور شہد وغیرہ گھر میں ہی مل جائیں گے۔ بلکہ تقریباً روزانہ گھر میں آنے والے پھل اور سبزیاں بھی حُسن کے نکھار میں کام آ سکتی ہیں۔

Marfat.com

اسلام اور جدید سائنس کی
روشنی میں فلسفہ نکاح،
حقوقِ زوجیت اور حفظانِ
صحت کے طبی و روحانی اصول
پر ایک لاجواب کتاب جو ہر گھر
کی ضرورت
ہے

تحفہ شادی
مع
علاج و امراض

قیمت:-/120

تالیف وتدوین
حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

میلاد پبلیکیشنز دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

ملنے کا پتہ

میلاد پبلیکیشنز

دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان